F.M.Fainal\Jild-1\S.R.Waraq

مقدمہ فتاوی محمودیہ

از

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہٗ

مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ، یوپی ۲۴۵۲۰۶

انتباہ

تفصیلات

نام کتاب	:	فتاویٰ محمودیہ......۲۷
صاحب فتاویٰ	:	فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ (مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند)
مرتب	:	محمد فاروق غفرلہٗ
کمپوزنگ	:	مجیب الرحمٰن قاسمی جامعہ محمودیہ علی پور 7895786325
سن اشاعت	:	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
صفحات	:	۵۱۵
قیمت	:	

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) پن کوڈ: ۲۴۵۲۰۶

E:\f.m.Final \ Jild-27\ Fahrist

اجمالی فہرست

E:\f.m.Final \ Jild-27\ Fahrist

تفصیلی فہرست

مضامین فتاویٰ محمودیہ جلد...... ۲۷

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	کتاب الحظر والاباحۃ	
	جائز اور ناجائز امور	
	باب اول: کھانے پینے کے مسائل	
	فصل اول:- کھانے پینے کے آداب اور اسکے مکروہات	

E:\f.m.Final \ Jild-27\ Fahrist

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	فصل چھارم:- ماکولات کا بیان	
٦٠	امریکن گھی	۸۳
٦١	جس کھانے میں جائفل ڈالا گیا اس کا کھانا	۸۴
٦٢	ہلدی کا حکم	۸۵
٦٣	ڈالڈا گھی، انگریزی بسکٹ وغیرہ کا استعمال	۸۵
٦٤	پنیر کے اقسام واحکام	۸٦
٦٥	ڈبہ کا گوشت	۸۷
٦٦	ڈبہ کا دودھ	۸۸
٦٧	بریڈ روٹی کا استعمال کرنا	۸۹
	باب دوم:- ضیافت کا بیان	
٦۸	دعوت کھانے اور دعوت کرنے کا ثبوت	۹۰
٦۹	قبول دعوت کی تفصیل	۹۱
۷۰	دعوت کیلئے پیسے کی شرط	۱۰۲
۷۱	باتصویر کمرہ میں دعوت علماء	۱۰۳
۷۲	جس تقریب میں باجا ہو اسمیں شرکت ودعوت	۱۰۴
۷۳	فسق کی مجلس میں شرکت	۱۰۴
۷۴	کافر کی دعوت	۱۰۵

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	فصل دوم:- حرام جانوراوران کےاجزاء	
۱۳۰	خنزیر اور میتہ کی حرمت برابر	۱۶۰
۱۳۱	لحم خنزیر کا حکم	۱۶۱
۱۳۲	خنزیر نجس العین ہے اس کا کھانا جائز نہیں	۱۶۳
۱۳۳	مضطر کے لئے خنزیر کا کھانا	۱۶۴
۱۳۴	خنزیر کے بالوں کا برش استعمال کرنا	۱۶۶
۱۳۵	برش میں سور کے بال	۱۶۷
۱۳۶	ہاتھی کی سواری اور سونڈ کا پانی	۱۶۷
۱۳۷	شوقیہ کتا پالنا	۱۶۸
۱۳۸	کتا پالنا	۱۷۱
۱۳۹	مکان کی حفاظت کے لئے کتا پالنا	۱۷۲
۱۴۰	کیمیا بنانے کے لئے خنزیر کا دودھ	۱۷۲
۱۴۱	شیر کی چربی کا حکم	۱۷۳
۱۴۲	مینڈک، گوہ، پانی کا سانپ اور کیکڑہ کا کھانا، فروخت کرنا	۱۷۴
۱۴۳	بہیمۂ موطوءہ کا حکم	۱۷۵
۱۴۴	مردہ جنین کا گوشت کھانا	۱۷۷
	فصل سوم:- حلال وحرام پرندے	
۱۴۵	کیا تمام چرندو پرند حلال ہیں	۱۷۸

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

فصل ششم:- متفرقات حیوانات

باب چہارم: حلال وحرام اشیاء

فصل اول:- حرام اشیاء وغیرہ

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

| | **فصل سوم:- ناجائز لباس** | |

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

فصل دوم:- داڑھی اور مونچھ کے احکام

تمت وبالفضل عمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول:- کھانے پینے کے مسائل

فصل اول:- کھانے پینے کے آداب اور اس کے مکروہات

وضو اور غسل کے بعد دوبارہ ہاتھ دھونا سنت ہے؟

سوال:۔ کھانا تناول کرتے وقت ہاتھ تر رہنا سنت ہے، نیز اگر غسل کرکے آیا تب بھی ہاتھ دھونا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کھانا کھانے کے لئے ہاتھ دھونا مستقل سنت ہے، اگرچہ وضو غسل نماز وغیرہ سے فارغ ہوکر آیا ہو[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] وغسل اليدين قبله وبعده شامی زكريا ، ج۹/ص ۴۹۰/كتاب الحظر والاباحة،قبيل فصل فی اللبس، مجمع الأنهر ص ۱۸۱ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فی الأكل، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، قال رسول الله صلى الله عليه وسلّم بركة الطعام الوضوء قبله (اى تكريماله) والوضوء بعده .مرقاة ،ج۴/ص ۳۷۸/ كتاب الاطعمة، الفصل الثانی، مطبوعه اصح المطابع ممبئی.

کھانے سے پہلے بسم اللہ

سوال:۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، صحیح مسئلہ اور مسنون طریقہ کیا ہے؟ اور وضو میں کیا پڑھیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

کھانا شروع کرتے وقت **بسم اللّٰه وعلیٰ برکة اللّٰه** پڑھے،[1] اور وضو کرتے وقت **بسم اللّٰه العظیم والحمد للّٰه علیٰ دین الاسلام** پڑھے یا **بسم اللّٰه الرحمن الرحیم** پڑھے، یا ہر دو کو جمع کرے، کذا فی الطحطاوی،[2] ص ۴۰/۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۰/۸/۴ھ

کھانے کی ابتدا اور اختتام نمک پر

سوال:۔ اگر دستر خوان پر مختلف کھانے ہوں، مثلاً شیرینی، نمکین تو ابتدا کس سے کرے، اور اختتام کس سے کرے؟ مسنون طریقہ بیان فرمائیں، ہر ایک کا جواب مع حوالہ تحریر ہو؟

---

[1] عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وابا بکر وعمر رضی اللّٰه عنهما اتوا بیت ابی ایوب فلما اکلوا وشبعوا قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم خبز ولحم وتمر وبسر ورطب اذا اصبتم مثل هٰذا فضربتم بایدیکم فکلوا بسم اللّٰه وبرکة اللّٰه المستدرک للحاکم ص ۱۲۰ ج ۴ حدیث ۷۰۸۴ کتاب الاطعمة، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[2] وقیل عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی لفظها باسم اللّٰه العظیم والحمد للّٰه علی دین الاسلام وقیل الافضل بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم فی البنایة عن المجتبیٰ لوقال بسم اللّٰه الرحمن الرحیم باسم اللّٰه العظیم والحمد للّٰه علیٰ دین الاسلام فحسن الخ ،طحطاوی علی المراقی ص ۵۳، مطبوعه مصر، کتاب الطهارة، فصل فی سنن الوضوء، البحر الرائق کوئٹه ص ۱۸ ج ۱ کتاب الطهارة، حلبی کبیر ص ۲۱ سنن الوضوء، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

الجواب حامداًومصلیاً!

نمکین سے ابتداء کرے نمکین ہی پر ختم کرے، "من السنة ان يبدأ بالملح ويختم بالملح اھ" [1] عالمگیری۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۳/۵/۶۲ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۳/۵/۶۲ھ

کھانے کی ابتداء داہنی طرف سے

سوال:۔ دعوت وضیافت وغیرہ میں جو عام طور پر کھاتے اور کھلاتے ہیں، کھانا کھانے کی ابتداء کس طرف سے کریں، یعنی اپنی دائیں جانب سے یا کھانے والوں کی دائیں جانب سے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اپنی داہنی جانب سے معطی تقسیم کرے یا محفل میں اگر کوئی سر برآوردہ ہو تو اس سے ابتدا کرکے اس کی داہنی جانب کو تقسیم کرے (الایمن فالایمن) حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنی داہنی جانب سے تقسیم فرمائی، جیسا کہ صحاح کی روایت میں ہے۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] عالمگیری، ج۵/ص ۳۳۷/کتاب الكراهية، الباب الحادى، عشر فى الكراهة فى الاكل ومايتصل به، شامى زكريا، ج۹/ص ۴۹۱/، كتاب الحظر والإباحة، فصل فى الأكل، بحر ص ۱۸۴ ج۸ كتاب الكراهية، فصل فى الأكل، مطبوعه الماجديه كوئٹه.

[2] عن انس ابن مالكؓ ان رسو ل الله صلى الله عليه وسلم اتى بلبن قد شيب بماء وعن يمينه اعرابى وعن يساره ابوبكر فشرب،ثم اعطى الاعرابى ،وقال الايمن فالايمن .ابواب الاشربة باب ماجاء ان اليمين احق بالشرب، ترمذى شريف ص ۱۱/ج۲/ (مطبوعه ياسرنديم ديوبند بخارى شريف ص ۸۴۰ ج۲، كتاب الاشربة، باب الأيمن فالأيمن فى الشرب، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کھانے کے لئے بلانے پر بارک اللہ کہنا

سوال:۔کھانا کھانے والے کو بارک اللہ کہہ کر جواب دینا جو متعارف ہے، اس کا ثبوت کہاں ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

"عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلم اذا دعی احدکم فلیجب فان کان مفطرا فلیا کل وان کان صائماً دعاله بالبرکة[1] اھ" (عمل الیوم واللیلة ص ۱۳۱) کھانے کیلئے بلانیوالے کے جواب میں عدم اکل کی صورت میں بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ۔ اس حدیث شریف سے ماخوذ ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

دسترخوان پر سب ایک روٹی میں سے کھائیں یا الگ الگ ایک روٹی کے چار ٹکڑے کر کے کھائیں ؟

سوال:۔ ہر شخص دسترخوان پر الگ روٹی رکھ کر کھاوے یا ایک روٹی میں سے سب

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) مطبوعہ اشرفی دیوبند، مشکوٰۃ شریف ص ۳۷۱ باب الاشربة، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، مسلم شریف ص ۱۷۴ ج ۲ کتاب الاشربة، باب استحباب ادارة الماء واللبن ونحوهما علیٰ یمین المبتدی، مطبوعہ سعد دیوبند.

(**صفحہ هذا**) [1] کتاب عمل الیوم واللیلة ص ۱۳۱ باب ما یقول إذا حضر الطعام وهو صائم، دائرة المعارف حیدر آباد، عمل الیوم واللیلة للنسائی ص۱۰۷ حدیث ۳۰۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی کو دعوت دی جائے تو چاہئے کہ وہ قبول کرے، اگر اسکا روزہ نہو کھانا کھالے اور اگر روزہ ہو تو وہ اس کو برکت کی دعا دیدے۔

توڑ کر کھاویں؟ ایک روٹی کو توڑ کر چار حصے کر لینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سب طرح ٹھیک ہے، الگ الگ روٹی کھانے میں اپنی خوراک کا اندازہ باقی رہتا ہے، افراط وتفریط نہیں ہوتی، مشترک کھانے میں اتحاد واتفاق کا پہلو غالب ہے، چار ٹکڑے کرنے کا دستور ان علاقوں میں ہے جن میں شیعوں کا زور ہے، اوراس سے اشارہ خلفائے اربعہ کی طرف ہے کہ ہم چاروں کو مانتے ہیں، شیعوں کی طرح دو یا تین کے منکر نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کھانے کے بعد کلی کا پانی پینا

سوال:۔کھانے کے بعد کلی کرنے والا منہ کا پانی پی سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر منہ میں کھانے کے اجزا موجود ہیں اور آدمی یہ چاہے کہ وہ اجزاء ضائع نہ ہوں، اس نیت سے وہ پانی پی لے تو یہ نیت اور عمل درست ہے [۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۴/۹۲ھ

کھانے کے بعد اسی برتن میں ہاتھ دھو کر پینا

سوال:۔آندھرا میں کچھ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد اس کھانے

---

[۱] انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ مانوی مشکوٰۃ شریف ص ۱۱/، بخاری شریف ص ۲ ج ۱ باب بدء الوحی الخ، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

ترجمہ:. اعمال کا مدار نیتوں پر ہے، اور پس آدمی کے لئے وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی۔

والے برتن میں ہاتھ دھوکر اور برتن کو صاف کر کے وہ پانی پینا سنت ہے، حضرت امام غزالیؒ کی کتاب کیمیائے سعادت جلد ۷/آداب الطعام میں اس صورت مذکور میں ایک غلام آزاد کرنے کی فضیلت کا ثواب لکھا ہے، اس کتاب کو وہ لوگ حوالہ میں پیش کرتے ہیں، صحیح صورت مسئلہ سے آگاہی بخشی جائے، عنایت ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

برتن کو صاف کرنے کی ترغیب حدیث شریف میں آئی ہے، اور اس برتن کا گناہ معاف ہونے کی دعا کرنا بھی ثابت ہے[1]، مگر جو صورت آپ نے لکھی ہے وہ کسی حدیث میں دیکھنا مجھے محفوظ نہیں۔[2] فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۸/ ۹۰ھ

کھانے کے برتن میں ہاتھ دھوکر اس پانی کو پینا

سوال:۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے کے بعد برتن میں ہاتھ دھوکر

[1] عن نبيشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكل فى قصعة ثم لحسها تقول له القصعة اعتقک الله من النار كما اعتقتنى من الشيطان رواه رزين مشكوٰة ،ص ٣٦٨/كتاب الاطعمة،قبيل باب الضيافة، وفى رواية احمد استغفرت له القصعة، شامى زكريا ج٩/ص ٤٩١/ كتاب الحظر والاباحة، مرقاة ج٤/ص ٣٩٠/ قبيل باب الضيافة، مطبوعه ممبئى، جمع الفوائد ص٤٤٧/١/ كتاب الاطعمة، آلات الطعام الخ، مطبوعه المكتبة الجامعة مكة المكرمة، ابن ماجة ص٢٣٥ كتاب الاطعمة، باب تنقيح الصحفة، مطبوعه اشرفى ديوبند.

ترجمہ:. حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی پیالہ میں کھانا کھائے، پھر اس کو چاٹ کر صاف کرے وہ پیالہ اس کے لئے دعا دیتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو آگ (جہنم) سے اسی طرح آزاد کرے، جس طرح تو نے مجھ کو شیطان سے آزاد کیا۔

[2] البتہ احیاء العلوم میں برتن دھوکر پینے سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب لکھا ہے وأن يلعق القصعة ويشرب ماء ها ويقال من لعق القصعة وغسلها وشرب ماء ها كان له عتق رقبة الخ احياء علوم الدين ص٦ ج٢ كتاب آداب الأكل، القسم الثالث ما يستحب بعد الطعام، مطبوعه مصر.

دھوئے ہوئے پانی کو پی لیتے تھے، کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

میری نظر سے کوئی ایسی حدیث نہیں گذری جس میں یہ ہو کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا کر اس برتن میں ہاتھ دھوکر اسی دھوئے ہوئے پانی کو پی لیا کرتے تھے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱/۹۰ھ

کھانے کے بعد برتن کو دھوکر پینا

سوال: ۔ایک ضیافت میں کھانے سے فارغ ہوکر چند بزرگوں نے اپنی کھائی ہوئی رکابی کو دھوکر خود پی لیا، چندلوگوں نے اس پر اعتراض کیا کہ کراہت سے خالی نہیں، کیا یہ فعل واقعی کراہت کے قابل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بعض حضرات جو کہ اللہ کے رزق کی زیادہ قدر کرتے ہیں، وہ اس نیت سے کہ رکابی میں جو حصہ لگا ہوا ہے، وہ بھی ضائع نہ ہو، اس کو دھوکر پی لیتے ہیں، برتن صاف کرنے کی تاکید حدیث شریف میں آئی ہے، اور وہ یہ کہ جو شخص برتن کو صاف کرتا ہے، برتن اس کے لئے دعا دیتا ہے، کہ اللہ پاک تجھے گناہوں سے اسی طرح صاف کردے، جس طرح تونے مجھے صاف کیا ہے[۱]، اس خیال سے بھی دھوکر پی لیتے ہیں، اگر کوئی بزرگ ایسا کرتا ہے، تو اعتراض

---

[۱] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من أکل فی قصعة ثم لحسها تقول لہٗ القصعة، اعتقک اللّٰہ من النار کما اعتقتنی من الشیطان. مشکوٰۃ شریف ص۳۶۸/مرقاۃ ج۴/ص ۳۹۰/کتاب الاطعمة، قبیل باب الضیافة، ابن ماجة شریف ص۲۳۵ کتاب الاطعمة، باب تنقیح الصحفة، مطبوعه اشرفی دیوبند.

کی کیا ضرورت ہے؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۳/ ۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۶/۳/ ۹۰ھ

کھانے کے بعد کیا مٹھائی کھانا سنت ہے

سوال:۔عوام الناس میں مشہور ہے کہ کھانا کھانے کے بعد میٹھائی کھانا سنت ہے، یہ کہاں تک درست ہے، کیا اس کی کوئی اصل ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا پسند تھا[1] اور زیادہ تر کھانا تو یہی ہوتا تھا، کہ کھجور کھالی، پانی پی لیا، کئی کئی وقت کھجور کی نوبت بھی نہیں آتی تھی،[2] شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے،[3] تین تین چاند نظر آتے تھے کہ گھر میں آگ نہیں سلگتی تھی، کبھی گوشت آ گیا، تو آگ سلگنے کی نوبت آتی[4] کبھی صرف دودھ ہی پی لیا، اس میں شکر نہیں ہوتی تھی، حق تعالیٰ

---

[1] عن عائشة قالت كان رسول الله صلّى الله عليه وسلم يحب الحلواء، مشكوة شريف ص ۳۶۴، كتاب الاطعمة، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[2] عن عائشةؓ قالت كان يأتى علينا الشهر ما نو قد فيه ناراً انما هو التمر والماء مشكوٰة شريف ص ۳۶۵ كتاب الاطعمة، الفصل الاول، مسلم شريف ص ۴۱۰ ج ۲ كتاب الزهد، مطبوعه بلال ديوبند.

[3] عن انس عن ابى طلحة قال شكونا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجراً فرفع رسول الله صلى اللّٰ عليه وسلم عن بطنه عن حجرين، شمائل ترمذى ص ۲۵ باب ما جاء فى عيش النبى صلى الله عليه وسلم، مشكوٰة شريف ص ۴۴۸ باب فضل الفقراء، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، بخارى شريف، ج ۲/ص ۵۸۸/كتاب المغازى، باب غزوة الخندق.

[4] عن عائشةؓ انها كانت تقول والله يا ابن اختى ان كنا لننظر الى الهلال ثم الهلال ثم لهلال ثلاثة اهلة فى شهرين وما اوقد فى ابيات رسول الله صلى الله عليه وسلم نار الحديث، مسلم شريف ج ۲/ص ۴۱۰/ كتاب الزهد، مطبوعه رشيديه دهلى،

نے فرمایا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو پہاڑوں کو سونا بنا دیا جائے، جواب میں عرض کیا، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایک روز کھانا ملے تا کہ کھا کر شکر ادا کروں، ایک روز بھوکا رہوں تا کہ صبر کروں[۱] کذافی المشکوٰۃ وغیرھا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۷/۶ ۱۴۰ھ

لوٹے کا پانی چلّو بنا کر پینے کا طریقہ

سوال:۔ مٹی کے لوٹے میں پانی بھرا ہوا ہے، ایک شخص اس لوٹے کو داہنے ہاتھ سے اٹھا کر بائیں ہاتھ کو بطور چلو استعمال کرتا ہے، تو یہ عمل طرز سنت داہنے ہاتھ سے پانی پینے میں شمار ہوگا یا بائیں ہاتھ سے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر چلو سے پانی پینا ہو تو داہنے ہاتھ سے چلو لے کر پینا چاہئے، بائیں ہاتھ سے لوٹا اٹھا کر داہنے ہاتھ میں ڈال کر پیا جائے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء مکۃ ذھبا فقلت لایارب ولکن اشبع یوماً واجوع یوماً فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک واذاشبعت حمد تک وشکرتک. مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۲/ کتاب الرقاق.

[۲] عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اذا أکل احدکم فلیأکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ رواہ مسلم . مشکوٰۃ شریف ص۳۶۳/ مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، کتاب الاطعمۃن الفصل الاول، ابن ماجہ شریف ص۲۳۵ ابواب الاطعمۃ، باب الأکل بالیمین، مطبوعہ اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص ۱۷۲ ج ۲ کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام الخ، مطبوعہ سعد دیوبند.

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔

کھانا کھاتے وقت چارپائی کی کس جانب بیٹھے

سوال:۔زید کہتا ہے کہ چارپائی پر بیٹھ کر پائتان کی طرف بیٹھ کر کھانا چاہئے، جولوگ سرہانے بیٹھ جاتے ہیں، ان کا منہ پائنتی کی طرف ہوتا ہے، لہٰذا یہ رزق کو توہین ہے، سواس طرح کھانا ناجائز ہے، کیا زید کا خیال ٹھیک ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ چیز عرفاً کھانے کی توہین نہیں سمجھی جاتی، اس لئے اس کو ناجائز کہنا صحیح نہیں ہے[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گوشت کا دھونا

سوال:۔ذبح کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے کیا اس کو پاک کرکے پکانا چاہئے کیونکہ اس میں کچھ خون کا اثر ہوتا ہے، اورخون ناپاک ہوتا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اس کے دھونے کی ضرورت نہیں، وہ ناپاک نہیں۔طحطاوی ص۸۳ر[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] والعرف فی الشرع له اعتبار، لذا علیه الحکم یدار، رسم المفتی ص ۹۴ مطبوعه سعیدیه سهارنپور.

[۲] المسفوح ولوعلی اللحم فهو نجس لاالباقی فی اللحم (بقیہ اگلے صفحہ پر)

گوشت کو بغیر دھوئے ہوئے پکانا

سوال:۔ ہمارے یہاں ایک ہوٹل پر گوشت بغیر دھوئے ہوئے پکایا جاتا ہے، اس میں خون کا جز بہت کچھ ہوتا ہے، ان سے دھونے کے لئے کہا جاتا ہے، تو کہتے ہیں کہ گوشت دھونے سے سالن کا رنگ خراب ہو جائیگا، آپ ہمیں یہ بتلائیں کہ خون سنا ہوا گوشت یوں ہی بغیر دھوئے پکایا جائے تو وہ کھانے کے لئے ٹھیک ہے یا پھر حرام، مکروہ وغیرہ؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جانور کو ذبح کرتے وقت جب خون نکل گیا اور گوشت پر اس کا اثر باقی رہ گیا تو اس گوشت کا دھونا ضروری نہیں وہ گوشت پاک ہے[1] البتہ اگر گوشت کو مستقل جداگانہ خون لگ گیا تو گوشت کو دھوکر پاک کرنا ضروری ہے۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۵/۱/۹۶ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) لانه ليس بمسفوح ولمشقة الا حتراز عنه (طحطاوی علی المراقی، ص ۱۲۲/باب الانجاس والطهارة عنها. مکتبه مصر، الحلبی الکبیر ص۱۹۵ فصل فی الآسار، سهيل اکیڈمی لاهور، النهر الفائق ص۱۴۷ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت.

(صفحه هذا) [1] لاالباقی فی اللحم المهزول والسمين والباقی فی عروق المذکی ودم الكبد والطحال والقلب فانه طاهر، مراقی الفلاح مع الطحطاوی مصری ص۱۲۲ باب الانجاس والطهارة عنها، النهر الفائق ص۱۴۷ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت، البحر الرائق کوئٹه ص ۲۲۹ ج ۱ باب الأنجاس.

[2] وما لزق من الدم السائل باللحم فهو نجس، عالمگیری ج ۱، ص ۴۶ کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثانی، حلبی کبیر ص۱۹۵ فصل فی الآسار، الشرط الثانی، مطبوعه سهيل اکیڈمی لاهور، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۱۲۲ باب الانجاس والطهارة عنها.

بعد عصر کھانا پینا

سوال: ۔عصر مغرب کے درمیان کھانا پینا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز ہے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں، عوام نے اس کے متعلق جو کچھ تراش رکھا ہے وہ غلط ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانا

سوال: ۔ یہاں افریقہ میں کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانے کا رواج ہے، نیز کھانا کھاتے وقت جوتے بھی نہیں اتارتے کیا اس طرح کھانا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے،[۲] جہاں یہ کفار وفساق کا شعار ہے وہاں بالکل ممنوع ہے، جہاں شعار نہیں بلکہ عام ہے کہ صالحین کا بھی یہی طریقہ ہے وہاں اس میں اس درجہ تشدد نہیں، بلکہ فی الجملہ خفت ہے،[۳] لیکن خلاف سنت پھر بھی ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] اغلاط العوام، ص۱۸۹، کھانے پینے کے اغلاط، مطبوعہ شمس پبلشرز دیوبند۔

[۲] احسن الفتاویٰ، ج۸رص۱۲۱ر، کھانے پینے کی حلال وحرام اشیاء، مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند۔

[۳] عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھومنھم.مشکوٰۃ ص۳۷۵ر مرقاۃ ج۴ر ص ۴۳۱ر کتاب اللباس، مطبع اصح المطابع دیوبند، ابوداؤد شریف ص۵۵۸ ج۲ کتاب اللباس، باب ما جاء فی الأقبیۃ.

ترجمہ:. حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہوتا ہے۔

بائیں ہاتھ سے چمچہ پکڑ کر سالن نکالنا

سوال:۔ چند آدمی ساتھ کھانا کھاتے ہیں، سب کے درمیان میں بڑے پیالہ میں دال ہے، اور ایک ہی چمچہ ہے، سب لوگ اپنے اپنے ہاتھ سے چمچہ پکڑ کر دال نکالتے ہیں، ان میں سے ایک شخص جو بائیں ہاتھ سے چمچہ پکڑ کر دال لیتا ہے، تا کہ ڈنڈی خراب نہ ہو، جس پر اورلوگ ناراض ہوتے ہیں، اس میں کس کا فعل قبیح اور کس کا صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

افضلیت والے اور عمدہ کام کا داہنے ہاتھ سے کرنا ثابت ہے، اور اس کی ترغیب بھی ہے،[1] کھانے کے لئے دال نکالنا بھی اس میں داخل ہے، مگر اس کی وجہ سے تشدد نہ کیا جائے، بہت سے بہت نرمی سے سمجھا دیا جائے، البتہ کھانا پینا داہنے ہاتھ سے ہی کیا جائے۔[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ، دارالعلوم دیوبند۱۰/۱۰/۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند۴/۱۰/۸۷ھ

---

[1] عن عائشة رضی الله عنها قالت كانت يدرسول الله صلى الله عليه وسلم اليمنى لطهوره وطعامه وكانت يده اليسرىٰ لخلائه وماكان من أذى رواه ابوداؤد، مشكوٰة شريف ص۴۲/ باب اٰداب الخلاء، الفصل الثانى (قوله وطعامه) اى لاكله وشربه وماكان من مكرم كالاعطاء والاخذ واللبس والسواک والتنعل والترجل، مرقاة ص ۲۸۹/ ۱، ص۳۱۲/ ۱، مكتبه اصح المطابع بمبئی.

ترجمہ:. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ طہارت اور کھانے کیلئے تھا اور بایاں ہاتھ خلا کیلئے اور ناپا کی وغیرہ کیلئے تھا۔

[2] عن ابى هريرةؓ ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ليأكل احدكم بيمينه ويشرب بيمينه وليعط بيمينه وليأخذ بيمينه فان الشيطان يأكل بشماله ويشرب بشماله ويعطى بشماله ويأخذ بشماله، ابن ماجه شريف ص۲۳۵ ابواب الاطعمة، باب الأكل باليمين، مطبوعه اشرفى ديوبند.

کھانا گرم کھانا چائے گرم پینا

سوال:۔ گرم کھانے کے لئے منع فرمایا گیا ہے، مگر آج کل گرم چائے اور گرم کھانے کا رواج ہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گرم کھانا جو برداشت نہ ہو سکے اس سے منع کیا گیا ہے، اور جو برداشت ہو سکے اس سے منع نہیں کیا گیا، ورنہ روٹی، سالن، چائے سبھی چیزیں گرم کھائی جاتی ہیں، اور ٹھنڈا کرنے سے اس کی لذت اور خاصیت میں فرق آجاتا ہے، یہی حال چائے کا ہے، ٹھنڈا کرنے کے بعد وہ چائے نہیں رہے گی بلکہ شربت بن جائے گی، شروحِ حدیث سے یہی تفصیل مستفاد ہوتی ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۷/۱/۸۹ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۷/۱/۸۹ھ

آب زمزم گرم کر کے پینا

سوال:۔ سردی کے موسم میں آب زمزم کو گرم کر کے پینا کیسا ہے؟ آیا آب زمزم شریف کو گرم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ماء زمزم لماشرب له (الحدیث[1]) آب زمزم ٹھنڈا بھی نقصان نہیں دیتا، بلکہ

---

[1] ابردوابالطعام فان الحار لابركة فيه، قوله ابرد واأى اخروه الى البرودة بحيث لاتحصل مشقة بوضعه فى الفم وامساكه باليد وان لم توجد شدة البرودة(حاشية شيخ الاسلام محمد بن سالم حنفى على السراج المنيرشرح الجامع الصغير، ج ۱/ص ۲۲/ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

جس مقصد کے لئے پیا جائے اللہ تعالیٰ اس مقصد کو پورا فرماتے ہیں[۱]، تاہم گرم کرنا بھی ممنوع نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۵/۱۲/۱۸ھ

کھانے پر پھونک مار کر کھانا

سوال:۔ کھانے کی چیزوں پر پھونک مارنا مکروہ ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گرم کھانے پر پھونک مار مار کر کھانا خلاف ادب ہے[۲]، ذرا صبر کرنا چاہئے، تاکہ زیادہ گرم نہ ہو، اور سہولت سے کھایا جاسکے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۱/۲/۵ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) حرف الهمزة،مطبوعه دارالفکر، فیض القدیر ص۷۷ ج۱ رقم الحدیث ۵۰، مطبوعه دار الفکر بیروت.

۲ فی حدیث جابربن عبدالله سمعت رسول الله ﷺ یقول ماء زمزم لماشرب له سنن ابن ماجه، ص۲۲۰/ باب الشرب من زمزم ،ابواب المناسک، سنن الدار قطنی ص۲۲۵/۱، کتاب الحج، باب المواقیت، مطبوعه دارالفکر بیروت، مستدرک حاکم ص۶۴۶/۱، کتاب المناسک، مطبوعه دارالفکر بیروت، سنن بیهقی ص۱۴۸/۵، کتاب الحج، باب سقایة الحاج، ص۲۰۲/۵، باب الرخصة فی الخروج بماء زمزم، مطبوعه دارالفکر بیروت،

(صفحہ ہٰذا) ۱ لماشرب لهٗ ای لکل مهم من مهمات الدنیا والاخرة ولایحصیٰ کم شرب من الائمة لامور نالوهابه (انجاح الحاجة ص۲۱۹/ وراجع فتح القدیر ج۲/ص۵۰۵/ کتاب الحج، فصل ماء زمزم، مطبوعه دار الفکر بیروت.

۲ ویکره النفخ فی الطعام الخ شامی زکریا ،ج۹/ص۴۹۱/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی الأکل تحت تتمه، البحر الرائق ص۱۸۴ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی الأکل، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، المحیط البرهانی ص۵۴ ج۸ کتاب الکراهیة، الفصل الثانی عشر الکراهیة فی الأکل، مطبوعه ڈابهیل.

ننگے سر کھانا اور کھانے کی حالت میں سلام کرنا

سوال:۔ کیا ٹوپی اوڑھ کر کھانے کا تذکرہ حدیث میں آیا ہے، نیز کھانے کے وقت سلام کرنا یا جواب دینا کیسا ہے، کیا اس کی بھی ممانعت ہے، اور حضور ﷺ سے ثابت ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

"ولابأس بالاكل مكشوف الرأس وهو المختار كذافى الخلاصة، ج۵/ص۷۳۳/ (فتاویٰ[۱] عالمگیری، ج۲/ص۱۰۵/) اس سے معلوم ہوا کہ کھانا کھاتے ہوقت ٹوپی لازم نہیں ،بغیر اس کے مضائقہ نہیں، لیکن اگر کسی جگہ کفار یا فساق کا شعار ہو کہ وہ ننگے سر کھاتے ہوں تو مشابہت سے بچنا لازم ہے، "مرّ على قوم ياكلون ان كان محتاجاً وعرف أنهم يدعونه سلم والا فلا كذا فى الوجيز للكردرى، عالمگیری[۲] ج۵/ص ۳۲۵/.

جب کوئی شخص کھانا کھارہا ہو تو جانے والا اس کو سلام نہ کرے، الا یہ کہ بھوکا ہو کھانے کا خواہشمند ہو اور انداز ہو کہ وہ اسے کھانے کے لئے بلالیں ایسے شخص کے سلام کا جواب لازم نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کچی پیاز کھانے میں ملا کر کھانا

سوال:۔ ہمارے یہاں پیاز چٹنی میں ملا کر کھایا کرتے ہیں، کیا اس طرح سے کچی

---

[۱] عالمگیری کوئٹہ ص۷۳۳/۵، كتاب الكراهية، الباب الحادى عشر، شامى زكريا ص۴۹۰/۹، كتاب الحظر والاباحة،

[۲] عالمگیری ،دارالكتاب ديوبند ج۵/ص۳۲۵/ كتاب الكراهية، الباب السابع فى السلام، شامى زكريا ص۵۹۵ ج۹، كتاب الحظر والإباحة، فصل فى البيع.

پیاز چٹنی میں ملا کر کھانا درست ہے، یا پکا کر ہی کھانا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس طرح کھانا بھی حرام نہیں، لیکن یہ کہ اس سے صفائی ضروری ہے، مسجد میں اسی حالت میں جانا کہ پیاز وغیرہ کی بدبو ساتھ ہو منع ہے[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۳/۲۵ھ

بازار جانا اور دوکان پر بضرورت بیٹھنا چلتے پھرتے کھانے کا حکم

سوال:۔ بازار میں جانا اپنے مسلمان دوست کی دوکان پر بیٹھ کر وقت گزارنا کیا ناجائز ہے، اور شارع عام پر فالتو کھانے پینے کے بارے میں بھی تحریر فرمائیں، کیا حکم ہے، علماء حفاظ کے لئے بھی کوئی حکم اس بارے میں ہو تو تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر کوئی عالم اہل فتویٰ اس لئے جائے کہ کسی کی دوکان پر بیٹھ کر دوکاندار اور خریدار کے معاملات دیکھے اور غور کرے کہ یہ معاملات شرعی حد کے اندر ہیں، یا خارج اور معاملات

---

[1] وأكل نحوثوم ويمنع منه (قوله واكل نحوثوم) أ ى كبصل ونحوه مماله رائحة كريهة(درمختار مع الشامی کراچی، ج ۱/ص ۶۶۱/ مكروهات الصلوٰة، مطلب فی الغرس فی المسجد)، عمدة القاری ص۱۴۶ ج۳ جزء ۶، كتاب الاذان، باب ما جاء فی الثوم النئ والبصل الخ، مطبوعه دار الفكر بيروت، حلبی كبيری ص۶۱۰، فصل فی احكام المسجد، مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور،

میں عرف کیا ہے، تاکہ شرعی احکام میں بصیرت ہو تو شرعاً درست ہے[۱] محض وقت گذاری اور تفریح کے لئے نہیں بیٹھنا چاہئے بازاروں کو مقاعد الشیاطین فرمایا گیا ہے، اہل علم اور فتویٰ کے لئے زیادہ غیر موزوں ہے، کوئی شخص اگر اپنی دوکان پر ایسے طریقہ پر کھانا کھاتا ہے، کہ سڑک کی طرف رخ نہ ہو اور عام لوگوں کی نظر نہ پڑے، اس کے ساتھ کبھی کوئی مہمان بھی آجائے، اور کھانے میں شریک ہوجائے، تو مضائقہ نہیں، شارع عام پر بیٹھ کر یا چلتے پھرتے کھانا خلاف مروت ہے، اس سے پورا اجتناب کیا جائے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۹/ ۹۸ھ

پان، سگریٹ وغیرہ کا استعمال راستہ میں

سوال:۔ اکثر لوگ بازاروں یا سڑکوں پر راستہ چلتے ہوئے مختلف اشیاء مثلاً پان، بیڑی، سگریٹ وغیرہ کھاتے پیتے جاتے ہیں، کیا ایسے لوگوں کو اسلام نے مردود الشہادت قرار دیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جن چیزوں کا سڑکوں پر چلتے ہوئے کھانا عرفاً خلاف مروت نہیں سمجھا جاتا، ان کے

---

[۱] مستفاد ،وفی البحر عن مناقب الامام محمد للکردری ،کان محمد یذهب الیٰ الصباغین ویسأل عن معاملتهم ومایدیرونها فیما بینهم (رسم المفتی ،ص ۹۸/ تحت الشعر، والعرف فی الشرع له اعتبار: لذاعلیه الحکم قدیدار.

[۲] مستفاد :ولا یقبل شهادة من یفعل الا فعال المستحقرة کالبول علی الطریق، والا کل علیها (عالمگیری ،دارالکتاب دیوبند ،ج۳/ص ۴۶۸/ کتاب الشهادات، الباب الرابع، هدایه ص ۱۶۲ ،۱۶۳ ج۳ کتاب الشهادة، باب من یقبل شهادته ومن لا یقبل، مکتبه تهانوی دیوبند، مجمع الانهر ص۲۷۸ ج۳ کتاب الشهادات، باب من تقبل شهاته ومن لاتقبل، دار الکتب العلمیة بیروت.

اس طرح کھانے سے آدمی مردود الشہادت نہیں ہوتا۔"واما اذا شرب الماء اواکل الفواکه علیٰ الطریق لایقدح فی عدالته لان الناس لاتستقبح ذٰلک[۱] اھ شامی، ج۴/ص ۳۸۳/ کتاب الشهادة۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ

کرتہ کے نیچے ہاتھ نکال کر کھانا کھانا

سوال:۔ چادر اوڑھنے کا جو طریقہ ہے اس حالت میں چادر کے نیچے سے ہاتھ نکال کر کھانا کھانا درست ہے یا نہیں، اگر اس میں قباحت وکراہت تنزیہہ کسی قسم کی ہو تو صراحۃً بحوالہ کتب جواب عنایت ہو، اسی طرح اگر کرتہ اتنا لمبا وچوڑا کہ چادر کی طرح ہے، بعض علاقوں میں اس کا دستور ہے کہ اگر اس کو کاندھے پر لپیٹ کر رکھدے تو چادر کی طرح ہوتا ہے ،اور جب اس کو نیچے اتاردے تو کرتہ کی طرح ہوجاتا ہے، کیا اس کے نیچے سے ہاتھ نکال کر کھانا کھا سکتا ہے از روئے شرع کوئی قباحت وکراہت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

چادر کے نیچے سے ہاتھ نکال کر کھانا درست ہے کرتے کے نیچے سے بھی درست ہے اس کا لحاظ ہر حال میں چاہئے کہ ستر نہ کھلنے پائے۔[۲] فقط واللہ اعلام

حررہ العبد محمود غفرہ لہٗ

---

[۱] شامی کراچی ،ایچ ایم ، سعید،ج ۵/ص ۴۸۳/باب القبول وعد مه، البحر کوئٹه ص ۹۱ ج۷ کتاب الشهادة، باب من تقبل شهادته، ومن لا تقبل، عالمگیری کوئٹه ص ۴۶۸ ج۳ کتاب الشهادة، الباب الرابع.

[۲] سترعورته وجوبه عام فی الصلوٰة وخارجها ولو فی الخلوة علی الصحیح ای اذاکان خارج الصلوٰة یجب الستر بحضرة الناس اجماعاً وفی الخلوة علی الصحیح الخ ،درمختار مع الشامی زکریا ،ج۲/ص ۷۵/.کتاب الصلوٰة، مطلب فی سترالعورة، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

نابالغ کے مال سے کچھ کھانا تربیت کے لئے

سوال:۔ باپ نے اپنے بچہ کو چار آنے دیئے بچہ بازار سے کوئی چیز کھانے پینے کی لے آیا، تو ماں باپ یا بھائی وغیرہ اس چیز میں سے کچھ لے کر کھائیں تو درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب نابالغ بچہ کو پیسہ دیدیئے اور وہ کوئی چیز بازار سے خرید کر لے آیا تو ماں باپ بھائی بہن کو اس سے محض اپنی خواہش سے لے کر کھانا نہیں چاہئے، البتہ اس کی تربیت کی نیت سے کہ اس کو عادت ہو جائے کہ وہ تنہا ء نہ کھائے بلکہ سب کو کھلایا بھی کرے، اس کو نصیحت کرنی چاہئے کہ وہ تقسیم کر کے خود بھی کھائے اور جتنی مقدار اس نے جس کو دی ہے، دوسرے وقت اسی انداز سے وہ بھی اس کو دیدیا اور کھلا دیا کریں، اس طرح نابالغ کے مال میں تصرف کا اشکال بھی باقی نہیں رہے گا، اور اس کی تربیت بھی اچھی ہوگی [۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۱/۹۲ھ

الجواب صحیح العبد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۲/۹۲ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) النهر الفائق ص ۱۸۲ ج ۱ كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، دار الكتب العلمية بيروت، بحر كوئٹه ص ۲۶۹ ج ۱ باب شروط الصلوة.

(صفحه هذا) [۱] ويباح للوالدين أن يأكلامن المأكول والموهوب للصغير الخ مجمع الانهر، ج۳/ص ۴۹۷/كتاب الهبة، قبيل باب الرجوع عن الهبة، در مختار على الشامى زكريا ص ۵۰۰ ج۸ كتاب الهبة، بحر كوئٹه ص۲۸۸ ج۷ كتاب الهبة، مطبوعه الماجديه كوئٹه، يجب على المؤمن ان يعلم ولده الجودوالاحسان الخ، (مجمع الانهر ج۳/ص ۴۹۱/ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، اول كتاب الهبة، در مختار على الشامى زكريا ص۴۸۹، ج۸، اول كتاب الهبة، بحر كوئٹه ص ۲۸۴ ج۷ كتاب الهبة.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم

فاسق وفاجر کے ساتھ کھانا پینا

فاسق معلن کے گھر کھانا

سوال:۔ زید کے گھر میں بغیر نکاح کے ایک عورت رکھی ہوئی ہے، اوراس کے بچہ بھی پیدا ہوگیا ہے، اورزید اس سے علانیہ زنا کرتا ہے، اورلوگ زید کو کہتے ہیں کہ اس سے نکاح کرلے، وہ نکاح نہیں کرتا، اورزید کے گھر بیوی بھی ہے، زید کے گھر کی روٹی کھانا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

"اذا دعیت الی ولیمة فان لم یکن ماله فیها فسق فلابأس بالاجابة وان کان ماله حراماً فلاتجبه وکذا لک ان کان فاسقاً معلنا فلاتجبه لیعلم انک غیرراض بفسقه "(بستان فقیه ابو اللیث، ص۸۰ ر)[1] اس سے معلوم ہوا کہ فاسق معلن

[1] **بستان فقیه ابی اللیث ص۱۳۳ باب اجابة الدعوة، عالمگیری کوئٹه ص۳۴۳ج۵ کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا، بزازیة علی الهندیة ص۳۶۴ج۶ کتاب الکراهیة، الفصل الخامس فی الأکل.**

کے گھر کھانا نہیں چاہئے، تاکہ اسے معلوم ہوجائے کہ تم اسکے فسق سے راضی نہیں ہو۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۴/۱۱/۵۶ھ

الجواب صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

صحیح سعید احمد غفرلہٗ ۵/ذی قعدہ ۵۶ھ

شراب نوش کے ساتھ کھانا پینا

سوال:۔ اگر کوئی مسلمان شرابی ہوتو اس کیساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ایک ہی پیالہ میں کھایا جائے تو کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر شراب اس کے ہاتھ ومنہ پر نہ لگی ہوتو اس کے ساتھ کھانے میں مضائقہ نہیں، اگر اس کی اصلاح ساتھ نہ کھانے سے متوقع ہو تو ساتھ نہ کھائے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بے نمازی عورت کا پکایا ہوا کھانا

سوال:۔ اگر کوئی عورت نماز نہ پڑھے تو اس کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

---

[1] (قولهٗ وشارب خمر فورشربها) ای بخلاف ماإذا مكث ساعة ابتلع ريقه ثلاث مرات بعد لحس شفتيه بلسانه وريقه ثم شرب فانه لاينجس ولابد ان يكون المراد اذالم يكن فى بزاقه اثرالخمر من طعم اوريح، شامی ص ۲۲۳/۱، کتاب الطهارت، مطلب فی السؤر، ایچ ایم سعید کراچی، عالمگیری ج۱، ص۲۳، کتاب الطهارة، الفصل الثانی فیما لا یجوز به التوضوء، البحر کوئٹه ص۱۲۶ ج۱ قبیل باب التیمم.

الجواب حامداً ومصلیاً!

درست ہے، البتہ اگر اس کو تنبیہ مقصود ہو تو نہ کھائے[1] اگر وہ پاکی کا اہتمام نہیں کرتی، اور ناپاکی میں ملوث رہتی ہے، تو نہ کھانا احوط ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

آوارہ عورت کے گھر کا کھانا

سوال:۔ایک عورت آوارہ پھرتی ہے، کوئی شرم وحیا اس کو نہیں ہے، اسی طرح اس کا شوہر بھی ہے، وہ بھی آوارہ ہے، تو اس کے یہاں کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر اس کے پاس حلال اور پاک مال ہے تو آوارگی اور غنڈہ پن کی وجہ سے وہ حرام اور ناپاک نہیں ہوگا، لیکن اگر کوئی شخص اسی مقصد سے اس کے یہاں کھانے سے انکار کردے کہ اس کی اصلاح ہوجائے، تو ٹھیک ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۱/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۱/۹۰ھ

---

[1] ثم اعلم أنه إذا كان المنكر حراماً وجب الزجر عنه وإذا كان مكروها ندب والأمر بالمعروف إيضاً تبع لما يؤمر به فإن وجب فواجب وإن ندب فندب ولم يتعرض له في الحديث لأن النهي عن المنكر شامل له إذ النهي عن الشي امر بضده وضد المنهي إما واجب أو مندوب او مباح والكل معروف الخ، مرقاة المفاتيح ص۳ ج۵ كتاب الآداب، باب الأمر بالمعروف، الفصل الأول، اصح المطابع بمبئی.

[2] لايجب دعوة الفاسق المعلن ليعلم أنه غيرراض بفسقه الخ عالمگیری، ج ۵/ص ۳۴۳/ مطبوعه كوئٹه، كتاب الكراهية، الباب الثانی عشرفی الهدايا والضيافات، بزازية على الهندية ص ۳۶۴ ج۶ كتاب الكراهية، الباب الخامس فی الاكل، مطبوعه كوئٹه.

زنا کی خصلت والی لڑکیوں کے ہاتھ کا کھانا

سوال:۔ زید کے گھر میں دولڑکی ہیں، اور دونوں کی خصلت زنا کی ہے، خواہ زنا کے ذریعہ روپیہ کمائیں یا نہ کمائیں، ایسے گھروں میں یا ان دولڑکیوں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کمینہ اور خبیث خصلت کی وجہ سے ان کا پکا ہوا کھانا تو نجس یا حرام نہیں ہوجاتا،[1] البتہ اسکا انتظام ضروری ہے، اگر انکی شادی نہیں ہوئی، اس وجہ سے یہ حرکت ہوتی ہے، تو جلد از جلد شادی کردی جائے، اگر شادی ہوگئی ہے، مگر رخصتی نہیں ہوئی ہے، تو جلد از جلد انکو شوہر کے مکان پر بھیج دیا جائے، انکی صحبت سے دوسری لڑکیاں بھی آس پاس کی خراب ہونگی، لڑکے بھی خراب ہونگے، سب معاشرہ گندا ہوجائیگا، اللہ پاک حفاظت فرمائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ ۲۵/۱۱/۹۱ھ

گڑیا اور تصویر بیچنے والے کے یہاں کھانا

سوال:۔ جو شخص گڑیا یا تصویریں فروخت کرتے ہوں، تو ان کے یہاں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس کے پاس گڑیوں اور تصویروں کی صرف ناجائز آمدنی ہے، اس کے گھر کا کھانا

---

[1] جب تک کہ نجاست جس ہاتھ سے روٹی وغیرہ بنائے اس میں لگی ہوئی نہ ہو ناپاک نہ ہوگا، **نام او مشی علی نجاسة إن ظهر عينها تنجس وإلا لا، ولو وقعت فى نهر فاصاب ثوبه إن ظهر أثرها تنجس وإلا لا شامی کراچی، ص ۳۴۶ ج ۱ كتاب الطهارة، فصل فى الإستنجاء.**

ناجائز ہے، البتہ وہ اگر حلال آمدنی سے (قرض وغیرہ لیکر) کھلائے تو جائز ہے، مقتدا کو پھر بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳/۳/ ۵۷ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/ ربیع الاول ۵۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/ ربیع الاول ۵۷ھ

جس تقریب میں باجہ ہو اس میں کھانا

سوال:۔ اگر مسلمان کے یہاں شادی لڑکا یا لڑکی کی ہو اور اس کے یہاں شادی میں باجہ وغیرہ ہو یا لاؤڈ اسپیکر بج رہا ہو وغیرہ اور وہ دعوت کھانے کی کرے، تو کیا اس کے یہاں سے کھانا منگا کر اپنے گھر میں کھانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہاں ایسا کرنے سے ناجائز مجلس میں شرکت سے تو حفاظت ہو جائے گی، مگر مقتدیٰ کو اپنے مکان پر بھی نہیں منگانا چاہئے اس میں اصلاح کی توقع ہے۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۸/ ۹۲ھ

الجواب صحیح العبد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۳/۹/ ۹۲ھ

---

[1] أكل الربا وكاسب الحرام اهدى اليه اواضافه وغالب ماله حرام لايقبل ولا يأكل مالم يخبره ان ذٰلک المال اصله حلال ورثه اواستقرضه وان كان غالب ماله حلال لابأس بقبول هديته والا كل منها، عالمگیری ج۵/ص۳۴۳/ كتاب الكراهية، الباب الثانی عشر فی الهدایاو الضیافات، المحیط البرهانی ص۷۳ج۸، كتاب الكراهية، الفصل السابع عشر فی الهدایا، ادارة القرآن ڈابھیل، خلاصة الفتاوی ص۳۴۹ج۴، كتاب الكراهية، الفصل الرابع فی المال، (حاشیہ ۲ اگلے صفحہ پر)

کیا ہوٹل میں کھانا فسق ہے؟

سوال:۔ کیا فقہی کتابوں واحادیث سے ثابت ہے کہ ہوٹلوں میں کھانے والا فاسق ہے، اور اگر ایک بار بھی ہوٹل میں کھائے گا تو کیا عندالشرع اس کی شہادت قبول نہیں ہوگی؟ وضاحت سے تحریر فرمائیں کہ کیا حالت سفر میں بھی یہی حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بازار میں چلتے چلتے کھانا یا برسرِ بازار عام گذرگاہ پر کھانا خلافِ مروۃ ہے، جس کی وجہ سے قبول شہادت میں کلام ہے، لیکن اگر کھانا کھانے کے لئے مستقل جگہ ہے، ہوٹل یا دوکانیں تو اس میں داخل نہیں، سفر میں توسع بھی ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

طعام الریاء

سوال:۔ جو شخص فخر ونام آوری کی نیت سے برادری کو پلاؤ زردہ وغیرہ کھلائے،

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۲] وان علم اولاً لایحضر اصلاً وفی الشامی وانه لاتلزم الاجابة مع المنكر اصلاً الخ درمختار مع الشامی زكريا، ج۹/ص۵۰۲/ كتاب الحظر والاباحة، فصل فی الاكل، هنديه كوئٹه ص۳۴۳ج۵، كتاب الكراهية، الباب الثانی عشر فی الهدايا والضيافات، بحر كوئٹه ص۱۸۸ ج۸، فصل فی الاكل.

(صفحه هذا) [۱] ولاتقبل شهادة من يفعل الافعال المستحقرة كالبول على الطريق والاكل عليها كذافی الهداية وكذا من ياكل فی السوق بين الناس كذافی السراج الوهاج، عالمگيری ص۴۶۸/۳/ كتاب الشهادات، الباب الرابع، البحر كوئٹه ص۹۱ ج۷ كتاب الشهادة، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، الدرالمختار على الشامی كراچی ص۴۸۳/۵، كتاب الشهادة.

اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ کھانا ریاکاری ہے، اور فخر ہے، لہٰذا سخت گناہ ہے، اس سے توبہ لازم ہے۔

”یایھاالذین آمنوالاتبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ کالذی ینفق ماله رئآء الناس ولایؤمن باالله والیوم الاٰخر الخ“[1]

اے ایمان والوتم احسان جتلا کر یا ایذا پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو، جس طرح وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہے، لوگوں کو دکھلانے کی غرض سے اور ایمان نہیں رکھتا اللہ پر اور یوم قیامت پر۔ (بیان القرآن) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

---

[1] سورة البقرة آیت ۲۶۴.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل سوم

کفار ومشرکین کے ساتھ کھانا پینا

کفار ومشرکین کے ساتھ کھانا پینا

سوال:۔ مشرکین و کفار سے ربط ضبط رکھنا ان کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ فرقان حمید میں فرماتا ہے "**انما المشرکون نجس فلایقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا**" (پارہ ۱۰/سورہ توبہ) مشرکین وکفار پاکی وناپاکی سے بالکل بے خبر ہیں، نہ طریق غسل سے واقف نہ پابندی اسلام سے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بلاضرورت کفار سے ربط وضبط وتعلقات رکھنا منع ہے۔ "**یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم والکفار اولیاء**"[1] ان کیساتھ بلاضرورت تو یہ کھانا مکروہ ہے، البتہ اگر عمر میں ایک دومرتبہ کہیں ایسا ابتلاء ہوجائے تو چنداں مضائقہ نہیں، بشرطیکہ ناپاکی کا علم نہ ہو، اگر معلوم ہوجائے

[1] سورۃ المائدۃ آیت ۵۷۔ترجمہ: اے ایمان والوں جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے جو ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے، ان کو اور دوسرے کفار کو دوست مت بناؤ۔ از بیان القرآن، ج۳ ص۴۲)

کہ یہ کھانا پانی ناپاک ہے، تو پھر اس کا کھانا پینا حرام ہے، مگر کافر کا ذبیحہ کسی صورت میں درست نہیں، اس سے اجتناب ضروری ہے۔

"ولاباس بطعام المجوس كله الا الذبيحة فان ذبيحتهم حرام ولم يذكر محمدؒ الاكل مع المجوسی ومع غيره من اهل الشرک انه هل يحل ام لاوحكى عن الحاكم الامام عبدالرحمن الكاتب ان ابتلىٰ به المسلم مرة اومرتين فلاباس واما الدوام عليه يكره كذافى المحيط عالمگیریؒ[1]،ج۴/ص۲۷۷/ اور "انما المشركون نجس فلا يقربواالمسجد الحرام بعد عامهم هذا[2]"،میں مشرکین کونجس کہہ کر حج وعمرہ سے منع کیا گیاہے،[3] اورنجس کہنے کی وجہ اعتقادی نجاست ہے، "ونجاسة المشرک فی اعتقاده" هدایہ[4] ج۳/ص ۱۳۵ ۔

نیز ان کا پاکی ناپاکی میں تمیز نہ کرنا اور نجاست میں ملوث رہنا بھی نجس ہونے کا سبب ہے، كذافى التفسيرات الاحمديه[5]ص۴۵۵/ ومدارک التنزيل ، ص ۴۷۲[6]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۴/۴/۵۳ھ

الجواب صحیح عبداللطیف غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۲۴/ربیع الثانی ۵۳ھ

---

[1] عالمگیری کوئٹہ ص۳۴۷ ج۵ كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر فى اهل الذمة، المحيط البرهانی ص۲۹ ج۸ كتاب الكراهية، الفصل السادس عشر فى اهل الذمة، مطبوعہ ڈابھیل، بزازية على الهندية كوئٹہ ص ۳۵۹ ج۶ كتاب الكراهية، الثالث فيما يتعلق بالمناهى.

[2] سورۂ مائدۃ آیت ۲۸،

[3] قالت الحنفية المراد به النهى عن الحج والعمرة الخ، تفسیر مظهری ص۱۷۶ ج۴ سورة التوبة آیت ۲۸، مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، **(بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)**

طعام مشرک

سوال:۔ مشرک کے ساتھ کھانا کھانا، جھوٹا پانی پینا، اس کے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹی شیرینی وغیرہ کھانا کیسا ہے؟ حالانکہ عالمگیری میں درست لکھا ہے، اور کافر کا پسینہ فقہاء نے پاک لکھا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کو ہاتھ بھی لگایا ہے، [1] کافر کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی نوش فرمایا ہے، (آخر زہر کس نے دیا تھا[2]) کافر کے ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا بھی پہنا ہے، جب تک

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) احکام القرآن للجصاص الرازی ص۸۸ج۳ مطلب هل یجوز دخول المشرک المسجد، مطبوعه دا احیاء التراث العربی بیروت، حاشیة القونوی ص۱۹۵ ج۹ مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت.

[۴] هداية ص۱۳۵ ج۳ کتاب القضاء، باب ادب القاضی، مطبوعه تهانوی دیوبند، تبیین الحقائق ص۱۷۸/۴، کتاب القضاء، مطبوعه امدادیه ملتان، شامی زکریا ص۴۷/۸، کتاب القضاء، مطلب فی العلم بالسجلات،

[۵] ولانهم لا یتطهرون ولا یغتسلون ولا یجتنبون النجاسات فهی ملابسة لهم، التفسیرات الاحمدية ص۲۹۸، سورة توبه آیت ۲۸، مطبوعه رحیمیه دیوبند.

[۶] تفسير مدارک ص۱۲۲ ج۱ الجزء الثانی، سورة توبة آیت ۲۸، مطبوعه دار الفکر بیروت، روح المعانی ص۷۴ج۱۰ مطبوعه مصطفائیه دیوبند، حاشیة القونوی ص۱۹۵ ج۹ مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت.

(صفحہ ہذا) [۱] عن جابر بن عبد اللّٰه قال اتی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عبد اللّٰه بن ابی بعد ما ادخل حفرته فامر به فأخرج فوضعه علٰی رکبتیه ونفث فیه من ریقه والبسه قمیصه الخ، بخاری شریف ص۱۸۰ ج۱ کتاب الجنائز، باب هل یخرج المیت من القبر الخ، مطبوعه اشرفی دیوبند.

[۲] عن ابی هريرة لما فتحت خيبر اهديت لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم شاة فیها سم، بخاری ج۲/ ص۶۱۰/ قال ابن اسحاق لمااطمأن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بعد فتح خیبر اهدت له زینب بنت الحارث امرأة سلام بن مشکم شاة مشوية، فتح الباری، ج۸/ص۲۸۲/.کتاب المغازی، باب الشاة التی سمت للنبی بخیبر حدیث نمبر ۴۲۴۹/، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کسی ناپاکی کا علم نہ ہو یہ سب چیزیں پاک اور درست ہیں[1]، اگرچہ افضل مسلمان کی چیز کا استعمال کرنا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

غیر مسلم کے ساتھ کھانا

سوال:۔ خاکروب، چمار، ہندو، عیسائی وغیرہ وغیرہ مذہب کے لوگوں کے ساتھ مسلمان اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاسکتے ہیں یا نہیں، ان غیر مذہب والوں کا جھوٹا پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسے لوگوں کے ساتھ کھانا مکروہ ہے، اگر کسی مجبوری سے کہیں ایک دودفعہ مبتلا ہوجائیں تو گناہ نہیں[2] یہ اس وقت ہے جبکہ کھانا اور برتن ان کے پاک ہوں یا ان کی ناپاکی

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) مسلم شریف ص۲۲۲ ج۲ کتاب السلام، باب السم، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، عمدة القاری ص۱۷۱ ج۷ الجزء الثالث عشر، کتاب الھبة، باب قبول الھدیة من المشرکین، مطبوعہ دار الفکر بیروت.

(**صفحہ ھذا**) [1] ومن فوائد الحدیث الانتفاع بثیاب الکفار حتی یتحقق نجاستھا لانہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم لبس الجبة الرومیة ولم یستفصل الخ مرقاة، ج۴/ ص۴۱۶/۴. کتاب اللباس، الفصل الاول، مطبوعہ بمبئی.

[2] ولم یذکر محمد الا کل مع المجوسی ومع غیرہ من اھل الشرک انہ ھل یحل ام لا وحکی عن الحاکم الامام عبدالرحمن الکاتب انہ ان ابتلی بہ مرة المسلم مرة اومرتین فلاباس بہ واما الدوام علیہ فیکرہ. فتاویٰ عالمگیری، ج۵/ص۳۴۷/ کتاب الکراھیة، الباب الرابع عشرفی اھل الذمة، المحیط البرھانی ص۲۹ ج۸ کتاب الکراھیة، الفصل السادس عشر فی اھل الذمة، مطبوعہ ڈابھیل، خلاصة الفتاوی ص۳۴۶ ج۴ کتاب الکراھیة، الفصل الثالث فیما یتعلق بالمناھی، مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، بزازیة علی الھندیة کوئٹہ ص۳۵۹ ج۶ کتاب الکراھیة، الثالث فیما یتعلق بالمناھی.

کا علم نہ ہو، اگر یہ علم ہو کہ برتن ان کے ناپاک ہیں، یا کھانا حرام مردار وغیرہ ہے، تو ہرگز کھانا درست نہیں، نہ ان کے ساتھ نہ ان کے برتنوں میں [۱] کذافی العالمگیریة، ج۵/ص۳۴۷/. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

غیر مسلم کے ساتھ کھانا پینا

سوال:۔(۱) میرے کمرے میں تین اشخاص ہیں، جس میں، میں اکیلا مسلم ہوں اور دونوں ساتھی غیر مسلم ہیں، جس میں سے ایک ہریجن چمار (سیوڈل کاسٹ) ہے دوسرا بیک وارڈ ہے، میری طبیعت ان کے ساتھ کھانا کھانے وغیرہ کی بالکل نہیں کرتی اور میں اپنا سب کچھ الگ کرتا ہوں، مگر پھر بھی وہ میرے برتن وغیرہ استعمال کرتے رہتے ہیں، اس بارے میں کیا کروں، کیا مسئلہ ہے الگ رہنے کا بھی کوئی انتظام نہیں ہے؟

(۲) اگر میں کہیں کام وغیرہ سے ڈاک گھر وغیرہ جاتا ہوں یا کوئی دعوت دیتا ہے، اور S.C کا آدمی ہے، تو میرے لئے کیا حکم ہے، بس اس کشمکش میں بہت رہتا ہوں، اس لئے آپ سے مشورہ اور مسئلہ معلوم کرر ہا ہوں، اگر غیر مسلم مہمان آجائے تو کیا کیا جائے؟

(۳) کھانا بنانے والا اگر غیر مسلم ہو تو کیا کیا جائے؟

---

[۱] قال محمدؒ ویکرہ الاکل والشرب فی اوانی المشرکین الی قولہ وھذا اذا لم یعلم بنجاسة الاوانی فاما اذاعلم فانہ لایجوز ان یشرب ویاکل منھا قبل الغسل .فتاویٰ عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۷/کتاب الکراھیة،الباب الرابع عشرفی اھل الذمة، المحیط البرھانی ص۶۸ ج۸ کتاب الکراھیة، الفصل السادس عشر فی اھل الذمة، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل. خلاصة الفتاوی ص ۳۴۶ ج۴ کتاب الکراھیة، الفصل الثالث فیما یتعلق المناھی، مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ بزازیة، علی الھندیة کوئٹہ ص۳۵۹ ج۶ کتاب الکراھیة، الثالث فیما یتعلق بالمناھی.

الجواب حامداً ومصلیاً!

۱-۲-۳/کوئی شخص اپنی ذات اور پیشہ کے اعتبار سے چمار ہو یا کچھ اور جب وہ نجاست میں سے ملوث نہیں، بدن اور کپڑے صاف ہیں، ہاتھ دھوکر کھانا پکاتا ہے، یا کھاتا ہے، اوراس کھانے میں کوئی حرام چیز نہیں ہے، تو اس کو نجس نہیں کہا جائے گا، وہ اگر برتن استعمال کرتا ہے، پھرآپ دھو لیتے ہیں یا وہی دھوکر دیدیتا ہے، تو وہ برتن بھی قابل استعمال ہے، مجبوراً کبھی موقع ہوجائے تو کھانا بھی ساتھ کھا سکتے ہیں[1] بس اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ کوئی نجس وحرام چیز کھانے پینے کی نوبت نہ آئے، علیحدہ رہنے کے لئے آپ کی طبیعت خود ہی فکرمند ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، آمین۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۷/۱۳۹۹ھ

ہندو کے تہوار کا کھانا

سوال:۔ اگر کسی مسلمان کے رشتہ دار ہندو کے گاؤں میں رہتے ہوں، اور ہندو کے تہوار ہولی، دیوالی وغیرہ پکوان پوری کچوری وغیرہ پکاتے ہیں، ان کا کھانا ہم لوگوں کو جائز ہے یا نہیں؟

---

[1] ولم یذکر رحمہ اللّٰہ تعالیٰ الاکل مع المجوسی ومع غیرہ من اھل الشرک أنہ ھل یحل ام لا وحکی عن الحاکم الامام عبدالرحمن الکاتب انہ ان ابتلی بہ المسلم مرۃ اومرتین فلابأس بہ واما الدوام علیہ فیکرہ الخ عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۷/کتاب الکراھیۃ، الباب الرابع عشر فی اھل الذمۃ، مطبوعہ کوئٹہ، بزازیۃ علی الھندیۃ کوئٹہ ص۳۵۹ج۶ کتاب الکراھیۃ، الثالث فیما یتعلق بالمناھی، المحیط البرھانی ص۶۸،۶۹ ج۸ کتاب الکراھیۃ، الفصل السادس عشر فی اھل الذمۃ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل.

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہندو کے تہوار ہولی دیوالی وغیرہ میں شریک ہونا ہرگز جائز نہیں، اس سے توبہ کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ کبیرہ گناہ ہے، حتی کہ بعض فقہاء نے اس کو کفر لکھا ہے[۱]، اور جو کھانا کھجوری وغیرہ ہندو کسی اپنے ملنے والے مسلمان کو دیں اس کو نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر کسی مصلحت سے لے لیا تو شرعاً اس کھانے کو حرام نہ کہا جائے گا[۲] اور جو مسلمان ہولی وغیرہ میں ہندو کی موافقت کی وجہ سے پکائیں تو اسے ہرگز نہ لینا چاہئے[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸/۵/۵۶ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ، صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم ۸/۵/۵۶ھ

---

[۱] یکفر بوضع قلنسوۃ المجوسی علی رأسہ (الی قولہ) وبخروجہ الی نیر وز المجوس لموافقتہ معھم فیما یفعلون فی ذالک الیوم ،عالمگیری ،ج۲/ص ۲۷۷/، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منھا ما یتعلق بتلقین الکفر، البحر الرائق کوئٹہ ص۱۲۳ ج۵ باب احکام المرتدین، بزازیۃ علی ھامش الھندیۃ کوئٹہ ص۳۳۳،۳۳۲ج۶ کتاب الفاظ تکون اسلاماً او کفراً، السادس فی التشبیہ.

[۲] ولا بأس بطعام المجوس کلہ الا الذبیحۃ الخ عالمگیری کوئٹہ ص۳۴۷ج۵ کتاب الکراھیۃ ، الباب الرابع عشر فی اھل الذمۃ، المحیط البرھانی ص۶۹ ج۸ کتاب الکراھیۃ، الفصل السادس عشر فی اھل الذمۃ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل، البحر الرائق کوئٹہ ص۱۸۴ ج۸ کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاکل والشرب.

[۳] مسلمانوں کا ہندوؤں کی موافقت میں کھانا پکانا کافروں اور ہندوؤں کے ساتھ تشبہ ہے جو کہ ناجائز اور حرام ہے لہذا ان مسلمانوں کے ہندوؤں کی موافقت کرنے کی وجہ سے ان کھانوں وغیرہ کے لینے سے اجتناب کرنا چاہئے، قد یقع التشبہ فی امور قلبیۃ من الاعتقادات ...... وقد تکون عادات فی نحو طعام ولباس ومسکن ونکاح الی قولہ وقد یحمل منھم فی القدر المشترک الذی شابھھم فیہ فان کان کفر او معصیۃ او شعار لھا کان حکمہ کذالک، فیض القدیر ص۱۰۴ ج۶ حدیث ۸۵۹۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص۱۳۴ ج۴ کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعہ اصح المطابع بمبئی، شرح الطیبی ص۲۳۲ ج۸ باب ایضا، مطبوعہ زکریا دیوبند.

ہندو کے گھر کی چیزیں کھانا

سوال:۔ ہندو کے یہاں دہی، چوڑا، دال بھات کھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب تک ناپا کی کا علم نہ ہو درست ہے[۱] حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے ہدایا کو قبول فرمایا ہے اور نوش فرمایا ہے۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

ہندو دوکان سے گوشت خرید کر استعمال کرنا

سوال:۔(۱) ہندو کھٹیک سے جس کی دوکان پر کسی مسلم کا پہرا یا نگرانی نہیں ہوتی، تو ایسی دوکان سے گوشت خرید کر استعمال کرنا جبکہ اس کو کسی مسلمان نے ذبح کیا ہو کیا حکم ہے؟

---

[۱] لابأس بطعام المجوسی کله الاالذبیحة فان ذبیحتهم حرام .عالمگیری ، ج۵/ص ۳۴۷/، کتاب الکراهیة، الباب الرابع عشر فی اهل الذمة، مطبوعه کوئٹه، المحیط البرهانی ص۶۸، ۶۹، ج۸، کتاب الکراهیة، الفصل السادس عشر فی اهل الذمة، مطبوعه ڈابھیل، بزازیة علی الهندیة کوئٹه ص ۳۵۹ ج۶ کتاب الکراهیة، الثالث فیما یتعلق بالمناهی.

[۲] عن انس بن مالک ان یهودیة اتت النبی ﷺ بشاة مسمومة فأکل منها فقیل ألا نقتلها قال لافمازلت اعرفها فی لهوات رسول اللّٰه ﷺ، بخاری شریف ص۳۵۶ ج۱ کتاب الهبة، باب قبول الهدیة من المشرکین، مطبوعه اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص ۲۲۲ ج۲ کتاب السلام، باب السم، مطبوعه رشیدیه دهلی، عمدة القاری ص ۱۷۱ ج۷، الجزء الثالث عشر، باب قبول الهدیة من المشرکین، مطبوعه دار الفکر بیروت، فتح البار ی،ج۵/ص ۵۵۰/کتاب الهبة وفضلها،مکتبه نزارمصطفیٰ الباز.رقم الحدیث،ص۲۶۱۷/

(۲) اگرکوئی ہندومسلمان کی دوکان سے گوشت خرید کر لے جائے ، اوراس کو وہ اپنے مکان یااپنے ہوٹل میں پکائے تو کیامسلمان کھاسکتا ہے یانہیں؟

(۳) بہت سے مسلمان سرکاری ملازم اپنے مکان سے باہرعلاقہ میں دورہ کرنے کے لئے جاتے ہیں، اوروہ کسی ہندو کے یہاں قیام کرتے ہیں، وہ ہندومسلمان کی دوکان سے گوشت خریدکرلاتے ہیں، وہ گوشت اس ہندو کے یہاں گھرمیں پکتا ہے، مسلمان باہر کے کمرے میں قیام کرتا ہے، ایسی حالت میں وہ گوشت اس مسلمان کی نگاہ سے غائب رہتا ہے ،تو ایسے گوشت کا کیاحکم ہے؟

(۴) ایک مسلمان کسی مسلمان کی دوکان سے گوشت خرید کر لے جارہا تھا، کہ راستہ میں اس کا نوکر جو کہ ہندو ہے ملا، مسلمان نے وہ گوشت اس کو دیدیا اور یوں کہا کہ گھرلے جاؤ یہ پکے گا، وہ نوکراس گوشت کولیکراپنے مالک کے گھر دیدیتا ہے، جہاں سے وہ نوکر گوشت کولیکر چلا تھا، وہاں اس کے ساتھ کوئی مسلمان ساتھ نہ تھاتو کیاحکم ہے؟

(۵) بہت سی بستیوں کے مسلمان یوں کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں کے ہندوکھٹیک نہایت دیانتدار ہیں، انہوں نے ہمارے باپ داداکے وقت سے اب تک کہیں کوئی گڑبڑنہیں کی ،تو کیاان مسلمانوں کا اعتبارکرکے ان ہندوکھٹیکوں کی دوکان سے گوشت خریدنا مسلمان کے لئے درست ہے یانہیں؟ اسے استعمال کیاجائے ، یانہیں؟

(۶) ہندویاآج کل کے عیسائی ،سکھ وپارسی وغیرہ کے ہوٹل سے مسلمان کوکھانا کھانا کیسا ہے؟ جبکہ انکے یہاں گوشت پکتا ہے، اس گوشت کا اعتبار بھی نہیں کیا جاتا، اوراگرسبزی کے ساتھ کھانا کھائے تو ایسی حالت میں بعض موقعوں پرایک ہی چمچا استعمال کرلیاجاتا ہے، نہ ان کے یہاں اس کی کوئی پابندی ہے، تو ایسی صورت میں کیاحکم ہے؟

(۷) بعض وقت سرکاری محکموں میں لوگ آپس میں ایک دوسرے کی دعوت کرتے ہیں، جسے عرف عام میں ٹی پارٹی یاڈنرپارٹی کہاجاتا ہے، اس دعوت میں بھی گوشت پکتا ہے،

اس گوشت کی تحقیق بھی نہیں کی جاسکتی، تو مسلمان کو ایسی دعوت میں کھانا کھانا کیسا ہے؟

(۸) بعض کمپنیاں گوشت کو ڈبوں میں بند کر کے فروخت کرتی ہیں، اور وہ کمپنیاں غیر مسلم کی ہوتی ہیں، معلوم نہیں وہ گوشت ذبح کیا ہوا ہے، یا نہیں؟ بعض کمپنیاں ڈبوں پر یہ لکھدیتی ہیں کہ یہ گوشت ذبح کیا ہوا ہے، تو کیا ان کی بات صحیح مان لی جاوے؟ مسلمان کو ایسا گوشت استعمال کرنا کیسا ہے؟ اور جو لوگ اس کو استعمال کریں ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب کوئی مسلم نگراں وہاں موجود نہیں تو مدار اس غیر مسلم کے قول پر رہ گیا کہ یہ حلال گوشت ہے، اور حلت وحرمت میں غیر مسلم کا قول شرعاً قبول نہیں، البتہ معاملات میں اس کا قول بھی قبول ہے، جبکہ صدق کا ظن ہو، پس اگر وہ یہ کہے کہ یہ وہ گوشت ہے کہ جس کو فلاں شخص (مسلم) نے ذبح کیا اور دل گواہی دے کہ یہ صحیح کہتا ہے، اور اس نے اس میں کوئی ناجائز گوشت نہیں ملایا تو اس کا قول قبول کر لینا درست ہے،'' **ولا یقبل قول الکافرین فی الدیانات الا اذا کان قبول قول الکافر فی المعاملات یتضمن قبوله فی الدیانات فحینئذ تدخل الدیانات فی ضمن المعاملات فتقبل قولهٗ ضرورة کذافی التبیین من ارسل اجیراً لهٗ مجوسیاًاوخادماً فاشتریٰ لحماً فقال اشتریته من یهودی اونصرانی اومسلم وسعه اکله اھ عالمگیری ،** ج۵/ص۳۰۸/[1]

(۲) اگر وہ اپنے برتن پاک کر کے پکائے اور اس میں کوئی حرام اور نجس چیز نہ ملائے

[1] عالمگیری ،ج۵/ص۳۰۸/ مطبوعه کوئٹه، کتاب الکراهیة ،الباب الاول، الدر مع الشامی زکریا ص۴۹۷ ج۹ کتاب الحظر والاباحة، بحر کوئٹه ص۱۸۶ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب.

تو کھانا درست ہے اس کا اطمینان ہونا چاہئے[۱]

(۳) ۲/ سے جواب ظاہر ہے۔

(۴) اس پر اعتماد ہو کہ اس نے اس میں ناجائز نہیں ملایا یا اس کو ناجائز سے نہیں بدلا تو درست ہے۔

(۵) اعتماد ہو تو درست ہے۔

(۶) وہاں کا کھانا نہیں کھانا چاہئے[۲]

(۷) غیر مسلم کے یہاں گوشت نہ کھائیں چائے وغیرہ میں گنجائش ہے۔

(۸) ایسا گوشت نہ کھائیں، جو لوگ ذاتی تحقیق کے بعد جائز وحلال ہونے کی بناء پر اس کو کھائیں، ان سے تعرض نہ کریں، ان کو یہ نہ کہیں کہ آپ نے حرام کھایا ہے، نہ ان کے ساتھ ایسا معاملہ کریں جیسا کھانے والوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غیر مسلم کے ہوٹل میں کھانا

سوال:۔ایک شخص نے غلطی سے مسلم ہوٹل سمجھ کر غیر مسلم کے ہوٹل میں دال اور چاول

---

[۱] ویکره الاكل والشرب فى أونى المشركين قبل الغسل لأن الغالب والظاهر من حال اوانيهم النجاسة ولو أكل مع هذا أو شرب فيها قبل الغسل جاز ولا يكون آكلا ولاشاربا حراما لأن الطهارة فى الاشياء اصل والنجاسة عارضة ...... وهذا إذ لم يعلم بنجاسة الاوانى فأما إذا علم فانه لا يجوز أن يشرب ويأكل منها قبل الغسل ولو شرب أو اكل كان شاربا وآكلا حراماً، محيط برهانى ص۶۹ ج۸ كتاب الكراهية، الفصل السادس عشر فى اهل الذمة الخ، مطبوعه مجلس علمى گجرات، هنديه كوئٹه ص۳۴۷ ج۵ كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر.

[۲] دع مايريبک إلى ما لايريبک، الحديث، ترمذى ص۷۸ ج۲ ابواب صفة القيامة، قبيل ابواب صفة الجنة، مطبوعه اشرفى ديوبند.

کھایا، اس ہوٹل میں جھٹکے کا گوشت بھی پکتا ہے، لیکن اس نے گوشت نہیں کھایا، یا صرف دال اور چاول کھایا، تو یہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

جب جھٹکے کا گوشت یا کوئی اور ناپاک وحرام چیز نہیں کھائی تو کوئی حرج نہیں [۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند ۲؍۱۱؍۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیو بند ۲؍۱۱؍۹۰ھ

غیر مسلم ملازم کے ہاتھ بھیجا ہوا گوشت

سوال:۔ زید نے ایک ہرن کا شکار کیا اور اس کی ایک ران اپنے دوست بکر کو اپنے غیر مسلم ملازم کے ہاتھ اپنے گاؤں سے دوسرے گاؤں میں بھیجی، تو یہ گوشت بکر کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ نیز ملازم کو زید نے بکر کے نام پرچہ بھی دیا ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مسلمان نے شرعی طور پر شکار کر کے، اس کی ایک ران اپنے غیر مسلم ملازم کے ہاتھ پرچہ دیکر اپنے دوست کے پاس بھیجی تو اس دوست کو اس کا کھانا درست ہے [۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

---

[۱] ولابأس بطعام المجوس كله الا الذبيحة فان ذبيحتهم حرام الخ، عالمگیری، ج۵/ص۳۴۷/ مطبوعه کوئٹه، كتاب الكراهية تحت الباب الرابع عشر الخ، محيط برهانی ص۶۹ ج۸ كتاب الكراهية، الفصل السادس عشر فی اهل الذمة، مطبوعه مجلس علمی گجرات، بزازية على الهندية كوئٹه ص۳۵۹ ج۶ كتاب الكراهية، الثالث فيما يتعلق بالمناهي.

[۲] واصله خبر الكافر مقبول بالاجماع فی المعاملات الخ، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کافر ملازم کے ذریعہ گوشت منگانا

سوال:۔ اگر کافر ملازم ہواس سے گوشت منگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

نہیں منگانا چاہئے ،خدا جانے حلال لائے گا ،یا حرام اوراس میں اس کا قول معتبر نہیں [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ

کافر کے گھر کا گوشت کھانا

سوال:۔ کافر کے یہاں گوشت کھانا کیسا ہے، جب کہ وہ کہیں کہ یہ حلال ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس میں ان کا قول شرعاً معتبر نہیں ،لہٰذا گوشت نہیں کھانا چاہئے۔[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) درمختار علی الشامی زکریا ، ج۹/ص۴۹۷/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی الأكل، بحر کوئٹه ص۱۸٦ ج۸، کتاب الکراهية، فصل فی الاکل والشرب، تبیین الحقائق ص۱۲ ج٦ کتاب الکراهية، فصل فی الاکل والشرب، مطبوعه امدادیه ملتان.

(صفحه هذا) [۱] ولایقبل قول الکافر فی الدیانات الخ عالمگیری کوئٹه، ج۵/ص۳۰۸/ کتاب الکراهية، الباب الاول، الفصل الاول ،فی الاخبار عن امر دینی الخ.شامی زکریا، ج۹/ص۴۹۷/ کتاب الحظر والاباحة، بحر کوئٹه ص۱۸٦ ج۸ کتاب الکراهية، فصل فی الاکل والشرب.

[۲] وفی التاتارخانية قبیل الاضحية عن جامع الجوامع لابی یوسف من اشتریٰ لحما (بقیہ اگلے صفحہ پر)

غیر مسلم باروچی کا پکایا ہوا گوشت

سوال:۔ میں جس بورڈنگ میں رہتا ہوں پکانے والے باورچی ہندو ہیں، گوشت دوطرح کا پکتا ہے، جھٹکا اور حلال بھی، زیادہ لوگ جھٹکے کا کھانے والے ہیں، ایسی حالت میں مسلمان طلباء کیا گوشت ہندو کا پکا ہوا کھا سکتے ہیں، جبکہ وہ کہتا ہے کہ ہم مسلمانوں کے لئے گوشت حلال علیحدہ پکاتے ہیں، یا سبزیوں اور دال پر اکتفاء کیا جائے، جیسا کہ غیر گوشت خور ہندو طلباء کرتے ہیں، یا ان کے کہنے پر ایسا ہی گوشت کھالیا جائے، مگر احتمال یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ بوٹی ادھر ادھر ڈالدی جائے، یا ایک چمچ سے دوطرح کے گوشت کو وقتاً فوقتاً چلادیا جائے، مسلمان طلباء آپ کے جواب کے منتظر ہیں؟

اگر کسی نے مسئلہ پوچھنے سے پہلے دیدہ ودانستہ یہ گوشت ہندو کے ہاتھ کا پکا ہوا کھایا ہے، تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جبکہ پکانے ولا ایک ہی شخص ہے جو کہ غیر مسلم ہے اور وہ دونوں کا گوشت حلال وحرام ذبیحہ وجھٹکا پکاتا ہے، تو احتیاط دشوار ہے، ایک گوشت میں چمچ چلا کر دوسرے میں چلادیا، اور ایک کی بوٹی یا مصالحہ دوسرے میں آجانا، بعید از قیاس نہیں ہے، اور ظاہر ہے اس

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) فعلم انه مجوسي وارادالرد فقال ذبحه مسلم يكره اكله ومفاده ان مجرد كون البائع مجوسيايثبت الحرمة فانه بعد اخباره بالحل بقوله ذبحه مسلم كره اكله فكيف بدونه شامی مع الدر ، ج٦/ص ۳۴۴/کتاب الحظروالاباحة، ایچ ایم سعید،ولايقبل قول الكافر فى الديانات وانما يقبل قوله فى المعاملات خاصة للضرورة، البحرالرائق ج٨/ ص١٨٦ / كتاب الكراهية، فصل فى الاكل والشرب، ایچ ایم سعید، عالمگیری کوئٹہ ص۳۰۸ج۵، كتاب الكراهية، الباب الاول فى العمل بخبر الواحد، تبيين الحقائق ص١٢ ج٦، كتاب الكراهية، مطبوعه امداديه ملتان،

کے اس کہنے کے باوجود کہ میں مسلمان کے لئے حلال گوشت علیحدہ پکاتا ہوں، مسلم طلباء کو اس کا پکا ہوا گوشت نہیں کھانا چاہئے، اس کا یہ قول شرعاً قابل عمل نہیں ہے،[1] سبزی وغیرہ پر کفایت کریں، جس میں یہ چمچہ مخلوط چلانے کا گمان نہ ہو، یا پھر دوسرا انتظام کریں، جس نے دیدہ ودانستہ اس کا پکایا ہوا گوشت اس کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے کھالیا اس نے غلطی کی، آئندہ احتیاط کرے، اور اپنی غلطی پر استغفار کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۳/۹۱ھ

کافر کا پکایا ہوا گوشت

سوال:۔ ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور کا گوشت اگر کافر پکائے یا بنائے تو اس کا کھانا حرام ہے، اگر کسی غیر مسلم باورچی سے گوشت بنوا رہا ہے، اور وہ باورچی اکیلا رہ جائے تو وہ گوشت مسلمان کے لئے حرام ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی گوشت کے حلال وحرام ہونے کے متعلق کافر کے قول کا اعتبار نہیں، مثلاً اگر کوئی کافر کوئی گوشت خرید کر پکائے اور کہے کہ یہ گوشت حلال ہے، تو یہ قول معتبر نہیں، لیکن کسی مسلمان نے مسلم کا ذبیحہ کسی کافر کو دیا کہ اس کو پکادو اور اس کے برتن بھی پہلے پاک کردیئے، اور خود وہ مسلمان وہاں موجود نہیں رہا، اور یہ کافر کہے کہ یہ وہی گوشت ہے جو آپ نے دیا تھا، اور آپ کی ہدایت کے مطابق میں نے پکادیا تو اس کا قول معتبر ہوگا، اور اس گوشت کو نجس

---

[1] ولایقبل قول الکافر فی الدیانات وانما یقبل قوله فی المعاملات خاصة للضرورة ،البحر، ج۸/ص ۱۸۶/ ایچ ایم سعید. کتاب الکراهیة، تبیین الحقائق ص۱۲ ج۶ کتاب الکراهیة، مطبوعه امدادیه ملتان، عالمگیری کوئٹه ص۳۰۸ ج۵ کتاب الکراهیة، الباب الاول فی العمل بخبر الواحد.

یا حرام نہیں کہا جائیگا، اسی طرح اگر کسی کافر کو گوشت دیا کہ ہمارے مکان پر پہنچادو، اور اس نے پہنچادیا تو وہ بھی نجس یا حرام نہیں ہوگا، اسی طرح اگر کسی کافر کو پیسے دیئے اور کہا کہ عبدالرحمٰن کی دوکان سے گوشت خرید لاؤ، وہ خرید لایا تو وہ گوشت نجس یا حرام نہیں، اس قسم کے مسائل شامی[۱] ودیگر کتب[۲] فقہ میں موجود ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۲/۱۱/۸۹ھ

غیر مسلم کے مکان پر طعام قیام اور اپنی حاملہ بیوی سے ہمبستری

سوال: ۔اس بارے میں کہ مجھے اکثر دیہات میں جانا پڑتا ہے، کبھی کبھی رات بھی وہیں گزارنی پڑتی ہے، اور اکثر قیام غیر مسلم لوگوں میں ہوتا ہے، اور وہ لوگ ناجائز چیزیں مثلاً شراب، سور کا گوشت استعمال کرتے ہیں، کیا ایسی جگہ پر کھانا درست ہے، اگر بیوی حاملہ ہو تو صحبت درست ہے یا نہیں، اس سے قبل میں نے آپ سے ہی سوال کیا تھا، تو آپ نے لکھا تھا شرعاً کوئی پابندی نہیں، لیکن طبی نقطۂ نظر سے قرب ولادت میں احتیاط کریں، لیکن یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں وہ نہیں مانتے، ایک صاحب فرماتے ہیں کہ اس معاملہ میں میری بحث ہندوستان کے بہت بڑے عالم سے ہوئی، میسور میں ۱۹۴۷ء سے قبل مجھے ان عالم صاحب

---

[۱] ولو مجوسیا قال اشتریت اللحم من کتابی فیحل أو قال اشتریته من مجوسی فیحرم واصله ان خبرالکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات لافی الدیانات وعلیه یحمل قول الکنز ویقبل قول الکافر فی الحل والحرمة ،یعنی الحاصلین فی ضمن المعاملات لامطلق الحل والحرمة، الدرالمختار علی الشامی زکریا ج ۹/ص ۴۹۷/ کتاب الحظر والاباحة.

[۲] عالمگیری ،ج۵/ص ۳۰۸/ کتاب الکراهیة الباب الاول، الفصل الاول فی الاخبار عن امر دینی الخ، بحر کوئٹه ص ۱۸۶ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب.

نام یاد نہیں آرہا ہے، ان عالم صاحب نے فرمایا تھا کہ اتنا گناہ ہے جتنا جھوٹ بولنے میں ہے ،دوسرے ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں نے خود کسی حدیث میں دیکھا ہے کہ ایک بھی دن کا شبہ ہو تو صحبت جائز نہیں، کرم فرما کر چند حدیث کا حوالہ دے کر مطمئن فرمائیں پہلے والے صاحب ''جماعت اسلامی'' سے تعلق رکھتے ہیں، دوسرا دیوبندی تھا، مگر سب کچھ مانتے ہیں ،لیکن پھر بھی اختلاف ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان کا کھانا ان کا برتن کچھ قابل اعتماد نہیں ،اس سے پورا پرہیز کیا جائے، ہاں اگر وہ پاک برتن میں پاک چیز کھلائیں تو گنجائش ہے ،جیسے کہ دوکانوں پر ان کی بنائی ہوئی چیز (ہوٹل) میں چائے وغیرہ) کی گنجائش ہے[1] بیوی سے صحبت کی اجازت تو قرآن پاک سے ثابت ہے ''نساء کم حرث لکم فأتوحرثکم انی شئتم الایة ''[2] جس حالت میں اجازت نہیں اس کی ممانعت بھی ثابت ہے، مثلاً ''فاعتزلوا النساء فی المحیض ولاتقربوهن حتی یطهر ن'' (الاٰیة)[3]

حالت حمل میں ممانعت نہ قرآن میں مذکور نہ حدیث میں ،جوحضرات اس کو گناہ اور جھوٹ کے برابر کہتے ہیں ان سے ہی دلیل دریافت کی جائے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۳/۹۱ھ

---

[1] یکره الأکل والشرب فی اوانی المشرکین قبل الغسل اذالم یعلم بنجاسة الاوانی فاما اذا علم فانه لایجوز ان یشرب ویأکل منها قبل الغسل الخ ،عالمگیری ، ج۵/ص ۳۴۷/ کتاب الکراهیة، الباب الرابع عشر، محیط برهانی ص ۶۹ ج۸ کتاب الکراهیة، الفصل السادس عشر فی اهل الذمة الخ، مطبوعه مجلس علمی گجرات، البحر الرائق کوئٹه ص ۲۰۴ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی البیع.

[2] سورۂ بقرہ آیت ۲۲۳/ .

ترجمہ: . تمہاری بیبیاں تمہارے لئے کھیت ہیں، سو اپنے کھیت میں جس طرح سے ہوکر چاہو آ ؤ۔(بقیہ اگلے صفحہ پر)

شیعہ کے گھر کا کھانا

سوال:۔ اہل تشیع کے گھر کا کھانا اور اس سے برتاؤ کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اہل تشیع کے اکثر واقعات سنتے ہیں کہ وہ اہل سنت والجماعت کو نجاست کھلا دیتے ہیں اس لئے ان کے گھر کا کھانا خلافِ احتیاط ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/۱/۵۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰/محرم ۵۷ھ

چمار، بھنگی کا کھانا

سوال:۔ ہر انسان کا جھوٹا پاک ہے یا ناپاک اور چمار بھنگی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہر انسان کا جھوٹا پاک ہے، بشرطیکہ اس میں کوئی نجاست نہ ملی ہو[۲] چمار، بھنگی نے

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۳] سورۂ بقرہ، آیت ۲۲۲/.

ترجمہ:. تو حیض میں تم عورتوں سے علیحدہ رہا کرو، اوران سے قربت مت کیا کرجب تک کہ وہ پاک نہ ہوجاویں۔(از بیان القرآن)

(صفحہ ہٰذا) [۱] عن الحسن بن علی قال حفظت من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دع مایریبک الی مالایریبک الحدیث، مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۲ کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ترمذی شریف ص ۷۸ ج ۲ باب بلا ترجمۃ، قبیل ابواب صفۃ الجنۃ، مطبوعہ مکتبہ بلال دیوبند، فیض القدیر ص ۵۲۹ ج ۳ حدیث ۴۲۱۳ باب الدال، مطبوعہ دار الفکر بیروت. (حاشیہ [۲] اگلے صفحہ پر)

اگر پاک کھانا پاک برتن میں پاک ہاتھ سے پکایا ہو، تو وہ بلاتردد پاک ہے۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/صفر ۶۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/صفر ۶۹ھ

چمار کے گھر کا پکا ہوا کھانا

سوال:۔ ایک چمار نے اپنے یہاں کھانا تیار کیا ہے، اور اسے چند مسلمانوں نے کھایا، اس میں سے کچھ نے شراب بھی پی تو اس بارے میں ایمان کے مسئلے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چمار کے گھر کا پکا ہوا کھانا، اگر گوشت تھا، تو اس کی اجازت نہیں[2] اور کچھ اور تھا تب

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) [2] فسؤر آدمی مطلقاً ولوجنبا او کافراً اوامرأة ...... طاهرالفم طاهرٌ، درمختار مع الشامی کراچی ج ۱/ص ۲۲۲/ شامی زکریا ص ۳۸۱، ۱/۳۸۲، کتاب الطهارة، مطلب فی السؤر، مجمع الأنهر ص۵۵ ج۱، کتاب الطهارة، الفصل الثالث، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص۲۲ کتاب الطهارة، فصل فی بیان احکام السؤر، مطبوعه مصر.

(**صفحہ ہٰذا**) [1] ولابأس بطعام المجوسی کله الا الذبیحة فان ذبیحتهم حرام .عالمگیری ، ج۵/ص ۳۴۷/کتاب الکراهیة،الباب الرابع عشر فی اهل الذ مة، البحر الرائق کوئٹه ص۱۸۴ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب، المحیط البرهانی ص۶۸،۶۹ ج۸ کتاب الکراهیة، الفصل السادس عشر فی اهل الذمة، مطبوعه ڈابهیل.

[2] حوالۂ بالا.

بھی ناپاکی کا گمان غالب ہے، شراب تو بہر حال نجس اور حرام ہے[۱] حرام اور نجس چیز کھانے سے سخت گناہ ہوتا ہے، اور ایمان بہت کمزور ہو جاتا ہے[۲] تاہم اس کی وجہ سے مسلمان کو کافر نہیں کہا جائے گا[۳] ہاں توبہ واستغفار اور آئندہ کو پورا پرہیز لازم ہے[۴]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۳/۹۱ھ

عقیقہ کا کھانا چماروں کے ہاتھوں سے کھلوانا

سوال: ۔ایک مسلمان نے عقیقہ میں کھانا پکوایا اور وہ کھانا مسلمانوں کو چماروں کے ہاتھوں سے کھلوایا، اس کا پتہ بعد میں چلا، یعنی یہ بعد میں معلوم ہوا کہ چماروں کے ہاتھوں سے کھانا کھلوایا گیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہمارے اطراف میں عام طور پر چمار پاکیزہ خیال نہیں رکھتے، بلکہ ناپاکی میں ملوث

---

[۱] وحرم قليلها وكثيرها وهى نجسة الخ .درمختار على الشامى زكريا ، ج۱۰/ص ۲۸/ كتاب الاشربة، البحر الرائق كوئٹه ص۲۱۷ ج۸ كتاب الاشربة، زيلعى ص۴۴ج۶ كتاب الاشربة، مطبوعه امداديه ملتان.

[۲] المعاصى للايمان كالمأكولات المضرة بالابدان، اتحاف السادة شرح احياء ص ۵۱۱ ج۸، كتاب التوبة، باب بيان وجوب التوبة، على القبور، مطبوعه دارالفكر بيروت،

[۳] ولانكفر مسلما بذنب من الذنوب وان كانت كبيرة اذالم يستحلها ولانزيل عنه اسم الايمان الخ شرح فقه اكبر ص۸۶/ مطبوعه رحيميه ديوبند، البحرالرائق كوئٹه ص۸/۱۸۲، كتاب الكراهية، شرح العقيدة الطحاوية ص۴۳۲، ۲/۴۳۳، لايجوز تكفير المسلم بذنب، مطبوعه دارالهجر بيروت،

[۴] التوبة ما اسجتمعت ثلاثة امور ان يقلع عن المعصية وان يندم على فعلها وأن يعزم عزما جاز ما على أن لا يعود إلى مثلها أبداً الى قوله أن التوبة من جميع المعاصى واجبة الخ، تفسير روح المعانى ص۳۳۶،۳۳۵ج۱۵ سورة التحريم الاية ۸، مطبوعه دار الفكر بيروت، شرح للنووى على الصحيح المسلم ص۳۵۴ ج۲ كتاب التوبة، مطبوعه سعد بكڈپو ديوبند.

رہتے ہیں، ان سے مسلمانوں کو دعوت میں کھانا کھلانے کا کام نہ لیا جانا چاہئے[۱] اس سے طبائع سلیمہ میں کراہت معلوم ہوتی ہے، تاہم اگر ان کے ہاتھ پاک صاف کرا کے پوری احتیاط سے یہ کام لیا گیا ہے، تو یہ نہیں کہا جائے گا، کہ وہ کھانا ناپاک ہوگیا ہے، اور کھانے والوں نے ناپاک کھانا کھایا ہے[۲] آئندہ ایسا نہ کیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۳/۹۱ھ

بھنگی، چمار کے گھر کا گھی

سوال:۔ ہندو، چمار، بھنگی وغیرہ کے یہاں کا گھی اور کوئی ترشی کھانا کیسی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر اس میں ناپاکی کا یقین یا ظن غالب ہے تو اس کا کھانا بالکل ناجائز ہے، اور اگر یہ معلوم ہے کہ اس میں کوئی ناپاکی نہیں تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے[۳] اور اگر کچھ علم نہ ہو تو

۱؎ لانهم لا يتطهرون ولا يغتسلون ولا يجتنبون النجاسات فهي ملابسة لهم، تفسير روح المعاني ص٦٧ الجزء العاشر، سورة التوبة، رقم الاية ٢٨، مطبوعه مصطفائيه ديوبند، حاشية القونوی ص١٩٥ ج٩ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، تفسيرات احمدية ص٢٩٨ مطبوعه رحيميه ديوبند.

۲؎ كمايستفاد من هذه العبارة يكره الأ كل والشرب فی اوانی المشركين قبل الغسل ومع هذا لو أكل اوشرب فيها جاز اذا لم يعلم بنجاسة الاوانی واذا علم حرم ذلک قبل الغسل الخ ، البحر الرائق ،ج٨/ص ٢٠٤/ كتاب الكراهية، فصل فی البيع، مطبوعه الماجديه كوئٹه،عالمگيری كوئٹه ص٣٤٧ ج٥ كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر فی اهل الذمة، المحيط البرهانی ص٦٨ ج٨ كتاب الكراهية، الفصل السادس عشر فی اهل الذمة، مطبوعه ڈابهيل.

۳؎ قال محمدؒ يكره الأكل والشرب فی اوانی المشركين قبل الغسل ومع هذا لوأكل اوشرب فيها جاز اذالم يعلم بنجاسة الاوانی واذاعلم حرم ذلک عليه، قبل الغسل البحرالرائق ج٨/ ص٢٠٤/ كتاب الكراهية، فصل فی البيع، ايچ ،ايم سعيد، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

چونکہ یہ لوگ اکثر ناپاک رہتے ہیں، اس لئے ان سے ایسی شئی نہیں لینی چاہئے [۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸/۸/۵۵ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸/۸/۵۵ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸/۸/۵۵ھ

بھنگی کے لڑکے کو مسلمان ظاہر کر کے اس کے ساتھ کھانا پینا

سوال:۔ ایک شخص نے بھنگی کے لڑکے کو مسلمان ظاہر کیا اور اس کے ساتھ کھایا، پیا، اب یہ شخص پاک رہا یا ناپاک؟ کیا اس شخص کو اپنے سے الگ کر دیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بھنگی کے لڑکے کو مسلمان ظاہر کر کے ساتھ کھانے پینے کی وجہ سے وہ مسلمان لڑکا ناپاک نہیں ہوا، ہرگز اس کو اپنے سے الگ نہ کریں، وہ مسلمان ہے پاک ہے، [۲] البتہ غیر مسلم

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) عالمگیری کوئٹہ ص۳۴۷ ج۵ کتاب الکراهية، الباب الرابع عشر فی اهل الذمة، المحيط البرهانی ص۶۸، ۶۹ ج۸ کتاب الکراهية، الفصل السادس عشر فی اهل الذمة، مطبوعه ڈابھیل.

(صفحه هذا) [۱] ولأنهم لايتطهرون ولايغتسلون ولايجتنبون النجاسات فهی ملابسة لهم، التفسيرات الاحمدية، ص ۲۹۸/، مطبوعه رحيميه ديوبند، تفسير روح المعانی ص۷۶ ج۱۰ سورة التوبة، رقم الآية ۲۸، مطبوعه مصطفائيه ديوبند، حاشية القونوی ص۱۹۵، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[۲] ولم يذكر محمدؒ الاكل مع المجوسی ومع غيره من اهل الشرك انه هل يحل ام لاوحكی عن الحاكم الامام عبدالرحمن الكاتب انه ان ابتلیٰ به المسلم مرة اومرتين فلابأس به واما الدوام عليه فيكره كذافی المحيط، عالمگيری، ج۵/ص ۳۴۷/ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کو مسلم ظاہر کرنا خلاف واقعہ اور جھوٹ ہے[۱] اور اس قسم کا میل جول بھی اس کے ساتھ درست نہیں [۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۶/۸۸ھ

جھٹکے کا گوشت کھالیا تو کیا کرے؟

سوال:۔ ہمارے ایک دوست ظفر علی خاں کو ایک ہندو نے گوشت کی دعوت دی،

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) مکتبہ بلوچستان، کتاب الکراھیة، الباب الرابع عشرفی اھل الذ مة، المحیط البرھانی ص ۶۹ ج۸ کتاب الکراھیة، الفصل السادس عشر فی اھل الذمة، مطبوعه ڈابھیل، بزازیة علی الھندیة کوئٹه ص ۳۵۹ ج۶ کتاب الکراھیة، الثالث فیما یتعلق بالمناھی، عن ابی ھریرة ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لقیه فی بعض طریق المدینة وھو جنب فانتجست منه فذھبت فاغتسلت ثم جاء فقال این کنت یا اباھریرة قال کنت جنبا فکرھت ان اجالسک علی غیر طھارة قال سبحان اللّٰه ان المؤمن لاینجس بخاری شریف ص ۴۲ ج ۱ کتاب الغسل، باب عرق الجنب وان المسلم لاینجس، مشکوٰة ص ۴۹ باب مخالفة الجنب، الفصل الاول، مرقاة شرح مشکوٰة ص ۳۳۰ ج ۱ باب مخالفة الجنب، مطبوعه اصح المطابع، فتح الباری ص ۵۱۸ ج ۱ کتاب الغسل، باب عرق الجنب، مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه.

(**صفحه هذا**) [۱] والکذب الاخبار عن الشئی علی خلاف ماھوبه وھوقبیح کله کشاف، ج ۱/ص ۱۷۸/.مطبوعه دارالفکربیروت، سورة البقرة تحت آیت ۱۱۰، معجم المصطلحات والالفاظ الفقھیة ص ۱۴۱ ج۳ حرف الکاف، الکذب، مطبوعه دار الفضیلة القاھرة، قواعد الفقه ص ۴۴۰ التعریفات الفقھیة، حرف الکاف، مطبوعه دار الکتاب دیوبند.

[۲] ان مجالسة اھل الکبائر لا تحل وکذلک منع اصحابنا الدخول الی ارض العدو ودخول کنائسھم والبیع ومجالسة اھل الکفار واھل البدع والا تعتقد مودتھم ولا یسمع کلامھم ولا مناظرتھم، الجامع لاحکام القرآن ص ۱۴ ج۴، الجزء السابع، سورة الانعام آیت ۶۸، مطبوعه دار الفکر بیروت، مرقاة شرح مشکوٰة ص ۱۶۷ ج۴ باب ما ینھی عنه من التھاجر والتقاطع، الفصل الاول، مطبوعه بمبئی.

جس میں کھانے پر گلزار خاں، سلطان اور ظفر علی خاں تھے، ہم نے مل کر کھانا کھالیا، اور ہمیں دس دن بعد پتہ چلا کہ وہ گوشت جھٹکے کا تھا، جب ہمیں معلوم ہوا تو بڑا افسوس ہوا، اب فرمایئے کہ ہم اس کا کیا طریقہ اختیار کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اب نادم ہوکر خدا کے سامنے توبہ واستغفار کریں، جس نے جان بوجھ کر جھٹکے کا گوشت کھایا یا کھلایا وہ بڑا مجرم ہے، اور سخت گنہگار ہے، نہادھوکر اول دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، پھر خدا کے سامنے روئے گڑگڑائے، کہ اللہ میرے اس جرم عظیم کو معاف فرما، آئندہ کبھی ایسی حرکت نہیں کرونگا[1] اور جن کو یہ کھلایا ہے، ان سے معافی مانگے، جب سچے دل سے توبہ ہوتی ہے، تو باری تعالیٰ توبہ قبول کر لیتا ہے[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۹/۹۱ھ

---

[1] عن ابی بکر الصدیق یقول لیس من عبد یذنب ذنبا فیقوم فیتوضا فیحس الوضو ثم یصلی رکعتین ثم یستغفر اللّٰہ الا غفرله متن عمل الیوم واللیلة ص۱۳۸ حدیث ۴۱۷ ما یفعل من بلی بذنب، مطبوعه دار الفکر بیروت، کنز العمال ص۲۵۸ ج۴ حدیث ۱۰۴۲۱ کتاب التوبة، فصل فی فضلها واحکامها، مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت، طحطاوی علی المراقی مصری کتاب الصلاة.

[2] قال الطیبی والتوبة فی الشرع ترک الذنب لقبحه والندم علی مافرط منه والعزیمة علی ترک المعاودة وتدارک ماامکنه ان یتدارک من الاعمال بالاعادة ،مرقاة شرح مشکوٰة شریف، ج ۳/ص ۶۰/ باب الاستغفار والتوبة، قبیل الفصل الاول ،مطبوعه اصح المطابع بمبئی، نووی علی مسلم ص۳۵۴ج۲ کتاب التوبة، مطبوعه رشیدیه دهلی، المفهم شرح مسلم ص۲۹، ۱۷ج۷ کتاب الرقاق، باب وجوب التوبة وفضلها، مطبوعه دار ابن کثیر بیروت، قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم سورة الزمر آیت ۵۳.

دیوی دیوتاؤں کے نام پر تقسیم ہونے والی اشیاء

سوال:۔(۱) دیوی دیوتاؤں کے نام پر تقسیم ہونے والی اشیاء مثلاً گڑ، شکر وغیرہ حلال ہیں یا حرام؟

(۲) دیوی دیوتاؤں کے نام پر چھوڑے ہوئے یا دیوی دیوتاؤں کے لئے خریدے ہوئے جانور کو کسی مسلمان کے ہاتھ سے ذبح کرانے کے بعد اس کا گوشت کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) حرام ہے[۱]

(۲) ہرگز جائز نہیں، بالکل میتہ کے حکم میں ہے، کذا فی الاکلیل[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۱۲/۸۸ھ

---

[۱] کیونکہ یہ نذر لغیر اللہ ہے اور نذر لغیر اللہ حرام ہے، اس لئے اس کا کھانا بھی جائز نہیں، "النذر لمخلوق لایجوز لانه عبادة، العبادة لایکون لمخلوق، البحرالرائق ج۲/ص۲۹۸/ قبیل باب الاعتکاف، أن النذری الذی یقع للاموات من اکثر العوام ومایؤخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها إلی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا إلیهم فهو بالاجماع باطل وحرام، شامی کراچی ص۴۳۹ ج۲ کتاب الصوم، مطلب النذر الذی یقع للاموات الخ، طحطاوی علی المراقی مصری ص۵۷۱ کتاب الصوم، باب ما یلزم الوفاء به من منذور الصوم الخ.

[۲] چوں شہرت داد کہ ایں جانور برائے فلاں است ذکر نام خدا وقت ذبح فائدہ نکرد چہ آں جانور منسوب بآں غیر گشت وخبثے درو پیدا شد کہ زیادہ از خبث مردار است زیرا کہ مردار بے ذکر نامِ خدا جان دادہ است وجان ایں جانور را از آں غیر خدا قرار دادہ کشتہ اند وآں عین شرک ست وہرگاہ ایں خبث دروے سرایت کرد دیگر بذکر نام خدا حلال نمی شود، (فتاوی عزیز ص۶۵ ج۱، معنی آیت وما اهل لغیر الله، الاکلیل علی المدارک ص۲/۸۶، سورۂ بقرہ آیت:۱۷۳، مطبوعه اکلیل المطابع رسڑا بلیا)

پان کا بیڑہ پرشاد کے طور پر

سوال:۔کارخانوں میں پان کا بیڑہ وغیرہ لاکر فوٹو کے سامنے رکھ کر یا ویسے ہی پرشاد کے طریقے سے دیتے ہیں، اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اس سے غیر اللہ کی قربت حاصل کرنا یا غیر شرعی چیز کی تعظیم مقصود نہیں، جیسے غیر مذہب کے مخصوص تیوہار وغیرہ پر ہوتا ہے، بلکہ محض آپس میں خوش طبعی کے طور پر کھلاتے ہیں تو جائز ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] ولابأس بطعام اهل المجوس كله ولا بأس بالذهاب إلى ضيافة اهل الذمة،عالمگیری کوئٹه، ج۵/ص۳۴۷/ کتاب الكراهية، الباب الرابع فی اهل الذمة الخ، المحيط البرهانی ص ٦٩ كتاب الكراهية، الفصل السادس عشر فی اهل الذمة، مطبوعه ڈابھیل، بزازية علی الهندية کوئٹه ص ۳۵۹ ج٦ كتاب الكراهية، الثالث فيما يتعلق بالمناهی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چھارم: ماکولات کا بیان

امریکن گھی

سوال:۔ امریکہ امداد فنڈ سے غریب ملکوں کو کھانے پینے کی چیزیں مفت دی جاتی ہیں، اس میں گھی بھی ہے، جس کا رنگ مختلف ہے، بعضوں سے سنا ہے کہ سور کی چربی سے بنتا ہے، ذمہ دار لوگ کہتے ہیں کہ نہیں یہ پالتو گائے کا گھی ہے، آب وہوا کی تبدیلی سے رنگ میں فرق ہے، جو اس پر سیل ہے، اس پر بھی کوئی پتہ نہیں چلتا، لہٰذا از روئے شرع اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب تک شرعی دلائل سے اسکا نجس وحرام ہونا ثابت نہ ہوجائے، اس پر حرمت کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا ہے[1] ہاں اگر کوئی شخص اپنے دل میں شک رکھتا ہے، اوراس کی وجہ سے اس گھی کو استعمال نہ کرے تو مضائقہ نہیں " دع مایریبک الیٰ مالا یریبک "(الحدیث[2])

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۲/۹۰ھ

[1] من شک فی انائه أو ثوبه او بدنه أصابته نجاسة اولا فهو طاهر مالم یستیقن الی قوله وکذا ما یتخذه اهل الشرک او الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة (بقیہ اگلے صفحہ پر)

جس کھانے میں جائفل ڈالا گیا اس کا کھانا

سوال:۔ایک دیگ میں تقریباً سو آدمیوں کیلئے گوشت پکتا ہے، اس میں دو تین جائفل جس کا وزن ایک تولہ سے کم ہوتا ہے، بطور مصالحہ ڈالدیا جاتا ہے، جس سے قطعاً کوئی نشہ نہیں ہوتا، ایسی حالت میں وہ کھانا کیسا ہے؟ کیونکہ یہاں پر علماءِ دیوبند میں ہی دوگروہ ہوگئے ہیں، بعض کا کہنا ہے کہ حرام اور کچھ کا کہنا ہے کہ صرف دواء استعمال ہوسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی صورت میں وہ کھانا حرام نہیں، اس لئے کھانے میں مضرت نہیں اور نشہ بھی نہیں ہوتا اگرچہ خود جائفل کھانا ممنوع ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۳/۱۵ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۳/۱۵ھ

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) والثیاب الخ، شامی زکریا ص۲۸۳ ج۱، کتاب الطهارة قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، تاتارخانیة کراچی ص۱۴۶ ج۱ کتاب الطهارة، نوع فی مسائل الشک، الاشباه والنظائر ص۱۰۳، القاعدة الثالثة، مطبوعه مکتبه دار العلوم دیوبند.

[۲] مشکوٰة شریف ص۲۴۲/ مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثانی، نسائی شریف ص۲۸۵ ج۲ کتاب الاشربة، باب الحث علی ترک الشبهات، مطبوعه فیصل دیوبند، ترمذی شریف ص۷۸ ج۲ قبیل ابواب صفة الجنة، مطبوعه اشرفی دیوبند.

(**صفحہ ہذا**) [۱] وکذا تحرم جوزة الطیب وقال الشامی تحته فهذا کله ونظائره یحرم استعمال القدر المسکر منه دون القلیل الخ درمختار مع الشامی زکریا، ج۱۰/ص۴۱/کتاب الاشربة، سکب الانهر علی مجمع الأنهر ص۲۵۱ ج۴ کتاب الاشربة، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، فتاویٰ عبدالحی، ص۴۱۵، ۴۱۶ باب مایحل اکله، جائفل کهانا، مطبوعه رحیمیه دیوبند، مجموعة الفتاوی ص۱۰۹ ج۳ خوردن جائفل، مطبوعه یوسفی لکهنؤ.

ہلدی کا حکم

سوال:۔ کیا ہلدی کا کھانا درست نہیں ہے، حالانکہ بڑے بڑے علماء کو دیکھا گیا کہ وہ ایسے سالن کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتے، جن میں ہلدی پڑی ہو، ایک صاحب کہتے ہیں کہ ہلدی کو گوبر میں پکایا جاتا ہے، اس لئے ناپاک ہے، جو حکم شرع ہوارشاد فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ممکن ہے کہ کسی جگہ ایسا ہوتا ہو، میں نے تو ہلدی کی کاشت کرنے والے دیندار مسلمانوں سے دریافت کیا انہوں نے اسکا انکار کیا اس لئے بلا تحقیق حرام کہنا درست نہیں[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ڈالڈا گھی، انگریزی بسکٹ وغیرہ کا استعمال

سوال:۔ کیا بناسپتی (مصنوعی گھی) کا کھانا جائز ہے جبکہ چربی اور دوسری چیزوں سے بنتا ہے، یہ چربی بکری اور گائے وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے، کچھ چربی آسٹریلیا وغیرہ سے آتی ہے، میرے جاننے والے کئی ایسے اصحاب ہیں جو چربی کا کام کرتے ہیں، چربی کو گلا کر بڑی بڑی کمپنی کو فروخت کرتے ہیں، اور وہ بڑی کمپنی ڈالڈا، برطانیہ بسکٹ وغیرہ کو سپلائی کرتی ہیں، جبکہ بغیر چربی کے بناسپتی، بسکٹ اور صابن وغیرہ نہیں بن سکتا؟

---

[1] من شک فی انائه اوثوبه اوبدنه اصابته النجاسة اولا فهو طاهر مالم یستیقن الیٰ ماقال وکذا مایتخذ ہ اهل الشرک اوالجهلة من المسلمین کالسمن والخبزوالاطعمة والثیاب الخ، شامی زکریا ج ۱/ ص ۲۸۳/ کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، تاتارخانیه کراچی ص۱۴۶ ج۱ کتاب الطهارة، نوع فی مسائل الشک، الاشباه والنظائر ص۱۰۳ القاعدة الثالثة، مطبوعه مکتبه دار العلوم دیوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب تک یہ تحقیق نہ ہو کہ اس میں حرام، ناپاک، مردار چیز شامل ہے، اس کا کھانا درست ہے، دوسری چیزوں میں بھی استعمال درست ہے،[۱] البتہ غیر مسلم کی دوکان سے چربی نہ خریدی جائے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

پنیر کے اقسام واحکام

سوال: ۔(۱) جاپانی رینٹ جو پنیر میں ڈالتے ہیں، نباتات سے تیار ہوتا ہے، اور یورپ کا بنا ہوا حیوانات سے تیار کرتے ہیں، تو یہ درست ہے یا نہیں؟

(۲) جراثیم جزوحیوان نہیں، کیا پھر اس سے پنیر حرام ہوگی؟

(۳) رینٹ ایک چائے کے چمچہ کی مقدار میں سات سیر دودھ میں گرتی ہے، اور ایک طرف عموم بلویٰ ہے، کیا اتنی کم مقدار سے بھی حرام ہوگی؟

---

[۱] من شک فی انائه اوثوبه اوبدنه أصابته نجاسة اولا فهو طاهر مالم یستیقن الیٰ قوله وکذا مایتخذ ہ اهل الشرک اوالجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والا طعمة والثیاب الخ شامی زکریا ، ج ۱/ص ۲۸۳/ کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، تاتارخانیه کراچی ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب الطهارة، نوع فی مسائل الشک، الاشباه والنظائر ص ۱۰۳ القاعدة الثالثة، مطبوعه مکتبه دار العلوم دیوبند.

[۲] مستفاد، ویتعین ان لا یشتری المسلم الدقیق من طواحین اهل الکتاب ولایطحن عندهم لوجوه احدها ما تقدم من ان یعین اهل الکفر الثانی انه یترک اعانة اخوانه المسلمین الی قوله الرابع انهم لایتحرزون من النجاسات الخامس انهم یتدینون بغش المسلمین الخ، المدخل لابن امیر الحاج ص ۱۶۴ ج ۴ باب النهی عن معاملة الکفار، مطبوعه مصر.

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) نباتات سے تیار کردہ رینٹ تو ظاہر ہے کہ درست ہے[۱]

(۲) جراثیم اجزاءِ حیوان نہیں تو پھر کیا ہیں؟

(۳) اگر سات سیر دودھ میں ایک چمچی پیشاب کی یا شراب کی یا خون کی ملادی جائے تو کیا یہ للاکثر حکم الکل کے ماتحت اس دودھ کو پینے کی اجازت دیدی جائے گی[۲] اگر ناجائز پنیر کو استعمال نہ کیا جاوے تو کیا زندگی کا کوئی اہم شعبہ یا شریعت کا کوئی حکم معطل رہے گا، پھر ابتلائے عام کے تحت اس حکم میں تسہیل کی گنجائش بے محل ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ڈِبّے کا گوشت

سوال:۔ ابوظبی میں گوشت اور مرغی یورپی ملکوں سے آتے ہیں جس کے حلال وحرام میں شک کیا جاتا ہے، سوال یہ ہے کہ اس قسم کا گوشت ومرغا کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

---

[۱] حکم العصیر حکم الماء الخ، درمختار علی الشامی زکریا ج ۱/ص ۵۶۴/ کتاب الطهارة، باب الانجاس، وان معظم الکحول التی تستعمل الیوم فی الادویة والعطور وغیرها لاتتخذ من العنب أو التمر، انما تتخذ من الحبوب أو القشور أو البترول وغیره کما ذکرنا فی باب بیع الخمر من کتاب البیوع، وحینئذٍ هناک فسحة فی الأخذ بقول أبی حنیفة عند عموم البلویٰ، تکملة فتح الملهم ص۶۰۸ ج۳ کتاب الاشربة، باب تحریم الخمر، مطبوعه مکتبه دار العلوم کراچی.

[۲] اذاوقعت نجاسة لیست بحیوان ولومخففة اوقطرة بول اودم فی بیئر ینزح کل مائها الخ درمختار علی الشامی زکریا، ج ۱/ص ۳۶۶/ کتاب الطهارة باب المیاه فصل فی البئر، مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص۲۸ کتاب الطهارة، فصل فی مسائل الآبار، مطبوعه مصری، تاتارخانیة کراچی ص ۱۸۴ ج ۱ نوع آخر فی ماء الآبار، النوع الثانی فیما یفسد الماء.

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسے گوشت اور مرغ جسکے حلال ہونے میں شک ہے پرہیز کریں "**دع مایریبک الیٰ مالا یریبک**"[1] الحدیث۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴۰۰/۸/۷ھ

ڈبہ کا دودھ

سوال:۔ بند ڈبّوں کا خشک دودھ استعمال کرنا ازروئے شرع جائز ہے یا نہیں؟ چونکہ دودھ کی قلت کی وجہ سے ہم سب تقریباً اہل اسلام کشمیر ان خشک ڈبوں کا دودھ استعمال کرتے ہیں، تکلیف فرما کر جواب سے مطلع فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خشک ڈبہ کا دودھ استعمال کرنا شرعاً درست ہے، لیکن اگر یہ تحقیق ہوجائے کہ یہ ناپاک ہے یا اس میں کوئی ناپاک چیز شامل کی گئی ہے تو درست نہیں ہوگا[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۲/۴ھ

---

[1] عن الحسن بن علی قال حفظت من رسول اللّٰہ ﷺ دع مایریبک الی مالا یریبک الحدیث (رواہ احمد والترمذی والنسائی،مشکوٰۃ،ص ۲۴۲/ باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثانی، نسائی شریف ص ۲۸۵ ج ۲ کتاب الاشربة، باب الحث علی ترک الشبہات، مطبوعہ فیصل دیوبند، ترمذی شریف ص ۸۷ ج ۲ ابواب صفة الجنة، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

ترجمہ:۔شک میں ڈالنے والی چیز کو چھوڑ کر ایسی چیز اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔

[2] من شک فی انائہ اوثوبہ اوبدنہ اصابتہ نجاسة اولا فھوطاھر مالم یستیقن وکذا مایتخذہ اھل الشرک اوالجھلة من المسلمین کا لسمن والخبز والاطعمة والثیاب الخ ،شامی زکریا، ج ۱/ ص ۲۸۳/ کتاب الطھارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، تاتارخانیہ کراچی ص ۱۴۶، ج ۱ کتاب الطھارة، نوع فی مسائل الشک، الاشباہ والنظائر ص ۱۰۳ القاعدة الثالثة، مطبوعہ مکتبہ دار العلوم دیوبند.

بریڈ روٹی استعمال کرنا

سوال:۔ میں تقریباً چار سال سے اس ملک میں رہ رہا ہوں بعض آدمی کہتے ہیں کہ بریڈ روٹی کا استعمال درست نہیں ہے، کیونکہ خنزیر کی چربی وغیرہ پڑتی ہے، اور غیر مذہب کے لوگ بتاتے ہیں تو یہ مسلمان کہتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب تک اس میں ناپاک اور حرام چیز ملانے کی تحقیق نہ ہو اس کا استعمال درست ہے[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] من شک فی انائه اوثوبه أوبدنه أصابته نجاسة اولا فهو طاهر مالم يستيقن الیٰ ماقال وكذا مايتخذ ه اهل الشرک اوالجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والا طعمة والثياب الخ شامی زکریا، ج ۱/ص ۲۸۳/ کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، فتاوی التاتارخانية ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب الطهارة، نوع آخر فی مسائل الشک، مطبوعه ادارة القرآن کراچی، الاشباه والنظائر ص ۱۰۳ القاعدة الثالثة، مطبوعه مکتبه دار العلوم دیوبند.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوم:-ضیافت کا بیان

دعوت کھانے اور دعوت کرنے کا ثبوت

سوال:۔ میں نے اپنے ایک دوست کو اپنے مکان پر کھانا کھانے کی دعوت دی، مگر وہ مغرور دعوت میں نہیں آیا، اور اپنے گھر پر کھانا کھایا، یہ درست ہے یا نہیں؟ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ گھر میں کھانا حرام ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سب لوگ اپنے گھر پر کھانا کھاتے ہیں، اور جب موقع ہو دعوت بھی کرتے ہیں، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اپنے گھر پر کھانا کھایا اور دوسروں کو بھی کھلایا[1] اور دوسروں نے بھی آپ کی دعوت کی اور آپ تشریف لے گئے، اور اس کے گھر پر کھانا کھایا ہے[2]، جو شخص

---

[1] عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اولم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین بنی زینب بنت جحش فاشبع الناس خبزاً ولحماً. رواہ البخاری (مشکوٰۃ شریف ۲۷۸/باب الولیمۃ)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے موقعہ پر ولیمہ کیا پس لوگوں کی گوشت وروٹی سے شکم سیر دعوت کی۔ (بخاری)

[2] فی حدیث ابی مسعود الانصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال اصنع لی طعاماً یکفی خمسۃ لعلی ادعو النبی صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فصنع لہ طعاماً ثم اتاہ فدعاہ الحدیث متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف، ۲۷۸/ باب الولیمۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو مسعود الانصاریؓ نے فرمایا اتنا کھانا بناؤ جو پانچ مہمانوں کے لئے کافی ہوتا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں آپ پانچ میں سے پانچویں ہوں گے، پس انہوں نے آپ کے لئے کچھ کھانا بنایا، پھر آپ کے پاس آئے اور آپ کی دعوت کی (الحدیث)

خلوص سے دعوت کرے اور حلال کھانا کھلائے اسکی دعوت قبول کرنا سنت ہے[۱]، اگر کوئی عذر ہوتو معذرت کردی جائے، جو شخص ریا کاری اور فخر کے لئے کھلائے یا حرام کھانا کھلائے تو اس کی دعوت قبول نہ کی جائے[۲] بغیر شرعی کسی کو مغرور کہنا درست نہیں[۳]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۴/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۵/۸۸ھ

قبول دعوت کی تفصیل

سوال:۔ سودخور یا کسی فاسق معلن کے مکان میں ضیافت قبول کرنا چاہئے یا نہیں، آیت قرآن ''لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داؤد وعیسیٰ ابن مریم ذٰلک بما عصوا وکانوا یعتدون '' کی تفسیر میں موجود ہے ''قال رسول اللّٰہ ﷺ لما وقعوا

۱؎ واختلف فی اجابة الدعوة قال بعضهم واجبة لایسع ترکها وقالت العامة هی سنة والا فضل ان یجیب اذا کانت ولیمة والافهو مخیر والاجابة افضل لان فیها ادخال السرور فی قلب المومن (عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۳/ کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات. شامی زکریا ج۹/ص ۵۰۱، کتاب الحظر والاباحة، فی الاکل، البحر الرائق ج۸/ص۱۸۸، کتاب الکراهیة قبیل فصل فی اللبس، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

۲؎ عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم المتباریان لایجابان ولایوکل طعامهما قال الامام احمد یعنی المتعارضین بالضیافة فخراً ورياءً (مشکوٰة شریف، ص ۲۷۹/باب الولیمه) مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (فخر وریا میں) مقابلہ کرنے والوں کی دعوت قبول نہیں کی جائے گی، اور نہ ان کا کھانا کھایا جائیگا۔

۳؎ ان العاقل لایعیب نفسه فلاینبغی ان یعیب غیره، الجامع لاحکام القرآن، للقرطبی ج۸/ص ۲۹۶/. (مطبوعه دارالفکر بیروت) سورة الحجرات، تحت آیت ۱۱/.

بنواسرائیل فی المعاصی نهتهم علمائهم فلم ینتهوافجالسوا فی مجالسهم واٰکلواهم وشاربواهم فضرب اللّٰه قلوب بعض ببعضهم ولعنهم علیٰ لسان داود عیسیٰ ابن مریم وذٰلک بماعصوا وکانوا یعتدون ثم جلس رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وکان متکأ فقال لاوالذی نفسی بیده حتی تاطروهم علیٰ الحق اخرجه الترمذی واخرج ابوداؤد کلا واللّٰه لتامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر ثم لتاخذن علیٰ یدالظالم ولتأطرن علیٰ الحق اطراً او لیضربن اللّٰه قلوب بعضکم ببعض ثم یلعنکم کما لعنهم"

آیت کریمہ "فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین" کے تحت تفسیر احمدی، ص ۳۸۸ر میں ہے "وان القوم الظلمین یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلهم ممتنع"

آیت کریمہ " ولاترکنوا الیٰ الذین ظلموا" کے تحت تفسیر روح البیان، ج ۲ر ص ۱۳۶ر میں موجود ہے "ودخل فی الرکون الیٰ الظالم المداهنة والرضاء باقوالهم واعمالهم ومحبة مصاحبتهم ومعاشرتهم روی ان اللّٰه تعالیٰ اوحیٰ الیٰ یوشع ابن نون انی اهلک من قومک اربعین الفاً من خیارهم وستین الفامن شرارهم فقال مابال الخیار فقال انهم لم یغضبولغضبی فکانوا یواکلونهم ویشاربونهم وآیت کریمه "وعلیٰ الثلثة الذین خلفوا حتی اذاضاقت علیهم الارض بمارحبت وضاقت علیهم انفسهم وظنوا ان لاملجأ من اللّٰه الاالیه ثم تاب علیهم لیتوبوا۔

حضرت کعب ابن مالک ومرار ابن ربیع وہلال ابن امیہ کی شان میں وارد ہوا تھا، جو بلا عذر شرعی جہاد میں شریک نہ ہوئے تھے، اسلئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ترک سلام وکلام ومعاملات کا حکم صادر فرمایا تھا، صحیح بخاری میں اس کی تفسیر میں ہے "نهی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن کلامی وکلام صاحبی فاجتنب الناس کلامنا فلبثت کذالک حتی طال علی الامر ومامن شئی اهم الی من ان اموت فلایصلی علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اویموت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فاکون من الناس

بتلک المنزلة فلایکلمنی احدمنهم فلا یصلی احدعلی ''اور صحیح بخاری کتاب الجہاد میں ہے''ولا یکلمنی احدواتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فاسلم علیه وهوفی مجلسه بعدالصلوٰة فاقول فی نفسی هل حرک شفتیه برد السلام علی ام لا(الی) حتی تسورت جدار حائط ابی قتادةؓ وهوابن عمی واحب الناس الیّ فسلمت علیه فواللّٰه ما رد علی السلام حتی مضت اربعون لیلة من الخمسین اذا رسول،رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یاتینی فقال ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم یامرک ان تعتزل امراتک وارسل الیٰ صاحبی مثل ذٰلک فقلت لامرأتی الحقی باهلک فتکونی عندهم حتی یقضی اللّٰه فی هذا الامر الخ مشکوٰة شریف، ص ۲۷۹/'' پرھے۔''نهیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم عن اجابة طعام الفاسقین رواه البیهقی، مشہور حدیث میں جو دعائے قنوت ہے، اس میں ہم کو تعلیم دی گئی ہے''ونترک من یفجرک ''اور سودخور کا اشد فاسق ہونا آیت کریمہ''فان لم تفعلوا فأذنوابحرب من اللّٰه ورسوله '' سے مفہوم ہوتا ہے''مشکوٰة شریف، ص ۲۴۵/ لیاتین علیٰ الناس زمان لایبقی احد الااکل الربوٰ فان لم یاکل اصابه من بخاره وفی روایة من دخانه ''اس کی شرح مرقاۃ ج ۳/ص ۱۳۱/ میں مرقوم ہے''ای یصل علیه اثره بان یکون شاهد افی عقد الربوٰاو کاتباً اواٰکلاً من ضیافة اکله وهدیته ''اس حدیث میں سودخوار کی ضیافت قبول کرنے کو سودخوری قرار دی گئی ہے، اور سودخور کا مال مشتبہ ہوتا ہے، مشکوٰۃ شریف، ص ۲۴۱/ میں ہے''الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات فمن اتقی الشبهات استبرألدینه وعرضه ومن وقع فیها وقع فی الحرام ''ان نصوص صریحہ سے سودخوار یا فاسق معلن کی ضیافت قبول کرنا ممنوع وناجائز ہونا ثابت ہوتا ہے ، یا نہیں ؟ عالمگیری مطبوعہ مصر ، ج ۵/ص ۳۷۹/ میں ہے''ولایجب دعوة الفاسق المعلن لیعلم انک غیر راض بفسقه وکذا دعوة من کان غالب ماله من حرام مالم یخبرانه حلال وبالعکس یجیب مالم

يتبين عنه انه حرام كذافي التمرتاشي ''الاشباہ والنظائر کے حاشیہ میں ہے''في التمر تاشي رجل لهٗ مال حرام اختلطه مال من الرباء والرشاء اوالغلول اوالسحت اومن مال الغصب اوالسرقة اوالخيانة اومن مال اليتيم فصار ماله كله شبهة ليس لاحدان يشاركه (الى) اويقبل هديته اوياكل في بيته ''ان روایات سے فاسق معلن اورسودخوار کی ضیافت کا قبول کرنا ناجائز ثابت ہوتا ہے، اس کے برخلاف عالمگیری کی دوسری روایت اور الاشباہ والنظائر کی روایت سے فاسق معلن اورسودخوار کی ضیافت کا قبول کرنا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے، عالمگیری کے اسی صفحہ میں ہے''وفي الروضة يجيب دعوة الفاسق والورع ان لايجيبه كذافي الوجيز للكردري اٰكل الربوٰ وكاسب الحرام لواهدیٰ اليه اواضافه وغالب ماله حرام لايقبل ولاياكل مالم يخبر ان ذٰلک المال اصله حلال ورثه اواستقرضه وان كان غالب مالهٗ حلالاً لابأس بقبول هديته والا كل منهاكذافي الملتقط الاشباه والنظائر، ص ۱۳۵ / میں ہے''اذاكان غالب مال المهدى حلالا فلابأس بقبول هديته اواكل ماله مالم يتبين انه حرام وان كان غالب ماله الحرام لايقبلها ولاياكل الا اذا قال انه حلال ورثه اواستقرضه''

اب جواب طلب یہ امر ہے کہ جو روایات فقہیہ سودخوار وفاسق معلن کی ضیافت قبول کرنے کے جائز ہونے پر دال ہیں، نصوص قرآن وحدیث کے مخالف ہیں، وہ روایات مقبول وقابل عمل ہوں گی یا نہیں؟

دوم:۔الاشباہ والنظائر میں ہے''اذا تعارض دليلان احدهما يقتضى التحريم والاٰخر الاباحة قدم التحريم ''اس وجہ سے روایت عدم جواز مقدم ہوگی یا نہیں؟

سوم:۔اگر روایات جواز کے یہ معنی لئے جائیں، کہ سودخوار سودخواری ترک کرنے کے بعد اور کاسب حرام کسب حرام ترک کرنے کے بعد ضیافت کرے تب یہ حکم ہوگا، تو اس صورت میں دونوں روایتوں کے درمیان کوئی تنازع باقی نہیں رہے گا، اگر یہ معنی نہ ہوں تو اس کا یہ قول

میرا غالب مال حلال ہے، یا مال موروثہ یا مقروضہ کس طرح قابل قبول ہوگا، درمختار میں ہے (لایقبل شهادة من) یاکل الربوٰ، حاصل کلام اس روایت کے صحیح ہونے کی تقدیر پر اس پر عمل کیسے ہوسکتا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

عن عبد اللّٰه بن عمرؓ ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال ومن دعی فلم یجب فقد عصی الله ورسوله رواه ابوداؤد عنه اذادعی احدکم الیٰ الولیمة فلیأتها ابوداؤد وعنه اذا دعی احدکم اخاه فلیجب عرسا کان اونحوه ابوداؤد[1]، قال الشیخ عبدالحق المحدث دهلوی قدس اللّٰه سرهٗ اجابة الولیمة مستحبة وقیل واجبة وقیل فرض کفایة لانها اکرام موالاة اشبه برد السلام وهذا اذا عین الداعی المدعوبالدعوة فاذا لم یعینه لم یجب الاجابة بل لایستحب لان الاجابة معلل بمافیها من کسر قلب الداعی واذا عمم فلاکسر ویسقط الاجابة باعذار نحو کون الشبهة فی الطعام اوحضور الاغنیاء فقط اومن لایلیق مجالسته اویدعولجاهه اولتعاونه علیٰ باطل اوکون المنکر هناک مثل الغناء وفرش الحریر هامش مشکوٰة[2]، عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم المتباریان لایجابان ولایوکل طعامهما قال الامام احمد یعنی المتعارضین بالضیافة فخراوریاءً عن عمران بن حصینؓ قال نهیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن اجابة طعام الفاسقین عن ابی هریرةؓ قال قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اذا دخل احدکم علیٰ اخیه المسلم فلیأکل من طعامه ولایسأل ویشرب من شرابه ولایسأل روی الاحادیث الثلاثة البیهقی فی شعب الایمان وقال

---

[1] مشکوٰة شریف ص۲۷۸/باب الولیمة، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، ابوداؤد ج۲/ص۵۲۵، کتاب الأطعمة باب ماجاء فی إجابة الدعوة، مطبوعه سعد دیوبند.

[2] لمعات علی هامش مشکوٰة ص۲۷۸، رقم الهامش ۲، مطبوعه یاسرندیم دیوبند.

هذا ان صح فلان الظاهر المسلم لايطعمه ولايسقيه الاماهو حلال عنده مشكوٰة[1] قوله ولايسأل بحيث يفضى الىٰ سوء الظن وايذئه ويستكشف حقيقة الحال من غير سوال وايذاء وذٰلک اذالم يعلم فسقه وظلمه وتجاوزه عن الحدوبالجملة اذاعلم بيقين اوغلبة الظن انه محتاط فى امر طعامه فذٰلک وان تساويا فالاحتياط فى الترک وان کان له وجوه متعددة فى الرزق بعضها طيب وبعضها خبيث واحسن الظن باحتمال انه ياکل من الوجوه الطيبة فله وجه الجواز وان تعين انه لايحتاط اوتعين انه ياكل الحرام وليس له الا مدخل سوء فكلا / لمعات[2] على هامش مشكوٰة شريف، ص ۹۷۳۔[3]

---

[1] مشكوٰة شريف ص ۲۷۹، باب الوليمة مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[2] لمعات علىٰ هامش مشكوٰة ص ۲۷۹، رقم الهامش ۳، باب الوليمة، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[3] **ترجمہ عربی عبارت کا**:۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو دعوت دی گئی، اوراس نے قبول نہ کیا تو اس نے اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ۔ (ابوداؤد) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے آ جانا چاہئے ،(ابوداؤد شریف) تیسری روایت بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں کوئی دعوت دے تو اسے قبول کر لینا چاہئے چاہے وہ دعوت ولیمہ ہو یا اسی جیسی کوئی دوسری دعوت (ابوداؤد شریف)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں، ولیمہ کی دعوت قبول کرنا مستحب ہے، واجب بھی کہا گیا ہے، اورفرض کفایہ کا بھی قول ہے، اس لئے کہ دعوت کا قبول کرنا اکرام متعلقین ہے، جوسلام کا جواب دینے کے مشابہ ہے اور یہ اس وقت ہے جبکہ دعوت دینے والے نے مدعو کو متعین کر کے دعوت دی ہو، لیکن اگر تعین نہ کی ہو تو قبول کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب بھی نہیں، چونکہ اجابت تو اس لئے ہے کہ داعی کا دل نہ ٹوٹے اور جب دعوت میں عمومیت رہی تو دعوت قبول نہ کرنے میں دل شکنی بھی نہیں، اوراجابت (دعوت قبول کرنا) بوقت اعذار ساقط ہو جاتی ہے، مثلاً یہ عذر کہ کھانا مشتبہ ہے، یاصرف مالداروں کی حاضری ہے یا ایسے شخص کی دعوت ہے کہ اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا مناسب نہیں ہے، یا دعوت اپنی وجاہت (بڑے پن) کی وجہ سے کر رہا ہو، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

یہ تین نوع کی روایتیں ہیں بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت کا رد کرنا معصیت ہے بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ سوال کرنا کہ یہ مال حرام ہے یا حرام درست نہیں، بعض میں دعوت کے قبول کرنے کو منع کیا گیا ہے، تطبیق کے لئے ہر ایک کا محمل الگ الگ قرار دیا جائیگا۔

نوع اول کا محمل یہ ہے کہ اگر کوئی مخلص حلال مال سے دعوت کرے اور وہ منکرات سے خالی ہو اور رد کرنے میں دل شکنی ہوتی ہو اور قبول کرنے میں کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کا رد کرنا برا ہے، بلکہ خوشی سے اس کو قبول کرنا چاہئے، اگر ان امور میں سے کوئی امر مفقود ہو تو حکم بدل جائے گا، جیسا کہ شیخ عبدالحق کی عبارت اس پر شاہد ہے۔

(بقیہ حاشیہ گذشتہ) یا کسی باطل پر تعاون حاصل کرنے کی غرض سے کی گئی ہے، یا دعوت مجلس میں منکر (خلاف شرع) مثل گانے اور ریشمی فرشوں کا ہونا ہے، ان تمام صورتوں میں وہ معذور ہے، اور بر بنا عذر قبولیت سے انکار کرسکتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا دو باہم مقابلہ کرنے والوں کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ ان کا کھانا کھایا جائے، حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے ''المتباریان'' کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ وہ شخص جو فخر وریاء کے ساتھ میزبانی میں مقابلہ کرنے والے ہوں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم میں سے جب کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے تو اس سے کچھ سوال کئے بغیر (کہ یہ حلال ہے یا حرام) اس کے کھانے پینے کی چیزیں کھائے پیئے، ان تینوں روایتوں کو بیہقی نے شعب الایمان، میں روایت کیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ اگر صحیح ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بظاہر مسلمان اپنے بھائی کو وہی چیز کھلاتا پلاتا ہے، جو اس کے نزدیک جائز ہوتی ہے (مشکوٰۃ شریف)

اور حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ''لا یسئل''، یعنی اس طرح پوچھ گچھ نہ کرے جس سے بدظنی ہو یا اس کو تکلیف ہو بغیر پوچھے اور بغیر تکلیف دیئے حقیقت حال معلوم کرسکتا ہے، یہ اس وقت ہے جبکہ اس کا فسق اور ظلم حد سے تجاوز کرنا معلوم نہ ہو۔

خلاصہ:۔ یہ ہے کہ جب یقین یا غلبہ ظن سے معلوم ہو کہ یہ کھلانے میں احتیاط نہ برتنے والا ہے، اس وقت یہ حکم ہے، اور اگر دونوں گمان برابر ہوں تو احتیاط نہ کھانے میں ہے۔

اور اگر اس کمائی کے ذرائع مختلف ہیں بعض جائز، بعض ناجائز اور حسن ظن یہ ہے کہ وہ جائز ذریعہ سے حاصل کئے ہوئے سے کھاتا ہے، تو پھر کھانا جائز ہے، اور اگر یقین ہے کہ وہ احتیاط نہیں کرتا، یا یہ کہ حرام کھاتا ہے، یا اس کے پاس صرف حرام ذریعہ ہے تو پھر ہرگز نہیں کھانا چاہئے۔

نوع ثانی کا محمل یہ ہے کہ اگر کسی کے متعلق یقین یا غلبۂ ظن ہو کہ یہ امور معاش میں محتاط ہے تو پھر خواہ مخواہ محض احتمالِ عقلی کی بناء پر کج وکاؤ کرنا درست نہیں، کیونکہ یہ بدظنی ہے جو کہ مسلم کی دل آزای کا سبب ہے،'' قال اللّٰہ تعالیٰ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا اکَثِیْرًا مِنَ الظَّنِ اَن بَعْضَ الظَّن اثم وَلَاتَجَسَّسُوْا''[1]۔

نوع ثالث کا محمل یہ ہے کہ جس کے متعلق یقین یا قرائن سے ظن غالب ہو کہ اس کا تمام یا اکثر مال حرام ہے، اس سے دعوت کرتا ہے، یا وہ مجلس دعوت منکرات پر مشتمل ہے، یا اس کی نیت فاسد اور غیر مشروع ہے تو اس کا قبول کرنا جائز نہیں، قبول کرنے سے گناہ ہوگا، کہیں کم کہیں زیادہ یعنی کہیں کراہت تنزیہی، کہیں تحریمی، کہیں بالکل حرام علیٰ حسب اختلاف الداعی والمدعووالدعوۃ، اس تفصیل کے بعد عبارات فقہ، تفسیر، حدیث میں کوئی تعارض نہیں رہتا، تفسیر کے سوال میں جس قدر حوالے دیئے ہیں، وہ بھی اس جواب کے مخالف نہیں، کیونکہ قعود مع الفساق کی جس جگہ ممانعت آئی ہے، وہ اس صورت میں ہے کہ فسق غالب ہے ورنہ بڑی دقت پیش آئے گی، کیونکہ مرقاۃ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سود سے بچا ہوا نہیں[2]، اسی طرح الزواجر ابن حجر کی اور رسالہ معاصی مصنفہ ابن نجیمؒ کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص عادۃً ملنا دشوار ہے، جو اس قسم کے امور سے قطعاً محفوظ ہو اور واقعہ بھی یہی ہے کہ معصومیت تو نبی کی صفت ہے[3] ہر شخص سے عمر میں کوئی نہ کوئی ایسا امر ضرور صادر ہوتا ہے، جو عصمت کے خلاف ہو

---

[1] سورہ حجرات، آیت ۱۲/ **ترجمہ**:۔ اے ایمان والوں بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور سراغ مت لگایا کرو۔ (بیان القرآن)

[2] فإن لم یاکله أصابه من بخاره، ای یصل الیه أثره بأن یکون شاھداً فی عقد الربا او کاتباً او آکلاً من ضیافة آکله أو ھدیته الخ مرقات ج۳/ص ۱۱۳، باب الربا، الفصل الثانی، مطبوعه اصح المطابع بمبئی.

[3] العصمة ثابتة للانبیاء قبل النبوة وبعدھا علی الاصح (شرح فقه اکبر، ص ۲۹/ مطبوعه مجتبائی دھلی)

پھر اس قدر عموم کیسے باقی رہ سکتا ہے، لامحالہ کہا جائے گا کہ غلبہ کا اعتبار ہے، دوسرے ایسے تعلق یا قعود کی زیادہ مخالفت ہے، جس سے رضا بالفسق ظاہر ہو جیسا کہ تفسیر روح البیان کی عبارت مذکورہ فی السوال سے معلوم ہوتا ہے ''**والرضاء باقوالهم وافعالهم**''[1]

آیت ''**وعلى الثلثة الذين خلفواالخ**'' اس تفسیر کے نقل کرنے سے معلوم نہ ہوسکا کہ ان صحابہؓ کی تفسیق مقصود ہے (**نعوذ باللّٰہ**) یا اور کچھ کیونکہ ان کا سودخور کا سب حرام ہونا تو کسی روایت سے ثابت نہیں[2] دعائے قنوت میں ''ونترک من یفجرک'' سے یہ مراد ہے کہ جس شخص پر فسق غالب ہو اس سے ہم کو قلبی تعلق نہیں، فاسق کا اطلاق جیسے عاصی پر ہوتا ہے، اسی طرح منافق پر بھی ہوتا ہے، ''مثل'' **الفاجر يقرأ القرآن اى المنافق لانه قسيم للمومن فعطف المنافق على الفاجر تفسيرٌ (مجمع البحار ، ج۴/ص ۱۰۶/)**[3]

مشکوٰۃ شریف[4] کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ مشتبہ مال سے بھی احتیاطاً بچنا چاہئے ورنہ انجام یہ ہوگا کہ حرام تک نوبت پہنچ جائے گی، جیسا کہ حدیث کے آئندہ ٹکڑے سے معلوم ہوتا ہے، جس کو زائد از ضرورت سمجھ کر یا کسی اور مصلحت سے نقل نہیں کیا گیا، پوری حدیث ملاحظہ فرمایئے تو مطلب واضح ہو جائے گا۔

---

[1] **تفسیر روح البیان ، ج۴/ص ۱۹۶/ سورہ هود.**

[2] **تنبیہ**:۔ مذکورہ روایت سے مقصود سائل یہ ہے کہ تفسیر وحدیث اس پر دلیل ہے کہ جس سے معصیت ظاہر ہو اس سے ترک تعلق کرنا ضروری ہے، جیسا کہ محدثین وشارحین نے اس سے یہ بات کتب حدیث وشروح حدیث میں ثابت کی ہے، (**نهى رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم عن كلامنا ايها الثلاثة)هو دليل على وجوب هجر ان من ظهرت معصيته فلايسلم عليه الا ان يقلع وتظهر توبته(المفهم، شرح المسلم ج۷/ص۹۸/باب يهجر من ظهرت معصيةٔ كتاب الرقاق ،عمدةالقارى ، ج۲۴/ص۲۸۳/ كتاب الاحكام فتح البارى ، ج۱۵/ص ۱۳۲/ بخارى ، ج۲/ص ۱۰۷۳/ باب هل للامام ان يمنع المجرمين واهل المعصية من الكلام معه والزيارة ونحوه مسلم ، ج۲/ص ۳۶۰/ كتاب التوبة۔**

[3] **مجمع البحار ، ج۴/ص ۱۰۳/باب الفاء مع الجيم. مطبوعه عثمانيه حيدر آباد.**

[4] **مشكوٰة شريف ج ۱/ص ۲۴۱ ، كتاب البيوع باب الكسب وطلب الحلال، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.**

E:\F.M.Fainal\Jild-27\05-Ziyafat Ka Byan

عالمگیری کی بھی عبارت کا مطلب صاف ہے، وہ یہ کہ فاسق کی دعوت قبول کرنے سے اگر وہ رضا بالفسق ظاہر ہو تو اس کو قبول کرنا درست نہیں، کما مر فی تفسیر روح البیان، اور حرام مال سے بھی دعوت قبول کرنا جائز نہیں، کما مر فی تفسیر روح البیان، اور حرام مال سے بھی دعوت قبول کرنا جائز نہیں، کما تقدم مفصلاً، حاشیہ اشباہ کی عبارت غلط نقل کی گئی لفظ حلال کی جگہ حرام نقل ہو گیا، صحیح یہ ہے ''وفی التمر تاشی لرجل مال حلال اختلطه مال من الربو''[1] اگر بغور عبارت کو ملاحظہ فرمالیتے تو خلجان پیدا نہ ہوتا، بلکہ معلوم ہو جاتا کہ یہ حکم وجوبی نہیں، بلکہ احتیاطی ہے کیونکہ اسی عبارت میں مذکور ہے ''فصار کله شبهة'' اور متعین ہے کہ حرام سے بچنا واجب ہے اور مال مشتبہ سے بچنا احتیاط اور ورع ہے واجب نہیں جیسا کہ عالمگیری[2] کی دوسری روایت میں روضہ سے منقول ہے، اور اشباہ شروع کتاب الحظر والاباحۃ میں ہے ''ولیس زماننا زمان اجتناب الشبهات کمافی الخانیة والتجنیس[3]'' پھر اس کے حکم کو وجوبی کیسے کہا جاسکتا ہے، عالمگیری کی ملتقط والی عبارت میں کسی کا کوئی خدشہ نہیں، اشباہ کا یہ قاعدہ ''اذاتعارض دلیلان الخ'' اس حدیث سے ماخوذ ہے، جس کو اس صفحہ کے شروع میں ذکر کیا ہے، اور اس پر کلام بھی کیا ہے، اور اس پر چند فروع ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے ''وخرجت من هذه القاعدة عدة مسائل[4]'' یعنی اس قاعدہ سے چندہ مسائل مستثنیٰ ہیں، آٹھواں مسئلہ وہ

---

[1] حاشیة الاشباه، ص۵۷/دار الاشاعة دهلی، القاعدة الثانية من الفن الاول، پوری عبارت سوال میں مذکور ہے۔

[2] عالمگیری کوئٹہ ج۵/ص۳۴۳، کتاب الکراهية الباب الثانی عشر فی الهدايا والضيافات.

[3] الاشباه والنظائر، ص ۱۵۹/ کتاب الحظر والاباحة الفن الثانی.

[4] اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام وبمعناها مااجتمع محرم ومبيح الا غلب المحرم والعبارة الاولى لفظ حديث اورده جماعة ما اجتمع الحلال والحرام الا غلب الحرام الحلال قال العراقی لااصل لهٗ وضعفه البيهقی واخرجه عبدالرزاق موقوفا علی ابن مسعود رضی الله عنه وذكره الزيلعی شارح الكنز فی كتاب الصيد مرفوعاً فمن فروعها اذا تعارض دليلان احدهما يقتضی التحريم والاخر الاباحة قدم التحريم...... الخ (الاشباه والنظائر، ص۵۵/ القاعدة الثانية.

ہے،جس کو آپ اس کے معارض سمجھ رہے ہیں ''الشامنة اذا کان غالب مال المهدی حلالا فلابأس بقبول هدیته الخ[۱]'' حالانکہ یہ مسئلہ اس قاعدہ کے معارض نہیں بلکہ مستثنیٰ ہے،غرض کہ جس قدر شبہات تعارض وغیرہ کے پیدا ہوئے وہ سب قلت تدبر سے پیدا ہوئے،اگر عبارات مذکورہ فی السوال کو بنظر غائر دیکھا جاتا تو شبہات پیدا ہی نہ ہوتے،رہا یہ سوال کہ سودخوار کا قول حلت وحرمت کے بارے میں کیسے قبول کیا جائے،جب کہ وہ فاسق ہے تو ایک احتمال جواب میں وہ بھی ہے جو آپ نے ذکر کیا،دوسری صورت خود ہدایہ سے نکلتی ہے۔

وشرط فی الاصل ان یکون اٰکل الربوٰ مشهوراً به لان الانسان قلما ینجو عن مباشرة العقود الفاسدة وکل ذٰلک ربوٰ اھ والتفصیل فی فتح القدیر[۲]، ج ۲/ص ۳۸/ ویؤیده ایضاً مافی المرقاة[۳]، ج۳/ص ۱۳۱/'' ۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ دراصل محض قول فاسق کی وجہ سے یہ حکم نہیں بدلتا بلکہ اپنا بھی اس مال کے متعلق ظن حلت کا ہو جائے،تب یہ حکم ہے اور اگر اپنا ظن حلت کا نہیں ہوا بلکہ حرمت ہی کا ہے،تب قول فاسق معتبر نہیں،''وانما اعتبر خبر الفاسق فی حل الطعام وحرمته وطهارة الماء ونجاسته اذا تأید باکبر الرأی لان ذٰلک امر خاص لایستقیم تلقیه جهة من العدول فوجب التحری فی خبره للضرورة وکونه اهلا للشهادة وانتفاء التهمه عنه

۱؎ الاشباه والنظائر، ص ۵۷/ القاعدة الثانیة، طبع دار الاشاعة دهلی.

۲؎ هدایه، ج۳/ص ۱۶۲/ کتاب **الشهادة**، مطبوعه تهانوی دیوبند، فتح القدیر، ج۷/ص ۴۱۳/ (مطبوعه دار الفکر بیروت) باب من تقبل شهادته ومن لاتقبل.

۳؎ ولایبقی احدمنهم لهٗ وصف الا وصف کونه اٰکل الربوا فهو کنایة عن انتشاره فی الناس بحیث انه یاکله کل احد ......یصل الیه اثرهٗ بان یکون شاهداً فی عقد الربا او کاتبا او اٰکلا من ضیافة اٰمله اوهدیته والمعنی انه لوفرض ان احداً سلم من حقیقته لم یسلم من اٰثاره وان قلت جداً (مرقاة المفاتیح، ج۳/ص ۳۱۱/ باب الربوٰ، الفصل الثانی، مطبوعه اصح المطابع ممبئی.

مالم یلزمه غیره مسلما ،ص ۲۷؍ر[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

حررہ العبد محمود حسن گنگوہی عفا اللہ عنہ معین المفتی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ۲۴؍۱؍۵۳ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہ ۴؍صفر ۵۳ھ

صحیح سعید احمد مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

دعوت کے لئے پیسے کی شرط

سوال:۔بعض جگہ ایسا رواج ہے کہ مولویوں اور طلبہ کو دعوت کھلانے کے بعد پیسہ دیا جاتا ہے، کیا پیسہ لینا دعوت کھا کر شرعاً جائز ہے، نیز پیسہ نہ دینے پر دعوت قبول نہ کرنا ان لوگوں کے متعلق شریعت میں کسی قسم کی مذمت آئی ہے یا نہیں، بصورت عدم جواز آخذ کے لئے یہ پیسہ اپنے کام میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کس قسم کا اور اگر نا جائز ہے تو کس درجہ کا اور دینے کا کیا حکم ہے ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں، ہر مسئلہ مندرجہ بالا کو مع دلائل عقلیہ نقلیہ وحوالہ کتب کے تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر ایصال ثواب جس طرح کھانا کھلا کر کرتے ہیں اسی طرح پیسے دیکر بھی کرتے ہیں، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مستحق کو جس طرح کھانا درست ہے[2]، اسی طرح سے پیسے لینا بھی

---

[1] هکذا فی البحر الرائق ج۸؍ص۱۸۷ ، کتاب الکراهية فصل فی الأکل والشرب، مطبوعه کوئٹه، فتح القدير ج۱۰؍ص۱۰ ، کتاب الکراهية فصل فی الأکل الخ دار الفکر بيروت، درمختار مع الشامی زکريا ج۹؍ص۴۹۹، کتاب الحظر والإباحة فصل فی الأکل.

[2] ان دعاء الاحياء للاموات وصدقتهم عنهم نفع لهم فی علو الحالات الیٰ قوله قال القو نوی والاصل فی ذلک عند اهل السنة ان للإنسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة او صوما او حجا او صدقة او غيرها الخ شرح فقه اکبر ص۱۵۸ ، دعاء الاحياء للاموات الخ مطبوعه رحيمه ديوبند.

درست ہے، اور اگر وہ کھانا اس شرط پر کھاتا ہے کہ اگر پیسے بھی مجھے ہی دو تو میں کھانا کھاتا ہوں ورنہ میں نہیں کھاتا، تو اس میں کوئی جبر اور تلازم نہیں دینے والے کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے کھانا کھلائے، جس کو چاہے پیسے دے اور اس کو بھی اختیار ہے دل چاہے کھانا کھائے نہ دل چاہے نہ کھائے یہ سب تفصیل اس وقت ہے کہ وہ کھانا جائز طریقہ پر کھلائے اگر ناجائز طریقہ پر کھلائے تو نہ کھلانا جائز ہے نہ کھانا جائز ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/ذی الحجہ ۵۸ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ ہذا، صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۱۲/۱۸/ ۵۸ھ

باتصویر کمرہ میں دعوت علماء

سوال:۔ اگر کسی کے یہاں تصویر ٹنگی ہیں، اس کے یہاں کیا علماء کا جانا اس کمرہ میں بیٹھ کر ناشتہ اور کھانا کھانا اور منع نہ کرنا گناہ نہ ہوگا، اگر تصویریں الٹ دی جائیں تو کیا قباحت دور ہو جائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

علماء کے ذمہ اپنی حیثیت کے مطابق نہی عن المنکر لازم ہے اس کا ترک کرنا گناہ ہے تصویریں الٹنے سے قباحت دور نہ ہوگی، البتہ کچھ مستور ہو جائے گی[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

[1] ویکرہ اتخاذ الضیافة من الطعام من اهل المیت لانه شرع فی السرور لافی الشرور وهی بدعة مستقبحة الی ماقال والحاصل ان اتخاذ الطعام عن قراء ة القران لأجل الأكل مكروه الخ شامی کراچی ج۲/ص۲۴۰، باب صلوٰة الجنازة مطلب فی کراهة الضیافة من اهل المیت.

[2] ان كان هذاالرجل بحال لوامتنع عن الا جابة منعهم عن فسقهم لاتباح له الا جابة بل يجب عليه ان لايجيب لانه نهى عن المنكر وان لم يكن الرجل بحال لولم يجب لايمنعهم عن الفسق لابأس بان يجيب ويطعم وينكر معصيتهم وفسقهم (عالمگیری، ج۵/ص۳۴۳/ كتاب الكراهية. الباب الثانی عشرفی الهدایاوالضیافات. درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص۵۰۱، كتاب الحظر والإباحة فصل فی الأكل، بحر كوئٹه ج۸/ص۱۸۸، كتاب الكراهية فصل فی الأكل.

جس تقریب میں باجا ہو اس میں شرکت و دعوت

سوال:۔ اگر کسی شادی یا تقریب میں انگریزی باجہ یا کھیل تماشہ ہو تو وہاں کی دعوت قبول کرنا یا خود وہ طعام جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی شادی میں شرکت نہیں کرنا چاہیئے، دعوت بھی قبول نہ کی جائے، مگر اس طعام کو حرام نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کا مدار اصل مال کی حرمت پر ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

فسق کی مجلس میں شرکت

سوال:۔ زید تمام جگہ فسق وفجور سے پرہیز کرتا ہے، اور جہاں گانا وغیرہ ہوتا ہے اس دعوت میں شرکت وغیرہ بھی نہیں کرتا تو اگر کہیں کھانا کھاتے وقت وہ فسق وفجور نہ ہو اور دعوت والے یہ کہتے ہیں کہ ہم بعد میں گانا بجانا کریں گے یا کوئی نہ کہے بلکہ مکمل یقین ہو جائے، تو کیا ایسے شخص کو وہاں دعوت کھانا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

زید اگر مقتدیٰ ہے تو اسکو ایسی دعوت سے احتراز چاہیئے اگر عامی ہے تو گنجائش ہے، لیکن

---

[1] من دعى الى وليمة فوجد ثمه لعبا اوغناءً فلابأس ان يقعد ويأكل فان قدر على المنع يمنعهم وان لم يقدر يصبر وهذا اذالم يكن مقتدى به واما اذاكان ولم يقدر على منعهم فانه يخرج ولايقعد ولوكان ذٰلک على المائدة لاينبغى ان يقعد وان لم يكن مقتدى به وهذا كله بعد الحضور واما اذاعلم قبل الحضور فلا يحضر لانه لايلزمه حق الدعوة بخلاف ماذا هجم عليه لانه قدلزمه (عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۳/کتاب الكراهية. الباب الثانى عشرفى الهدايا والضيافات) درمختار مع الشامى زكريا ج۹/ص ۵۰۱، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى الأكل، بحر كوئٹه ج۸/ص ۱۸۸، كتاب الكراهية فصل فى الأكل والشرب.

اگر یہ خیال ہو کہ اس کی شرکت کے لئے وہ لوگ فسق وفجور ترک کر دیں گے تو زید کو حد درجہ اس کا اہتمام چاہئے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کافر کی دعوت

سوال:۔ مسلمان کو مسلمان کی دعوت قبول کرنے کا کیا حکم ہے؟ یعنی وجوب کا درجہ رکھتا ہے، یا سنت مؤکدہ کا یا سنت غیر مؤکدہ کا یا استحباب کا؟ اور دعوت کا رد کرنا بلا عذر گناہ ہے یا نہیں؟ اور عذر میں کوئی تفصیل ہے یا نہیں، یعنی عذر قوی، عذر ضعیف اور برائے مہربانی اس سے مطلع فرماویں کہ مسلمان کو کسی کافر کی دعوت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور کافر کی دعوت قبول کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلياً!

شرعی دعوت کا قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے، بلا عذر اس کا رد کرنا ترک سنت ہے،[۲] اور قوت وضعف عذر پر ہی حیثیت مترتب ہے،[۳] میلانِ قلبی کے ماتحت دعوتِ کافر اور اس کا قبول ممنوع

[۱] وان علم المقتدى به بذٰلك قبل الدخول وهو محترم يعلم انه لو دخل يتركون ذٰلك فعليه ان يدخل وان والا يدخل (عالمگیری، ج۵/ص۳۴۳/ الباب الثانی عشر فی الهدايا والضيافات، من كتاب الكراهية، نيز مجمع الانهر ج۴/ص۲۱۷، كتاب الكراهية فصل فى المتفرقات، زيلعى ج۶/ص۱۳، كتاب الكراهية فصل فى الأكل، مطبوعه امداديه ملتان.

[۲] واختلف فى اجابة الدعوة قال بعضهم واجبة لايسع تركها وقالت العامة هى سنة والا فضل ان يجيب اذاكانت وليمة والا فهو مخير والا جابة افضل لان فيها ادخال السرورفى قلب المؤمن فتاوىٰ عالمگيرى، ج۵/ص ۳۴۳/. كتاب الكراهية الباب الثانى عشر فى الهدايا والضيافات. زيلعى ج۶/ص۱۳، كتاب الكراهية، فصل فى الأكل، مطبوعه امداديه ملتان، شامى زكريا ج۹/ص ۵۰۱، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى الأكل.

[۳] ويسقط الإجابة بأعذار نحو كون الشبهة فى الطعام او حضور الأغنياء فقط او من لايليق مجالسته او يدعو لجاهه او لتعاونه على باطل او كون المنكر هناك الخ لمعات علىٰ هامش مشكوٰة ص۲۸۷/ رقم الهامش ۶، باب الوليمة، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

ہے، مصالح شرعیہ کے پیش نظر حسب المصالح مشروع ہے۔[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یکم صفر ۵۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ، صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳/صفر ۱۳۵۹ھ

ہندوؤں کی دعوت کا حکم

سوال:۔ ہندوؤں کے یہاں جب کوئی مرجاتا ہے، تو اس کے ۱۲/دن کے بعد بھوج یعنی دعوت ہوتی ہے، جس میں ہر قسم کے کھانے تیار ہوتے ہیں، اور تمام وہ لوگ جن کو دعوت دیجاتی ہے شریک ہوکر کھانا کھاتے ہیں، سوال یہ ہے کہ کیا ہندوؤں کے یہاں (سرادھ) یعنی مردہ بھوج مسلمانوں کو کھانا کیسا ہے؟ اس دعوت میں شریک ہوکر کھانا کھایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کی بالکل اجازت نہیں اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۹/۹۱ھ

---

[۱] وفی التفاریق لابأس بان یضیف کافرا لقرابة اولحاجة کذافی التمرتاشی ولابأس بالذهاب الیٰ ضیافة اهل الذمة .فتاویٰ عالمگیری ،ج۵/ص ۳۴۷، کتاب الکراهیة الباب الرابع عشر فی اهل الذمة الخ المحیط البرهانی ج۸/ص ۷۰، کتاب الکراهیة الفصل السادس عشر اهل الذمة، مطبوعه ڈابهیل، الملتقط ص۲۷۷، مطبوعه حقانیه کوئٹه.

[۲] من کثر سواد قوم فهو منهم ،الحدیث ،کنزالعمال ،ج۹/ص ۲۲/ رقم الحدیث ، ۲۴۷۳۵، مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت، نصب الرایة ج۴/ص ۳۴۶، کتاب الجنایات الحدیث التاسع، مجلس علمی گجرات، اتحاف السادة ج۶/ص ۱۲۸ ، کتاب الحلال والحرام، الباب السادس دارالفکر بیروت.

غیر مسلم کی دعوت

سوال:۔ اگر ہنود شادی غمی کے کھانوں میں دعوت کریں تو انکے وہاں دعوت قبول کرنا اور کھانا جائز ہے یا نہیں؟

ایسے ہی مسلمانوں کو ہنود کی شادی غمی میں دعوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مکمل مدلل تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ معاملات کے قبیل سے ہے، جیسا کہ بیع، شراء لین دین درست ہے یہ دعوت کرنا اور کھانا بھی درست ہے، جبکہ کوئی حاجت داعی ہو (یعنی بلاضرورت ان لوگوں سے اختلاط وتعلقات مکروہ ہیں) اور وہ کھانا پاک ہو'' اما من حاجة داعية فينبغي الاحتراز عنه فتاویٰ هنديه، میں هے ''ولابأس بضيافة الذمی وان لم يكن بينهما الا معرفته كذافي الملتقط وفي التفاريق لابأس بان يضيف كافراً لقرابة اوحاجة كذافي التمرتاشي''[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶؍محرم الحرام ۶۸ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶؍محرم الحرام ۶۸ھ

دھوبی کے گھر کا کھانا

سوال:۔ دھوبی کے یہاں کھانا کیسا ہے؟

[1] فتاویٰ عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۷، كتاب الكراهية، الباب الرابع فی اهل الذمة الخ مطبوعه كوئٹه. الفتاویٰ الكاملية ص۲۶۷، مطبوعه حقانيه پشاور. الملتقط ص۲۷۷، مطبوعه حقانيه كوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیا!

اگر وہ غیر مسلم ہے تو جب تک ناپاکی کا علم نہ ہو درست ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۱۱/۸۹ھ

الیکشن میں کھڑے ہونے والے کی دعوت کا حکم

سوال:۔ایک صاحب اہل ہنود میں سے ہیں، وہ اس علاقہ میں الیکشن کے لئے کھڑے ہورہے ہیں، اس علاقہ سے کوئی مسلمان کھڑا نہیں ہورہا ہے، انہوں نے تبلیغی جماعت کو میٹھا دودھ پیش کیا، انہوں نے ان کا دل رکھنے کے لئے قبول کرلیا تو یہ درست ہوا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس طرح دعوت قبول کرنے میں مضائقہ نہیں[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۷/۸۷ھ

فاسق کی دعوت قبول کرنا اور اس کو سلام کرنا

سوال:۔کوئی فاسق مبتلائے فسق ہو مثلاً ریش تراشتا ہو یا دیگر فسق کے اندر مبتلا ہو تو اس کی دعوت کھانا یا اس کو سلام کرنا کیسا ہے؟ ہمارے یہاں مولوی صاحب مکروہ تحریمی بتلاتے ہیں،

---

[1] ولابأس بطعام المجوسی کله الاالذبیحة .عالمگیری ، ج۵/ص۳۴۷، کتاب الکراهیة الباب الرابع فی اهل الذمة الخ، مطبوعه کوئٹه، المحیط البرهانی ج۸/ص۶۹، کتاب الکراهیة الفصل السادس عشر أهل الذمة الخ، مطبوعه ڈابھیل.

[2] واما الهدیة للمشرکین واهل الکتاب و قبول هدایاهم فکل ذلک جائز الخ اعلاء السنن ج۶/ص۱۴۶، کتاب الهبة، مطبوعه کراچی، المحیط البرهانی ج۸/ص۷۰، کتاب الکراهیة الفصل السادس عشر اهل الذمة مطبوعه ڈابھیل، عالمگیری کوئٹه ج۵/ص۳۴۷، کتاب الکراهیة، الباب الرابع عشر الخ.

اگر یہ بات صحیح ہے تو عام طور سے گشتوں میں متکلم صاحب کو اس سلسلہ میں پیش قدمی کرنی پڑتی ہے، لہٰذا کیا صورت اختیار کرنی چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو شخص مبتلائے فسق ہو اور اس کو سلام کرنے یا اس کی دعوت قبول کرنے سے اس کی اصلاح کی توقع ہو تو اس کو سلام بھی کیا جائے، اور دعوت بھی قبول کی جائے، بشرطیکہ وہ حرام مال سے نہ کھلائے، اگر ترک سلام یا ترک دعوت سے اصلاح کی توقع ہو تو ترک کر دیں، بقصدِ تعظیم فسق سلام کرنا جائز نہیں ہے، لیکن جب اس میں ایمان بھی موجود ہے تو اکرام مسلم لازم ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

فاسق کی دعوت قبول کرنا

سوال:۔ میں نے ایک کتاب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے، پھر دیکھا ریا کار اور شیخی خور کا کھانا کھانا جائز نہیں، ابوداؤد شریف، پھر دیکھا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جن کی دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہیں

[1] وان علم المقتدی به بذٰلک قبل الدخول وهو محترم یعلم انه لودخل یترکون ذٰلک فعلیه ان یدخل والا لم یدخل (عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۳/کتاب الکراهیة،الباب الثانی عشرفی الهدایا والضیافات لایجیب دعوة الفاسق المعلن لیعلم انه غیر راض بفسقه وکذا دعوة من کان غالب ماله من حرام مالم یخبرانه من حلال (عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۳) بستان العارفین ص۱۸۸، بـاب إجابة الدعوة مطبوعه فاروقی هند، بزازیه علی الهندیه ج۶/ص ۳۶۴، کتاب الکراهیة الفصل الخامس فی الأکل مطبوعه کوئٹه. واختلف فی السلام علی الفساق فی الاصح انه لایبدأ بالسلام (عالمگیری ج۵/ص ۳۲۶) کتاب الکراهیة،الباب السابع فی السلام. شامی کراچی ج۶/ص۴۱۵، کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع.

کی تو خدا اور رسول کی نافرمانی کی، اس لئے میں فاسق جن کو میں جانتا ہوں، جیسے تاڑی پینے والا، شراب پینے والا، رشوت لینے والا، داڑھی کاٹنے والا، نماز نہ پڑھنے والا، ان کی دعوت کو قبول نہیں کرتا، ایک مولوی صاحب نے کہا کہ سبھوں کا کھانا کھانا جائز ہے، لیکن ان کی بات مجھے اس لئے سمجھ میں نہیں آئی کہ میں نے مولانا زکریا صاحب کی لکھی ہوئی کتاب ''تبلیغی نصاب'' میں پڑھا کہ مؤرخین نے لکھا ہے کہ کوفہ میں مستجاب الدعوات لوگوں کی ایک جماعت تھی، جب کوئی حاکم ان پر مسلط ہوتا، اس کے لئے بددعا کرتے وہ ہلاک ہوجاتا، حجاج ظالم کا جب وہاں تسلط ہوا تو اس نے ایک دعوت کی، جن میں ان حضرات کو خاص طور سے شریک کیا اور جب کھانے سے فارغ ہوچکے تو اس نے کہا کہ میں ان لوگوں کی بددعا سے محفوظ ہوگیا، کہ حرام کی روزی ان کے پیٹ میں داخل ہوگئی، اس لئے میں ڈرتا ہوں کہ اگر مجھے بھی حرام کا کھانا کھلا دیا گیا تو میری بھی شاید دعا اور عبادت قبول نہیں ہوگی، پھرانہیں کی کتاب میں میں نے یہ حدیث پڑھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نبی اسرائیل میں سب سے پہلا تنزل اس طرح شروع ہوا کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص سے ملتا اور کسی ناجائز بات کو کرتے ہوئے دیکھتا تو اس کو منع کرتا کہ دیکھ اللہ سے ڈر ایسا نہ کر لیکن اس کے نہ ماننے پر بھی وہ تعلقات کی وجہ سے کھانے پینے میں اور نشست و برخاست میں ویسا ہی برتاؤ کرتا جیسا کہ اس سے پہلے تھا، جب عام طور پر ایسا ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے قلوب بھی ویسے ہی کردیئے، پھر اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی آیت ''لعن الذین کفروا'' سے فاسقون تک پڑھیں، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ ''امر بالمعروف'' اور ''نهی عن المنکر'' کرتے رہو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو، اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کرلاتے رہو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

پھر ہم دعائے قنوت میں اللہ کو جو یہ کہتے ہیں کہ ''ونخلع ونترک من یفجرک'' ان سب باتوں سے بھی یہ اخذ کرتا ہوں کہ جو لوگ دین کے خلاف کام کرتے ہیں ان کی دائیں

عوت قبول نہیں کرنی چاہئے ، پھر میں آپ لوگوں کوسب لوگوں کی دعوت قبول کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، چاہے وہ نماز کیوں نہ پڑھتا ہو، اور داڑھی بھی کیوں نہ رکھتا ہو، اس میں کیا مصلحت ہے، میں آپ سے جاننا چاہتا ہوں اور کیا میں بھی سبھوں کی دعوت قبول کروں؟ ۔

الجواب حامداًومصلیاً!

جو شخص علی الاعلان فاسق ہو اس کی دعوت قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے، جو شخص حرام مال کھلائے اس کی دعوت قبول کرنا ہرگز جائز نہیں[1] بلا وجہ کسی کے متعلق تجویز کر لینے کا حق نہیں کہ اس کا مال حرام ہے، بلا وجہ تفتیش کی بھی ضرورت نہیں کہ اس کا مال حلال ہے یا حرام ہے[2] اگر کسی سے ایسا تعلق ہو کہ اس کی دعوت قبول کرنے سے اس کی اصلاح کی امید ہو یعنی یہ کہ وہ اپنے فسق سے توبہ کرے گا تو اس نیت سے اس کی دعوت قبول کر لی جائے کہ اس میں خیر ہے، اگر دعوت قبول نہ کرنے سے اصلاح کی امید ہو تو اس کی دعوت قبول نہ کی جائے، کہ اس میں خیر ہے، اگر فاسق کی دعوت قبول کرنے سے اپنے متعلق فسق میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو اور اس کی اصلاح کی امید نہیں تب بھی قبول نہ کی جائے، اگر دعوت کا انکار کرنے میں مفسدہ ہو مثلاً یہ کہ وہ آمادۂ مخالفت ہو کر اذیت پہنچائے گا تو مفسدہ سے تحفظ کے لئے بھی قبول کر لینے کی گنجائش ہے غرض بہت مختلف احوال ہیں سب کا ایک حکم نہیں، حرام مال کھانے اور فسق میں

---

[1] لایجیب **دعوة** الفاسق المعلن لیعلم انه غیر راض بفسقه وکذا دعوة من کان غالب ماله من حرام (عالمگیری ص ۵/۳۴۳ / کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات، بستان العارفین ص۱۸۸، باب اجابة الدعوة، مطبوعه فاروقی هند، بزازیه علی الهندیة کوئٹه ص ۶/۳۶۴، الفصل الخامس فی الاکل، کتاب الکراهیة)

[2] عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال النبی ﷺ اذادخل احدکم علی اخیه المسلم فلیاکل من طعامه ولایسأل ویشرب من شرابه ولایسأل (مشکوٰة شریف ص ۲۷۹ / باب الولیمة)

ترجمہ :۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی پاس داخل ہو تو اس کے کھانے میں سے کھائے اور سوال نہ کرے اور اس کے پینے کی چیز میں سے پیئے اور سوال نہ کرے۔

شریک ہونے سے بہر صورت اجتناب لازم ہے۔[۱]

تنبیہ:۔ استدلال کے قابل چار چیزیں ہیں قرآن پاک، حدیث پاک اجماع، قیاسِ مجتہد[۲] میرا یا میرے مثل کا عمل استدلال کے قابل نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیو بند ۱۵/۵/۸۹ھ

فاسق کی دعوت، عوام کا چندہ اور ہدیہ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ میں ''عن عمران بن حصینؓ قال نهى رسول اللّٰه ﷺ عن اجابة طعام الفاسقين'' یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب النکاح باب الولیمہ، ص ۲۷۹ فصل ثالث میں لکھی ہوئی ہے، ایک مرتبہ سہارنپور میں استفتاء کیا گیا تھا کہ فاسق کی دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں، جواب آیا تھا کہ فاسق معلن کی دعوت قبول کرنا مکروہ تحریمی ہے، اس سے اس حدیث کی نہی کو میں تحریمی سمجھا، ایک مولوی صاحب نے جو کہ مجاز حضرت تھانوی مدظلہ العالی کے ہیں مجھ کو شبہ میں ڈالدیا وہ کہتے ہیں فاسق اگر وارثوں کے حقوق نہ دیتا ہو وغیرہ غرض حدیث کو مقید کردینے سے میں نے سمجھا کہ یہ محض تاویل ہے، جیسا

---

[۱] ان كان هذاالرجل بحال لوامتنع عن الاجابة منعهم عن فسقهم لاتبا ح له الاجابة بل يجب عليه ان لايجيب لانه نهى عن المنكر وان لم يكن الرجل بحال لولم يجب لايمنعهم عن الفسق لابأس بان يجيب ويطعم وينكر معصيتهم وفسقهم لانه اجابة الدعوة واجبة اومندوبة فلايمتنع بمعصية اقترنت بها (عالمگيرى ، ج۵/ص ۳۴۳/ كتاب الكراهية) الباب الثانى عشر، درمختار مع الشامى زكريا ج۹/ص ۵۰۱، كتاب الحظر والإباحة فصل فى الأكل، البحر الرائق ج۸/ص ۱۸۸، كتاب الكراهية فصل فى الأكل والشرب، مطبوعه الماجديه كوئٹه.

[۲] ان اصول الفقه اربعة كتاب الله تعالىٰ وسنة رسوله واجماع الامة والقياس (اصول الشاشى ص۵/) مطبوعه معراج ديوبند، نورالانوار ص۷، مطبوعه ياسرنديم ديوبند، نامى شرح حسامى ص۳، مطبوعه رحيميه ديوبند.

کہ بعضوں کی عادت ہے کہ قرآن وحدیث میں تاویل کرتے ہیں اور اپنے عمل کے مطابق معنی بیان کرتے ہیں، جس سے ہم جیسوں کو حق سمجھنے میں التباس ہوجاتا ہے، پھر بعض اتقیاء کا گمان ہے کہ اس حدیث پر عمل بہت دشوار ہے کیونکہ عوام تو قریب قریب سب ہی بدعتی ہیں، کیونکہ عالم میں پردہ کا وجود عنقاء ہے مگر ہمارے یہاں تو شاذ ونادر مستورات میں پردہ ہے، اور وارثوں کے حقوق کوئی نہیں دیتا الاّ شاذ ونادر پھر ضروریات دینی کا علم جو عورت اور مرد سب پر فرض ہے اس سے عوام بالکل غافل ہیں، پھر ہمارے اکابر دیوبند وسہارنپور حتی کہ حضرت تھانوی مدظلہ العالی بھی فاسق کی دعوت قبول کرلیتے ہیں اب یہ بدتمیز شاگرد نالائق ونابکار حضرت والا کی خدمت شریف میں دست بستہ عرض پرداز ہے کہ اولاً حدیث کی شرع بیان کی جائے کہ نہی اس میں مطلقاً تحریمی مراد ہے یا نہیں؟ پھر اکابر پر جو اعتراض ہے کہ فاسقوں کے چندہ ہدیہ سے اپنی اوقات بسری کرتے ہیں، ان کا جواب عنایت فرمائیں ، آیا مدرسہ کی مصلحت پر ان کا مدار ہوجائے گا یا نہیں؟

(۲) بیان القرآن چوتھا سپارہ دوسرا رکوع ''ولتکن منکم امة یدعون الیٰ الخ '' آیت شریفہ کے تحت میں لکھا ہے کہ دستی قدرت میں تو کبھی اس امر نہی کا ترک جائز نہیں اور زبانی قدرت میں مایوسی نفع کے وقت ترک جائز ہے ،لیکن مودت اور مخالطت کا بھی ترک واجب ہے ، مگر بضرورۃ شدیدہ اس بیان کی وجہ سے میں نے اپنے خویش واقارب کو امر بالمعروف کرکے نفع سے مایوس ہوکر مودّت ومخالطت ترک کردیا تھا،اب ایک مجبوری سے یعنی بچوں کی تعلیم گھر میں نہیں ہوسکتی تھی، اکثر اوقات میں کھیل کود میں رہتے ہیں، پابندی کے ساتھ دو دن بھی نہیں پڑھتے ہیں، اس لئے ان کی تعلیم کے واسطے چلا گیا تھا، اب جس کے گھر رہتا ہوں وہاں پر مستورات میں پردہ نہیں اور اس شخص کے ذمہ دوسروں کے مالی حقوق بھی ہیں، امر بالمعروف بہت کیا ہے،لیکن اب نفع سے مایوسی کا وقت ہے، اب گذارش ہے کہ محض اس مصلحت سے کہ بچوں کی تعلیم ہورہی ہے ، یہاں رہوں یا اس حالت میں ترک مودت

ومخالطت جوواجب ہے ،اس پر عمل کروں اورگھر چلا جاؤں تواس صورت میں بچوں کو کیا کروں،حضرت تھانوی کے پاس لکھنے سے فرماتے ہیں دیوبند،سہارنپورلکھو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے،اور ہرجگہ سے شفقت ومحبت کے ساتھ جواب ملے گا،مجھے امیدنہیں لہٰذا حضرت والا کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ازروئے مہربانی دونوں سوالوں کا جواب ارشادفرما کر نیک مشورہ سے مشرف فرمائیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

’’قال الفقیه (ابوالليثؒ) اذا دعيت الى وليمة ان لم يكن فيها فسق فلابأس بالاجابة وان كان ماله حراما فلاتجبه وكذٰلک ان كان فاسقا معلنا فلاتجبه ليعلم انک غير راضى بفسقه واذا اتيت وليمة فرأيت فيها منكرا فانههم عن ذٰلک فان لم يمتنعوا عن ذٰلک فارجع لانک لوجا لستهم يظنون انک راضٍ بفعلهم الخ بستان العارفين[۱]،ص ۸۰/ وفى الروضة يجيب دعوة الفاسق والورع ان لايجيبهٔ اٰكل الربوٰ وكاسب الحرام اهدى اليه اواضافه ،وغالب ماله حرام لايقبل ولايأكل مالم يخبره ان ذٰلک المال اصله حلال ورثه اواستقرضه،وان كان غالب ماله حلالا فلابأس بقبول هديته والا كل منها كذا فى الملتقط،فتاوىٰ عالمگيریؒ[۲]،ج۵/ص ۳۴۳۔

عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ دعوت میں خرابی تین قسم کی ہوتی ہے:-

اوّل:۔ یہ کہ نفس مال ہی حرام ہو،دوم یہ کہ صاحب مال فاسق ہواور مال حلال ہو،سوم یہ کہ مجلس دعوت میں منکرات ہوں،اول کا حکم یہ ہے کہ جب یقین یاظن غالب سے اس مال کی

---

[۱] بستان العارفين ص ۱۸۸ ، باب اجابة الدعوة، مطبوعه فاروقى هند.

[۲] كتاب الكراهية الباب الثانى عشرفى الهدايا والضيافات، مطبوعه كوئٹه، بزازيه ج٦/ص ۳٦۰، ج٦/ص ۳٦۴، كتاب الكراهية الفصل الرابع فى الهدية والخامس فى الأكل، مطبوعه كوئٹه، مجمع الانهر ج۴/ص ۱۸٦ ، كتاب الكراهية فصل فى الكسب، دارالكتب العلميه بيروت.

E:\F.M.Fainal\Jild-27\05-Ziyafat Ka Byan

حرمت کا علم ہو جائے تو اس کا کھانا حرام ہے، اور ایسی دعوت کا رد کرنا واجب ہے، قبول کرنا جائز نہیں۔

دوم:۔ کا حکم یہ ہے کہ اگر فاسق معلناً یعنی کھلم کھلا ممنوعات ومحرمات کا ارتکاب کرتا ہے، اور اس کی دعوت قبول نہ کرنے سے خیال یہ ہے کہ اس کو تنبیہ ہوگی اور وہ اپنی حرکات سے باز آئے گا، تو ہرگز اسکی دعوت قبول نہ کرے اور اگر خیال یہ ہے کہ اس کی دعوت قبول نہ کرنے سے اس کو تنبیہ نہ ہوگی بلکہ فتنہ کا اندیشہ ہے تو دفع فتنہ کے لئے قبول کرلے، اور قبول کرنے اور نہ کرنے میں کوئی اصلاح کی امید ہے، نہ فتنہ کا اندیشہ ہے تو ورع وتقویٰ یہ ہے کہ قبول نہ کرے بلکہ انکار کردے، تاہم اگر قبول کرلے گا تب بھی حرام نہیں۔

سوم:۔ کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلے سے علم ہو کہ فلاں مجلس دعوت میں منکرات ہیں اور یہ بھی خیال ہو کہ منع کرنے سے ان منکرات کا انسداد نہ ہوگا تو قبول نہ کرے، اگر خیال ہو کہ انسداد ہو جائیگا، تو قبول کرے اور جا کر انسداد منکرات کرے، اگر پہلے سے ان منکرات کا علم نہیں تھا، وہاں پہنچ کر علم ہوا، تو اگر یہ شخص مقتدیٰ ہے کہ اس کے فعل سے استدلال کیا جاتا ہے، تو اس کو چاہئے کہ اُٹھ کر چلا آئے وہاں نہ ٹھہرے اور دعوت میں شریک نہ ہو، اور مقتدیٰ نہیں تو پھر دیکھنا چاہئے کہ دسترخوان پر اس کے سامنے وہ منکرات ہیں یا کسی دوسری جگہ اس تقریب میں ہیں، اگر دسترخوان پر ہیں تب بھی چلا آئے، اگر کسی دوسری جگہ ہوں تو پھر اس کو شرکت میں مضائقہ نہیں، یہ تو اصل مسئلہ کی تفصیل ہے، فتاویٰ عالمگیری، کتاب الکراہیت، الباب الثانی عشر فی الہدایا والضیافات کو دیکھنے سے یہ تفصیل پورے طور پر حل ہوتی ہے۔[1]

[1] من دعی الی ولیمة فوجد ثمه لعبا اوغناءً فلابأس ان یقعد ویاکل فان قدر علی المنع یمنعهم وان لم یقدر یصبر وهذا اذالم یکن مقتدیً به امااذاکان ولم یقدر علی منعهم فانه یخرج ولایقعد ولو کان ذٰلک علی المائدة لاینبغی ان یقعدوان لم یکن مقتدی به وهذا کله بعد الحضور واما اذاعلم قبل الحضور فلایحضر لانه لایلزمه حق الدعوة بخلاف مااذاهجم علیه لانه قدلزمه کذافی السراج الوهاج وان علم المقتدی به بذٰلک قبل الدخول وهو محترم یعلم انه لودخل یترکون ذٰلک فعلیه ان یدخل (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مدارس میں اگر کسی نے کوئی ایسا مال بھی دیا ہو جو کہ حرام طریقے سے کمایا تھا، تو چونکہ ایسے مال کا صدقہ کرنا واجب ہو جاتا ہے[1]، اور مدارس میں ایسے مال کے مستحق لوگ فقراء و مساکین موجود ہیں، لہٰذا ایسے مال کو لے کر مصرف پہ صرف کر دینے میں کیا اشکال ہے، اور یہ اس وقت ہے جبکہ اس مال کی حرمت ثابت ہو یا وہ ظاہر کر کے دے کہ یہ مال حرام ہے، اگر ایسا نہ ہو تو بلا وجہ شرعی کسی کے مال کو حرام کہنا یا سمجھنا ناجائز ہے، اگر مدارس کے طلباء کی کوئی شخص دعوت کرے اس میں بھی یہی تفصیل ہے کہ اگر اس کی حرمت ثابت ہو جائے تب تو یہ لوگ اس کے مصرف ہیں، اگر ثابت نہ ہو تو پھر حرام کیوں کہا جائے، آپ کی نقل کردہ حدیث سے آگے متصل وہ دوسری حدیث یہ ہے ''**عن ابی ھریرۃ**ؓ **قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذادخل احدکم علی اخیہ المسلم فلیاکل من طعامہ ولایسئل ویشرب من شرابہ ولایسئل الخ**''[2] یہاں تحقیق و دریافت کرنے سے بھی منع کر دیا گیا، چہ جائیکہ اس کو حرام

(بقیہ حاشیہ گذشتہ) **والا لم یدخل کذافی التمرتاشی رجل اتخذ ضیافة للقرابة اوولیمة اواتخذمجلساً لاھل الفساد فدعا رجلاً صالحاً الی الولیمة قالوا ان کان ھذاالرجل بحال لوامتنع عن الا جابة منعھم عن فسقھم لاتباح لهٗ الا جابة بل یجب علیه ان لایجیب لانه نھی عن المنکر وان لم یکن الرجل بحال لولم یجب لایمنعھم عن الفسق لابأس بان یجیب ویطعم وینکر معصیتھم وفسقھم لانه اجابة الدعوة واجابة الدعوة واجبة اومندوبة فلایمتنع بمعصیة اقترنت بھا (عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۳/ الباب الثانی عشر فی الھدایا والضیافات کتاب الکراھیة) البحر الرائق ج۸/ص۱۸۸ء کتاب الکراھیة قبیل فصل فی اللبس، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص ۵۰۱، کتاب الحظر والاباحة، فی الأکل.**

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [1] **سبیل الکسب الخبیث التصدق اذاتعذر الردعلی صاحبه (شامی کراچی، ج۶/ص۳۸۵/ فصل فی البیع کتاب الحظر والاباحة، بذل المجھود ج ۱/ص۳۷، کتاب الطھارة فصل فرض الوضوء، مطبوعه رشیدیه، سھارنپور، عالمگیری ج۵/ص ۳۴۹، کتاب الکراھیة الباب الخامس عشر فی الکسب، مطبوعه کوئٹه.**

[2] **مشکوٰۃ شریف ص ۲۷۹، باب الولیمة، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند۔** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس داخل ہو تو اس کا کھانا کھائے اور اس سے (اس کھانے کے بارے میں) سوال نہ کرے اور اس کا پانی پئے اور (اس کے بارے میں) اس سے سوال نہ کرے۔

سمجھنا، یہ تو جواب ہے اس صورت کا کہ نفس مال حرام ہو۔

دوسری صورت کی تفصیل معلوم ہو چکی کہ نفس مال میں تو حرمت ہے ہی نہیں بلکہ داعی کے فسق کی وجہ سے ہے تو مدارس میں حتی الوسع اس کا خیال رکھا جاتا ہے، کہ اگر اس کی دعوت قبول کرنے میں کوئی مضرت ہوتی ہے تو انکار کر دیا جاتا ہے، اگر قبول نہ کرنے میں فتنہ ہو تو دعوت قبول کر لی جاتی ہے، اگر دونوں جانب مساوی ہوں، غریب اور مستحق طلباء کو بھیج دیا جاتا ہے۔

تیسری صورت میں ایسی جگہ ہرگز دعوت قبول نہیں کی جاتی ہے کہ جہاں مجلس دعوت میں منکرات ہوں اگر پہلے سے علم نہ ہو بلکہ وہاں پہنچ کر علم ہو تو دعوت میں شرکت نہیں کرتے، بلکہ واپس چلے آتے ہیں، مگر ایسی صورت میں جبکہ ان کے منع کرنے سے منکرات کا انسداد ہو جائے، رہی یہ بات کہ تمام دنیا فاسق معلن ہے یہ غلط ہے، اگر کوئی شخص اکابر کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا ہے، اور ان کو ظن غالب ہو جاتا ہے کہ یہ ناجائز ہے تو اس کو ہرگز قبول نہیں کرتے، آپ کو شاید معلوم نہیں کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے یہاں ہدیہ قبول کرنے کا کس قدر سخت قانون ہے۔[1]

اصل یہ ہے کہ جو شخص نافرمان اور فاسق معلن ہے اس سے قلبی تعلق اور محبت کرنا فسق کی وجہ سے جائز نہیں ''المرء مع من احب[2]'' (الحدیث) لیکن دنیاوی معاملات کفار کے ساتھ

---

[1] حضرت والا کے یہاں ہدیہ کے متعلق بہت سی شرائط اور بہت سی حدود و قیود اور بہت سے قواعد وضوابط ہیں جو سراسر مصلحت بلکہ شرعی وعقلی ضرورت پر مبنی ہیں اور سربسر سنت سنیہ وفطرت سلیمہ اور اصول صحیحہ کے مطابق ہیں ان سب کا حاصل یہ ہے کہ جب تک ہدیہ دینے والے کے متعلق حضرت والا کو پورا اطمینان اور شرح صدر نہیں ہو جاتا کہ بالکل صدق وخلوص سے ہدیہ دے رہا ہے، اور یہ میرے متعلق کسی قسم کے دھوکہ میں نہیں ہے، اور اس ہدیہ کے قبول کرنے میں کسی دینی ودنیوی مصلحت میں خلل نہیں پڑتا نہ اس کی نہ میری خواہ وہ گرانی ہی کے درجہ میں ہو اس وقت تک ہدیہ قبول نہیں فرماتے (اشرف السوانح، ج ۲/ص ۲۷۷/ ہدیہ کے متعلق اصول)

[2] بخاری شریف ج ۲/ص ۹۱۱، کتاب الادب، علامة الحب فی اللّٰہ مطبوعہ اشرفی دیوبند، مسلم شریف ج ۲/ص ۳۳۲، کتاب البر والصلة باب المرء مع من احب، مطبوعہ سعد دیوبند.

بھی جائز ہیں[۱] پس آپ ان سے اصلاح اور نفع رسانی کی نیت سے تعلقات رکھئے کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل پر اثر ڈال دیں، اوران کی اصلاح ہوجائے، جس طرح اصلاح قولا، اور تشدداً کی جاتی ہے، اسی طرح عملاً اور نرمی ہنسی خوش اخلاقی سے بھی کی جاتی ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸؍رجب ۵۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، الجواب صحیح عبد اللطیف مفتی مظاہر علوم سہارنپور ۸؍رجب ۵۹ھ

منہار اور قصاب کی دعوت قبول کرنا

سوال:۔ایک عالم صاحب نے اپنے وعظ میں فرمایا کہ میں منہار اور قصابوں کی دعوت منظور نہیں کرتا، اس لئے کہ وہ چوڑی پہناتے وقت غیر محرم عورتوں کے ہاتھوں پر نظر ڈالتا ہے، اور قصاب بات بات پر جھوٹ بولتا ہے، تو کیا ان شخصوں کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نامحرم پر غلط نظر ڈالنا یا چوڑیاں پہناتے وقت اس کے ہاتھ کو لگانا درست نہیں، منع ہے[۲]، مگر اس کی وجہ سے چوڑیوں کی قیمت حرام نہیں، اس لئے اس کے کھانے کو حرام کہنا درست

---

[۱] لابأس بان یکون بین المسلم والذمی معاملة اذکان ممالابدمنه (عالمگیری ج۵/ص ۳۴۸، الباب الرابع عشر فی اهل الذمة کتاب الکراهیة.

[۲] واما النظر الی الاجنبیات ......ان غلب علی ظنه انه یشتهی فهو حرام ولایحل له ان یمس وجهها ولاکفها وان کان یامن الشهوة وهذا اذاکانت شابة تشتهی (عالمگیری ج۵/ص ۳۲۹/ الباب الثامن فیما یحل للرجل النظر الیه .کتاب الکراهیة. مطبوعه کوئٹه. شامی زکریا ج۹/ص ۵۲۸-۵۳۲، کتاب الحظر والاباحة فصل فی النظر الخ، مجمع الانهر ج۴/ص ۲۰۳، کتاب الکراهیة فصل فی النظر، دارالکتب العلمیه بیروت.

نہیں، جھوٹ بولنا وہ بھی بات بات پر سخت گناہ ہے[۱] اس کے باوجود گوشت کی قیمت حرام نہیں ،منہار اور قصاب کو نصیحت کی جائے کہ وہ دونوں اپنی اصلاح کرلیں، اگر کوئی مقتدا ان کی دعوت کو اس بناء پر رد کرے کہ یہ لوگ اپنی غلطی کی اصلاح کرلیں، تو یہ درست ہے۔[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۱۰/۶/۸۹ھ

تارک زکوٰۃ کی دعوت قبول کرنا

سوال:۔ اگر کوئی آدمی زکوٰۃ نہ دے تو اس آدمی کی دعوت قبول کرنا یا روپے کپڑے لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز ہے بشرطیکہ حلال مال سے دے[۳] اگر کوئی بڑا آدمی اس غرض سے انکار کردے کہ وہ

---

[۱] الکذب حرام قلت وهو الحق قال تعالیٰ قتل الخراصون وقال عليه الصلوٰة والسلام الكذب مع الفجور وهما في النار(شامی کراچی ،ج۶/ص۴۲۷/ فصل فی البیع کتاب الحظر والاباحة ،عالمگیری ،ج۵/ص۳۵۲/. کتاب الکراهیة الباب السابع عشر فی الغناء مطبوعه کوئٹه. مجمع الانهر ج۴/ص ۲۲۱، کتاب الکراهیة فصل فی المتفرقات مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[۲] ان کان هذا الرجل بحال لوامتنع عن الاجابة منعهم عن فسقهم لاتباح له الا جابة بل یجب علیه ان لایجیب لانه نهی عن المنکر(عالمگیری ،ج۵ص۳۴۳/الباب الثانی فی الهدایا والضیافات ،کتاب الکراهیة. مجمع الانهر ج۴/ص۲۱۷، کتاب الکراهیة فصل فی المتفرقات مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، زیلعی ج۶/ص۱۳، کتاب الکرهیة فصل فی الأكل مطبوعه امدادیه ملتان.

[۳] غالب مال المهدی إن کان حلالاً لابأس بقبول هدیته وأكل ماله مالم یتبین أنه من حرام، مجمع الانهر ج۴/ص۱۸۶، کتاب الکراهیة فصل فی الکسب، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، بزازیه علی الهندیه کوئٹه ج۶/ص۳۶۰، کتاب الکراهیة، الرابع فی الهدیة، قاضیخان علی الهندیه کوئٹه ج۳/ص۴۰۰، کتاب الحظر والاباحة، مایتعلق با الضیافة.

متأثر ہوکر زکوٰۃ ادا کرے تو بہتر ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بے نمازی اور سود خور کی دعوت

سوال:۔ ہم کو معلوم ہے کہ زید نماز نہیں پڑھتا اور عمر سود کھاتا ہے، کیا علم ہونے کے باوجود زید وعمر کے گھر کھانا ہمارے لئے جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر یہ معلوم ہے کہ عمر سود حرام کا کھانا کھلاتا ہے، تو اس کا کھانا حرام ہے، اگر یہ معلوم ہے کہ یہ کھانا کسی جائز آمدنی کا ہے تو اس کا کھانا درست ہے، اگر مخلوط آمدنی کا ہے تو غلبہ کا اعتبار ہے، یہ تو نفس کھانے کا حکم ہے، اب رہا یہ سوال کہ بے نمازی اور سود خوار کی دعوت قبول کرنا کیسا ہے، تو اس کے متعلق یہ ہے کہ اگر یہ ظن غالب ہو کہ دعوت قبول نہ کرنے سے بے نمازی اور سود خوار کی اصلاح ہو جائے گی تو ہرگز قبول نہ کرے، اگر یہ خیال ہے کہ قبول نہ کرنے سے اصلاح نہ ہوگی بلکہ فتنہ پیدا ہو جائیگا، تو قبول کرلے[2] ''**اهدى اليه رجل شيئا او اضافه ان كان غالب ماله من الحلال فلابأس الا ان يعلم بانه حرام فان كان الغالب هو الحرام ينبغي ان لا يقبل الهدية ولاياكل الطعام الا ان يخبره بانه حلال ورثته او استقرضته من رجل اھ**

---

[1] يجيب **دعوة** الفاسق والورع ان لايجيبه......ان كان هذاالرجل بحال لوامتنع عن الاجابة منعهم عن فسقهم لاتباح له الا جابة بل يجيب عليه ان لايجيب لانه نهى عن المنكر الخ (عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۳/الباب الثانی فی الهدايا والضيافات كتاب الكراهية). بزازيه على الهندية كوئٹه ج۶/ص ۳۶۴، كتاب الكراهية، الخامس فی الأكل.

[2] ان كان هذاالرجل بحال لوامتنع عن الاجابة منعهم عن فسقهم لاتباح له الاجابة وان لم يكن الرجل بحال لولم ،يجب لايمنعهم عن الفسق لابأس بان يجيب ويطعهم وينكر معصيتهم (عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۳/كتاب الكراهية،الباب الثانی فی الهدايا والضيافات. بزازيه على الندية ج۶/ص ۳۶۴، كتاب الكراهية الخامس فی الأكل، مطبوعه كوئٹه.

كذا في الينابيع[1] (هنديه، ج۵/ص ۳۴۲/) ۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۱۰/۱۱/۵۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ ہذا، الجواب صحیح عبداللطیف مدرسہ ہذا ۱۰/۱۱/۵۹ھ

رہن کی آمدنی سے دعوت

سوال:۔اگر کسی آدمی کے پاس ساری زمین رہن ہو اور وہ شخص اس زمین کا منافع کھاتا ہے تو اس آدمی کی دعوت قبول کرنا، روپے، کپڑا لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر وہ رہن کی آمدنی سے دے تو لینا ناجائز ہے اگر جائز آمدنی سے دے تو لینا درست ہے۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم　　حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تقسیم ترکہ سے پہلے دعوت کھانا

سوال:۔خالد چار اولاد، دو بالغ اور دو نابالغ چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوگیا، متروکہ خالد تقسیم ہونے سے پہلے مولوی اور دوسرے حضرات کو خالد کے گھر میں کھانا وغیرہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

---

[1] هنديه كوئٹه ج۵/ص ۳۴۲، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، كتاب الكراهية. مجمع الانهر ج۴/ص ۱۸۶، كتاب الكراهية فصل في الكسب، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، بزازيه على الهنديه كوئٹه ج۶/ص ۳۶۰، كتاب الكراهية، الرابع في الهنديه.

[2] يكره للمرتهن ان ينتفع بالرهن وان اذن له الراهن قال المصنف وعليه يحمل ماعن محمد بن اسلم من انه لايحل للمرتهن ذلك ولوبالاذن لانه ربا(الدرالمختار مع الشامي كراچی، ج۶/ص ۵۲۲، فصل في مسائل متفرقة كتاب الرهن. سكب الانهر ج۴/ص ۲۷۳، كتاب الرهن، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، بحر ج۸/ص ۳۸، كتاب الرهن مطبوعه الماجديه كوئٹه.

الجواب حامداًومصلیاً!

ناجائز ہے ہاں اگر بالغین اپنے پاس سے یا اپنے حصہ میں سے کھلائیں تو جائز ہے۔[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین المفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/ ج ۲/ ۵۶ھ

الجواب صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۸/ ج ۲/ ۵۶ھ الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

توبہ کے بعد سودی مال کا حکم

سوال:۔ کسی کے یہاں سود کا کام ہوتا رہا ہے، اب اس کا کہنا ہے کہ میں نے سود لینا ترک کردیا ہے، تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کا جمع ہوا مال پاک ہوجائیگا یا نہیں؟ اور اس کے یہاں دعوت کھانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جتنی مقدار سود کی لی ہے اس کو واپس کردے، بقیہ سے کھانا اور کھلانا سب درست ہے[۲]

کذافی ردالمحتار۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

---

[۱] وان اتخذطعاماً للفقراء کان حسناً اذا کانت الورثة بالغین فان کان فی الورثة صغیرلم یتخذوا ذٰلک من الترکة کذافی الفتاویٰ خانیة (عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۴/الباب الثانی عشرفی الھدایا والضیافات ،کتاب الکراھیة. خانیہ ج۳/ص ۴۰۵، کتاب الحظر والاباحة باب مایکره اکله ومالایکره ومایتعلق بالضیافة، مطبوعه کوئٹه.

[۲] یردونها علی اربابها ان عرفوهم والا تصدقوا بها لان سبیل الکسب الخبیث التصدق اذاتعذر الرد علی صاحبها (شامی کراچی ،ج۶/ص ۳۸۵/فصل فی البیع کتاب الحظر والاباحة. بذل المجهود ج ۱/ص۳۷، کتاب الطھارة باب فرض الوضوء، مطبوعه یحیوی سهارنپور، عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۴۹، کتاب الکراھیة، الباب الخامس عشر فی الکسب.

زانیہ کے مال حرام سے دعوت قبول کرنا

سوال:۔ زانیہ نے نقد زنا سے زمین وغیرہ رہن رکھی، اس زمین میں گیہوں، جو، چنا وغیرہ پیدا کیا، یہ سب چیز اگر کسی عالم کو خیرات کرے تو لینا جائز ہوگا یا نہیں؟ اور زانیہ کی دعوت قبول کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس چیز کا صدقہ کرنا واجب ہے مالدار کو اس کا لینا درست نہیں، عالم کو خصوصاً ایسی چیزوں سے اجتناب چاہئے، اسی طرح سے جس کا پیشہ اور مال صرف حرام ہو اس کی دعوت سے عالم کو بچنا نہایت اہم ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین المفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/۱۱/۵۸ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

صحیح عبداللطیف غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۳/۱۱/۵۸ھ

جو شخص حرام حلال سے دعوت کرے اس کا قبول کرنا

سوال:۔ یہ تمام حضرات الف، ب، ج، د، ھ، و، ز، میں سے کوئی بکر کی دعوت کرے، تو کیا بکر کو ان کا کھانا قبول کر لینا چاہئے، براہِ کرام قرآن وحدیث کی روشنی میں جلد جواب عنایت فرمائیں؟

---

[1] اذاکان عقد رجل مال خبیث فاما ان ملکه بعقد فاسد اوحصل له بغیر عقد ولایمکنه ان یرده الیٰ مالکه ویرید ان یدفع مظلمته عن نفسهٖ فلیس له حیلة الا ان یدفعه الی الفقراء (بذل المجهود ج ۱/ص ۳۷/ کتاب الطهارة باب فرض الوضوء.مطبوعه سهارنپور معارف السنن ج ۱/ص ۳۴ شامی کراچی، ج ۶/ص ۳۸۵/ کتاب الحظر والاباحة.

الجواب حامداً ومصلیاً!

جن صورتوں میں چندۂ مسجد لینا درست ہے، ان صورتوں میں دعوت قبول کرنا بھی درست ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۱/۹۴ھ

---

[۱] وضاحت (الف) زید شراب کا کاروبار کرتا ہے۔

(ب) زید شراب کا کاروبار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کاروبار سے پہلے کے میرے دو تین مکانات ہیں، ان کا حساب الگ رکھا ہوا، ان مکانوں کی آمدنی کرایہ سے دینا چاہتا ہے۔

(ج) زید کی ایک دوکان ہے جس میں کچھ حلال اشیاء ہیں اور کچھ ٹین کے ڈبوں میں بند عیسائیوں اور یہودیوں کا ذبح شدہ (بغیر تکبیر کے) گوشت ہے، کیا ایسی آمدنی لے سکتے ہیں۔

(د) زید کی دوکان میں چند حلال چیزیں ہیں اور کھلا ہوا سور کا گوشت بھی اور بند ڈبوں میں بھی۔

(ہ) زید کی سبزی کی دوکان ہے، اور دوسری کپڑے کی مگر کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ چوری شدہ مال سستا خرید کر فروخت کرتا ہے۔

(و) زید کی اشیاء خوردنی کی ایک دوکان ہے مگر ایک طرف اس میں شراب بھی فروخت کرتا ہے۔

(ز) ایک غیر مسلم دے تو کیا قبول کیا جاوے؟

خلاصہ جواب:۔(الف) شراب کی آمدنی سے قبول نہ کیا جائے، اگر جائز آمدنی سے مثلاً قرض دے کر دے تو درست ہے! (ب) یہ درست ہے۔ (ج) حلال کی آمدنی سے دیدے تو درست ہے اگر مخلوط آمدنی سے دے اور حلال غالب ہو تب بھی درست ہے۔ (د) جواب (ج) سے اس کا جواب بھی ظاہر ہے۔

(ھ) اگر زید کو اس کا اقرار ہے یا اس پر شرعی شہادت موجود ہے، تو چوری ہے، خریدے ہوئے مال کی آمدنی سے چندہ نہ لیا جائے، اور بغیر ثبوت کے شبہ نہ کیا جائے۔ (و) جواب (الف وج) سے اس کا جواب معلوم ہوسکتا ہے۔ (ز) اگر وہ ثواب سمجھ کر دے اور یہ اندیشہ نہ ہو کہ وہ اس کے نتیجہ میں کوئی غلط مقصد حاصل کرے گا تو لینا درست ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتاویٰ محمودیہ عنوان ''چندہ کا بیان'' کے تحت،

كاسب الحرام اهدى اليه أو اضافه وغالب ماله حرام لايقبل ولايأكل، عالمگيری كوئٹه ج۵/ص۳۴۳، الباب الثانی عشر فی الهدايا والضيافات، كتاب الكراهية، بزازيه علی الهنديه كوئٹه ج۶/ص ۳۶۰، كتاب الكراهية، الرابع فی الهدية، مجمع الانهر ج۴/ص ۱۸۶، كتاب الكراهية، فصل فی الكسب، بيروت.

حرام وحلال مخلوط مال سے دعوت قبول کرنا

سوال:۔ اگر کسی آدمی کے پاس آدھا مال حلال ہے اور آدھا مال حرام ہے تو اس کی دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی دعوت سے اجتناب چاہئے [1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اگر کسی آدمی کے پاس ایک حصہ مال حلال ہو تو اس کی دعوت قبول کرنا کیسا ہے

سوال:۔ اگر کسی آدمی کے پاس ایک حصہ مال حلال ہے اور دو حصے مال حرام ہے تو ایسے شخص کی دعوت قبول کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی دعوت قبول کرنا منع ہے، ہاں اگر ایسا آدمی حلال مال سے دعوت کرے، تو اس کا

---

[1] گنجائش اس صورت میں ہوتی ہے جبکہ اکثر مال حلال آمدنی سے ہو اور جب آدھا حلال اور آدھا حرام ہے تو اکثر مال حلال آمدنی کا نہیں ہوا اس لئے وہ قابل اجتناب ہے۔

"ان كان غالب ماله حلالاً لابأس بقبول هديته والا كل منها كذافي الملتقط" (عالمگیری ج۵/ص۳۴۳/ الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، كتاب الكراهية) بزازيه على الهنديه كوئٹه ج۶/ص۳۶۰، كتاب الكراهية، الرابع في الهدية، مجمع الانهر ج۴/ص۱۸۶، كتاب الكراهية، فصل في الكسب، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

قبول کرنا درست ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

حرام وحلال مخلوط مال سے دعوت قبول کرنا

سوال: ۔اگر کسی آدمی کے پاس دو حصہ مال حلال ہے اور ایک حصہ مال حرام ہے، تو ایسے آدمی کی دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً: ۔

دعوت قبول کرنے میں گنجائش ہے تنبیہاً یا احتیاطاً انکار کی بھی گنجائش ہے۔[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بھینس کے بچہ دینے اور ختنہ کی دعوت مدرّس کیلئے

سوال:۔زید ایک سودس روپیہ کی تنخواہ پر ایک مدرسہ میں مدرس ہے اور زید کے گھریلو حالات بھی بفضلہٖ تعالیٰ بہت اچھے ہیں، اب جس گاؤں میں زید پڑھاتا ہے، اس گاؤں میں یہ دستور ہے کہ اگر کسی کی بھینس نے بچہ جنا یا کسی نے اپنے لڑکے کا ختنہ کیا، پھر اس کے اچھے

---

[۱] کاسب الحرام اهدی الیه او اضافه وغالب ماله حرام لایقبل ولایأکل مالم یخبره ان ذٰلک المال اصلهٗ حلال ورثه اواستقرضه .(عالمگیری، ج۵/ص۳۴۳/الباب الثانی عشرفی الهدایا والضیافات،کتاب الکراهیة. فتاویٰ خانیه ج۳/ص۴۰۰، کتاب الحظر والاباحة مایتعلق بالضیافة مطبوعه کوئٹه. فتاوی بزازیه کوئٹه ج۶/ص۳۶۰، کتاب الکراهیة، الرابع فی الهدیة.

[۲] ان کان غالب ماله حلالاً لابأس بقبول هدیته والا کل منها (عالمگیری ، ج۵/ص۳۴۳ الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات،یجیب دعوة الفاسق والورع ان لایجیبهٗ . عالمگیری کوئٹه ، ج۵/ص۳۴۳/کتاب الکراهیة،الباب الثانی عشرفی الهدایا.

ہونے کے بعد مصلی کی دعوت کرتا ہے، آیا زید بھی اس دعوت کو مصلی بن کر کھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ دعوت اظہار مسرت اور شکرانہ کے طور پر ہے امام وغیرہ امام امیر وغریب سب کے لئے اس کا کھانا درست ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

متمول آدمی کا نیاز کے کھانے میں شریک ہونا

سوال:۔ اس اطراف وجوانب میں دستور ہے، بلفظ نیاز یا اللہ نام کا اکثر بیشتر گاؤں میں دعوت کی شکل میں لوگ غلہ وغیرہ جمع کر کے امیر وغریب کھانا کھاتے ہیں، کیا متمول لوگوں کا ایسی چیزوں میں شریک ہونا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

متمول آدمی کو ایسے کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] لاینبغی التخلف عن اجابة الدعوة العامة کدعوة العرس والختان ونحوهما (عالمگیری ج۵/ص۳۴۳ الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات، کتاب الکراهیة) شامی زکریا ج۹/ص ۵۰۱، کتاب الحظر والإباحة فصل فی الأکل، مسلم شریف ج ۱/ص ۴۶۲، کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة، مطبوعه سعد دیوبند.

[۲] اذ مصرف النذر الفقراء وقدوجد ولایجوز أن یصرف ذلک الیٰ غنی غیر محتاج الیه ولالشریف منصب لانه لایحل له الأخذ مالم یکن محتاجا فقیراً الخ، طحطاوی علی المراقی ص ۵۷۱، کتاب الصوم، باب مایلزم الوفاء به، مطبوعه مصری، بحر کوئٹه ج ۲/ص ۲۹۸، قبیل باب الاعتکاف. شامی زکریا ج۳/ص۴۲۷، کتاب الصوم، مطلب فی النذر الذی یقع للاموات.

اللہ کے نام کے کھانے میں مالدار کی شرکت

سوال:۔ زید بکرا ذبح کرتا ہے اور مالداروں کی دعوت کرتا ہے، جب ان سے دریافت کیا جاتا ہے، یہ چیز صدقہ یا خیرات کی ہے یا کسی اور چیز کی؟ تو بتاتے ہیں صرف اللہ نام کا اس اللہ نام کی تفسیر کیا ہے اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے؟ شرح وبسط کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عامۃً یہ کام رفع بلا کے لئے یا کسی کے ایصال ثواب کے لئے کیا جاتا ہے، اگر زید کا مقصد بھی یہی ہے تو مالداروں کو اس سے بھی بچنا چاہئے[1] دوست واحباب کو کھلانا بھی اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا ذریعہ ہے، اگر یہ مقصود ہے تو امیر وغریب کسی کو اس سے پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۶/ ۹۲ھ

مہمان کا دسترخوان سے کسی کو کچھ دینا

سوال:۔ مہمان کسی دوسرے کو کھانے کے لئے بلاسکتا ہے یا نہیں، اسی طرح کتے، بلی

[1] اذ مصرف النذر الفقراء وقدوجد ولایجوز أن یصرف ذلک الیٰ غنی غیرمحتاج الیه ولالشریف منصب لانه لایحل له الأخذ مالم یکن محتاجا فقیراً الخ، طحطاوی علی المراقی ص ۵۷۱، کتاب الصوم، باب مایلزم الوفاء به، مطبوعه مصری، بحر کوئٹه ج ۲/ص ۲۹۸، قبیل باب الاعتکاف. شامی زکریا ج۳/ص۴۲۷، کتاب الصوم، مطلب فی النذر الذی یقع للاموات الخ.

[2] النفل یجوز للغنی کمالها شمی واما بقیة الصدقات المفروضة والواجبة کالعشر والکفارات والنذور وصدقة الفطر فلایجوز صرفها للغنی لعموم قولهٖ علیه السلام لاتحل صدقة لغنی خرج النفل منها لان الصدقة علی الغنی هبة .البحرالرائق، ج ۲/ص ۲۴۵/ باب المصرف، مطبوعه کراچی ،بدائع الصنائع ،ج ۲/ص ۱۵۷/زکریا دیوبند. درمختار علی الشامی زکریا ج۳/ص ۳۰۰، باب المصرف.

وغیر کو دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

میزبان کی اجازت ہو تو درست ہے ورنہ نہیں[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

برادرانہ دعوت میں کسی فرد کا بکرے کے گوشت کا مطالبہ

سوال:۔ زید ایک منظّم برادری کا فرد ہے، زید کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے یہاں ہر تقریب کے موقعہ پر اہل برادری کو بکرے کا گوشت کھلایا ہے، اس لئے میں جہاں بھی برادرانہ دعوت میں شریک ہوں گا تو بکرے ہی کا گوشت کھاؤں گا، زید کی دوسری شرط یہ بھی ہے کہ اگر ہمارے جوار کے کسی فرد نے کسی برادرانہ دعوت میں شرکت کی اور بڑے گوشت کا استعمال کیا تو اس کو بطور جرمانہ چالیس کلو گوشت بکرے کا مع اس کے تمام لوازمات مثلاً آٹا، چاول ادا کرنا ہوگا، زید کی اس بیجا ضد سے اتباع سنت پر کیا ضرب لگتی ہے، اور ایسے خیال کے تمام لوگوں کو شرعی حکم سے مطلع فرمائیں؟

---

[۱] ولایجوز لمن کان علی المائدة ان یعطی انسانا دخل هناک لطلب انسان اولحاجة اخری والصحیح فی هذاانه ینظر الی العرف والعادة دون التردد وکذا لایدفع الی ولد صاحب المائدة وعبده وکلبه وسنوره کذافی فتاویٰ قاضی خان الضیف اذا ناول من المائدة هرة لصاحب الدار اولغیره شیئاً من الخبز اوقلیلا من اللحم یجوز استحساناً لانه اذن عادة ولوکان عندهم کلب لصاحب الدار ولغیره لایسعه ان یناوله شیئاً من اللحم اوالخبز الاباذن صاحب البیت لانه لااذن فیه عادة (عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۴/الباب الثانی عشرفی الهدایا والضیافات، کتاب الکراهیة) المحیط البرهانی ج۸/ص ۷۴، کتاب الکراهیة، الفصل السابع عشر فی الهدایا والضیافات، مطبوعه ڈابهیل، خانیه ج۳/ص ۴۰۵، کتاب الحظر والإباحة، مطبوعه کوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) زید کا یہ مطالبہ غلط اور خلاف شرع ہے، اس نے اگر چھوٹا گوشت کھلایا ہے تو وہ قرض نہیں تھا کہ اس کا مطالبہ کیا جائے [1]۔

(۲) یہ جرمانہ شرعاً جائز نہیں حدیث پاک میں ارشاد ہے **"لایحل مال امرامسلم الا بطیب نفس منه"** [2] (الحدیث) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۶/۵/۲۹ھ

مہمان کا نمک وغیرہ میزبان سے مانگنا

سوال: ۔ مہمان کی میزبان سے مندرجہ ذیل چیزوں کی فرمائش درست ہے یا نہیں خواہ بے تکلفی ہو یا نہ ہو، نمک کم ہے تو مانگ لینا بہتر ہے، یا ایسے ہی کھالیوے، مرچ، گڑ وغیرہ بھی مانگ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جہاں ان چیزوں کے مانگنے کا عرف ہو وہاں مانگنے میں مضائقہ نہیں، اور بے تکلفی میں

---

[1] والضیافة من محاسن الشریعة ومکارم الاخلاق وحجتهم قوله صلی الله علیه وسلم جائزته یوم ولیلة **والجائزة** العطیة والمنحة والصلة فذٰلک لایکون الامع الاختیار (مرقاة، ج۴/ص ۳۹۱/ باب الضیافة. (طبع بمبئی)

[2] ورد فی حدیث ابی حرة الرقاشی عن عمه مرفوعاً رواه البیهقی فی شعب الایمان (مشکوٰة شریف، ص ۲۵۵/ باب الغصب والعاریة، مطبوعه یاسرندیم دیوبند.

ترجمہ: ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کسی آدمی کا مال اس کی خوش دلی کے بغیر حلال نہیں۔

مانگنے میں بھی حرج نہیں، صبر کرنا اول مقام ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی

مہمان کا کسی دوسرے کی تواضع کرنا

سوال:۔ مہمان کو اختیار نہیں ہے کہ دوسرے کو کھانے کے لئے بلائے یہ اختیار صرف میزبان کو ہے، یہ مسئلہ کس کتاب میں ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

مذکورہ مسئلہ درمختار میں ہے''دعاقوماً الیٰ طعامٍ وفرقهم علیٰ اخونة لیس لاهل خوان تناول اهل خوان اٰخر ولااعطاء سائل وخادم وهرة بغیراذن رب المال ولالکلب رب المنزل الا ان ینـاول الخبز المحترق للاذن عادة وتمامه فی الجوهر قدرمختار علیٰ هامش ردالمحتار[۲] ج ۴/ص ۹۱۷ ''لوگوں کو کھانے کی دعوت دی اوران لوگوں کو مختلف دسترخوان پر بانٹ دیا تو کسی دسترخوان والے کو یہ حق نہیں کہ دوسرے دسترخوان والے کو دے، اسی طرح کسی سائل اور خادم اور میزبان کی بلی کے علاوہ کسی اور کی بلی اور کتے کو چاہے وہ

---

[۱] یجب علی الضیف اربعة اشیاء اولها ان یجلس حیث یجلس والثانی ان یرضی بماقدم الیه الخ (عالمگیری ،ج۵/ص ۳۴۵/الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات کتاب الکراهیة) ولاینبغی للضیف أن یشتهی علی رب البیت الاالملح والماء ولایعیب طعامه بل ماوجد اکل وحمد وهو الادب الخ بستان العارفین ص ۴۶/الباب الخامس والخمسون فی آداب الضیافة، مطبوعه کوئٹه. بحر کوئٹه ج۸/ص ۲۰۶ ، کتاب الحظر والإباحة فصل فی البیع تحت القول وقبول هدیة العبد التاجر الخ.

[۲] الدرالمختار مع الشامی کراچی، ج۵/ص ۷۱۰/ کتاب الهبة فصل فی مسائل متفرقة، شامی زکریا ،ج۸/ص ۵۲۱/ وراجع فتاویٰ عالمگیری ،ج۵/ص ۳۴۴/ کتاب الکراهیة. المحیط البرهانی ج۸/ص ۷۴، کتاب الکراهیة الفصل السابع عشر فی الهدایا والضیافات.

میزبان ہی کا ہو کھلانے کا حق نہیں ، ہاں اگر جلی ہوئی روٹی اس کتے کو کھلا دے تو جائز ہے، کیونکہ عادۃً اس کی اجازت ہوتی ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند

اکرام ضیف

سوال:۔شریعت میں مہمان کی کیا تعریف ہے؟ اگر فاسق وفاجر مہمان ہو تو اس کی تعظیم وتکریم کرنے کا حکم ہے، پھر فاسق وفاجر سے ترک سلام وکلام کے کیا معنیٰ؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسے مہمان میں جب دو حیثیت ہوں ایک مہمان ہونے کی دوسرے فاسق ہونے کی ، تو پہلی حیثیت سے حق مہمانی ادا کیا جائے ،اور اکرام کیا جائے ، دوسری حیثیت کو اس اکرام میں ملحوظ نہ رکھا جائے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دعوت میں عوام وخواص کا انتظام

سوال:۔ جمعیۃ الراعین میں یہ رسم عرصۂ دراز سے قائم ہے،جس رسم کو بوجھ کے نام سے استعمال کیا جاتا ہے،یعنی شادی وغیرہ کی تقریب میں دعوت طعام میں یا کوئی شرینی وغیرہ کی

[۱] وجاز عیادة فاسق علی الاصح لانه مسلم والعیادة من حقوق المسلمین (الدرالمختار مع الشامی کراچی، ج۶/ص ۳۸۸/ فصل فی البیع کتاب الحظر والاباحة. عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم من کان یومن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه مشکوٰة شریف ص ۳۶۴، کتاب الأطعمة، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

تقسیم کے وقت باہر سے آنیوالوں کو پانچ حصے یا دو حصے دیئے جاتے ہیں، اور دعوتِ طعام میں باہر سے آنیوالے مہمانوں کے پہلے ہاتھ دھلائے جاتے ہیں، اور کھانا بھی سب سے پہلے ہی پیش کیا جاتا ہے، اور اگر اس رسم کی ادائیگی میں کوئی لغزش ہوجائے تو پنچایتی نظام شروع ہوجاتا ہے، اور جھگڑے فساد برپا ہوجاتے ہیں، لہٰذا کچھ اہل علم حضرات کا یہ کہنا ہے کہ دسترخوان پر سب کو برابر سمجھا جائے، اور سب کو برابر حصے تقسیم کئے جائیں، تو وہ لوگ جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ رسم عربوں کی ہے، اور یہ رسم اسلامی اصول کے مطابق ہے، لہٰذا آپ قرآن اور سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں جواب سے مطلع کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عام دعوت میں ایک دسترخوان پر یہ تفریق مناسب طریقہ نہیں، دسترخوان اگر جداگانہ ہوں مثلاً ایک کمرہ میں مخصوص لوگوں کو بلاکر علیحدہ مخصوص کھانا کھلا دیا جائے، اور عام دسترخوان پر دوسری قسم کا کھانا ہو تو اس میں مضائقہ نہیں[1] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات ثابت ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۲/۸ھ

---

[1] عن میمون بن ابی شبیب ان عائشة مربها سائل فاعطته کسرة ومربها رجل علیه ثیاب وهیئة فاقعدته فاکل فقیل لها فی ذلک فقالت قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انزلوا الناس منازلهم (ابوداؤد ج۲/ص ۶۶۵/ باب فی تنزیل الناس منازلهم کتاب الادب) وراجع عون المعبود ج۴/ ص ۴۱۱، مطبوعه نشر السنة ملتان، والبذل ج۵/ص ۲۴۷، مطبوعه یحیوی سهارنپور.

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک سائل گذرا پس انہوں نے اس کو ایک ٹکڑا دیدیا اور ایک دوسرا شخص ان کے پاس سے گذرا جس پر کپڑے اور اچھی ہیئت تھی، پس انہوں نے اس کو بٹھایا پھر اس نے کھایا تو ان سے اس کے بارے میں عرض کیا گیا کہ ایسی تفریق کیوں کی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو ان کے مقام پر اُتارو۔

نامحرم عورتوں کی ضیافت

سوال:۔ ایک متقی پرہیزگار کے یہاں کچھ عورتوں نے جن کا پیشہ کمپنیوں میں ناچنا گانا ہے، موصوف کی رہائش گاہ پر جانے کی خواہش ظاہر کی، موصوف نے جانے کی اجازت بذریعہ دوسرے بچوں کے دلوادی، موصوف نے اپنے متعلقین مستورات کو ہدایت کردی کہ ان عورتوں کی خاطر تواضع ناشتہ چائے وغیرہ سے کریں، اس موقع سے کوئی بھی غیر محرم یا موصوف ان کی خاطر تواضع میں شامل نہیں تھے، اس موقع سے ان عورتوں کو احساس جرم وکمتری بزبان خود ظاہر ہوئی ان عورتوں نے کہا کہ کیا کریں پیٹ کیلئے ایسا کرتے ہیں، بعض نے کہا کہ ہم لوگ اپنی بچیوں اور بچوں کی شادیاں اس پیشہ کی وجہ سے جو کسی شریف کے گھر نہیں ہوسکتیں، کیا ان عورتوں کا موصوف کے یہاں جانا موصوف کے لئے جرم یا گناہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً!

ان متقی صاحب نے ان عورتوں کو اپنے مکان پر بلایا نہیں، بلکہ وہ خود گئی ہیں، اور ان کی تواضع اس طرح کی گئی کہ وہ خود ان کے ساتھ شریک نہیں ہوئے، اور کوئی نامحرم شریک نہیں ہوا، اس طرز سے ایسا اثر پڑا کہ ان کو اپنے جرم کا احساس ہوا، کیا بعید ہے کہ حق تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق دے اور اصلاح فرمادے، گو اہل دنیا کی نظر میں یہ چیزیں موجب اعتراض ہوسکتی ہیں، لیکن ان صاحب کے لئے اس میں کیا گناہ ہے، جبکہ اصلاح کے لئے یہ طرز اختیار کیا گیا ہو، مگر ایسی عورتوں کے مفاسد سے تحفظ بھی لازم ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں منافقین ومشرکین بھی آتے تھے، اور اخلاقِ فاضلہ کا مشاہدہ کرکے بہت

[1] عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضافه ضيف وهو كافر فامر له بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم اخرى ثم اخرى حتى شرب سبع شياه ثم انه اصبح فاسلم فامر له بشاة فشرب حلابها. (مسلم، ج ۲/ص ۱۸۶/ كتاب الاشربة) (باقی اگلے صفحہ پر)

متأثر ہوتے تھے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸/۱/۹۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸/۱/۹۳ھ

غیر عالم دعوت کرے عالم کی اور یہ کہدے کہ یہ کھانا حرام کا ہے

سوال:۔کوئی سودخوار اگر کسی عالم کی دعوت کرے اوراس عالم کے سامنے یہ کہے یہ حرام مال ہےاس سے تمہاری دعوت کررہاہوں ،تم کھانا چاہوتو کھاؤ؟ عالم نے کہا یہ تم پرحرام ہے ہم پرحلال ہے،اگراس کے حلال کا فتویٰ عالم جاری کرے گا،تو وہ گنہگار ہوگا یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حرام کے متعلق حلال ہونے کا فتویٰ دینا سخت گناہ ہے[۱] کسی عالم ربانی سے ہرگز اس کی

(بقیہ صفحۂ گذشتہ) "واخرج الطبرانی وابونعیم عن جهجهاه الغفاری رضی الله عنه قال قدمت فی نفرمن قومی یریدون الا سلام فحضروا مع رسول اللهﷺالمغرب الخ (ضیافة الاضیاف الواردین فی المدینة.حیاة الصحابة ،ج ۲/ص ۱۸۳ ، مطبوعه دهلی، فتح الباری، ج ۱۰/ص ۶۷۵/ کتاب الاطعمة)، باب المؤمن یأکل فی معی واحد الخ، مطبوعه نزار مصطفیٰ الباز مکة المکرمة.

ترجمہ:۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص مہمان بنااوروہ کافرتھا،پس آپ نے اس کے لئے بکری کے دوہنے کاحکم فرمایاتواس کیلئے بکردوہی گئی،پس اس نے اس کا دودھ پیالیا،پھراس طرح کیے بعد دیگرے سات بکریوں کادودھ پی لیا،پھرجب صبح ہوئی تووہ مسلمان ہوگیا،پس اس کیلئے بکری دوہنے کاحکم فرمایاتوپھروہ ایک ہی بکری کےدودھ سے شکم سیرہوگیا۔(مسلم شریف)

طبرانی وابونعیم نے جہجاہ غفاری سے روایت کی ہے کہ میں اپنی قوم کے کچھ نفرکے ساتھ آیا،جومسلمان ہونا چاہتے تھے،پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغرب میں حاضرہوئے۔الی اخرہٖ۔

(صفحۂ ہٰذا) [۱] اذااعتقد الحرام حلالاً فان کان حرمته لعینه وقد ثبت بدلیل قطعی یکفر والا فلا بأن کان حرمته لغیره الخ شرح فقه اکبر ،ص ۱۸۶/ (مطبوعه رحیمیه دیوبند) بحث الاستحلال کفر، مجمع الانهر ج ۲/ص ۵۱۱، کتاب السیر والجهاد، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، عالمگیری ج ۲/ص ۲۷۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین.

توقع نہیں کی جاسکتی، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ ایک غیر عالم ایک چیز کوحرام سمجھتا ہے، لیکن ماہر عالم جانتا ہے کہ یہ حرام نہیں اس لئے کہ وہ اس کی لم اور کنہ سے واقف ہے، غیر عالم کا ذہن وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حررہ العبد محمود عفی عنہ مدرسہ دارالعلوم دیو بند ۸۶/۲/۱۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیو بند ۸۶/۲/۲۰ھ

جواب درست ہے: سید مہدی حسن غفرلہٗ ۸۶/۲/۲۰ھ

دعوت میں کھانا اجازت سے شروع کیا جائے

سوال:۔ چند آدمی کھانا کھانے بیٹھے تو سب کے ساتھ شروع اور سب کا ایک ساتھ اٹھنا ضروری ہے کہ نہیں یا جس کے سامنے آئے وہ بلا انتظار وغیرہ کھائے، اور بعد کھانے کے بلا انتظار اٹھ کر چلا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر کسی نے مدعو کیا ہے تو اس کی اجازت سے شروع کرنا چاہیئے ورنہ انتظام میں خلل پڑتا ہے اور اس کو پریشانی ہوتی ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

الجواب صحیح محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیو بند

---

[1] قال الفقیه ابو اللیث رحمه الله تعالیٰ یجب علیٰ الضعیف اربعة اشیاء اولها ان یجلس حیث یجلس والثانی أن یرضی بماقدم الیه والثالث ان لایقوم الا باذن رب البیت والرابع ان یدعوا له الخ عالمگیری ج۵/ص ۳۴۴، کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر الخ، مطبوعه کوئٹه، بحر کوئٹه ج۸/ص ۲۰۶، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، بستان العارفین ص ۴۶، الباب الخامس والخمسون فی اٰداب الضیافة، مطبوعه کوئٹه.

کام سیکھنے کے لئے دوست واحباب کے اصرار پر مٹھائی

سوال:۔زید درزی کا کام سیکھنا چاہتا ہے، ماسٹر کہتا ہے کہ مٹھائی کھلاؤ کام سیکھنے کے لئے کچھ مٹھائی یا خورد ونوش عندالشرع کھلانا جائز ہے یا نہیں؟ یا دوست احباب بعض مرتبہ کہتے ہیں کہ مٹھائی کھلاؤ اب وہ بے چارہ قرض لے کر کے کھلاتا ہے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس ماسٹر کو کام سیکھانے کے لئے استاذ بنایا جاتا ہے، اس کو خوش کرنے کے لئے مٹھائی کھلانا کچھ اور ہدیہ دینا شرعاً درست ہے کوئی حرج نہیں، جن دوستوں سے بے تکلفی کا تعلق ہوتا ہے، اگر وہ اصرار بھی کریں تو رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے، بلکہ خوشی سے ان کو کھلا دینا چاہئے، البتہ کھانے والے کو چاہئے کہ یہ حدیث ذہن میں رکھے اور اس پر عمل کرے "**لا یحل مال امرأ مسلم الا بطیب نفس منه**"[1]، یعنی بغیر خوش دلی کے کسی مسلمان کا مال کھانا حلال نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۷/۸/۱۴۰۰ھ

جہاں عزت کا خطرہ ہو وہاں کھانے کے لئے جانا

سوال:۔ ایک موقع پر برادری کے لوگ اکٹھے ہوئے اور کھانا وغیرہ سامنے رکھا گیا، اور ایک شخص جو چودھری تھا، اس نے کہا محفل سے چور ڈھور نکل جائے، بلکہ بعض آدمی کو تو کھانا چھین کر نکال دیا، چور ڈھور اسے کہتے ہیں جو ایک پارٹی سے نکل کر دوسری پارٹی میں چلا جائے، پھر اس شخص سے ایک سو پچیس روپیہ لے کر پارٹی میں لیتے ہیں، لہٰذا ایسی محفل میں

---

[1] مشکوٰۃ شریف، ص ۲۵۵/ باب الغصب، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس شخص کو عزت کا خطرہ ہو وہ نہ جائے[1] جو اس کھانے کا مستحق نہ ہو وہ نہ جائے[2] ایک دو آدمی کی وجہ سے سب سے کھانے کو منع نہیں کیا جائے گا، اس طرح ذلیل کرنا اور ہاتھ سے کھانا لے کر اس کو نکال دینا نہایت غلط اور کمینی حرکت ہے۔[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹/۲۰/ ۹۷ھ

کھیت پر خوشی میں دعوت کرنا

سوال:۔ (۱) میں ایک کاشتکار ہوں، آراضی دیہات میں ہے، اس مرتبہ فصل اچھی ہوئی ہے، میں اس شکرانے میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بہت کچھ دیا ہے، اپنے کھیت میں مقامی اور غیر مقامی احباب کو کھانا کھلانا چاہتا ہوں، ایک صاحب نے مجھ پر

---

[1] لاینبغی للمؤمن أن یذل نفسه (الحدیث) ترمذی شریف، ج۲/ص ۵۹/ اٰخر ابواب الفتن، مطبوعه رشیدیه دهلی)

ترجمہ:۔ مؤمن کیلئے مناسب نہیں ہے کہ اپنے آپ کو ذلت میں ڈالے۔

[2] لایحل مال امرأ الا بطیب نفس منه (مشکوٰة شریف، ص ۲۵۵/ کتاب الغصب، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

ترجمہ:۔ کسی آدمی کا مال اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں ہے۔

[3] المسلم اخو المسلم لایظلمه ولایخذ له ولایحقره (مشکوة شریف، ص ۴۲۲/ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

ترجمہ:۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہ کرے نہ اس کو رسوا کرائے، اور نہ اس کو ذلیل سمجھے۔

اعتراض کر دیا کہ تمہارا فعل مماثل مشرکین ہے، کیونکہ مشرکین بھی فصل کاٹتے وقت بکرا کاٹ کر فصل پیداواری پوجا کرتے ہیں، لہٰذا وہ صاحب دعوت قبول کرنے سے انکار کر رہے ہیں ،حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ میرے اس فعل کا تعلق مشرکین کے عمل سے نہیں ہے، حقائق سے خلاف صرف ظن پر چل رہے ہیں، اور تقویٰ کی آڑ لے رہے ہیں، اور اس پر مصر ہیں کہ کھیت پر کھانا نہ کھلایا جائے، نیز انہوں نے اپنی ذہنی مفروضات کو بھی قلمبند کیا ہے، جو اس کے ساتھ منسلک ہے، براہِ کرم ان کو بھی ملاحظہ فرما کر رہبری فرمائیں، میری نیت وعمل ان تمام افعال مشرکانہ سے بری اور صاف ہے۔

(۲) مکرمی ومحترمی! عرض تحریر ہے کہ احقر کے اور احقر کے ایک عزیز ومحسن کے درمیان ایک طعام کے سلسلہ میں اختلاف رائے ہے، جس کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے، جناب والا سے درخواست ہے کہ از روئے شرع اس مسئلہ میں صحیح رہبری فرمائیں؟

یہاں پر بروقت تیاری فصل جس کو کھلے کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، جس وقت کھلا کیا جاتا ہے، اس وقت مشرکین بکرا ذبح کرتے ہیں، جس کی عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی، اور اس کو پکا کر کھیت میں کھانا کھلاتے ہیں، مشرکین کا یہ عقیدہ ہے کہ جس زمین سے فصل حاصل کی گئی ہے، اس زمین میں بکرا ذبح کرنا اور کھلانا ضروری ہے، ورنہ آئندہ فصل کم ہوگی، یا دیگر نقصان ہوگا، بروقت نہ کرسکیں تو جب بھی موقع ہو، بہر حال کرنا ضروری ہے، اور اس پر عمل ہوتا ہے، اکثر مسلمان زمیندار بھی اس کی نقل میں بکرا کھیت میں ذبح کرتے ہیں،

اور وہیں پکا کر کھانا کھلاتے ہیں، البتہ پوجا نہیں کرتے، اور ان کے عقائد کا حال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، مگر وہ اس بات پر آمادہ نہیں ہوتے کہ بکرا ذبح کرنے کے بجائے گوشت بازار سے خرید کر پکائیں، اور نہ اس بات پر کہ گھر پر پکا کر کھلائیں، بلکہ وہ قربانی کا نام دیکر بکرا ذبح کرنا ضروری سمجھتے ہیں، اور کھیت ہی میں کھلانا ضروری سمجھتے ہیں، اور اسی پر عمل کرتے ہیں، اس کے خلاف عمل کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے، مذکورہ بالا صورت مشابہت بالمشرکین ہے

یا نہیں اور ایسے طعام سے پرہیز کرنا چاہئے یا نہیں؟ صورت حال یہ ہے کہ احقر کے عزیز ومحسن جناب محمد مصطفیٰ خاں صاحب جو مسلم لیڈر بھی رہ چکے ہیں، اور وکیل بھی ہیں، دین کا علم بھی رکھتے ہیں، پابند صوم وصلوٰۃ بھی ہیں، اور زمیندار بھی ہیں، اور جس موضع میں ان کی زمین ہے وہاں پر مقتدیٰ بھی ہیں، عقائد بھی درست ہیں، لیکن اس کے باوجود پھر بھی اسی طریقۂ مذکورہ پر کھانا کھلانا چاہتے ہیں، اور طریقہ مذکورہ کو اپنی خواہش ظاہر کرتے ہیں، اور یہ استدلال کرتے ہیں کہ میرے عقائد درست ہیں، اور طریقہ مذکورہ پر کھلانا میری خواہش ہے اور اس خواہش پر کوئی شرعی پابندی نہیں ہے، اور مجھ کو ان کے اس استدلال سے اختلاف ہے، میرے خیال میں طریق مذکور پر کھانا کھلانا ضرور مشابہت رکھتا ہے، معمولی تبدیلی سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اس لئے میں اس طعام سے پرہیز کرتا رہا ہوں، ایسے طعام سے پرہیز کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور میرا یہ خیال کہ مذکورہ طریقہ پر طعام مشابہت بالمشرکین ہے، صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) شکرانہ میں فقراء کو صدقہ دینا اور احباب کو کھلانا سب کچھ درست اور باعث خیر وبرکت ہے، خواہ کھیت میں ہو، خواہ مکان پر ہو، بکرا ذبح کر کے ہو یا گوشت خرید کر ہو[۱] لیکن جہاں پر مشرکین کا ایک عمل جاری وشائع ہو، ایک مسلم کو عقیدہ صحیح ہونے کے باوجود شرک سے بچ بچ کر بھی ان کا طرز اختیار نہیں کرنا چاہئے[۲] کھیت میں کھانا پکنے اور کھلانے پر ہی اصرار

[۱] عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه عليه وسلّم مانقصت صدقة من مال الخ (مشكوٰة ص۱٦٧، باب فصل الصدقة، طبع ياسرنديم ديوبند) بل تزيد اضعاف مايعطی منه بان ينجبر بالبركة الخفية أو بالعطية الجليلة أو بالمثوبة العلية (مرقاة ج۲/ص ۱۷۱، باب فصل الصدقة، الفصل الاول، طبع بمبئی)

[۲] من تشبه بقوم فهو منهم ،مشكوٰة شريف ص ۳۷۵/ كتاب اللباس، الفصل الثانی، قال الطيبی هذا عام فی الخلق والخلق والشعار الخ مرقات ج۴/ص ۱۳۱/ (مطبوعه بمبئی) كتاب اللباس، الفصل الثانی.

(باقی اگلے صفحہ پر)

کیوں ہے، آپ مکان پر پکوا کر بھی کھلا سکتے ہیں، شادی وغیرہ کی تقریبات میں مکان پر ہی پکواتے اور کھلاتے ہیں، اس لئے کھیت پر نہ پکوائیں، نہ کھلائیں، دوسرے ہمراہ والے فتوے میں صدقے کے کچھ طرق لکھدیئے ہیں ان کو بھی ملاحظہ کرلیں، اس طرح لوگوں کے سوئے ظن اور اعتراضات سے بھی امن ہوجائیگا، اور مقصد بھی حاصل ہوجائیگا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۰/۴/۹۵ھ

(۲) اس طریقہ کا اختیار کرنا مشرکین کے اتباع میں ہے، اگرچہ جزئی فرق کرلیا جائے، جس چیز کو شریعت نے لازم قرار نہیں دیا اس کو لازم سمجھنا، یا لازم کی طرح اس پر عمل کرنا شرعاً درست نہیں، اس سے پرہیز لازم ہے[۱] صدقہ کرنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ غریبوں، بیواؤں، یتیموں کی ضروریات پوری کی جائیں، کھانے کپڑے وغیرہ جس چیز کی ان کو ضرورت ہو وہ ان کو دی جائے، بچوں کے لئے دینی تعلیم کا انتظام کیا جائے، ضعیفوں، اپاہجوں کے لئے مستقل وظیفہ مقرر کردیا جائے، صدقہ جاریہ ہو تو اور بہتر ہے، مثلاً جہاں پانی کی ضرورت ہو کنواں بنوادیا جائے، یا نل لگوادیا جائے، مسجد میں صفوں کا انتظام کردیا جائے، دینی

(بقیہ صفحۂ گذشتہ) ابوداؤد ص ۵۵۹، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، سعد بکڈپو دیوبند، المسلم إذا هدى يوم النيروز إلى مسلم آخر شيئا ولم يرد به تعظيم ذلك اليوم ولكن جرى على ما اعتاده بعض الناس لايكفر لكن لاينبغي له أن يفعل ذلك ويفعله قبله أو بعده كي لايكون تشبيها بأولئك (بزازيه على الهنديه كوئٹه ج ۶/ص ۳۳۳، كتاب الفاظ تكون اسلاماً أو كفراً الخ السادس في التشبيه) الدر مع الشامي كراچي ج ۶/ص ۷۵۴، مسائل شتى.

(صفحہ ہٰذا) [۱] فكم من مباح يصير بالالتزام من غير لزوم والتخصيص من غير مخصص مكروهاالخ سباحة الفكر، ص ۷۲/ (مطبوعه دهلی) مرقاة ج ۲/ص ۱۴، باب الدعاء في التشهد، الفصل الاول، طبع بمبئی، سعايه ج ۲/ص ۲۶۵، باب صفة الصلوة، قبيل فصل في القراءة، سهيل اكيڈمی لاهور.

مدارس میں قرآن کریم، دینی کتب خرید کر وقف کردیں، یہ صورتیں مشابہت سے بھی پاک صاف ہیں، اور التزام مالا یلزم بھی ان میں نہیں اور اجر وثواب کی بھی مستوجب ہیں۔

فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۴/۹۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب سوم: حلال وحرام جانور کے احکام

فصل اول:- حلال جانور

خرگوش کی حلت

سوال:- خرگوش کی کوئی قسم حرام بھی ہے یا کل حلال ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وحل غراب الزرع الذی یاکل الحب والارنب اھ[1] درمختار۔ اس سے معلوم ہوا کہ خرگوش حلال ہے فقہاء اتنا ہی ذکر فرماتے ہیں اگر کوئی خاص نوع مشتبہ ہوتو اس کے حالات معلوم ہونے پر حکم معلوم ہوسکتا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: عبد اللطیف مظاہر علوم

صحیح سعید احمد غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

---

[1]......درمختار مع الشامی کراچی ص۳۰۷ج۶ کتاب الذبائح، مجمع الأنھر ص۱۶۲ ج۴ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکلہ وما لا یحل، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، ھدایۃ ص ۴۴۱ ج۴ کتاب الذبائح، مطبوعہ تھانوی دیوبند.

خرگوش کی حلت

سوال:۔ خرگوش کھانا کیسا ہے یہ جولوگ کہتے ہیں کہ بلی جیسے پیر والا خرگوش کھانا جائز نہیں اس کی کوئی اصل ہے یا نہیں کیا دونوں طرح کے خرگوش کھانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

دونوں قسم کا خرگوش حلال ہے پیر اگر دو قسم کے ہوں لیکن غذا سب کی ایک ہی ہو اسی پر مدار ہے[1]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

امریکن گائے کے دودھ اور گوشت کا استعمال

سوال:۔ امریکن گائے ہے کیا اس کے دودھ پینے میں خرابی ہے یا نہیں اگر امریکہ گائے کو ہندوستانی بیل سے گابھن کرالیتے ہیں یا برعکس تو کیا ایسی صورت میں خرابی ہوگی یا نہیں واضح فرمائیں تاکہ اس سے اجتناب کیا جائے اگر بیل ہو امریکی تو کیا اس کو کام میں لاسکتے ہیں یا نہیں یعنی ہل وغیرہ بہاسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ حامداً ومصلیاً!

جب کہ یہ گائے صورت وغذا وغیرہ کے اعتبار سے گائے ہے تو اس کا دودھ پینا اور اس کا

---

[1] وحل غراب الزرع الذی یاکل الحب والارنب والعقعق (شامی کراچی ص۳۰۷ ج۶، کتاب الذبائح. ولا بأس باکل الارنب لان النبی ﷺ اکل منه حین اهدی الیه مشویا وامر اصحابه رضی الله عنهم بالاکل منه، هدایه ص۴۴۱ ج۴ کتاب الذبائح، مجمع الأنهر ص۱۶۲ ج۴ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکله وما لایحل، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

گوشت کھانا اوراس سے نسل حاصل کرنا اورہل وغیرہ کے کام میں لانا سب درست ہے[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۱/۲/۲۹ھ

جس گائے کا بچہ مرگیا ہواس کا دودھ

سوال:۔ جس گائے کا بچہ مرگیا ہو اس کا دودھ پینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز ہے۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/رج ۱/۶۷ھ

بے گابھن بکری کے دودھ کا حکم

سوال:۔ ایک بکری گابھن نہیں ہے مگر اچانک اس کے تھنوں میں دودھ آ گیا اور ڈیڑھ کلو دودھ دیا، تو اس دودھ کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی بکری کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۹۰/۳/۵ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، ۹۰/۳/۵ھ

۱؎ لان المعتبر فی الحل والحرمة الام فیما تولد من ماکول وغیر ماکول الخ، شامی زکریا ص ۹/۴۴۲، کتاب الذبائح، شرح منظومه ابن وهبان ص ۲/۱۴۴، فصل من کتاب الصیود والذبائح، مطبوهع الوقف المدنی الخیری دیوبند، فتاوی نظامیه اندوریه ص ۱/۴۲۳،

۲؎ لبن المأکول حلا، شامی زکریا ص۳۸ ج۱۰ کتاب الاشربة وشامی کراچی ص۴۵۶ ج۶، کتاب الاشربة خانیة ص ۲۳۱ ج۳ کتاب الاشربة، مطبوعه کوئٹه. (حاشیہ:۳/اگلے صفحہ پر)

جس جانور کو ناجائز پتے کھلائے اس کے دودھ اور گوشت کا حکم

سوال:۔ مالک کی اجازت کے بغیر بعض لوگ پتے توڑ کر لاتے ہیں اور ان کو لوگ خرید کر اپنے جانوروں کو کھلاتے ہیں۔ ان جانوروں کا دودھ پینے اور ان کی قربانی اور عقیقہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بغیر اجازت مالک کے پتے توڑنا اور فروخت کرنا منع ہے[۱] ایسے لوگوں سے پتے خریدنا بھی منع ہے[۲] (اجازت کے لئے اتنا بھی کافی ہے۔ کہ مالک کو معلوم ہو اور وہ منع نہ کرے) لیکن جس جانور کو یہ پتے کھلائے اس کا دودھ گوشت، حرام نہیں۔[۳]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) [۳] اللبن انما یتصور ممن تتصور منه الولادة (بحر، کوئٹه ص ۲۲۹ ج۳ کتاب الرضاع، شامی زکریا ص ۴۱۱ ج۴ کتاب الرضاع، مجمع الأنهر ص۵۵۵ ج۱ کتاب الرضاع، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱]......لا یجوز التصرف فی مال غیره بلا اذنه ولا ولا یته (درمختار مع الشامی کراچی ص ۲۰۰ ج۶ کتاب الغصب، مطلب فیما یجوز من التصرف بمال غیره بدون اذن صریح، الأشباه والنظائر ص۱۵۷، کتاب الغصب، الفن الثانی، مطبوعه اشاعة الاسلام دهلی، قواعد الفقه ۱۱۰، مطبوعه دار الکتاب دیوبند.

[۲]......إن علم أن العین التی یغلب علی الظن أنهم اخذوها من الغیر بالظلم قائمة وباعوها فی الأسواق فانه لا ینبغی شراء ها منهم وإن تداولته الأیدی، (**بقیه اگلے صفحه پر**)

ناجائز چارہ کھانے والی بکری کا گوشت

سوال:۔ جس بکری کو مالک دن میں غیر کی زراعت میں چھوڑ دیتا ہے اس کو غیر کی زراعت سے نہیں روکتا اوراس کی اکثر غذا غیر کی زراعت ہے ایسی بکری کا گوشت کھانا کیسا ہے؟ حلال ہے یا حرام اوراس کا یہ فعل کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ فعل گناہ ہے[1] اور بکری کا گوشت حلال ہے۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

بے بیائی بکری کا دودھ

سوال:۔ ایک بکری نوعمر پاٹھ بکرے سے جفتی ہوئی بعد جفتی ہونے کے وہ بکری گابھن

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) طحطاوی علی الدر المختار ص ۱۹۲ ج ۴ کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، مطبوعہ دار المعرفة بیروت، شامی زکریا ص ۳۰۰/۷، باب البیع الفاسد، قبیل مطلب الحرمة تتعدد.

۳؎...... مستفاذ: کما حل اکل جدی غذی بلبن خنزیر لان لحمه لا یتغیر وما غذی به یصیر مستهلکا لا یبقٰی له اثر (درمختار مع الشامی کراچی ص ۳۴۱ ج ۶ کتاب الحظر والاباحة)

(صفحہ ہذا) ۱؎ ......لا یجوز التصرف فی مال غیرہ بلا اذنه ولا ولایته (درمختار مع الشامی کراچی ص ۲۰۰ ج ۶ کتاب الغصب، مطلب فیما یجور من التصرف بمال الغیر بدون اذن صریح، الأشباہ والنظائر ص ۱۵۷ کتاب الغصب، الفن الثانی، مطبوعہ اشاعت الاسلام دھلی، قواعد الفقہ ص ۱۱۰ مطبوعہ دار الکتاب دیوبند.

۲؎......کما حل اکل جدی غذی بلبن خنزیر لان لحمه لا یتغیر وماغذی به یصیر مستهلکا لا یبقی له اثر (درمختار مع الشامی کراچی ص ۳۴۱ ج ۶ کتاب الحظر والاباحة)

رہی اور نہ بیائی اور دودھ دینے لگ گئی اور دودھ بھی بہت دیتی ہے جیسے بکریاں بیانے پر دیتی ہیں۔اس کا دودھ حلال پاک ہے یا حرام جواب باصواب عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

اس کا دودھ پاک اور حلال ہے۔**اللبن انما یتصور ممن تتصور منه الولادة اھ بحر**[۱] ج۳ص۴۴۹۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور، ۵۶/۹/۱۰ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ، ۱۱/رمضان المبارک/۵۶ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

بھینس کا مصنوعی بچہ بنا کر بھینس کے سامنے کھڑا کرنا

سوال:۔ جب کسی دودھ دینے والی بھینس کا بچہ مرجاتا ہے تو وہ دودھ دینے میں پریشان کرنے لگتی ہے۔اس کی ترکیب لوگ یہ کرتے ہیں کہ مردہ بچے کی کھال نکلوا کر بھینس کے سامنے کھڑا کر دیتے ہیں۔بھینس اس کو اپنا بچہ سمجھ کر دودھ اتار لیتی ہے۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ ترتیب اور اس طریقہ سے دودھ نکالنا جائز ہے یا ناجائز؟ ایک اور ترکیب دودھ نکالنے کی لوگ یہ کرتے ہیں کہ ایسی بھینس کو بہت زیادہ ڈرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے پیشاب کے راستہ میں ہاتھ ڈالدیتے ہیں جس کی وجہ سے بہت زیادہ ڈر جاتی ہے اور پھر وہ دودھ دینے لگتی ہے۔مہربانی فرما کر دونوں صورتوں کو بیان فرمایئے کہ ان کا کیا حکم ہے؟

---

[۱]......بحر، کوئٹہ ص۲۲۹ ج۳ کتاب الرضاع، شامی زکریا ص۴۱۱ ج۴ کتاب الرضاع، النهر الفائق ص۳۰۵ ج۲ کتاب الرضاع، دار الکتب العلمیة بیروت.

الجواب حامداً ومصلياً!

مردہ بچہ کی کھال نکلوا کر اس کے سامنے کرنے سے دودھ دیتی ہے تو اس میں مضائقہ نہیں، اجازت ہے۔ اس میں نہ بھینس کی حق تلفی ہے نہ کوئی اور ناجائز بات ہے، اپنا حق وصول کرنے کی تدبیر ہے۔ جب اس طرح کام چل جاتا ہے تو اس کو بہت ڈرا کر زیادہ تکلیف کیوں دی جائے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

بھینس سے لاٹھی مار کر دودھ حاصل کرنا

سوال:۔ اس زمانہ کے گھوسی جب بھینس دودھ نہیں دیتی تو اس کو لاٹھیوں سے مار کر یا اور کسی طرح زبردستی دودھ لیتے ہیں تو کیا اس طرح زبردستی دودھ لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلياً!

اگر کوئی اور صورت دوا وغیرہ سے دودھ لینے کی نہ ہو تو بقدر ضرورت وتحمل سختی درست ہے۔ بلاضرورت اور تحمل سے زائد سختی نہیں کرنی چاہئے۔[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] والأصل ان ايصال الألم الى الحيوان لا يجوز شرعاً الا لمصالح تعود عليه الخ زيلعي ص۲۲۷ ج۶ كتاب الخنثى، مسائل شتى، البحر الرائق ص۴۸۵ ج۸ كتاب الخنثىٰ، مسائل شتى، مطبوعه الماجديه كوئٹه.

[2] ......والأصل ان ايصال الألم الى الحيوان لا يجوز شرعاً الا لمصالح تعود عليه الخ زيلعي ص۲۲۷ ج۶ كتاب الخنثى، مسائل شتى، البحر الرائق ص۴۸۵ ج۸ كتاب الخنثىٰ، مسائل شتى، مطبوعه الماجديه كوئٹه، كره كل تعذيب بلا فائدة (درمختار مع الشامی کراچی ص۲۹۶ ج۶، مطبوعه زكريا ص۴۲۷ ج۹، كتاب الذبائح،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جانور کے خریدتے وقت ہاتھ ڈالکر دیکھنا کہ گابھن ہے یا نہیں؟

سوال:- جانور کے بیوپاری یعنی بیع وشراء کرنے والے جانور کے مقامِ مخصوص میں ہاتھ ڈال کراس کے گابھن ہونے کو دیکھتے ہیں۔ یہ شرعاً کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر کوئی اور صورت اس علم کی نہ ہوتو اس کی گنجائش ہے ورنہ اس کا قبیح ہونا ظاہر ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۹۱/۳/۱۵ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

ہرن کو بکری کے ساتھ جوڑنا

سوال:- جانوروں کی نسل تبدیل کرانا کیسا ہے؟ مثلاً ہرن کو بکری کے ساتھ جوڑا کھلانا ان کے دودھ اور گوشت کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بکری اور ہرن ملاکر نسل حاصل کرنا بھی درست ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴۰۰/۱۱/۱۹ھ

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) زیلعی ص ۲۹۲ ج۵ کتاب الذبائح، مطبوعہ امدادیہ ملتان، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۳۲۶ ج۴ کتاب الصید والذبائح، الفصل الاول، مطبوعہ اصح المطابع ممبئی.

(**صفحہ ہذا**) [۱] اذا نزا ظبی علی شاۃ اهلیة فان ولدت شاۃ تجوز التضحیة بها ،بدائع الصنائع زکریا، ص ۲۰۵/ ج۴/ فصل محل اقامة الواجب، الأشباه والنظائر ص ۱۷۲ القاعدة الثانیة، مطبوعہ دیوبند، شلبی علی الزیلعی ص۷ ج۶ کتاب الأضحیة، مکتبہ امدادیہ ملتان.

مادۂ تولید بذریعہ انجکشن داخل کرنا

سوال:۔ نسل کی تبدیلی جانوروں کی بغیر نر و مادہ کی صحبت کے اس طریقہ سے کی جائے کہ نر کا مادۂ تولید اگر انسان نکالکر مادہ کی بچہ دانی میں ڈال دے اس ڈالنے کا کیا حکم ہے، پھر اس بچہ کا کیا حکم ہے، لبن ولحم کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ طریقہ خلاف فطرت ہے مگر جب کہ نر مادہ دونوں حلال ہیں تو ان کے مادہ منویہ سے پیدا شدہ بچہ حلال ہوگا اور دونوں کا لبن ولحم بھی حلال ہوگا[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۱۹/۱۱/۱۴۰۰ھ

بوڑھے بیل کو مالک نے چھوڑ دیا اس کا حکم

سوال:۔ ہماری بستی کے قریب مواضعات ہندوؤں کے ہیں وہاں کے لوگ اکثر و بیشتر قصداً ایسے جانور گائے بیل جو ناکارہ ہوجاتے ہیں اور کسی کام کے نہیں ہوتے چھوڑ جاتے ہیں جس سے کھیتیوں کو کافی نقصان ہوتا ہے۔ اگر کانجی ہاؤس میں داخل کیا جاتا ہے تو محرر لینے سے انکار کردیتے ہیں، کیا پردھان وغیرہ کی اجازت سے ذبح کیا جاسکتا ہے۔ قانوناً

---

[۱] اذا نزا الذئب علی الشاۃ یضحی بالولد اعتباراً للام (شامی زکریا، ص ۳۸۶/ ج ۱/ قبیل باب التیمم، شلبی علی الزیلعی ص ۷ ج ۶ کتاب الأضحیۃ، مکتبہ امدادیہ ملتان، الأشباہ والنظائر ص ۱۷۲ القاعدۃ الثانیۃ، إذا اجتمع الحلال والحرام.

تنبیہ:۔ جب حرام جانور کے مادۂ منویہ سے پیدا شدہ بچہ ماں کے تابع ہوکر حلال ہے تو حلال جانور کے مادہ منویہ سے پیدا شدہ بچہ بدرجۂ اولی حلال ہوگا۔

تو اجازت مل نہیں سکتی۔ان حالات میں کیا صورت کی جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پردھان سے بھی تحریراً اجازت نہیں مل سکتی۔اگر وہ لوگ تعدی کرتے ہیں اور جانوروں کو باندھ کر نہیں رکھتے اور نقصان کرتے ہیں تو جو صورت حفاظت کی مناسب ہو وہ اختیار کی جاسکتی ہے۔ان ہی کے مواضعات کی طرف واپس ہنکایا بھی جاسکتا ہے[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غیر اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے سانڈ سے گائے گابھن کرانا

سوال:۔ غیر اللہ کے نام پر یعنی رام سیب درگاہ وغیرہ کے نام پر ہندو لوگ بیل، بھینس چھوڑتے ہیں، اس کا کھانا مسلمانوں کے لئے درست ہے یا نہیں؟ اور اس سانڈ سے جو کہ غیر اللہ کے نام پر ہے مسلمانوں کو اپنی گائے اور بھینس وغیرہ کو گابھن کرانا درست ہے یا نہیں؟ اگر اس کا کھانا درست نہیں ہے تو اس سے گابھن کرانا اور بچہ پیدا کرنا کیسے درست ہوگا؟ ایک مجبوری یہ ہے کہ مسلمان کوئی سانڈ نہیں چھوڑتا، بتایئے کہ نسل کس طرح باقی رہ سکتی ہے؟

نیز مینڈک، کیکڑا، گیدڑ، بلی اور انسانوں کے بال، سانپ کا چمڑہ بیچنا یا خریدنا، اس کا پیسہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

---

[۱] وقال ابو نصر اذا ساقها الیٰ مکان یأمن علیٰ زرعه لا یضمن ایضاً الخ بزازیة علیٰ الهندیة ص۴۰۳ ج۶ کتاب الجنایات، الفصل الرابع الخ، اجناس الاول نخس الدابة، مطبوعه کوئٹه عالمگیری کوئٹه ص۵۴ ج۴ کتاب الجنایات الباب الثانی عشر فی جنایة البهائم الخ.

الجواب حامداً ومصلیاً!

غیر اللہ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور حرام ہے اس کا کھانا ہرگز جائز نہیں[۱]۔ اگر گائے وغیرہ گابھن ہوکر بچہ دے تو وہ بچہ مردار نہیں۔ مردہ مینڈک، کیکڑا، گیدڑ[۲] اور انسانوں کے بالوں کی خرید وفروخت ناجائز ہے[۳] اس کی قیمت کا پیسہ بھی جائز نہیں۔ سانپ کا چمڑا دباغت دے کر بیع کرنا جائز ہے۔ اس کا پیسہ بھی درست ہے[۴]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

---

[۱] ......حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل لغيرالله به. الآية (سورة مائدة، پ ٦ آيت: ٣، ترجمه: تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار اور خنزیر کا گوشت اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو۔ (بیان القرآن)

[۲] ......ولا يجوز بيع هوام الارض كالخنافس والعقارب والفأرة والنمل والوزغ والقنافذ والضب ولا هوام البحر كالضفدع والسرطان الخ البحر الرائق ص: ١٧٢، ج: ٦، باب المتفرقات، كتاب البيوع، مطبوعه الماجديه كوئٹه، مجمع الأنهر ص: ١٥١، ج: ٣، كتاب البيوع، مسائل شتیٰ، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، شامى زكريا ص: ٤٧٩، ج: ٧، كتاب البيوع، باب المتفرقات.

[۳] ......و(بطل بيع) شعر الانسان لكرامة الادمى (درمختار مع الشامى كراچى ص٥٨، ج٥، كتاب البيوع، مطلب الادمى مكرم شرعا ولوكافراً، البحر الرائق ص ٨١ ج٦ كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطبوعه الماجديه كوئٹه، النهر الفائق ص٤٢٨ ج٣، باب البيع الفاسد، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[۴] ......وجلد ميتة قبل الدبغ وبعده أى الدبغ يباع الا جلد انسان وخنزير وحية (قول الشارح وحية) قال ينبغى تقييده بالحية الصغيرة التى لها دم (الى قوله) والكبيرة ينبغى طهارة جلد ها بالدبغ حيث احتمله ويجوز بيعه للانتفاع به (حاشيه مع الشامى كراچى ص٧٣ ج٥ باب البيع الفاسد، مطلب فى التداوى بلبن البنت للرمدقولان، شامى كراچى ص٢٠٣ ج ١ كتاب الطهارة مطلب فى أحكام الدباغة.

بھینس میں انجکشن سے مادۂ تولید پہونچانا

سوال:۔آج کل مادہ مویشی مثلاً بھینس، گائے وغیرہ کو حاملہ کرانے کے لئے ایک نیا طریقہ انجکشن کا ایجاد ہوگیا ہے۔ بجائے نر کو ملانے کے انجکشن کے ذریعہ مادہ جانور کو حاملہ کرادیا جاتا ہے۔نر سے مادہ کو ملانے اور حاملہ کرانے میں یہ قباحت بھی ہے کہ اس میں حاملہ کرانے کی فیس یا قیمت بھی دینی پڑتی ہے، اس کے بغیر جانور نہیں ملتا۔انجکشن کے ذریعہ مادہ کو حاملہ کرانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

انجکشن کے ذریعہ مادہ حاملہ ہوجائے تب بھی اس کے دودھ یا گوشت کو ناجائز نہیں کہا جائے گا لیکن یہ طریقہ خلافِ فطرت ہے[۱]۔اس میں ایک قباحت سے بچاؤ ہے، لیکن اس انجکشن کی قیمت بھی تو دینی پڑتی ہوگی، کیا مَنِیْ کی بیع وشراء جائز ہے؟[۲] ایک شخص نے یہاں آکر بیان دیا کہ میری بھینس کے بچہ پیدا ہوا ہے مگر وہ خنزیر ہے اسے جب ہی فوراً ماردیا اس بھینس کے دودھ کا کیا حکم ہے؟ انجکشن کے ذریعہ جس جانور کا مادہ جس میں چاہیں پہونچادیں۔دوسرے علاقہ میں کثرت سے بہتوں کے خنزیر پیدا ہورہے ہیں[۳]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۹۶/۳/۵ھ

---

[۱] ......منتخبات نظام الفتاویٰ ص ۳۳۹ کتاب الحظر والاباحة.

[۲] ......و(بطل بیع) المضامین مافی ظهور الا باء من المنی (در مختار مع الشامی زکریا ص ۲۳۷ ج۷، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب فی بیع اصل الفصفصة، البحر الرائق ص ۷۴ ج۶ باب البیع الفاسد، مطبوعه الماجدیه کوئٹه،

[۳] ...... اس لئے اس طریقہ سے احتیاط لازم ہے۔

امریکی سانڈ کے نطفہ سے پیدا شدہ گائے کا حکم

سوال:۔ایک سانڈ امریکہ سے منگوایا گیا ہے جو گایوں کو گابھن کرتا ہے اور وہ سانڈ بیل اور خنزیر کے نطفہ سے پیدا شدہ ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے۔وہ بڑا ہو کر چالیس سیر تک دودھ دیتا ہے۔اور اس دودھ کو بازار میں بیچا جاتا ہے اور اس طرح اس دودھ کے ماوے کی مٹھائیاں فروخت کی جاتی ہیں تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس دودھ کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کے دودھ سے تیار شدہ مٹھائی کھانا درست ہے یا نہیں؟ اس کا گوشت بعد از ذبح شرعی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کی قربانی درست ہے یا نہیں؟ اس کی بیع درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً!

جو گائے اس سے گابھن ہو اس کا دودھ استعمال کرنا درست ہے[1] مگر جہاں تک ہو سکے اس سے گابھن نہ کرائیں یہ بھی تحقیق کر لیں کہ وہ سانڈ گائے سے پیدا ہوا ہے یا مادۂ خنزیر سے پیدا ہوا ہے تو مزید بصیرت ہوگی۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خنثیٰ بکری کا حکم

سوال:۔ایک جانور جو بکری کی جنس سے ہے نہ نر ہے نہ مادہ اس کی بیع کرنا کیسا ہے؟ اور

---

[1] لأن المعتبر فی الحل والحرمة الام فیما تولد من ماکول وغیر مأکول الخ شامی زکریا ص ۴۴۲ ج ۹، کتاب الذبائح، شرح منظومة ابن وهبان ص ۱۴۴ ج ۲، فصل من کتاب الصیود والذبائح، فتاوی نظامیة اندوریه ص ۴۲۳ ج ۱.

اس کا دودھ اور اس کا گوشت کھانا کیسا ہے؟ ایسے جانور کو ہماری زبان میں (کاں) کہتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

بکری کا بچہ اگر نر نہ ہو نہ مادہ ہو بلکہ خنثیٰ مشکل ہو تو اس کی بیع درست ہے[1] اس کا کھانا بھی درست ہے آپ نے اس کے دودھ کے متعلق دریافت کیا تو ذرا یہ بھی لکھئے کہ دودھ کس آلہ سے دیتا ہے اور کوئی نر اس سے وطی کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر اس کے وطی کرنے کا مقام بھی ہے اور دودھ کا بھی تو پھر اس کو یہ کیسے کہا کہ وہ مادہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

جو بکری کا بچہ خنزیر کے دودھ سے پلے اس کا استعمال

سوال:۔ اگر بکری کا بچہ خنزیر کا دودھ پی لے تو اس کا گوشت استعمال کرنا کیسا ہے؟ اور اس کی کھال کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس بچے کا گوشت بھی حلال ہے اور اس کی کھال بھی قابلِ استعمال ہے وہ خنزیر کے حکم میں نہیں۔ اگر اس دودھ سے مستقل پرورش کی گئی ہو۔ اور دودھ چھوٹنے کے بعد کچھ مدت گھاس وغیرہ سے بھی پرورش کی گئی ہو تو اس میں کوئی کراہت بھی نہیں۔ اگر اس کی نوبت نہ آئی ہو یعنی اس نے گھاس وغیرہ نہیں کھایا تو اس کے ذبح کرنے میں جلدی نہ کی جائے ورنہ وہ

---

[1] ......نقل السائحانی عن الهندية: ويجوز بيع سائرالحيوانات سوى الخنزير وهو المختار (شامی کراچی ص ۶۹ ج۵ باب البيع الفاسد، مطلب فی بيع دودة القرمز، عالمگيری کوئٹہ ص ۱۱۴ ج۳ کتاب البيوع، الباب التاسع فيما يجوز بيعه ومالايجوز.

مکروہ ہے۔ **کماحل اکل جدی غذی بلبن خنزیر لان لحمهٗ لا یتغیر وماغذی به یصیر مستهلکاً لا یبقیٰ له اثر اه درمختار معناه اذا اعتلف ایاماً بعد ذٰلک کا لجلالة وفی شرح الوهبانیة انه یحل اذا ذبح بعد ایام والا لا اهـ** درمختار[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

برہمن سے خریدے ہوئے بیل کی واپسی

سوال: ۔کسی شخص قصاب نے کسی برہمن کا بیل منڈی میں بکتا ہوا مول لے لیا۔اب وہ کھانے کے واسطے ذبح کرنا چاہتا ہے اور برہمن وقصاب مسلمان ایک ہی گاؤں کے ہیں۔ اب برہمن واپس مڑوانا چاہتا ہے وہ نہیں موڑتا مگر کسی دیگر شخص نے بیل قصاب مذکور سے واپس کردیا ہے۔اب وہ برہمن اس کی پوجا پاٹ بھی کرتے ہیں کیونکہ ذبح ہونے سے بچ گیا۔آیا اس کا موڑنا کیسا تھا۔اور مڑانے والا مسلمان ہوا۔اس نے اچھا کام کیا یا شرع شریف کے اندر حرج ہے اور اس کا امام بنانا کیسا ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

ہندو سے بیل وغیرہ کی خرید وفروخت جائز ہے، جب ناپسند ہو یا کسی مصلحت کے خلاف ہوتو واپس کرنا بھی درست ہے۔[۲] مگر خیال مذکور سے واپس کرنا برا ہے[۳] تاہم اس کی امامت

[۱] ......درمختار مع الشامی کراچی ص ۳۴۱ ج۶ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی الأکل، البحر الرائق ص۱۸۴ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی الأکل، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، عالمگیری ص ۲۹۰ ج۵ کتاب الذبائح، الباب الثانی الخ، مطبوعه کوئٹه.

[۲] ......لوقال المشتری ترکت البیع وقال البائع رضیت أو أجزت یکون اقالة الخ، عالمگیری ص۱۵۷ ج۳ کتاب البیوع، الباب الثالث عشر فی الإقالة، مطبوعه کوئٹه.

[۳] ......ولا تعاونوا علی الإثم والعدوان الآیة سورة المائدة آیت ۲.

میں اس کی وجہ سے خرابی نہیں آتی پوجا پاٹ کرنا ہندوانہ فعل ہے۔ یہ اس کا ذمہ دار نہیں۔ جس نے واپس کر دیا اس نے بھی برا کیا مگر اس سے اسلام سے خارج نہیں ہوا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف ۸؍رجب ۵۶ھ

بیل وغیرہ کو خصی کرنا

سوال:۔ جانور جیسے بیل، بھینسا، بکرا، کتا وغیرہ کو لوگ بدھیا کر دیتے ہیں، تو ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر ضرورت ہو تو درست ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند، ۸۹/۳/۲۴ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

مخلوط نسل کا جانور حلت وحرمت میں ماں کے تابع ہوتا ہے

سوال:۔ خچر حرام ہے یا حلال ہے، اس کے حرام ہونے کی علت کیا ہے، امریکن گائے

---

[۱]......خصاء الفرس...... لا بأس به عند اصحابنا وذكرشيخ الاسلام انه حرام وأما فى غيره من البهائم فلا بأس به اذا كان فيه منفعة (عالمگيرى، كوئٹه ص۳۵۷ ج۵ كتاب الكرهية، الباب التاسع عشر، شامى زكريا ص۵۵۷ ج۹ كتاب الحظر والإباحة، فصل فى البيع، مجمع الأنهر ص۲۲۴ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى المتفرقات، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

کے لئے مشہور ہے کہ وہ گائے اور خنزیر کے اختلاط سے پیدا ہوتی ہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جانوروں میں بچہ ماں کے تابع ہوتا ہے، یعنی اگر ماں حلال ہے تو بچہ بھی حلال ہے، اگر ماں حرام ہے تو بچہ بھی حرام ہے، اگر گدھی کے ساتھ گھوڑا وطی کرے اس سے خچر پیدا ہو تو وہ ماں کے تابع ہو کر حرام ہوگا، اگر گائے کے ساتھ گدھا وطی کرے تو اس سے بچھڑا پیدا ہوا ہو تو وہ ماں کے تابع ہو کر حلال ہوگا، اب امید ہے کہ امریکن گائے کا سوال اور اس پر اشکال بھی حل ہو جائے گا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۰/۶/ ۱۴۰۱ھ

---

[۱] والبغل الذی امه حمارة فلو امه بقرة أكل اتفاقا ولو فرسا فكامه لان المعتبر فی الحل والحرمة الام فيما تولد من ماكول وغير ماكول، درمختار مع الشامی كراچی ص۳۰۴/۶، كتاب الذبائح، بدائع الصنائع كراچی ص۳۸، ج۵ كتاب الذبائح، شلبی مع التبيين ص۱۹۹، ج۵، كتاب الذبائح، فصل فيما يحل اكله ومالايحل، مطبوعه امداديه ملتان.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم:- حرام جانوراوران کےاجزاء

خنزیراورمیتۃ کی حرمت برابر

سوال:۔خنزیراورمردار کا گوشت دونوں حرمت میں مساوی ہیں۔یا کچھ تفاوت ہے مثلاً ایک مسلم ہے جوخنزیر(سور) کے گوشت کی تجارت کرتا ہواور دوسرا مردار کے گوشت کی کرتا ہو گناہ میں دونوں برابر ہیں یا کم وبیش۔سوراور مرداراور کافر کے ذبیحہ میں حرمت برابر ہے یا کم وبیش۔

الجواب حامداًومصلیاً!

دونوں کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے بلکہ ایک ہی آیت میں ایک طریق پر دونوں کی حرمت مذکور ہے۔

قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة اودما مسفوحا اولحم خنزیر. الآیت[1]۔

---

[1] ......سورۃ انعام، پ۸ آیت:۱۴۵،ترجمہ:آپ کہہ دیجئے کہ جوکچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام غذا پاتا نہیں کسی کھانے والے کے لئے جواس کوکھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو(بیان القرآن)

پس دونوں کے گوشت کی تجارت کرنے والے مساوی درجہ کے گنہگار ہیں۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ، ۵۸/۵/۲۲ھ

لحم خنزیر کا حکم

سوال:۔ اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے کہ زید نے ایک چمار کے گھر جا کر خنزیر کا گوشت مانگا چمار نے دینے سے انکار کیا تو زید نے کہا مجھے دو ہم تو کئی مرتبہ یہ گوشت کھا چکے ہیں۔ بہر حال چمار نے دیا اور زید نے کھایا جب چند لوگوں کو معلوم ہوا کہ ایسا ہوا ہے تو اس کی تفتیش کی گئی پنچائت مقرر ہوئی ایک مولوی صاحب نے شرط لگا دی کہ اگر گواہوں کے ذریعہ ثابت ہو گیا تو مبلغ ایک ہزار روپئے جرمانہ کیا جائے گا ورنہ جو کہتا ہے اس سے مبلغ ایک صد روپیہ لیا جائے گا اس بنا پر مولوی صاحب موصوف نے طرفین سے سہ خط بنوائے چنانچہ دو تین گواہوں نے زید کے گوشت کھانے کی شہادت دی علاوہ اس کے جس چمار نے کھلایا تھا اس نے بھی گواہی دی کہ ہم نے خود دیا ہے اور میرے سامنے مانگ کر زید نے استعمال کیا اس کے بعد زید نے بھی خود اپنے کھانے کا اقرار کیا حالانکہ کوئی جبر نہ تھا اور یہ عذر شرعی ثبوت لینے پر مولوی صاحب نے اس سے روپے نہیں دلوائے بلکہ معاملہ کو نظر انداز کر دیا اب سوال یہ ہے کہ بازی لگانا یا شرائط باندھنا طرفین سے از روئے شرع کیسا ہے اور زید پر کوئی گناہ ہو سکتا ہے یا نہیں جب کہ زید نے خنزیر کا گوشت بغیر کسی شرعی مجبوری کے استعمال کیا تو تحقیق کے لئے عمرو نے تگ و دو کیا اور جب کہ عینی شہادت اور گواہوں سے ثبوت مل گئے تو عمرو نے کہا

کہ یہ سراسر ناجائز کرنے والوں کا ساتھ دینا ہے اس پر مولوی صاحب نے عمرو کا بائیکاٹ کردیا اور یہ بھی اعلان کردیا کہ عمرو اسلام سے خارج ہے بلکہ زید پاک ہے اور عمرو کے لئے اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے عمرو نے مکرر پوچھا کہ مولوی صاحب صرف تحقیق کرنے پر ہم اسلام سے خارج ہوگئے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اسلام سے خارج ہوسکتا ہے مولوی صاحب کا یہ فتویٰ دینا شرعاً کہاں تک درست ہے؟

الجواب حامداًومصلياً!

(۱) اس طرح دونوں طرف سے مالی شرط لگانا شرعاً جائز نہیں[1] کسی مجرم پر مالی جرمانہ ہی درست نہیں[2] خنزیر کا گوشت قطعاً حرام ہے[3] اس کا کھانا سخت معصیت اور گناہ کبیرہ ہے اس سے توبہ کرنا اور نادم ہونا فرض ہے مگر اس کا کوئی مالی کفارہ واجب نہیں۔

(۲) خنزیر کا گوشت کھانے والا سخت گنہگار ہے مولوی صاحب کے ذمہ یہی لازم تھا کہ اس کو توبہ کی تلقین کرتے اور خود اس کے ذمہ بھی توبہ کرنا فرض ہے[4] معاف کرنے کا کسی کو حق نہیں

---

[1] ......وحرم شرط الجعل من الجانبين الخ الدرالمختار على الشامى زكريا ص۴۸۲ ج۱۰ كتاب الخنثىٰ فى مسائل شتى، مجمع الأنهر ص۲۱۶ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى المتفرقات، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، البحر الرائق ص۴۸۶ ج۸ كتاب الخنثى، مسائل شتىٰ، مطبوعه الماجديه كوئٹه، قبيل كتاب الفرائض.

[2] ......والحاصل عدم التعزير باخذ المال الخ البحرالرائق ص ۴۱ ج۵، مطبوعه الماجد يه كوئٹه، كتاب السير، فصل فى التعزير، النهر الفائق ص۱۶۵ ج۳، باب حد القذف، فصل فى التعزير، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، شامى زكريا ص۱۰۶ ج۶، باب التعزير، مطلب فى التعزير بأخذ المال،

[3] ......حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير . الاية،سورة المائدة آيت: ۳ ترجمہ: تم پر حرام کئے گئے ہیں مرداراورخون اورخنزیر کا گوشت الخ (از بیان القرآن)

[4] ......اتفقوا على أن التوبة من جميع المعاصى واجبة وأنها واجبة على الفور (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اور کسی کے معاف کرنے سے یہ گناہ معاف بھی نہیں ہوتا گناہ کرنے والا خود ہی اللہ پاک سے معاف کرائے۔ عمرو کو جب معلوم ہو گیا تھا کہ زید نے ایسا کیا ہے تو اس کو تگ ودو کی ضرورت نہیں تھی اس کو چاہئے تھا کہ تنہائی میں زید کو خیر خواہانہ طور پر نصیحت کرتا اور سمجھا دیتا کہ یہ حرام ہے اس سے بچنا واجب ہے آئندہ ایسا نہ کریں اس سے اس کی تفتیش کر کے گواہ مہیا کئے یہ برا کیا کسی کی عیب جوئی اور پردہ دری شرعاً بہت معیوب و مذموم ہے تاہم اس کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج نہیں ہوا اس کو اسلام سے خارج قرار دینا جمہور اہل سنت والجماعت کے مسلک کے خلاف اور غلط ہے۔ ولا نکفر مسلما بذنب من الذنوب وان کانت کبیرة اذا لم یستحلها ولا نزیل عنه اسم الایمان ونسمیه مومنا حقیقةً یجوزان یکون مومنا فاسقا غیر کافر الخ شرح فقه[1] اکبر ص۸۶

زید نے جب کھانے کا خود اقرار کر لیا تو تفتیش کی اور گواہوں کی کچھ حاجت نہیں رہی۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند

خنزیر نجس العین ہے اس کا کھانا جائز نہیں

سوال:۔ موانہ کے قریب ایک گاؤں ہے ایک شخص نے خنزیر کھالیا ہے نہ معلوم کہ اس نے یہ جان بوجھ کر کھایا ہے یا بھول سے کھایا ہے اس آدمی کے بارے میں مذہب اسلام کا کیا حکم ہے؟

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ولا یجوز تأخیرها سواء کانت المعصیة صغیرةً أو کبیرةً، تفسیر روح المعانی ص ۲۳۶ ج۱۵ سورة التحریم آیت۸، مطبوعه دار الفکر بیروت، نووی علی المسلم ص ۳۵۴ ج۲ کتاب التوبة، مطبوعه بلال دیوبند.

(صفحہ ہٰذا) [1]......شرح فقه اکبر ص ۸۶، مطبوعه مجتبائی دهلی،

الجواب حامداً ومصلیاً!

خنزیر نجس العین[۱] اور بالکل حرام ہے جس نے کھایا حرام کھایا[۲]، اگر جان کر کھایا تو بہت سخت گناہ کیا تو بہ واستغفار لازم ہے مگر اسلام سے خارج نہ ہوا[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۱/۲۰

مضطر کے لئے خنزیر کا کھانا

سوال:۔ کیا حالتِ اضطراری میں اگر کسی نے زبردستی خنزیر کا گوشت کھلا دیا کہ اگر نہ کھاؤ گے تو قتل کر دیئے جاؤ گے۔ تو ایسی صورت میں مسلمان رخصت پر عمل کر سکتا ہے۔ عمل رخصت پر افضل ہے یا عزیمت پر افضل ہے اور آیت "**انما حرم علیکم المیتة الآیة**" کا مطلب کیا ہے۔ اور کیا لفظ سور کہنے سے ایمان چلا جاتا ہے؟

۱......والخنزیر لنجاسة عینه الخ مجمع الانهر ۵۱ ج ۱ کتاب الطهارة، فصل فی البئر، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، هدایه ص ۴۰ ج ۱ کتاب الطهارة، باب الماء الذی یجوز به الوضوء الخ، قبیل فصل فی البئر، مطبوعه تهانوی دیوبند، شامی زکریا ص۳۵۷ ج ۱ کتاب الطهارة، باب المیاه.

۲......حرمت علیکم والمیتة والدم ولحم الخنزیر. الآیة. سورة المائدة آیت:۳، **ترجمہ**: تم پر حرام کئے گئے ہیں مرداراور خون اور خنزیر کا گوشت الخ (از بیان القرآن)

۳......ولا نکفر مسلماً بذنب من الذنوب وان کانت کبیرةً اذا لم یستحلها ولا نزیل عنه اسم الایمان ونسمیه مؤمناً حقیقةً یجوز أن یکون مومناً فاسقا غیرکافر الخ. شرح فقه اکبرص۸۶، (مطبوعه مجتبائی دهلی، اتفقوا علی أن التوبة من جمیع المعاصی واجبة وأنها واجبة علی الفور ولا یجوز تأخیرها سواء کانت المعصیة صغیرة أو کبیرةً، تفسیر روح المعانی ص۲۳۶ ج۱۵ سورة التحریم آیت ۸ مطبوعه دار الفکر بیروت، نووی علی المسلم ص۳۵۴ ج۲ کتاب التوبة، مطبوعه بلال دیوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ افسوسناک صورتِ حال کم علمی وکم فہمی اور دین سے بےتعلقی کی بناء پر ہے۔اس لفظ کے کہنے سے ہرگز ایمان ضائع نہیں ہوتا ہے، نہ رزق بند ہوگا، البتہ اس کا کھانا حرام ہے۔ہاں اگر کوئی مضطر ہو کہ اس کے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز نہ ہو اور بغیر اس کے کھائے جان نہ بچتی ہو تو جان بچانے کے لئے اتنی مقدار کی اجازت ہے اور یہ اجازت قرآن پاک سے ثابت ہے۔ قل لا اجد فیما اوحی الی محرماً علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة اودماً مسفوحاً اولحم خنزیر فانه رجسٌ اوفسقاً اهل لغیر اللّٰهِ به فمن اضطر غیر باغٍ ولا عادٍ فلا اثم علیه ان اللّٰه غفور رحیم (سورة الانعام[1]) ایسی حالت میں اگر کوئی نہ کھائے اور بھوکا مرجائے تو گنہگار ہوگا (فتاویٰ[2] عالمگیری) اگر اس کو دشمنوں نے پکڑ لیا اور قتل کرنے پر آمادہ ہیں اور بغیر اس کے کھلائے نہیں چھوڑیں گے۔اگر اس کو ظنِ غالب ہے کہ کھلا کر چھوڑ دیں گے، قتل نہیں کریں گے تو اس کو کھالینا چاہئے۔یہی رخصت ہے، لیکن اگر وہ اعداء اللہ کو غیظ دلانے کے لئے اور اپنے دین کی پختگی کی خاطر نہ کھائے اور وہ قتل ہوجائے تو اس کے لئے بھی اجرِ عظیم ہے بلکہ اس کیلئے عزیمت یہی ہے۔غرض ہر دونوں کو رخصت پر عمل کرنا بھی درست ہے (ردالمختار[3])

---

[1] ......سورہ انعام آیت: ۱۴۵، **ترجمہ**: آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو کوئی حرام غذا پاتا نہیں کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھاوے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو یا یہ کہ خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے نامزد کردیا گیا ہو پھر جو شخص بیتاب ہوجاوے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور رحیم ہے۔

[2] ......فان ترک الأکل والشرب حتی هلک فقد عصی الخ عالمگیری ص۳۳۶ ج۵، مطبوعه کوئٹه، کتاب الکراهیة، الباب الحادی عشرفی الکراهة فی الاکل الخ، در مختار علی الشامی زکریا ص۴۸۸ ج۹ کتاب الحظر والإباحة، فصل فی الأکل، مجمع الأنهر ص۱۸۰ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی الأکل، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[3] ......فان اکره علی أکل میتة أو دم أو لحم خنزیر (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اگراس نے اس کو مجبور کرنے اور قتل سے جان بچانے کے لئے کھالیا اور پھر بھی انہوں نے قتل کر دیا تب بھی مظلوم ہے گنہگار نہیں بلکہ شہید ہے۔آیت **انما حرم علیکم المیتة** کا مطلب بھی یہی ہے کہ اشیاء مذکورہ جن میں لحم خنزیر بھی داخل ہے۔ایسی حالتِ اضطرار میں ان کا حکم یہ نہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۸۹/۲/۱۳ھ

خنزیر کے بالوں کا برش استعمال کرنا

سوال:۔آج کل جوتا کپڑا صاف کرنے کے جو برش آتے ہیں ان میں بعض تو ایسے ہیں جن میں خالص خنزیر کے بال ہوتے ہیں اور بعض میں دوسرے بالوں کی بھی ملاوٹ ہوتی ہے۔دریافت طلب امور یہ ہیں ان برشوں کا کپڑے جوتے صاف کرنے کے لئے استعمال جائز ہے یا نہیں۔ان کے بیع وشراء جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر تحقیق سے ثابت ہو کہ ان برشوں میں خالص خنزیر کے بال ہیں یا غالب خنزیر کے بال ہیں اور دوسرے بال مغلوب ہیں تو انکی بیع وشراء اور استعمال ممنوع ہے[1]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) اوشرب خمرباکراہ غیر ملجئ بحبس أو ضرب اوقید لم یحل وان اکره بملجئی بقتل اوقطع حل الفعل بل فرض فان صبر فقتل أثم الااذا اراد مغایظة الکفارفلابأس به الخ درمختار علی الشامی زکریاص ۱۸۴ ج۹ کتاب الاکراه، سکب الأنهر ص۴۳ ج۴ کتاب الإکراه، دار الکتب العلمیة بیروت.

(صفحه هذا) [1] وشعر الخنزیر أی لم یجز بیعه اهانة له لکونه نجس العین کاصله، البحر الرائق ص۸۰ ج۶ باب البیع الفاسد، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، **(بقیه اگلے صفحه پر)**

برش میں سور کے بال

سوال:۔ فی زمانہ ہر چیز پر رنگ وروغن ہورہا ہے۔فرنیچر،چینی کی پلیٹ،تانچینی کی پلیٹ وغیرہ چینی کے دوسرے برتن یہ وارنش برش سے ہوتی ہے اور برش میں کم وبیش سور کے بال ہوتے ہیں۔ان برتنوں میں کھانا اور فرنیچر پر رکھی چیزیں کھانا درست ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

سور کے بال اس میں ملے ہوئے نہیں ہیں۔ برتن اور فرنیچر صاف ہے تومحض اس وجہ سے کہ سور کے بال کے برش سے رنگ کیا گیا ہے اس کو ناپاک اور ناجائز نہیں کہا جائے گا۔خاص کر جبکہ برتن کو پاک صاف کرلیا گیا۔یہ علیحدہ بات ہے کہ سور کے بال کا استعمال ناجائز ہے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند،۸۹/۳/۲۴ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ،۸۹/۳/۲۵ھ

ہاتھی کی سواری اورسونڈ کا پانی

سوال:۔ ہاتھی کی سواری جائز ہے یانہیں؟اور ہاتھی جوگرمی کی وجہ سے راستہ چلتے چلتے سونڈ سے پانی پھینکتا ہے وہ پاک ہے یاناپاک؟

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) زیلعی ص ۵۰ ج ۴ کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطبوعہ امدادیہ ملتان، شامی زکریا ص ۲۶۴ ج۷ باب البیع الفاسد، مطلب فی التداوی بلبن البنت للرمد.

(صفحہ ھذا) [1] ......والخنزیر لا یستعمل وھو باق علی نجاستہ لان کل اجزائہ نجسۃ (شامی کراچی ص۳۰۸ ج۶، کتاب الذبائح، البحر الرائق ص۸۰ج۶ باب البیع الفاسد، مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ، زیلعی ص ۵۰ ج۴ باب البیع الفاسد، مطبوعہ امدادیہ ملتان.

الجواب حامداًومصلیاً!

ہاتھی کی سواری شیخین کےقول کےموافق درست ہےاوریہی مختار ہے[1]سونڈ سے جو پانی نکلتا ہےوہ نجس ہے۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ

شوقیہ کتا پالنا

سوال:۔ کتے کوعلاوہ شکار یا حفاظتی اغراض کےشوقیہ پالنے کے بارے میں جب کہ (۱) کتے سے بالکل اس طرح کھیلا جائے جیسے بلیوں، مرغیوں، کبوتروں سے (۲) کتے کا خشک جسم پالنے والے کےجسم اور کپڑوں سے مس ہو(۳) کتے کا گیلا جسم (۴) کتے کا لعاب دہن (۵) کتے کےساتھ کھیلنے کے بعدخواہ اس کاجسم گیلا ہو یا سوکھا نماز پڑھی جائے یاقرآن مجید کو ہاتھ لگایا جائے (۶) کتا،فرش، بستر یا کرسی وغیرہ پر بیٹھے مذکورہ بالا چھ صورتوں کوذہن میں رکھ کرشوقیہ پالنے کے بارے میں فتویٰ اس صورت سےتحریرفرمائیے کہ نمبرواران صورتوں کے جواز عدم جواز، یا طاہر وغیر طاہر ہونے کا ذکر ہواورقرآن مجیداوراحادیث صحیحہ کا حوالہ ضرور بالضرور ہو۔

---

[1]......فان الفیل عندھما بمنزلۃ السباع حتی یباع عظمہ وینتفع بہ(الی قولہ) والمختار قولھما (مجمع الانھر بیروت ص۸۶ج۳ کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، البحر الرائق ص۸۱ج۶ باب البیع الفاسد، تحت قولہ کعظم المیتۃ الخ، مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ، زیلعی ص۵۱ج۴ باب البیع الفاسد، مطبوعہ امدادیہ ملتان.

[2]......لعاب الفیل نجس کلعاب الفھد والاسد اذا اصاب الثوب بخرطومہ ینجسہ (عالمگیری، کوئٹہ ص۴۸ج۱ کتاب الطھارۃ، الباب السابع، الفصل الثانی، شامی زکریا ص۳۸۲ج۱ کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل فی البئر، مطلب فی السور،

الجواب حامداًومصلیاً!

عن علی ابن أبی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه عن النبی ﷺ قال لا تدخل الملائکة بیتا فیه صورة ولا کلب والمرادمنه مایحرم اقتنائه وأمامالا یحرم من کلب الصید والزرع والماشیة فلا یمنع دخول الملائکة وقال والأظهر انه عام فی کل کلب وانهم یمنعون من الجمیع لاطلاق الحدیث الخ بذل المجهود[1] شرح ابی داؤدشریف ج۵ص۶۸ وج اص۳۸۔[2]

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ علاوہ شکار یا حفاظتی اغراض کے محض شوقیہ کتا پالنا ممنوع ہے اور ایسے گھر میں ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے۔

(۱) ناجائز ہے۔جس کا گھر میں ہونا اس قدر محرومی کا باعث ہے اس کو گود میں لے کر کھیلنا تو بہت بڑی محرومی ہے۔[3]

(۲) خشک جسم کے مس کرنے سے نجاست کا حکم شریعت نے نہیں لگایا لیکن بلاضرورتِ معتبرہ عندالشرع مس کرنا ممنوع ہے۔[4]

(۳)الکلب اذا خرج من الماء وانتفض فاصاب ثوب انسان افسده اھ کبیری[5]ص۱۵۶

---

[1] ......بذل ص۶۸ ج۵ کتاب اللباس، باب الصور، مطبوعه یحیوی سهارنپور.

[2] ......بذل المجهود ص۳۸ج ا کتاب الطهارة، باب الوضوء بسور الکلب، مطبوعه یحیوی سهارنپور،

[3] ...... عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من اتخذ کلباً إلا کلب ماشیة أو صید أو زرع انتقص من اجره کل یوم قیراط متفق علیه، مشکوٰة شریف ص ۳۵۹ کتاب الصید والذبائح، باب ذکر الکلب، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

[4] ......اذا نام الکلب علی حصیر المسجد ان کان یابسالا یتنجس (عالمگیری کوئٹه ص۴۸ج ا کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة)

[5]......کبیری ص۱۵۶ ا کتاب الطهارة، فصل فی البئر، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور،

اس سے معلوم ہوا کہ کتے کا گیلا جسم جبکہ وہ پانی میں غوطہ لگا کر نکلے جس چیز کو لگے گا وہ چیز ناپاک ہوجائے گی۔ وھو اختیار اکثر من المشائخ مس کی ممانعت مستقل ہے۔

(۴) کتے کا لعابِ دہن بالاتفاق نجس ہے جو حکم پاخانہ پیشاب کا ہے وہی لعاب کا ہے[۱]۔

(۵) جسم گیلا ہونے کی صورت میں مس کروانے والے کا جسم یا کپڑا جس کو بھی اس کی تری لگی ہو وہ ناپاک ہے اس سے نماز درست نہیں جسم اور کپڑا پاک کرنے کے بعد نماز درست ہے کما مر فی الجواب الثالث ناپاک ہاتھ یا ناپاک کپڑا قرآن مجید کو لگانا بھی جائز نہیں۔

(۶) خشکی کے حالت میں اشیاء ناپاک نہ ہوں گی تری کی حالت میں ناپاک ہوجائیں گی لعاب دہن لگنے سے ناپاک ہوجانا قطعی ہے۔ برکات ملائکہ سے محرومی ہر حال میں ہے۔ کتے جیسی نجس اور ذلیل چیز کو کرسی وغیرہ پر بٹھا کر اعزاز کرنا ناجائز ہے۔

نیز یہ اہل اسلام کا طریقہ نہیں بلکہ انگریزوں یا دوسرے کفار کا طریقہ ہے ان کے ساتھ تشبہ ناجائز ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، ۵۸/۶/۱۴ھ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ

عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم

۱......لحمه (الكلب) نجس ولعابه متولد من لحمه (بحر، كوئٹه ص ۱۲۹ ج ۱ كتاب الطهارة، وسؤر كلب نجس مغلظ، مختصراً، در مختار مع الشامي زكريا ص ۳۸۲، ۳۸۳، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مجمع الأنهر ص ۵۵ ج ۱ كتاب الطهارة، فصل في البئر، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

۲......من تشبه بقوم فهو منهم (مشكوة شريف ص ۳۷۵ ج ۲ كتاب اللباس) جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

کتا پالنا

سوال:۔ کتا پالنا کیسا ہے سنا ہے کہ جہاں کتا ہوتا ہے نیکی کے فرشتے نہیں آتے اور کس نیت سے پالنا چاہئے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ صحیح ہے کہ جہاں پر کتا ہوتا ہے نیکی کے فرشتے نہیں آتے۔[1] لہٰذا کتا نہیں پالنا چاہئے۔ لیکن اگر مکان، کھیتی، جانوروں کی حفاظت یا شکار کے لئے ضرورت ہوتو کتا پالنے میں مضائقہ نہیں وفی الاجناس لا ینبغی ان یتخذ کلبا الا أن یخاف من اللصوص اوغیرھم وبعدعبارۃ یسیرۃ ویجب ان یعلم بان اقتناء الکلب لاجل الحرس جائز شرعاً وکذٰلک اقتنائه للاصطیاد مباح وکذٰلک اقتنائه لحفظ الزرع والماشیة جائز و کذافی الذخیرۃ۔عالم گیری[2] ج۴ص۲۴۲۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود حسن گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور،۱۴/۷/۵۲ھ

صحیح:عبداللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور،۱۶/رجب المرجب/ ۵۲ھ

---

[1] عن ابی طلحة قال قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لا تدخل الملائکة بیتاً فیه کلب ولا تصاویر متفق علیه مشکوٰۃ شریف ص۳۸۵ باب التصاویر، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

[2] ......عالم گیری کوئٹه ص۳۶۱ج۵، کتاب الکراھیة، الباب الحادی والعشرون، البحر الرائق ص۱۷۳ج۶ باب المتفرقات، کتاب البیوع، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، مجمع الأنھر ص۱۵۱ج۳ مسائل شتی، کتاب البیوع، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

مکان کی حفاظت کے لئے کتا پالنا

سوال:۔ ایک شخص نے اپنا مکان (کوٹھی) شہر سے باہر بنایا ہے وہاں پر جان ومال کا خطرہ ہے ایسی حالت میں وہ حفاظت کے لئے کتا پالنا چاہتا ہے۔شرعی حکم کیا ہے؟ کتا مکان کے اندر رکھیں یا باہر؟ اگر نہ پالا جائے تو حفاظت کی کیا شکل ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسی خطرہ کی صورت میں مکان کی حفاظت کے لئے کتا پالنا درست ہے۔کذا فی عمدة القاری،[1] پھر مکان کے اندر باہر جہاں فرصت ہو وہاں رکھ سکتے ہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمود غفرلہٗ، ۹۵/۴/۸ھ

کیمیا بنانے کے لئے خنزیر کا دودھ

سوال:۔ ایک صاحب کیمیا بنانا چاہتے ہیں جس میں خنزیر کا دودھ استعمال ہوتا ہے۔ کیا قلبِ ماہیت کرنے کے لئے خنزیر کا دودھ استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر خود نہ کرے بلکہ کسی ہندو سے کرالیں تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟

---

[1] وقال الخطابی انما لم یدخل فی بیت إذا کان فیه شیء من هذه مما یحرم اقتناء ہ من الکلاب والصور واما ما لیس بحرام من کلب الصید والزرع والماشیة الٰی قوله فلا یمتنع دخول الملائکة بسببه الخ عمدة القاری، ص ۱۳۹، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة صلوات اللّٰه علیهم، حدیث وعد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم جبرئیل فقال انا لا ندخل بیتا فیه صورة ولا کلب، مطبوعه دار الفکر بیروت.

الجواب حامداًومصلیاً!

خنزیر نجس العین ہے۔اس کے دودھ کا انتفاع جائز نہیں۔ نہ خود نہ بالواسطہ[1] کیمیا بنانا واجب نہیں ہے[2] واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۹۸/۲/۲۸ھ

شیر کی چربی کا حکم

سوال:۔ ایک مرہم شیر کی چربی وغیرہ سے بنا ہوا ہے تو اس کو استعمال کرنا کیسا ہے؟ یا اس کو لگائے ہوئے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اس کو لگائے ہوئے نماز کس طرح پڑھے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

میتہ کی نجس چربی سے بنا ہوا مرہم نجس ہے[3]۔ اگر حاذق متدین معالج کی تجویز یہ ہے کہ شفاء اسی میں منحصر ہے تو اس کے لگے رہنے کی حالت میں مجبوراً نماز درست ہے[4]۔ چربی کے

---

[1] ......والخنزير لا يستعمل وهو باق على نجاسته لان كل أجزائه نجسة (شامی کراچی ص۳۰۸ج۶ كتاب الذبائح، البحر الرائق ص۸۰ج۶ باب البيع الفاسد، مطبوعه الماجديه كوئٹه، زيلعی ص۵۰ ج۴ باب البيع الفاسد، مطبوعه امداديه ملتان.

[2] الكيمياء ولا شک فی حرمتها لما فيها من ضياع المال والاشتغال بما لا يفيد، شامی زکریا ص۱۳۵/۱، المقدمة، مطلب فی الكهانة،

[3] ولا يضر أثر دهن الا دهن ودک ميتة لانه عين النجاس حتى لايدبغ به جلد الخ، در مختار على الشامی كراچی ص۳۳۰ج۱ باب الانجاس، وشامی كراچی ص۷۳ج۵ باب البيع الفاسد، مطلب فی التداوی بلبن البنت للرمد الخ.

[4] ......اختلف فی التداوی بالمحرم وظاهر المذهب المنع (الى قوله) وقيل يرخص اذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دوا آخروعليه الفتوى (درمختار مع الشامی كراچی ص۲۱۰ ج۱ كتاب الطهارة، مطلب فی التداوی بالمحرم، مجمع الأنهر ص۲۲۴ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فی المتفرقات، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، عالمگيری كوئٹه ص۳۵۵ج۵ كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات الخ.

خواص واثرات اس میں باقی رہتے ہوئے جبکہ جرم بھی موجود ہے اس کو پاک قرار دیا جاسکتا ہے یہ صحیح ہے کہ خارجی استعمال میں قدرے توسع ہے بہ نسبت داخلی استعمال کے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مینڈک، گوہ، پانی کا سانپ اور کیکڑہ کا کھانا، فروخت کرنا

سوال:۔ مینڈک، گوہ، پانی کا سانپ یا کیکڑہ وغیرہ احناف کے نزدیک کھانا یا فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ان سب چیزوں کے بارے میں دیگر ائمہ مجتہدین کی کیا رائے ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان جانوروں کا کھانا احناف کے نزدیک جائز نہیں[1] اگر یہ چیزیں کسی ضرورت میں مثلاً دوا کے طور پر خارجی استعمال میں مفید ہوں یا گوہ کی کھال کارآمد ہو تو ان زندہ جانوروں کی بیع وشراء شرعاً درست ہے۔[2] دیگر ائمہ کرام کے مذہب کی تحقیق ان کے محققین اہل فتویٰ سے کی جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ......ولا یحل ذوناب یصید بنابه أومخلب یصید بمخلبه من سبع أوطیرولاالحشرات کالفارة والوزغة وسام ابرص والقنفذ والحیة والضفدع الی ما قال والفیل والضب وما روی من أکله محمول علی الابتداء (درمختار مع الشامی کراچی ص۳۰۴ج۶ ولا یحل حیوان مائی الا السمک (درمختار مع الشامی کراچی ص۳۰۶ج۶ کتاب الذبائح، مطبوعه زکریا ص۴۴۱، ج۹، کتاب الذبائح، مجمع الأنهر ص۱۶۱ج۴ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکله ومالا یحل، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، البحر الرائق ص۱۷۲ج۸ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل وما لا یحل، مطبوعه الماجدیه کوئٹه. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بہیمۂ موطوٴہ کا حکم

سوال:۔　ایک شخص نے کسی گائے کے ساتھ زنا کیا جب ثبوت ملا تو کسی عالم صاحب کے کہنے پر واطی نے گائے کے مالک کو اس کی قیمت ادا کر کے گائے مذکورہ بہت دور دراز راہ پر لے جا کر فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کو فقراء وغرباء پر صدقہ کر دیا۔ اب گذارش ہے کہ عالم صاحب مذکور کو ایسا حکم دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں اور ایسی گائے کو بیچنا اور ذبح کر کے گوشت کھانا مذہب حنفیہ میں شرعاً جائز ہے یا نہیں اور اس گائے کو بیچنا اور پالنا اور گوشت کھالینا ہمارے اماموں کے نزدیک حلال ہے یا کسی کے نزدیک حرام بھی ہے یا نہیں؟

اور جس عالم صاحب نے اس گائے کو کھانے اور بیچنے اور پالنے کو جائز رکھا ہے اس کے پیچھے بعض لوگ نہ اقتداء کرتے ہیں اور نہ سلام وکلام بلکہ ہر قسم کا ظلم وستم کرتے ہیں۔ ایسے ظالمین پر کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ولایحد بوطی بهیمة بل یعزروتذبح ثم تحرق ویکره الانتفاع بهاحیةً ومیّتةً.

مجتبی وفی النهر، الظاهر انه یطالب ندبالقولهم تضمن بالقیمة (قوله

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ۲......(قوله کحیات) فی الحاوی الزاهدی. یجوزبیع الحیات اذا کان ینتفع بها للأدویة، وما جازالانتفاع بجلده أو عظمه أی من حیوانات البحرأوغیرها (شامی کراچی ص۶۸ ج۵ کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب فی بیع دودة القرمز، سکب الأنهر ص۸۴ ج۳، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، فتح القدیر ص۱۱۸ ج۷، مسائل منثوره کتاب البیوع، مطبوعه دار الفکر بیروت، البحر الرائق ص۱۷۲، ج۶، باب المتفرقات، کتاب البیوع، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

وتذبح وتحرق) اى لقطع امتدادالتحدث به كلما روئيت وليس بواجب كما فى الهداية وغيرها وهذا اذاكانت مما لايوكل فان كانت توكل جاز اكلها عنده وقالا تحرق ايضاً فان كانت الدابة لغير الواطى يطالب صاحبها ان يدفعها اليه بالقيمة ثم تذبح هكذا قالوا ولايعرف ذلک الا سماعافيحمل عليه[1]. زيلعى نهر ردالمحتار ص ۴۳۹ ج۳)

عبارات بالا سے معلوم ہوا کہ گائے مذکورہ کا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گوشت کھانا درست ہے اور جو علت عبارت مذکورہ میں احراق کی لکھی گئی ہے اس سے ثابت ہوا کہ دور دراز جگہ پر فروخت کردینا بھی درست اور کافی ہے اور اس صورت میں کراہت انتفاع واضاعتِ مال سے بھی حفاظت ہوگئی۔ صاحبین کے نزدیک احراق متعین ہے یہ بھی وجوباً نہیں بلکہ ندباً ہے۔ پس ایسا مسئلہ بتانے کی وجہ سے سلام وکلام ترک کرنا ہرگز درست نہیں[2] اور ظلم وستم تو ہر حال میں ظلم وستم ہے کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ ایسے لوگوں کو رجوع اور توبہ لازم ہے۔[3]

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۴/۱۰/۵۷ھ

الجواب صحیح۔ سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبد اللطیف ۲۴/ شوال ۵۷ھ

---

[1] درمختار مع الشامى كراچى ص ۲۶ ج ۴ كتاب الحدود، مطلب فى وطء الدابة، زيلعى ص ۱۸۱ ج۳، كتاب الحدود، باب الوطء الذى يوجب الحد والذى لايوجبه، مطبوعه امداديه ملتان، النهر الفائق ص ۱۴۰ ج۳، كتاب الحدود، باب الوطء الخ، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[2] عن ابى هريرةؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لمسلم ان يهجر أخاه فوق ثلٰث فمن هجر فوق ثلاث فمات دخل النار، مشكوٰة شريف ص ۴۲۸ باب ما ينهى من التهاجر الخ، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[3] وعن ابى هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (بقیہ اگلے صفحہ پر)

مردہ جنین کا گوشت کھانا

سوال:۔ ذبیحہ بکری وغیرہ کے اندراس کا مراہوا بچہ نکلے تو آیا اس کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس بچہ کا گوشت کھانا جائز نہیں۔کذافی مجمع الانہر[۱] ص۵۱۲ ج۲۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) من كانت له مظلمة لاخيه من عرضه أو شيء فليتحللّه منه اليوم قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح اُخذ منه بقدر مظلمته وإن لم يكن له حسنات أخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه رواه البخارى، مشكوٰة شريف ص۴۳۵ باب الظلم، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[۱] ......ذبح بقرة أوشاة فخرج من بطنها جنين ميت لم توكل عندالامام (مجمع الانهر بيروت ص۱۶۰ ج۴، كتاب الذبائح، قبيل فصل فيما يحل اكله وما لا يحل، عالمگيرى ص۲۸۷ ج۵ كتاب الذبائح، الباب الاول، مطبوعه كوئٹه، البحر الرائق ص۱۷۱ ج۸، كتاب الذبائح، قبيل فصل فيما يحل ومالايحل، مطبوعه الماجديه كوئٹه.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل سوم
حلال وحرام پرندے

کیا تمام چرند پرند حلال ہیں

سوال:۔ جتنے چرند اور پرند ہیں وہ کب سے حلال ہوئے ہیں بیان کیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

سارے چرند و پرند حلال نہیں ہیں بلکہ کچھ حلال ہیں کچھ نہیں۔ حدیث شریف میں کچھ کا نام صاف صاف موجود ہے اور کچھ کے لئے قاعدہ کلیہ مذکور ہے جس سے حکم معلوم ہوتا ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] ......حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یوم خیبرا لحمرالانسیة ولحوم البغال وکل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر(مشکوٰۃ شریف ص ۳۶۱ ج۲ کتاب الصید، باب مایحل اکله وما یحرم، مسلم شریف ص ۱۴۷ ج ۲ کتاب الصید والذبائح باب تحریم اکل کل ذی ناب الخ مطبوعه بلال دیوبند.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے دن پالتو گدھوں، خچروں اور ہر کو نچلی والا درندہ اور پنجوں سے شکار کرنے والے پرندہ کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

طوطا حلال ہے

سوال:۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ طوطے کو حلال کہتے ہیں، تو اس سے وہی لال چونچ والا طوطا مراد ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

بس طوطا مراد ہے جو ان اطراف میں ہوتا ہے، جس کو پال بھی لیتے ہیں اور آواز کی نقل اُتارنے کی اس میں صلاحیت ہے، اور یہ روٹی پھل عام طور پر کھاتا ہے[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۸/۱۴۰۰ھ

طوطے کا کھانا

سوال:۔ طوطے کا کھانا کیسا ہے کہ کونسا طوطا کھانا جائز ہے اور کونسا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

طوطا پھل کھاتا ہے، روٹی کھاتا ہے، اس کی غذا میتہ اور غلاظت نہیں، نہ وہ شکار کرتا ہے۔ وہ حلال ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند، ۲۰/۶/۸۸ھ

[1] واصل ذالک (جواز الاکل وعدمه) ان مایا کل الجیف فلحمه نبت من الحرام فیکون خبثاً عادةً ومایاکل الحب لم یوجد ذالک فیه، وماخلط کالدجاج والعقعق فلابأس بأکله عندابی حنیفة وهو الاصح (عنایة مع فتح القدیر، ص۵۰۰/ج۹/کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکله مالایحل، مطبوعه دارالفکر، عالمگیری کوئٹه ص۲۸۹ ج۵، کتاب الذبائح، الباب الثانی فی بیان مایوکل لحمه من الحیوان، بدائع الصنائع کراچی ص۳۸ ج۵، کتاب الذبائح. (حاشیہ ۲ اگلے صفحہ پر)

کبوتر کا حکم

سوال:۔ جنگلی کبوتر اور پلا ہوا کبوتر دونوں قسمیں حلال ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جنگلی کبوتر اور پلا ہوا دونوں حلال ہیں کوئی حرام نہیں۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ، ۸۸/۶/۲۲ھ

کھانے یا تجارت کے لئے کبوتر پالنا

سوال:۔ کبوتر پالنا کیا درجہ رکھتا ہے؟ اگر کوئی شخص کھانے یا تجارت کے لئے کبوتر پالے تو یہ درست ہے یا نہیں؟

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ۲؎ ......مستفاد:. ولا يحل ذوناب يصيد بنابه أو مخلب يصيد بمخلبه من سبع أو طير(الى قوله) والغراب الا بقع الذى ياكل الجيف لانه ملحق بالخبائث (درمختار مع الشامى كراچى ص۳۰۴ج۶ كتاب الذبائح، مجمع الأنهر ص۱۶۰،۱۶۱ ج۴، كتاب الذبائح، فصل فيما يحل اكله ومالايحل، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، البحر الرائق ص ۱۷۱ ج۸ كتاب الذبائح، فصل فيما يحل ومالا يحل، مطبوعه الماجديه كوئٹه.

(صفحہ ہٰذا) ۱؎...... ولايحل ذوناب يصيدبنا به فخرج نحو البعير أومخلب يصيد بمخلبه أى ظفره فخرج نحوالحمامة (درمختار كراچى ص۳۰۴ ج ۶ كتاب الذبائح، ومالا مخلب له من الطير والمستأنس منه كالدجاج والبط والمتوحش كالحمام والفاختة والعصافير والقبج والكركى والغراب الذى يأكل الحب والزرع والعقعق ونحوها حلال بالاجماع، بدائع الصنائع كراچى ص۳۹ج۵ كتاب الذبائح والصيود، عالمگیرى كوئٹه ص۲۸۹ ج۵ كتاب الذبائح، الباب الثانى فى بيان مايؤكل لحمه الخ.

الجواب حامداً ومصلياً!

کھانے اور تجارت کے لئے کبوتر پالنا درست ہے، ان کے کھلانے پلانے کا اہتمام کیا جائے، ان کو بھوکا پیاسا نہ رکھا جائے، کبوتر بازی نہ کی جائے۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

بگلہ، گرسل، نیل کنٹ کا حکم

سوال:۔ بگلہ حلال ہے یا نہیں؟ نیل کنٹ حلال ہے یا نہیں؟ گرسل حلال ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً!

بگلہ حلال ہے۔ گرسل اور نیل کنٹ دانا کھانے والی حلال ہے اور جس کی غذا غلاظت ومردار ہے وہ ناجائز ہے۔ تمیز الکلام بین الحلال والحرام میں تفصیل مذکور ہے۔ مدار غذا پر ہے[۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

---

[۱]......قال النووی اتخاذ الحمام للفرخ والبيض أوالانس أوحمل الكتب جائز بلا كراهة وأما اللعب بها للتطير فالصحيح أنه مكروه فان انضم اليه قمارونحوه ردت الشهادة (مرقاة، اصح المطابع ممبئی ص۴۹۰ ج۴ كتاب اللباس، باب التصاوير، الفصل الثانی)، لا بأس بحبس الطيور والدجاج فی بيته ولكن يعلفها وهو خير من إرسالها فی السكك الی قوله ان اللعب بالحمام من عمل قوم لوط، رد المحتار مع الدر المختار زكريا ص۵۷۵ كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء وغيره، فصل فی البيع، مجمع الأنهر ص۲۷۵ ج۳ كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته الخ، مطبوعه بيروت. (حاشیہ ۲ اگلے صفحہ پر)

مشینی مرغی کے انڈے اور بچے کھانا کیسا ہے؟

سوال:۔ زمانہ حال میں مرغیاں بغیر مرغ کے انڈے دیتی ہیں یعنی مشین سے انڈے دلوائے جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بجائے مرغی کے مشین بچہ نکالتی ہے۔تو اب اس انڈے اوراس مرغی کا کھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

مشین کے ذریعہ نکلوائے ہوئے انڈے اور بچے (مرغ) کا کھانا شرعاً درست ہے[۱]۔

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

مذبوحہ مرغی کا انڈا

سوال:۔ مذبوحہ مرغی کے پیٹ کا انڈا کھانا جائز ہے کہ نہیں؟

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ۲؎ ......واصل ذٰلک أن مایأکل الجیف فلحمه نبت من الحرام فیکون خبیثا عادة ومایأکل الحب لم یوجد ذٰلک فیه وما خلط کالد جاج والعقعق فلا بأس بأکله عند أبی حنیفة وهو الاصح(عنایه مع فتح القدیر، دارالفکر ص ۵۰۰ ج ۹ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل أکله ومالایحل، والحق أن حرمة الغراب دائرة علی أکل الجیف وعدم أکله الخ اعلاء السنن ص ۱۷۵ ج ۱۷ کتاب الذبائح، باب حکم الغراب، مطبوعه کراچی، تمیز الکلام فی بیان الحلال والحرام ص ۱۰۷ تا ۱۱۱ مطبوعه مجیدی کانپور.

(صفحہ ہٰذا) ۱؎ ......اس لئے کہ اس میں کوئی وجہ حرمت نہیں پائی جارہی ہے ان الاصل فی الاشیاء الاباحة شامی زکریا ص ۲۲۱ ج ۱ کتاب الطهارة، مطلب الاصل فی الاشیاء الاباحة، مجمع الأنهر ص ۲۴۴ ج ۴ کتاب الاشربة، دار الکتب العلمیة بیروت، الاشباه والنظائر ص ۱۱۵ تحت القاعدة الثانیة، هل الاصل فی الاشیاء الإباحة الخ، مطبوعه دار العلوم دیوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

جو مرغی اذان دے اس کا کھانا

سوال:۔ ہمارے گھر میں ایک مرغی ہے جو کہ اذان دینے لگی ہے تو میں کیا کروں؟ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ نحوست کی علامت ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ کوئی نحوست کی بات نہیں ہے۔ اس مرغی کو پالنا، اس کا انڈا استعمال کرنا، اس کا گوشت کھانا سب درست ہے۔[۲] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۸۹/۱۲/۴ھ

۱...... البيضة اذا خرجت من دجاجة ميتة أكلت (الهنديه، كوئٹه ص ۳۳۹ ج۵ كتاب الكراهية، الباب الحادى عشرفى الكراهة فى الاكل ومايتصل به، بدائع كراچى ص۴۳ ج۵، كتاب الذبائح، فصل وأما بيان شرط حل الأكل فى الحيوان المأكول، خلاصة الفتاوى ص ۳۶۰ ج۴، كتاب الكراهية، الفصل الخامس فى الاكل، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور)

۲ عن ابى هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولاطيرة ولا هامة ولا صفر الخ، مشكوٰة شريف ص ۳۹۱ كتاب الطب والرقى، باب الفال والطيرة، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، وقال الشارح لايجوز العمل بالطيرة وهى التفاؤل بالطير والتشاؤم بها كانوا يجعلون العبرة فى ذلك تارة بالاسماء وتارة بالاصوات وتارة بالسنوح والبروح الخ مرقاة شرح مشكوٰة ص ۵۱۹ ج۴ كتاب الطب والرقى، باب الفال والطيرة، مطبوعه اصح المطابع ممبئى.

گلہری کھانا

سوال:۔ گلہری کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گلہری کو فارسی میں ''موش خرما'' اورعربی میں ''فارۃ النخل'' کہتے ہیں۔حیات الحیوان[۱] میں ہے کہ **فارة بجميع انواعه بالاجماع حرام**۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گدھ کی طرح کے جانور کا کھانا

سوال:۔ گدھ کی طرح ایک پرندہ لمبی گردن، چونچ، بڑے ڈیل ڈول کا ہوتا ہے گدھ کے ساتھ عموماً وہ بھی مردار ہی کھاتا ہے۔ایسے ہی کبھی مچھلی یا دریائی جانور کا شکار بھی چونچ سے کر کے کھاتا ہے۔لیکن اکثر گذارا اس کا مردار کے کھانے پر ہوتا ہے اس کا کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ناجائز ہے[۲]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] ......حیوۃ الحیوان ص۲۴۷ ج۳ (مطبوعہ شمس پبلشرز دیوبند)

[۲] ......واصل ذٰلک أن مایاکل الجیف فلحمه نبت من الحرام فیکون خبیثا عادة (عنایه مع فتح القدیر، دارالفکر ص۵۰۰ ج۹ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکله وما لا یحل، اعلاء السنن ص۱۷۵ ج۱۷، کتاب الذبائح، باب حکم الغراب، مطبوعه کراچی، نیز تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو رسالہ ''تمیز الکلام فی بیان الحلال والحرام ص۱۱ تا ۱۷، مطبوعه مجیدی کانپور.

مردار خور گدھ کا کھانا

سوال:۔ مردار خور مردار کھانے کے لئے جو اترتے ہیں جن کو گدھ کہا جاتا ہے اس کا کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مردار خور (گدھ) کا کھانا جائز نہیں۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کوے کی قسمیں

سوال:۔ حضرت والا۔ سلام مسنون! آپ کا جواب: ب۴۳۸ ملا۔ ہر سہ قسم کوا (زاغ) کی شناخت مع رنگ کے تحریر فرمائیں، تاکہ دل کو تسلی ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

کوا تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ کوا ہے جو صرف دانہ کھاتا ہے اور عامۃً آبادی میں نہیں رہتا۔ جنگل میں رہتا ہے وہ بالکل حلال ہے جنگلی کبوتر کی طرح۔ دوسرا کوا وہ ہے جو غلیظ اور مردار کھاتا ہے اس کی یہی غذا ہے وہ حرام ہے گدھ کی طرح۔ تیسرا کوا وہ ہے جو دانہ کھاتا ہے

---

[1] ولایؤکل ذوناب ولا مخلب ومن سبع وطیر الٰی ما قال ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم نهٰی عن أکل ذی ناب ومخلب ...... ویدخل فی الحدیث الضبع والثعلب ...... ومن الطیر الصفر والباز والعقاب والنسر الخ البحر الرائق ص۱۷۲-۱۷۱ ج۸ کتاب الذبائح، فصل فیمایحل اکله، مطبوعه کوئٹه، در مختار مع الشامی زکریا ص۴۴۱ ج۹ کتاب الذبائح، مجمع الأنهر ص۱۶۰ ج۴ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکله ومالایحل، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

اور کبھی غلیظ مردار بھی کھالیتا ہے وہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال ہے۔ مرغی کی طرح۔ یہ تین قسم کتب فقہ عنایہ[1] فتاویٰ قاضی خاں[2] میں موجود ہیں۔ مدار غذا پر ہے[3] رنگ پر نہیں۔ بعض علاقوں میں سفید یا کسی اور رنگ کا بھی ہوتا ہے۔ چڑیا گھر میں بعض کوے ایسے موجود ہیں جو سیاہ نہیں۔ کبوتر بھی مختلف رنگ کا ہوتا ہے مرغی بھی مختلف رنگ کی ہوتی ہے۔ اس لئے رنگ پر مدار نہیں۔ عام طور پر جو کوا غلیظ اور مردار کھاتا ہے وہ بالکل سیاہ ہوتا ہے۔ جو کوا دونوں چیزیں کھاتا ہے اس کی گردن کے بال زیادہ سیاہ نہیں ہوتے۔ ان میں ہلکی سیاہی ہوتی ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

کوے کا کھانا

سوال:۔ کوے کا گوشت کھانا کیسا ہے مطلقاً، کیونکہ مطلقاً کی قید اس لئے لگائی جاتی ہے

---

[1]......وأماالغراب الاسودوالابقع فهو انواع ثلاثة:نوع يلتقط الحب ولايأكل الجيف وليس بمكروه ونوع منه لا يأكل اِلا الجيف وهو الذى سماه المصنف الأبقع الذى يأكل الجيف وأنه مكروه ونوع يخلط بأكل الحب مرة والجيف أخرى ولم يذكره فى الكتاب وهو غير مكروه عند أبى حنيفة (عنايه مع فتح القدير، دارالفكر ص۵۰۰ ج۹ كتاب الذبائح، فصل فيما يحل اكله وما لايحل)

[2]......فتاوىٰ قاضى خان على هامش الهنديه، مصريه ص۳۵۷ ج۳ كتاب الصيدوالذبائح، شامى زكريا ص۴۴۳ ج۹ كتاب الذبائح، مجمع الأنهر ص۱۶۲ ج۴ كتاب الذبائح، فصل فيما يحل اكله ومالايحل، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[3]...... والحق أن حرمة الغراب دائرة على أكل الجيف وعدم أكله الخ اعلاء السنن ص۱۷۵ ج۱۷ كتاب الذبائح، باب حكم الغراب، مطبوعه كراچى.

کہ حضرت تھانویؒ نے اپنی کتاب میں یہی فرمایا، مطلقاً اگر جنگل کا کوا ہے تو مطلقاً کیوں فرمایا وجہ بیان کیجئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

کوے کا گوشت مطلقاً کھانا ممنوع نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کوے کی ہر قسم کو ممنوع کہنا غلط ہے اسلئے کہ جو کوا صرف دانہ کھاتا ہے وہ بالاتفاق درست ہے اور جو کوا مردار غلاظت ہی کھاتا ہے وہ بالاتفاق درست نہیں ہے اور جو کوا دانہ کھاتا ہے اور کبھی غلاظت بھی یا مردار بھی کھاتا ہے تو وہ مرغی کے حکم میں ہے۔ یہ سب تفصیل کتبِ فقہ، فتاویٰ[۱] عالمگیری،[۲] قاضی خاں،[۳] شامی،[۴] طحطاوی، البحرالرائق[۵] وغیرہ میں ہے۔

اس مسئلہ پر مستقل ایک رسالہ ہے فصل الخطاب فی تحقیق مسئلۃ الغراب اس میں بہت علماء کے فتاویٰ موجود ہیں۔ مکتبہ نعمانیہ دیوبند سے یہ رسالہ مل جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کھیت کا کوا

سوال:۔ کوے کا کھانا کیسا ہے؟ جس کوے کے بدن میں سفید اور کالا پن ہو اور یہی کوا

---

[۱]......فان مایأکل الجیف کا لغداف والغراب الابقع مستخبث طبعافاما الغراب الزرعی الذی یلتقط الحب مباح طیب وإن کان الغراب بحیث یخلط فیأکل الجیف تارة والحب أخری فقد روی عن أبی یوسفؒ أنه یکره وعن أبی حنیفةؒ أنه لا بأس بأکله وهو الصحیح(عالمگیری، کوئٹه ص ۲۹۰ ج۵ کتاب الذبائح، الباب الثانی فی بیان مایؤکل من الحیوان ومالایؤکل)

[۲]......قاضی خان علی هامش الهندیه مصریه ص۳۵۷ ج۳ کتاب الصید والذبائح.

[۳]......شامی کراچی ص۳۰۵ ج۶ کتاب الذبائح.

[۴]......طحطاوی علی الدر ص۱۵۶ ج۴ کتاب الذبائح، مطبوعه دار المعرفة بیروت.

[۵]......بحر کوئٹه ص۱۷۲ ج۸ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل ومالایحل.

مکئی کے زمانہ میں کھیت میں بیٹھتا ہے اور جو دانہ بالی میں ہوتا ہے اسے کھاتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب اس کی غذا دانہ ہے تو اس کا کھانا بلاتردد جائز ہے۔ **وحل غراب الذرع الذی یأکل الحب اھ**[1] درمختار ص ۲۲۸ ج ۵۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کوا کھانا

سوال:۔ کوا کھانا کیسا ہے اور قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ نے جس کوے کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ حلال ہے تو کیا وہی کوا ہے جو ہمارے یہاں پایا جاتا ہے اور بدعتی اور شر پسند علماء جو یہ کیچڑ اچھالتے ہیں کہ کوے کو حلال کہنا صرف مولانا رشید احمد صاحب کی جدت ہے۔ شریعت میں کوا کھانا حرام ہے تو یہ کہاں تک صحیح ہے۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ محدث اعظم ہند کا فتویٰ کن دلائل پر مبنی ہے مفصل اور مدلل جواب عنایت کیجئے۔ عربی عبارات کا ترجمہ بھی ضرور تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ کوا چند قسم پر ہے ایک قسم وہ ہے جس کی غذا صرف غلاظت و مردار ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جس کی غذا صرف دانہ غلہ ہے غلاظت و مردار بالکل نہیں کھاتا۔ تیسری قسم وہ ہے جو دونوں چیزیں کھاتا ہے غلاظت و مردار بھی کھاتا ہے اور دانہ وغلہ بھی کھاتا

[1] ......درمختار مع الشامی کراچی ص۳۰۷ ج۶ کتاب الذبائح، مجمع الأنهر ص ۱۶۲ ج۴ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکله ومالایحل، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، تبیین الحقائق، ص ۲۹۵ ج۵ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل ومالا یحل، مطبوعه امدادیه ملتان.

ہے۔ پہلی قسم ممنوع ہے۔ دوسری قسم حلال ہے ان دونوں کے حکم میں کوئی اختلاف نہیں تیسری قسم امام اعظمؒ کے نزدیک حلال ہے امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مکروہ ہے جب کہ اس کی غالب غذا غلاظت ہو (اگر اس کی غالب غذا غلاظت نہ ہو بلکہ غالب غذا دانہ وغلہ ہو اور کبھی غلاظت بھی کھالیتا ہو تو وہ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک بھی مکروہ نہیں بلکہ بلا کراہت حلال ہے۔ یہ اقسام و احکام، فتاویٰ عالمگیری[1]، جامع الرموز[2]، عنایہ[3]، ردالمحتار[4]، طحطاوی[5]، البحر الرائق[6]، بدائع[7]، چلپی[8] وغیرہ میں مذکور ہیں۔

جو کوا عامۃً ہماری بستیوں میں پایا جاتا ہے وہ دانہ غلہ بھی کھاتا ہے اور یہی اس کی غالب غذا ہے اور کبھی غلاظت بھی کھالیتا ہے۔ پس اس کا حکم فقہاء کے نزدیک وہی ہے جو مرغی کا حکم ہے کہ اس کی غالب غذا غلہ ودانہ ہے اور کبھی غلاظت بھی کھالیتی ہے۔ اور مرغی کا نوش فرمانا حضرت نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔ اسی کوے کو مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ نے حلال بتلایا ہے پس جو اعتراض ان پر کیا جاتا ہے وہ درحقیقت جملہ اکابر فقہاء پر ہے بلکہ امام الائمہ ابوحنیفہؒ پر ہے اس لئے کہ مولاناؒ نے یہ مسئلہ اپنی طرف سے نہیں لکھا بلکہ اتنے فقہاء کی کتب میں مذکور ہے۔

---

[1] ......عالم گیری کوئٹہ ص ۲۹۰ ج۵ کتاب الذبائح، الباب الثانی

[2] ......جامع الرموز ص ۳۵۰ ج۲ کتاب الذبائح، مطبوعہ ایران.

[3] ......عنایہ مع فتح القدیر، دارالفکر ص ۵۰۰ ج۹ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل أکلہ ومالایحل

[4] ......شامی کراچی ص ۳۰۵ ج۶ کتاب الذبائح

[5] ......طحطاوی علی الدر المختار ص ۱۵۶ ج۴ کتاب الذبائح، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت.

[6] ......البحر الرائق ص ۱۷۲ ج۸ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل ومالایحل، مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ.

[7] ......بدائع کراچی ص ۴۰ ج۵ کتاب الذبائح، فصل فی بیان مایکرہ من الحیوانات

[8] ......چلپی علی ھامش الزیلعی ص ۲۹۵ ج۵ مطبوعہ پاکستان، کتاب الذبائح، فصل فیما یحل ومالا یحل.

الغراب ثلثة انواع. نوع یاکل الجیف فحسب فانه لایؤکل ونوع یاکل الحب فحسب فانه یؤکل ونوع یخلط بینهما وهو ایضاً یؤکل عندالامام وهوالعقعق لانه کالد جاجة وعن ابی یوسفؒ انه یکره لانه غالب اکله الجیف والاول اصح (البحرالرائق[1])

قال القدوری فی شرحه لمختصرالکرخی قال ابویوسفؒ سألت اباحنیفةؒ عن العقعق فقال لا بأس به فقلت انه یاکل الجیف فقال یخلط بشیئی اٰخر فحصل فی قول ابی حنیفةؒ ان ما یخلط لا یکره اکله. (عینی[2])

ترجمہ: اورکوے کی تین قسمیں ہیں ایک قسم وہ جوصرف مردار (حرام چیزیں) کھاتا ہےاس کا کھانا منع ہےاور ایک قسم وہ ہے جوصرف غلہ (حلال غذا) کھاتا ہےاس کا کھانا جائز ہےاور ایک قسم کوے کی وہ ہے جونجاست اور غلہ دونوں کھاتا ہے وہ بھی امام ابوحنیفہؒ کےنزدیک حلال ہےاس لئے کہ وہ مثل مرغی کے ہےاور امام ابویوسفؒ کےنزدیک مکروہ ہے کیونکہ وہ اکثر مردار ہی کھاتا ہےلیکن پہلاقول یعنی ابوحنیفہؒ کا) اصح ہے۔

قدوری نےمختصر کرخی کی شرح میں کہا کہ امام ابویوسفؒ نے امام ابوحنیفہؒ سےسوال کیا کہ کوا(عقعق) کا کیاحکم ہےامام صاحب نےفرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔پس امام یوسفؒ نے کہا کہ وہ تو مردار کھاتا ہے۔امام صاحبؒ نے جواب دیا دوسری حلال غذائیں بھی تو کھاتا ہے اسی سےمعلوم ہوا کہ امام صاحبؒ کےنزدیک جوکوا حلال وحرام دونوں غذائیں کھائے اس کا کھانامکروہ بھی نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ

کونسا کوا حلال ہے؟

سوال:۔ ہمارے زمانے میں جس کوعوام الناس کوا کہتے ہیں اس کا کھانا جائز ہے یا

---

[1]......بحر، کوئٹه ص ۱۷۲ ج۸ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل و مالایحل

[2]......عینی شرح هدایه، دارالفکر ص ۱۰۷ ج۱۰ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکله ومالایحل.

نہیں؟ ہدایہ ج۴ کتاب الذبائح ص۴۲۵ مطبع مجتبائی میں ہے۔ **ولا بأس بغراب الزرع**۔ پھر بعد الدلیل تحریر فرماتے ہیں۔ **ولا یوکل الابقع الذی یاکل الجیف وکذاالغداف قال ابوحنیفةؒ ولا بأس بأکل العقعق**۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ غراب الزرع سے کونسا کوا مراد ہے اور لا یاکل الابقع سے کونسا کوا مراد ہے اور عقعق کونسا کوا ہے؟ ہمارے ہندوستان میں دو قسم کے کوے ہوتے ہیں۔ایک تو بالکل سیاہ ہوتا ہے اور کچھ سفیدی مائل جس کی گردن پر بدن سے زیادہ سفیدی ہوتی ہے۔حضرت گنگوہیؒ نے فتاویٰ رشیدیہ میں فرمایا ہے کہ زاغِ معروفہ کو کھا سکتے ہیں۔زاغِ معروفہ سے کونسا کوا مراد ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

کوا چند قسم کا ہے اس کی حلت وحرمت کا مدار غذا پر ہے۔ایک قسم وہ ہے جس کی غذا مردار اور غلیظ ہے وہ حرام ہے چیل اور گدھ کی طرح۔دوسری قسم وہ ہے جس کی غذا دانہ اور غلہ پر ہے وہ حلال ہے کبوتر کی طرح۔تیسری قسم وہ ہے جو دانہ بھی کھاتا ہے اور غلیظ بھی کھالیتا ہے اس کو امام ابو یوسفؒ مکروہ فرماتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ حلال فرماتے ہیں مرغی کی طرح کہ وہ دانہ بھی کھالیتی ہے اور غلیظ بھی کھالیتی ہے۔اور بعض بستیوں میں عام طور پر یہی کوا ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ عنایہ[۱]، فتح القدیر، عالمگیری، البحرالرائق، ردالمحتار وغیرہ میں مذکور ہے۔اس کوے کو

---

[۱] واما الغراب الابقع والاسود فهوانواع ثلاثة نوع یلتقط الحب ولایأکل الجیف ولیس بمکروہ ونوع لایأکل الاالجیف وهو الذی سماه المصنف الابقع وانه مکروه ونوع یخلط یأکل الحب مرةً والجیف اخری ولم یذکره فی الکتاب وهو غیر مکروه عنده مکروه عند ابی یوسف والاخیر هو العقعق الخ شامی زکریاص۴۴۳ج۹ کتاب الذبائح. عنایه علی فتح القدیر،ص۵۰۰ج۹ وفتح القدیرص۵۰۰ج۹ مطبوعه دارالفکر، کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکله ومالایحل، عالمگیری ص۲۸۹ ج۵، مطبوعه کوئٹه، کتاب الذبائح، الباب الثانی فی بیان مایؤکل من الحیوان ومالایؤکل، البحرالرائق ص۱۷۲ ج۸، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے جائز وحلال لکھا ہے اس کے متعلق رسالہ بھی ہے جس میں بہت سے علماء کے فتاویٰ درج ہیں اس کا نام ہے فصل الخطاب فی تحقیق مسئلة الغراب۔ یہ رسالہ مکتبہ نعمانیہ دیوبند نے طبع کرایا ہے وہاں سے مل جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

شراب کے نشہ میں خنزیر کا گوشت کھانا

سوال:۔ زید نے شراب پی، بے ہوشی کے عالم میں غیر مسلموں کے ساتھ کھانا بھی کھایا، زید کا کہنا ہے کہ جب کھانا سامنے آیا اور میں نے کھانا شروع کیا اس میں ہڈی تھی جو میں نے پھینک دی، اس کے بعد نشہ کی حالت میں حواس برقرار نہ رہے، عوام کا الزام ہے اور خود زید کو بھی شک ہے کہ وہ ہڈی خنزیر کے گوشت کی تھی، دریافت طلب بات یہ ہے کہ زید کے اس گناہ سے پاک ہونے کی کیا صورت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خنزیر بھی نجس اور حرام ہے[1] شراب بھی نجس اور حرام ہے،[2] خنزیر کے متعلق تو مسئلہ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) مطبوعه الماجديه كوئٹه، كتاب الذبائح، فصل فيما يحل ومالايحل.

(صفحه هذا) [1] خلاجلد خنزير فلايطهر(قوله فلايطهر) اى لانه نجس العين بمعنى ان ذاته بجميع اجزائه نجسة حيا وميتا (درمختار مع الشامى كراچى ج ١/ص ٢٠٤/ كتاب الطهارة، مطلب فى احكام الدباغة، البحر الرائق كوئٹه ص١٠٠ ج١ كتاب الطهارة، مجمع الأنهر ص ٥١ ج ١ باب الطهارة، فصل ثانى، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[2] والمحرم منها اربعة الاول الخمر وحرم قليلها وكثيرها لعينها وهى نجسة نجاسة مغلظة، در مختار مع الشامى كراچى ملخصاً، ج٦ ص٤٤٨ اول كتاب الاشربة، البحرالرائق كوئٹه ص٢١٧، ٢١٨ ج٨ كتاب الاشربة، تبيين الحقائق ص٤٤ ج٦ كتاب الاشربة، مطبوعه امداديه ملتان.

دریافت کرنے کی ضرورت پیش آئی، مگر شراب کا مسئلہ کیوں نہیں دریافت کیا جاتا، جس کی وجہ سے عقل گئی ہے، بے ہوشی آئی، دونوں چیزوں سے سچی پکی توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، پختہ عہد کرے کہ آئندہ زندگی بھر شراب نہیں پیئے گا، غلط صحبت میں نہیں بیٹھے گا، اللہ تعالیٰ سے معافی کی توقع ہے، "ان اللّٰہ یقبل التوبة عن عبادہ ویعفو عن السیئات"۔[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۴/۹۶ھ

---

[1] سورۂ شوریٰ، آیت ۲۵۔

ترجمہ:۔ اور وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، اور وہ تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (بیان القرآن)

E:\F.M.Fainal\Jild-27\09-Machhli Khana

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فصل چهارم:- مچھلی کھانے کا حکم

جھینگا کھانا کیسا ہے؟

سوال:۔ جھینگا مچھلی کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بعض حضرات نے اس کو مچھلی کی قسم قرار دے کر مباح فرمایا ہے مگر بعض حضرات کی تحقیق یہ ہے کہ یہ مچھلی نہیں بلکہ دوسرا جانور ہے اور حنفیہ کے نزدیک مچھلی کے علاوہ دوسرا دریائی جانور جائز نہیں۔ یہی قول احوط معلوم ہوتا ہے۔ مجموعہ فتاویٰ[1] میں دونوں قول ہیں۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]......وجھینگہ آنز ''اربیان'' بکسر ہمزہ میگونید حلال است چہ آن نوعیست ازانواع سمک والسمک بجمیع أنواعہ حلال بالاتفاق وآنانکہ قائل بحرمتش شدہ اند منشاء آن فہمیدن جھینگہ راخارج ازاقسام سمک ست ولیس کذلک درحمادیہ می آرد الدودالذی یقال لہ جھینگہ حرام عند بعض العلماء لا نہ لا یشبہ السمک فانما یباح عندنا من صیدالبحر انواع السمک وھٰذا لا یکون کذلک (بقیہ اگلے صفحہ پر)

جھینگا کا حکم

سوال:۔ مچھلیوں کی قسموں میں ایک معروف مچھلی جھینگا ہوتی ہے اسے بعض حرام اور بعض مکروہ تحریمی اور بعض علماء مکروہ تنزیہی فرماتے ہیں بعض بلا کراہت جائز فرماتے ہیں۔ اصل حکم کیا ہے۔ بحوالۂ کتب حنفیہ تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

حنفیہ کے نزدیک دریائی جانوروں میں سے صرف مچھلی جائز ہے اور کوئی جانور جائز نہیں جھینگا مچھلی اگر مچھلی ہی کی کوئی قسم ہے تو وہ جائز ہے جیسا کہ علامہ دمیری شافعی نے حیات الحیوان[1] ص ۳۷۱ میں لکھا ہے اور اسی سے تتمہ ثالثہ امداد الفتاویٰ[2] ص ۵۰ میں نقل کیا ہے اگر یہ مچھلی کی قسم نہیں بلکہ کوئی اور جانور ہے اور محض نام جھینگا مچھلی مشہور ہو گیا ہے تو یہ جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ[3] ج ۲ ص ۱۲۲ میں ہے۔ مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحیؒ ج ۲ ص ۱۱۰[4] میں دونوں قول نقل کئے ہیں حمادیہ کی عبارت نقل کی ہے **الدود الذی یقال لہ جھینگا حرام عند بعض العلماء لانہ لا یشبہ السمک فانما یباح عندنا من صید البحر**

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) وقال بعضھم حلال لانہ یسمی باسم السمک واللہ اعلم (مجموعہ فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۵۶ ج ۱ کتاب الاکل والشرب، مطبوعہ یوسفی لکھنؤ)

(صفحہ ھذا) [1] الروبیان، ھو سمک صغیر جداً أحمر، حیاۃ الحیوان ص ۳۷۴ ج ۱ مطبوعہ حلبی مصری.

[2] امداد الفتاوی ص ۱۰۳ ج ۴ ماھی روبیاں کا حکم، کھانے پینے کی حلال وحرام، مکروہ ومباح چیزوں کا بیان مطبوعہ زکریا دیوبند.

[3] فتاوی رشیدیہ کامل ص ۵۳۷ کتاب شکار اور ذبح کے مسائل، مطبوعہ محمودیہ سھارنپور.

[4]......مجموعۃ فتاویٰ عبدالحئی ص ۵۶ ج ۱ کتاب الاکل والشرب، مطبوعہ یوسفی لکھنؤ.

انواع السمک وھٰذا لایکون کذٰلک وقال بعضھم حلال لانہ یسمی باسم السمک اھ[۱] ج۳ ص۱۰۴ اور ۱۰۷ میں بھی دونوں قول نقل کئے ہیں تذکرۃ الخلیل[۲] ص۲۰۰ میں عدم جواز کا فتویٰ ہے۔ یہی راجح ہے نیز جب کہ اس میں حرمت کا قول بھی ہے تو اس سے اجتناب ہی بہتر ہے۔ لقولہ علیہ السلام **دع ما یریبک الی مالایریبک،** الحدیث[۳]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

جھینگا

سوال:۔ ہمارے یہاں کچھ دنوں سے جھینگا کے بارے میں حلال اور حرام کا بازار گرم تھا۔ ہماری جامع مسجد میں ایک فاضل دیوبند عالم باعمل ہیں ہم نے ان سے دریافت کیا تو آپ نے حلال بتایا اور فرمایا کہ یہ بھی مچھلی کی ذات ہے یہ کہاں تک صحیح ہے ذرا تحقیق کے ساتھ جواب دیں تاکہ ہماری بےچینی دور ہو سکے آیا وہ حرام ہے یا حلال ہے اگر حلال ہے تو کونسی قسم؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جن حضرات کے نزدیک یہ مچھلی ہے وہ اس کو جائز قرار دیتے ہیں جن کے نزدیک مچھلی نہیں وہ ناجائز کہتے ہیں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ[۴] اور مولانا خلیل احمد[۵] صاحب سہارنپوریؒ نے

---

[۱] مجموعۃ الفتاوی ص۱۰۴ ج۳ باب ما یحل اکلہ ومالا یحل، مطبوعہ یوسفی لکھنؤ.

[۲] تذکرۃ الخلیل مکتبہ خلیلیہ سہارنپور:۲۹۳، تحت عنوان ''جھینگا''

[۳] بخاری شریف ص۲۷۵ ج۱ کتاب البیوع، باب تفسیر المشبھات، مطبوعہ اشرفی دیوبند،

[۴] فتاویٰ رشیدیہ ص۱۲۲ ج۲، مطبوعہ رحیمیہ دھلی، فتاوی رشیدیہ کامل ص۵۳۷ کتاب شکار اور ذبح کے مسائل، مطبوعہ محمودیہ سہارنپور.

[۵] تذکرۃ الخلیل ص۲۹۳، تحت عنوان جھینگا، مطبوعہ مظاہرعلوم سہارنپور،

اس کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے یہی احتیاط کا تقاضہ ہے، **الدود الذی یقال له جهینگا حرام عند بعض العلماء لانه لایشبه السمک فانما یباح عندنا من صید البحرانواع السمک وهٰذا لایکون کذٰلک وقال بعضهم حلال لانه یسمی باسم السمک** اھ کذا فی مجموعۃ الفتاویٰ[1] **عن الحمادیة، دع مایریبک الی مالایریبک الحدیث.**[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

گونچھ مچھلی کا حکم

سوال:۔ایک مچھلی جس کو ہماری زبان میں گونچھ کہتے ہیں اور آپ کی نظروں کے سامنے ہے اس کے متعلق حکم شرعی سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہم نے اس مچھلی کو دیکھا۔یہ بلا شبہ مچھلی ہے کوئی اور جانور نہیں ہے۔یہ شرعاً جائز ہے۔[3]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] مجموعة الفتاوی ص ۵۶ ج ۱ کتاب الاکل والشرب، مطبوعه یوسفی لکهنؤ.

[2] بخاری شریف ص ۲۷۵ ج ۱ کتاب البیوع، باب تفسیر المشبهات، مطبوعه اشرفی دیوبند،

[3]......ولا یحل حیوان مائی اِلا السمک(درمختار مع الشامی کراچی ص۳۰۶ ج۶ کتاب الذبائح، البحر الرائق ص۱۷۲ ج۸ کتاب الذبائح فصل فیما یحل وما لا یحل، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، هدایه ص ۴۴۲ ج ۴ کتاب الذبائح، مطبوعه تهانوی دیوبند.

مردار مچھلی کا کھانا کیوں جائز ہے؟

سوال:ـ　مردار مچھلی کا استعمال کیوں صحیح ہے؟ بقیہ جانور جو حلال ہیں ان کا استعمال کیوں جائز نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مردار مچھلی کو حدیث پاک میں مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے **اُحِلَّتْ لنا المیتتان، السمک والجراد**[۱]۔ نیز مچھلی میں خون نہیں اور دیگر جانوروں میں خون ہوتا ہے۔ اور ذبح کرنے سے نکل جاتا ہے اور خود مر جانے سے بدن ہی میں رہ جاتا ہے۔ اور یہ خون ناپاک ہے۔ اور مچھلی میں جو خون جیسی چیز ہوتی ہے وہ رطوبت ہوتی ہے خون نہیں ہوتا[۲] اور جو مچھلی پانی میں مر کر الٹی تیرنے لگے اس کا کھانا جائز نہیں[۳]۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

۱؎　**مشکوة شریف ص ۳۶۱ ج ۲ کتاب الصید، باب مایحل اکله وما یحرم، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، ابن ماجه ص ۲۳۲ باب صید الحیطان والجراد.**

ترجمہ: ہمارے لئے دو مردار حلال ہیں (۱) مچھلی (۲) ٹڈی۔

۲؎　**ودم السمک، أما دم السمک فلانه لیس بدم علی التحقیق وانما هو دم صورة لأنه إذا یبس یبیض والدم یسود، البحر الرائق ص۲۳۵ ج۱ باب الأنجاس، کتاب الطهارة، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، الدر المختار زکریا ص۳۶۲ ج۱ کتاب الطهارة، باب المیاه، زیلعی ص۷۵ ج۱ کتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطبوعه امدادیه ملتان.**

۳؎　**ولا یحل حیوان مائی اِلا السمک غیرالطافی (درمختار مع الشامی کراچی ص۳۰۷ ج۶ کتاب الذبائح، البحر الرائق ص۱۷۲ ج۸ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل ومالایحل، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، زیلعی ص۲۹۶ ج۵ کتاب الذبائح، فصل فیما یحل ومالایحل، مطبوعه امدادیه ملتان، هدایه ص۴۴۲ ج۴ کتاب الذبائح، مطبوعه تهانوی دیوبند.**

E:\F.M.Fainal\Jild-27\09-Machhli Khana

مچھلی کو بغیر پانی کے رکھنا

سوال:۔ مچھلی کو پکڑ کر بغیر پانی کے رکھ دیا جائے گھنٹہ آدھ گھنٹہ، تو کیا اس صورت میں گناہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مچھلی بنانے میں تاخیر کرنے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

مچھلی کو پتھر سے رگڑنا

سوال:۔ مچھلی کو بغیر سر توڑے پتھر پر رگڑا جائے تو کھال اتاری جائے تو گناہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مچھلی اگر پہلے سے مری ہوئی ہے تو بغیر سر توڑے پتھر سے رگڑنے یا کھال اتارنے میں

---

[۱] نوٹ، مچھلی مردہ یا اگر کاٹ کر رکھی ہے تو تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر مچھلی زندہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ پانی میں رکھے تا کہ اس کو تکلیف نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ نرمی اور احسان کرنے کا حکم فرمایا ہے۔عن **شداد بن اوسؓ قال ثنتان حفظتهما عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال إن اللّٰه تعالىٰ كتب الاحسان على كل شىء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح وليحدّا حدكم شَفُرته فليرح ذبيحته، مسلم شريف ص۱۵۲ ج۲ كتاب الصيد والذبائح الخ، باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، مطبوعه بلال ديوبند، مشكوٰة شريف ص۳۵۷ كتاب الصيد والذبائح، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، ابوداؤد شريف ص۳۸۹ ج۲ كتاب الضحايا، باب فى الرفق بالذبيحة، مطبوعه سعد ديوبند، المعجم الكبير للطبرانى ص۲۷۵ ج۷ رقم الحديث ص۷۱۱۸ مطبوعه دار التراث العربى بيروت،**

کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر زندہ ہے تو ایسا نہ کیا جائے کہ اس میں ایلام وتعذیب بلاضرورت ہے بلکہ پہلے اس کو مار دیا جائے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

مچھلی کھانا بلا آلائش نکالے

سوال:۔ مچھلی بغیر آلائش نکالے ہوئے کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مچھلی آلائش نکالنے کے بعد پکائی جائے۔ اس لئے کہ اس میں بعض اجزا مُضِر ہوتے ہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جو مچھلی انڈے نہیں بلکہ بچے دیتی ہے اس کا کھانا

سوال:۔ جو مچھلی انڈے نہیں دیتی بلکہ بچے دیتی ہے اس کو کھانا جائز ہے یا نہیں غالباً اس

---

[1] ......وکره كل تعذيب بلا فائدة مثل قطع الرأس والسلخ قبل أن تبرد(درمختار مع الشامی کراچی ص۲۹۶ ج۶ کتاب الذبائح، مرقاة المفاتيح ص۳۲۶ ج۴ کتاب الصيد والذبائح، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع ممبئی، کذا فی البحر الرائق ص۱۷۰ ج۸ کتاب الذبائح، مطبوعه الماجديه کوئٹه، سکب الأنهر مع مجمع الأنهر ص۱۵۹ ج۴ کتاب الذبائح، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، زيلعی ص۲۹۲ ج۵ کتاب الذبائح، مطبوعه امداديه ملتان.

[2] الضرر يزال، الاشباه والنظائر ص۱۳۹ القاعدة الخامسة، مطبوعه دار العلوم ديوبند، قواعد الفقه ص۸۸، رقم القاعدة ۱۶۹ مطبوعه اشرفی ديوبند، وفی السمک الصغار التی تلقی من غير أن يشق جوفه فقال اصحابه ای الشافعی لا يحل اكله لان رجيعه نجس وعند سائر الأئمة يحل، شامی زکريا ص۴۴۸ ج۹ کتاب الذبائح، مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ بڑی مچھلی کی آلائش صاف کرنا ضروری ہے۔

E:\F.M.Fainal\Jild-27\09-Machhli Khana

مچھلی کو انگریزی میں ''شارک'' کہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو مچھلی انڈے نہیں دیتی بلکہ بچے دیتی ہے وہ مچھلی نہیں کوئی اور جانور ہے، مچھلی کی شکل کا، حنفیہ کے نزدیک مچھلی کے علاوہ کوئی دریائی جانور کھانا درست نہیں [1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۳/۹۴ھ

---

[1] فعند الحنفية يحرم ماعدا السمک، اعلاء السنن ص۱۸۷ ج۱۷ کتاب الذبائح، باب حرمة السمک الطافي، الرد على ابن حزم الخ، مطبوعه کراچی، اماالذی یعیش فی البحر من الحیوان یحرم أکله الا السمک خاصةً الخ ، عالمگیری ج۵/ص ۲۸۹/ مطبوعه کوئٹه، کتاب الذبائح،الباب الثانی فی بیان مایؤکل من الحیوان ومالا یؤکل، البحر الرائق ص۱۷۲ ج۸ کتاب الذبائح، فصل ما یحل ومالایحل، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، الدر المختار مع الشامی زکریا ص ۴۴۴ ج۹ کتاب الذبائح.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل پنجم

مباح القتل اور غیر مباح القتل جانور

بلی کو مارنا

سوال:۔ اگر کوئی شخص لکڑی سے بلی کو مار دے اور وہ مر جائے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ اگر کوئی کفارہ ہو تو مطلع فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بلی کو بلا وجہ ستانا گناہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک عورت نے بلی کو باندھ کر رکھا اور کھانے کو نہیں دیا اور اس کی وجہ سے اس عورت کو عذاب ہوا۔[۱] اسی طرح ہر جانور کا

---

[۱]......عن ابن عمرو ابی هريرة قالا قال رسول الله ﷺ عذبت امرأة فی هرة أمسكتها حتی ماتت من الجوع فلم تكن تطعمها ولاترسلها فتأكل من خشاش الأرض. مشكوة شريف ص١٦٨ مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل الصدقة

ترجمہ: ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک عورت کو ایک بلی کے سبب عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مرگئی وہ نہ تو اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ کھولتی تھی کہ زمین کے جانوروں میں سے کچھ کھا لیتی۔

حکم ہے کسی کو بھی بلا وجہ ستانا جائز نہیں گناہ ہے[1]لیکن اگر بلی اذیت دے تو اس کو مار ڈالنا بھی درست ہے۔مثلاً کسی نے مرغی پال رکھی ہیں اور بلی آکر کھا جاتی ہے تو اس کے لئے اجازت ہے کہ بلی کو ذبح کر دے تو گناہ نہیں۔ **الهرة اذا كانت موذية لاتعذب ولا تعرک اذنها بل تذبح بسكين حادٍ كذافى الوجيز للكردرى اهـ عالمگیری**[2] ص۱۱۵ ج۱۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کتے ، بلی کو مارنا

سوال:۔ اگر کوئی بلی یا کتا کسی شخص کا حد سے زیادہ کا نقصان کر دے تو اس بلی یا کتے کا مارنا جان سے درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بہتر یہ ہے کہ نہ مارا جائے لیکن اگر نقصان سے حفاظت مشکل ہو جائے تو جان سے مارنا درست ہے مگر تر ساتر سا کے مارنا برا ہے **وجازقتل مايضرمنها ككلب عقوروهرة تضرويذبحها اى الهرة ذبحاً ولا يضر بهالانه لا يفيد ولا يحرقها درمختار ص۳۵ قال الشامى تحت قوله وهرة تضركما اذا كانت تاكل الحمام**

[1] كره كل تعذيب بلا فائدة، الدر مع الشامى كراچى ص۲۹۶ ج۶ كتاب الذبائح، زيلعى ص۲۹۲ ج۵ كتاب الذبائح، مطبوعه امداديه ملتان، بحر ص۱۷۰ ج۸ كتاب الذبائح، طبع كوئٹه، سكب الأنهر ص۱۵۹ ج۴ كتاب الذبائح، دار الكتب العلمية بيروت.

[2]......عالمگيرى ص۳۶۱ ج۵ كتاب الكراهية، الباب الحادى والعشرون الخ، مطبوعه كوئٹه، بزازية على الهندية كوئٹه ص۳۷۰ ج۶، كتاب الكراهية، الثامن فى القتل، الدر مع الشامى كراچى ص۷۵۲ ج۶ كتاب الخنثى، مسائل شتى.

والدجاج[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۹/۱/۵۳ھ

صحیح: عبداللطیف عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم، ۳۰/محرم الحرام/ ۵۳ھ

چھپکلی کا مارنا

سوال:۔ چھپکلی کا مارنا شرعاً کیسا ہے؟ عوام میں مشہور ہے کہ اس کے مارنے پر ثواب ملتا ہے کیا یہ صحیح ہے امید کہ جواب مع حوالہ عنایت فرمائیں گے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

حدیث شریف میں وزغ کے مارنے کی اجازت بھی ہے حکم بھی ہے اور اس پر ثواب بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر پہلی ضرب میں مار دیا جائے۔ تو اس پر ثواب کی بڑی مقدار بیان کی گئی ہے۔ دوسری ضرب پر مارنے پر اس سے کم ہے۔ تیسری میں اس سے کم ہے۔ ایسی حدیثیں بخاری شریف[2] ص۴۶۶/۱، مسلم شریف[3] ج۲ص۲۳۶، نسائی شریف[4] ج۲ص۲۶، مؤطا امام[5] محمدؒ ص۳۶ وغیرہ کتب میں موجود ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے ایک نیزہ

---

[1] ......درمختار مع الشامی کراچی ص۷۵۲ ج۶ کتاب الخنثی، مسائل شتی، زیلعی ص۲۲۷ ج۶ مسائل شتی، کتاب الخنثٰی، مطبوعه امدادیه ملتان، البحر الرائق ص۴۸۶ ج۸ کتاب الخنثی، مسائل شتّٰی، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

[2] ......بخاری شریف ص۴۶۶ ج۱ کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم، مطبوعه اشرفی دیوبند.

[3] ......مسلم شریف ص۲۳۶ ج۲ کتاب قتل الحیات، باب استحباب قتل الوزغ، مطبوعه بلال دیوبند.

[4] ......نسائی شریف ص۲۶ ج۲ کتاب مناسک الحج، مایقتل المحرم من الدواب، قتل الوزغ، مطبوعه دیوبند.

[5] ......مؤطا امام محمد ص۲۱۱ کتاب الحج، باب مارخص للمحرم أن یقتل من الدواب.

مکان میں رکھ چھوڑا تھا۔ کسی نے پوچھا یہ کس لئے ہے فرمایا وزغ کو مارنے کے لئے التعلیق المجد میں ہے۔ **الوزغ بفتحتیں جمع وزغة دویبة معروفة تکون فی السقوف والجدران وکبارها یقال لها سام ابرص وقدورد الامر والوعدبالاجرفی قتلها عن ام شریک انها استأمرت النبی ﷺ فی قتل الوزغان فامرها بذٰلک. اخرجه البخاری ومسلم وفی الصحیحین ان النبیﷺ امر بقتل الوزغ وسماه فویسقاً وقال کان ینفخ النار علی ابراهیم و فی الصحیح من حدیث ابی هریرةؓ من قتل وزغة من اول ضربة فله کذاوکذاحسنة ومن قتلها فی الثانیة فله کذا وکذاحسنة دون الاولیٰ ومن قتلها فی الثالثة فله کذاوکذاحسنة دون الثانیة ومن الطبرانی من حدیث ابن عباسؓ مرفوعاً اقتلوا الوزغة ولوفی جوف الکعبة وفی سنده عمربن قیس المکی ضعیف وعندابن ماجة عن عائشةؓ انه کان فی بیتها رمح موضوع فقیل لها ماتصنعین بهٰذا قالت اقتل الوزغ فانی سمعت رسول اللهﷺ ان ابراهیم علیه السلام لما القی فی النار لم یکن فی الارض دابة الااطفأت عنه النار غیر الوزغ فانه کان ینفخ علیه النار فامرعلیه السلام بقتله کذافی حیوٰة الحیوان للدمیریاھ**[1]۔

وزغ کی تشریح کرتے ہوئے غیاث اللغات میں برہان سے نقل کیا ہے۔ نوعے از چلپاسہ است[2]۔ اور چلپاسہ کے متعلق لکھا ہے۔ جانورے شبیہ بحرباء کہ در سقف خانہ ہاباشد بہندی چھپکلی گویند[3]۔ وزغ چھپکلی اور گرگٹ دونوں کوشامل ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]......**التعلیق الممجد علی هامش مؤطا امام محمد ص ۲۱۱، کتاب الحج، باب مارخص للمحرم ان یقتل من الدواب،**

[2]......**غیاث اللغات،مطبوعه نول کشوره ص۴۸۷ فصل واؤ مع زائے معجمه،**

[3]......**غیاث اللغات ص ۱۳۶ فصل جیم فارسی مع لام.**

گرگٹ کا مارنا

سوال:۔ عام لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضور انورﷺ جب غارِ ثور میں حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ تھے اور مکڑی نے جالا تان دیا تھا۔ کبوتروں نے انڈے دیدیئے تھے۔ اس وقت کفار کی جماعت حضور کی تلاش میں غارِ ثور پر بھی آئی تو گرگٹ اپنی گردن جھکا جھکا کر بتلا رہا تھا کہ حضور اس غار میں ہیں۔ یہ روایت کہاں تک صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

میں نے یہ کسی روایت میں نہیں دیکھا۔ البتہ گرگٹ کو مارنے کا ثواب احادیث میں آیا ہے۔ بیت المقدس کو جس وقت آگ لگائی گئی اس کا پھونکیں مارنا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس وقت آگ میں ڈال دیا گیا اس کا پھونکیں مارنا۔ مجمع البحار[1] ج۳ ص۴۳۴ میں موجود ہے۔ ابن ابی حاتم نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک نیزہ گرگٹ کو مارنے کے لئے مکان میں رکھ رکھا تھا۔ کذا فی ابن کثیر[2] ج۳ ص۱۸۴۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

---

[1]......لما احرق بیت المقدس کانت الأوزاغ تنفخه (الی قوله)وقیل: تنفخ فی نارنمرود (مجمع البحار، ص۴۸ ج۵ مطبوعه دائرة المعارف، حیدرآباد)، باب وزغ.

[2]......قال ابن أبی حاتم (الی قوله) حدثتنی مولاة الفاکه بن المغیرة المخزومی قالت: دخلت علی عائشة فرأیت فی بیتها رمحا فقلت یا ام المؤمنین ماتصنعین بهذا الرمح؟ فقالت: نقتل به هذه الاوزاغ (تفسیر ابن کثیر، ص۲۹۵ ج۳ تحت قوله تعالیٰ:قلنا یا نارکونی برداً وسلاماً علی ابراهیم .سورة انبیاء، آیت: ۷۰، مطبوعه مصطفی احمد الباز مکه مکرمه،

گرگٹ کا مارنا

سوال:۔ عوام میں مشہور ہے کہ گرگٹ جانور کے مارنے کا بہت ثواب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گرگٹ کے مارنے پر ثواب کثیرہ کا ملنا صراحۃً حدیث میں موجود ہے۔[۱] (کذا فی المشکوٰۃ ص۳۶۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

چوہے وغیرہ کو زہر دے کر مارنا

سوال:۔ اکثر گھروں میں چوہے بہت زیادہ تعداد میں ہو جاتے ہیں اور گھروں میں رکھے ہوئے غلہ وغیرہ کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ بعض اوقات کوٹھی، بورا، کپڑا بھی کاٹ ڈالتے ہیں۔ زمین میں سوراخ بنا کر اور چھتوں وغیرہ میں رہتے ہیں، گھر کے چوہوں سے لوگ تنگ آکر چوہوں کو زہر دے کر ہلاک کرتے ہیں، ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

چوہوں کو یا کسی نقصان پہونچانے والی مخلوق جیسے چیونٹی وغیرہ کو زہر دیا جائے یا نہیں؟ اگر زہر دے کر ہلاک کیا جاسکتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کونسی صورت اختیار کی جائے جس سے ایسے نقصان پہونچانے والے جانور سے چھٹکارا ملے۔

---

[۱] ......من قتل وزغافی أول ضربة كتبت له مائة حسنة وفی الثانية دون ذلک وفی الثالثة دون ذلک (مشکوٰۃ ص ۳۶۱ کتاب الصيد، باب مايحل اكله ومايحرم)ترجمه: جوشخص گرگٹ کو اول مرتبہ میں قتل کردے اس کے لئے سونیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری مرتبہ میں اس سے کم اور تیسری مرتبہ میں اس سے کم۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

زہر دینایا ویسے ہی ماردینا بھی درست ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ، دارالعلوم دیوبند......الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

چیونٹی، بھڑ وغیرہ کو جلانا

سوال:۔ بہت سے لوگ تتیا، شہد کی مکھی، چیونٹی وغیرہ کو آگ سے جلا کر ہلاک کرتے ہیں، یہ ان کا فعل کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر انکی اذیت سے بغیر جلائے حفاظت نہیں ہوسکتی تو مجبوراً جلانا بھی درست ہے۔ مگر عموماً بغیر جلائے حفاظت کچھ دشوار نہیں، ایسی حالت میں جلانا سخت گناہ ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] ......خمس فواسق يقتلن فى الحل والحرم الحية والغراب الا بقع والفارة والكلب العقور والحديا، الحديث، واتفق جماهير العلماء على جواز قتلهن فى الحل والحرم والا حرام (مسلم شريف مع نووى ص ۳۸۱ ج ۱ كتاب الحج، باب ماينداب للمحرم وغيره قتله من الدواب فى الحل والحرم ، مطبوعه بلال ديوبند، وجاز قتل ما يضر من البهائم كالكلب العقور والهرة اذا كانت تأكل الحمام والدجاج لازالة الضرر الخ، زيلعى ص۲۲۷ ج۶، كتاب الخنثى، مسائل شتى، مطبوعه امداديه ملتان، بحر ص ۴۸۶ ج۸، كتاب الخنثى، مسائل شتى، مطبوعه الماجديه كوئٹه، شامى كراچى ص ۷۵۲ ج۶، كتاب الخنثى، مسائل شتى.

[۲] ......يكره احراق جراد وقمل وعقرب ولا بأس باحراق حطب فيها نمل (قوله يكره احراق جراد) أى تحريماً (درمختار مع الشامى كراچى ص۷۵۲ج۶ كتاب الخنثىٰ، مسائل شتى، عالمگيرى كوئٹه ص ۳۶۱ ج۵ كتاب الكراهية، الباب الحادى والعشرون الخ، بزازية على الهندية ص ۳۷۰ ج۶ كتاب الكراهية، الفصل الثامن فى القتل، مطبوعه كوئٹه،

کھٹملوں کو گرم پانی سے مارنا

سوال:۔ کھٹمل کے دق کرنے پر آیا پلنگ یا تخت پر کھولتا پانی ڈال کر کھٹملوں کو مارنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب وہ دق کرتے ہیں اور دوسری طرح نہیں مانتے تو گرم کھولتا ہوا پانی چار پائی پر ڈالنا درست ہے[1]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] کما یستفاد: لکن جواز التحریق والتغریق مقید کما فی شرح السیر بما اذا لم یتمکنوا من الظفر بھم بدون ذلک الخ شامی زکریا ص۲۱۰ ج۶ کتاب الجهاد، مطلب فی ان الکفار مخاطبون ندبا.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل ششم:- متفرقات حیوانات

اپنے جانور کے چارہ کا نظم کرنا ضروری ہے

سوال:- زید وعمر دو شخص یکہ چلانے والوں نے کمائی کے حلال وحرام ہونے پر جھگڑا کیا۔صورتِ حال یہ ہے کہ زید نسبتاً عمر کے دیندار ہے،صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے، دینی کاموں میں مشغول رہتا ہے اور اعمالِ خیر میں بھی حصہ لیتا رہتا ہے،لیکن کمائی کا یہ حال ہے کہ شام کو یکہ سے گھوڑا کھول کر باندھ دیتا ہے۔اب گھر والے چاہے کچھ گھوڑے کا انتظام کریں گھانس دانہ کا۔زید مسجد جا کر نماز مغرب پڑھ کر وہیں وظائف وغیرہ میں مشغول ہوجاتا ہے۔نمازِ عشاء پڑھ کر گھر آکر کھانا کھا کر چارپائی پر لیٹتا ہے۔اس کو یہ فکر بالکل نہیں کہ گھوڑے کو پانی ملا، چارہ کھایا کہ نہیں۔جب اتنی لاپرواہی ہے تو گھوڑے کی مالش کون کرے۔عمر شام کو گھوڑا کھول کر پانی پلا کر چارہ پر باندھ دیا۔نماز مغرب پڑھ کر گھوڑے کی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ مالش کرتا ہے اور آٹھ روپے کما کر تین روپے ضرور گھوڑے کی خوراک پر خرچ کرتا ہے۔اسی بناء پر عمر زید سے کہتا ہے کہ تیری کمائی ناجائز ہے۔تمہارا گھوڑے سے اس طرح لاپرواہی برتنا نا

مناسب ہے اور تیرا گوشت روٹی کھانا جائز نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کمائی کے اعتبار سے کون حق پر ہے اور کس کا پیسہ باعثِ برکت ہے؟ کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جانور کے کھانے پینے کی فکر بھی لازم ہے۔ اس کے ذریعہ روپیہ کمایا جاتا ہے تو پھر اس کو گھاس دانہ پانی نہ دینا ظلم ہے۔ وہ بے زبان یہاں کچھ نہ کہے، مگر حق تعالیٰ کے نزدیک یہ حرکت موجب عتاب ہے[1]۔ خود اگر وظیفہ میں رہتا ہے تو اہل خانہ کے ذریعہ اس کا انتظام ضروری ہے۔ آمدنی جو حاصل ہوتی ہے وہ دونوں (زیدوعمر) کی حلال ہے۔ جانور کو وقت پر گھاس نہ دینے سے حاصل شدہ آمدنی کو حرام نہیں کہا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سانپ کی چھتری کھانا

سوال:۔ ان علاقوں میں بارش کے دنوں میں باندھ یا کھیتوں میں چھتری کی شکل میں سفید سفید اُبھرآتا ہے، اس کو مستھ بولتے ہیں، اس کا کھانا درست ہے یا نہیں؟ حکم شرعی سے آگاہ فرمائیں؟

---

[1] ......عن یعلی بن مرة الثقفی قال ثلثة أشیاء رأیتها من رسول اللّٰہ ﷺ بینا نحن نسیر معه اذمررنا ببعیر یسنی علیه (الی قوله) فانه شکی کثرة العمل وقلة العلف الی قوله فاحسنوا الیه (مشکوٰۃ شریف ص۵۴۰ ج۲ کتاب الاداب، باب فی المعجزات، الفصل الثانی، (فاحسنوا الیه) أی بکثرة العلف وقلة العمل مع جواز کثر تهما وقلتهما اذ الظلم هو الجمع بین کثرة العمل وقلة العلف (مرقاۃ ص۴۷۳ ج۵ اصح المطابع ممبئی، نووی علی المسلم ص۲۳۷ ج۲ کتاب قتل الحیات وغیرها، باب تحریم قتل الهرة، مطبوعه بلال دیوبند، شامی زکریا ص۵۷۵ ج۹ کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع.

الجواب حامداً ومصلیاً!

دو قسم کا ہوتا ہے، ایک کا عرق آنکھ کے لئے مفید ہوتا ہے[1] دوسرے کا مضر ہوتا ہے، مفید کا کھانا درست ہے، مضر کا کھانا درست نہیں[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۵/۱۴۰۶ھ

خچر کی نسل حاصل کرنا

سوال:۔ جو لوگ گدھے اور گھوڑی کی جفتی سے خچر کی نسل حاصل کرتے ہیں اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خچر کی نسل حاصل کرنا شرعاً درست ہے۔[3] مگر اس پر اجرت لینا درست نہیں[4]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الکمأۃ من المنّ وماؤھا شفاء للعین الخ، مشکوٰۃ شریف ص ۳۹۱ کتاب الطب والرقی، الفصل الثالث، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ترمذی شریف ص۲۷ ج۲ ابواب الطب، باب ما جاء فی الکمأۃ والعجوۃ، مطبوعہ اشرفی دیوبند۔

[2] اذا کان یخاف علی نفسہ ان لو اکلہ اورثہ ذلک علۃ او اٰفۃ لا یباح لہٗ التناول وکذالک ھذا فی کل شیء عالمگیری کوئٹہ، ج۵، ۳۴۰، کتاب لاکراھیۃ، الباب الحادی عشر فی الکراھۃ فی الاکل الخ، المحیط البرھانی ص۵۵ ج۸ کتاب الکراھیۃ والاستحسان، الفصل الثانی عشر الکراھیۃ فی الاکل، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل۔

[3] و(جاز) انزاء الحمیر علی الخیل کعکسہ الخ در مختار علی الشامی زکریا ص۵۵۸ ج۹ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، مجمع الأنھر مع سکب الأنھر ص۲۲۴ ج۴ کتاب الکراھیۃ، فصل فی المتفرقات، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

[4] لا تصح الاجارۃ لعسب التیس الخ در مختار علی الشامی زکریا ص۵۷ ج۹ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

جواب صحیح ہے۔اور گدھے وخچر کی جفتی سے جو نسل پیدا ہو اس کو خریدنا اور بیچنا اور اس کی نسل کی قیمت لینا بھی جائز ہے باقی جفتی کرانے کی اجرت لینا ناجائز ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر نظام الدین دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) کتاب الاجارة باب الاجارة الفاسدة، مجمع الأنهر مع سكب الأنهر ص۵۳۲، ۵۳۳ ج۳ كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، البحر الرائق كوئٹه ص۱۹ ج۸ كتاب الاجارة، باب الإجارة الفاسدة.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب چہارم: حلال وحرام اشیاء

فصل اول:- حرام اشیاء وغیرہ

شراب کیا چیز ہے

سوال:-(۱) شراب کی کیا تعریف ہے؟

(۲) کیا اسپریٹ جو زخموں پر استعمال کی جاتی ہے شراب ہے، اور اس کا استعمال زخموں پر ناجائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) عربی لغت میں ہر بہنے والی پینے کی چیز کو شراب کہتے ہیں، اور اصطلاح فقہ میں ہر نشہ آور کو شراب کہتے ہیں[1]، چار قسم کی شراب حرام ہے خمر (طلاء) سکر، نقیع، زبیب[2]

---

[1] الشر اب لغة كل مائع يشرب واصطلاحامايسكر ،الدر المختار على هامش رد المحتار، زكريا، ج١٠/ص٢٦/ مطبوعه كراچى ،ج٦/ص٤٤٨/اول كتاب الاشربة، مجمع الأنهر ص٢٤٥ ج٤ كتاب الاشربة، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، تبيين الحقائق ص٤٤ ج٦ كتاب الاشربة، مطبوعه امداديه ملتان.

[2] والمحرم منها اربعة انواع الاول الخمر والثانى الطلاء والثالث السكروالرابع نقيع الزبيب الدرالمختار على هامش ردالمحتار، زكريا ،ج١٠/٢٦-٣٢/ مطبوعه كراچى، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) شراب اور اسپریٹ کے احکام کی تفصیل (طبی جوہر ضمیمہ ثانیہ حصہ نہم اختری بہشتی زیور[۱] میں دیکھئے وہاں نہایت بسط وتفصیل سے اس کو بیان کیا ہے، تاہم اگر کوئی بات مجمل ہو تو اس کو دریافت کرلیجئے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہانپور ۱۲/محرم ۶۸ھ

لیکن ان چار کے علاوہ بھی جتنی شرابیں نشہ لانے والی ہیں سب حرام ہیں، فتویٰ اسی پر ہے بلا شدت مجبوری دوا میں بھی استعمال جائز نہیں[۲]

سعید احمد غفرلہ، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/محرم ۶۸ھ

بیئر پینا

سوال:۔ بیئر پینا حرام ہے یا نہیں؟ اصل میں اس جگہ سے مراد ہے جس جگہ درجہ حرارت ۶۰/سینٹی گریڈ سے اوپر ہے، اور جو شخص ایسی جگہ نوکری کررہا ہے وہ کشمیر کا رہنے والا ہے، گرمی تو قدرتی بات ہے، اس کو محسوس ہوگی، تو ایسے شخص کا بیئر پینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بیئر اگر کوئی نشہ آور چیز ہے تو اس کا استعمال کرنا منع ہے۔[۳] فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱۴/۱۱/۶ ۱۴۰ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ج۶/ص۴۴۸-۴۵۲/اول کتاب الاشربة، البحر الرائق کوئٹہ ص۲۱۷، ۲۱۸ ج۸ کتاب الاشربة، تبیین الحقائق ص۴۴،۴۵ کتاب الاشربة، مطبوعہ امدادیہ ملتان.

(صفحہ ہذا) [۱] بہشتی زیور حصہ ۹/ص ۱۰۱/، اسپرٹ کا حکم، مطبوعہ مکتبہ تھانوی دیوبند۔

[۲] وحرمها محمد ای الاشربة المتخذ ة من العسل والتين ونحوهما مطلقاً وبه يفتى الد رالمختار على هامش ردالمحتار زكريا ،ج۱۰/ص۳۶/ مطبوعه كراچى،ج ۶/ص۴۵۴/ كتاب الاشربة، ملتقى الابحر مع مجمع الأنهر ص۲۴۹، ۲۵۱ ج۴ كتاب الاشربة، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[۳] كل مسكر حرام، مسلم شريف، ج۲/ص۱۶۷/ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بیئر کا حکم

سوال: ۔آج کل لوگ بیئر کو صرف ایک ٹھنڈا مشروب قرار دیتے ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس میں نشہ بالکل نہیں ہوتا یہ گرمی کے لئے بہترین چیز ہے، اسی طریقہ سے لوگ پان میں تمبا کو کھاتے ہیں اگر تھوک نگل جائیں تو اس میں نشہ ہونے لگتا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً:۔

مجھے اسکی حقیقت (اجزائے ترکیبیہ) معلوم نہیں، چار قسم کی شراب حرام ہے، اگرچہ اس کا ایک قطرہ ہواور اس سے نشہ پیدا نہ ہوتا ہواس کے علاوہ اگر نشہ آور ہوتو ممنوع ہے ورنہ نہیں[1] اس کلیہ کے تحت بیئر کی تحقیق کر لی جائے، تمبا کو میں حدت ہوتی ہے، کبھی یہ حدت نشہ تک پہنچ جاتی ہے، تو اس پر ممنوع ہونے کا حکم ہوتا ہے، خواہ یہ نشہ اس کی حدت سے پیدا ہو یا اس میں اجزا ملانے سے پیدا ہو[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۴/۹۴ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۴/۹۴ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) باب بیان أن کل مسکر خمرالخ، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند، مشکوٰة شریف ص۳۱۷ باب بیان الخمر ووعید شاربها الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، فیض القدیر ص۳۰ ج۵ رقم الحدیث ۶۳۴۷، باب الکاف، مطبوعه دار الفکر بیروت.

(صفحہ ہٰذا) [1] والمحرم منها اربعة الخمر وحرم قلیلها وکثیرها والطلاء والسکر ونقیع الزبیب والکل حرام اذاغلا واشتد والحلال منها اربعة الی قوله اذا شرب مالایسکر بلالهووطرب الخ. البحرالرائق کوئٹه، ج۸/ص۲۱۷-۲۱۸/ اول کتاب الاشربة، تبیین الحقائق، ج۶/ص۴۴/ اول کتاب الاشربة.مطبوعه امدادیه ملتان، مجمع الانهر، ج۴/ص۲۴۵/ اول کتاب الاشربة مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، سکب الانهر، ج۴/ص۲۴۴/ اول کتاب الاشربة.الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ج۱۰/ص۲۶/اول کتاب الاشربة. (حاشیہ ۲ اگلے صفحہ پر)

شراب یا افیم انسان یا جانور کے لئے

سوال:۔ انسان یا جانور کو شراب ، یا افیم بطور دوا کے استعمال کرانا کیسا ہے؟ کم یا زیادہ کی تفصیل ہو تو لکھ دیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شراب تھوڑی ہو یا زیادہ ہو وہ حرام ہی ہے[1]، نہ انسان کو استعمال کرائی جائے نہ جانور کو، اگر ایسا مرض ہو کہ حاذق دیندار معالج بتائے کہ شراب کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں تو مجبوراً دوا کے طور پر بقدرِ ضرورت اجازت ہے[2] افیم اتنی مقدار کہ اس سے نشہ ہو استعمال کرنا درست نہیں ہے، اس سے کم مقدار میں دواءً گنجائش ہے[3] آدمی کے لئے بھی جانور کے لئے بھی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱/۹۵ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۲] کل مسکر حرام، مسلم شریف، ج۲/ص۱۶۷/ باب بیان أن کل مسکر خمرالخ، فیض القدیر ص۳۰ ج۵ رقم الحدیث ۶۳۴۷ باب الکاف مطبوعه دار الفکر بیروت، مسند احمد ص۹۸ ج۲ مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما مطبوعه دار الفکر بیروت.

(صفحه هذا) [۱] وحرم قلیلها وکثیرها بالاجماع الخ درمختار علی الشامی زکریا ،ج۱۰/ ص۲۷/ کتاب الاشربة، البحر الرائق کوئٹه ص۲۱۷ ج۸ کتاب الاشربة، تبیین الحقائق ص۴۴ ج۶ کتاب الاشربة، مطبوعه امدادیه ملتان.

[۲] اختلف فی التداوی بالمحرم وظاهر المذهب المنع کمافی رضاع البحر لکن نقل المصنف ثمة وهنا عن الحاوی وقیل یرخص اذاعلم فیه الشفاء ولم یعلم دواءً اخر کمارخص للعطشان وعلیه الفتویٰ الخ درمختار علی الشامی زکریا ،ج۱/ص۳۶۵/ کتاب الطهارة باب المیاه مطلب فی التداوی بالمحرم، عالمگیری کوئٹه ص۳۵۵ ج۵ کتاب الکراهیة الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، خانیة علی هامش الهندیة، کوئٹه ص۴۰۴ ج۳ کتاب الحظر والاباحة. (حاشیہ [۳] اگلے صفحہ پر)

شراب کو سرکہ بنا کر استعمال کرنا

سوال:۔ تاڑی یا شراب کا سرکہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تاڑی یا شراب کو اگر سرکہ بنالیا جائے اور حقیقۃً بدل جائے تو اس کو کھانا درست ہے "**الخمر اذاخلله بعلاج الملح اوبغیرہ یحل عندنا**" **عالمگیری ، ج۲/ص ۲۹۲**/[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

تاڑ اور کھجور کا رس پینا

سوال:۔ تاڑ یا کھجور وغیرہ کا تازہ رس جو کافی میٹھا ہوتا ہے، اس میں کسی قسم کا نشہ نہیں ہوتا، اس کا پینا کیسا ہے؟ بعض مولوی کہتے ہیں کہ اس کا پینا جائز ہے، حالانکہ حدیث پاک میں اشربہ اربعہ کو حرام قرار دیا ہے، مدلل جواب تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ رس جب تک نشہ پیدا نہ کرے حرام نہیں۔ "**کذایفهم من رد المحتار**"[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم　　حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۱۰/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۱۰/۹۰ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ)　[۳]　وهو صريح فی حرمة البنح والافيون لالدواء الخ شامی زکريا، ج۱۰/ص ۴۰/ کتاب الاشربة، مبسوط سرخسی ص۹ ج۱۲ الجزء الرابع والعشرون، کتاب الاشربة، مطبوعه دار الفكر بيروت، بزازية علی الهندية کوئٹه ص۱۲۶ ج۶ کتاب الاشربة.

(صفحہ ہذا) [۱] عالمگيری ، ج۵/ص ۴۱۰/ کتاب الاشربة الباب الاول(مطبوعه کوئٹه)، مجمع الأنهر ص ۲۵۱ ج۴ کتاب الاشربة، مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت، (حاشیہ [۲] اگلے صفحہ پر)

تاڑی کی حرمت

سوال:۔ سرکہ تاڑی کا جو تاڑی کو سکھا کر بنایا جاتا ہے تو تاڑی کو کیوں حرام کیا گیا ہے

الجواب حامداً ومصلیاً!

تاڑی میں نشہ ہو تو ناجائز ہے،[۱] سرکہ بن جانے کے بعد نشہ نہیں رہتا، اس لئے جائز ہے، تاڑی میں نشہ پیدا ہونے سے پہلے اگر استعمال کرلیں تو منع نہیں،[۲] چار قسم کی شراب ایسی ہے کہ اس کا ایک قطرہ بھی حرام اور نجس ہے، نشہ ہو یا نہ ہو، تنہا ہو یا کسی دوسری چیز کے ساتھ ملی ہوئی ہو، سب کا ایک ہی حکم ہے۔[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۰/۵/۸ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) تبیین الحقائق ص۴۸ ج۶ کتاب الاشربة، مطبوعه امدادیه ملتان.

[۲] والحلال منها اربعة الاول نبیذ التمر والزبیب ان طبخ ادنیٰ ،طبخة یحل شربه اذا شرب بلا لهو وطرب ومالم یسكر الخ درمختار علی الشامی زكریا ،ج۱۰/ص۳۳/ كتاب الاشربة، البحر الرائق كوئٹه ص۲۱۸ ج۸ كتاب الاشربة، مجمع الانهر ص۲۴۸ ج۴ كتاب الاشربة، مطبوعه دار الكتب العلمیة بیروت.

[۱] والمحرم منها اربعة انواع الاول الخمر ...... والثانی الطلاء، والثالث السكر والرابع نقیع الزبیب وحرم قلیلها وكثیر ها بالاجماع وهی نجسة الخ درمختار علیٰ الشامی زكریا مختصراً، ج۱۰/ص۲۶/ كتاب الاشربة، البحر الرائق كوئٹه ص۲۱۸،۲۱۷ ج۸ كتاب الاشربة، عالمگیری كوئٹه ص۴۱۲ ج۵ كتاب الاشربة، الباب الاول.

[۲] ملاحظہ ہو حاشیہ [۱]۔

[۳] واذا تخللت الخمر حلت سواء صارت خلاً بنفسها او بشیء یطرح فیها هدایة علی فتح القدیر ص۱۰۶ ج۱۰، كتاب الاشربة، مطبوعه دار الفكر بیروت، البحر الرائق كوئٹه ص۲۱۹ ج۸ كتاب الاشربة، عالمگیری كوئٹه ص۴۱۰ ج۵ كتاب الاشربة، الباب الاول.

کھجور اور تاڑ کا عرق پینا نشہ نہ ہو تو درست ہے

سوال:۔ کھجور یا تاڑ اگر غروب آفتاب کے بعد اور صبح صادق سے پہلے کورے برتن میں اتار کر استعمال کرے تو حلال ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً!

اگر اس میں نشہ نہیں تو اس کا استعمال حلال ہے [۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

بسکٹ میں تاڑی کا استعمال

سوال:۔ دوکاندار ایسا بسکٹ فروخت کرتا ہے، جس میں تاڑی کی گاد (تلچھٹ) رکھ کر تنور کی گرمی سے تیار کیا جاتا ہے، جس کو کہ لوگ عام طور پر کھاتے ہیں، اور کسی قسم کی کراہت نہیں سمجھتے، ایک شخص اس سے کہتا ہے کہ جس شئی میں تاڑی ملی ہو اس کا استعمال ناجائز ہے، اس پر وہ دوکاندار یہ دلیل پیش کرتا ہے نجس چیز جیسے سور یا پاخانہ جبکہ نمک کے کان میں گر کر نمک ہو جاوے تو وہ پاک ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر مٹی ہو جاوے، یا جل کر راکھ ہو جائے، تو وہ پاک ہے، خلاصہ یہ کہ تبدیل حقیقت سے ناپاک، پاک ہو جایا کرتی ہے، مثلاً شراب جبکہ

---

[۱] وفی کافی الحاکم من الأشربة : ألا ترى أن البنج لا بأس بتداويه، وإذا أراد أن يذهب عقله لا ينبغي أن يفعل ذلک اھ وبه علم أن المراد الأشربة المائعة وأن البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه دون القليل المراد به التداوي ونحوه كالتطيب بالعنبر وجوزة الطيب، ونظير ذلک ما كان سمياً قتالاً كالمحمودة وهي السقمونية ونحوها من الأدوية السمية فإن استعمال القليل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه يحرم فافهم واغتنم هذا التحرير، شامی کراچی ص ۴۲ ج ۴ باب حد الشرب المحرم، مطلب في البنج والأفيون والحشيشة.

سرکہ ہوجاوے پاک ہے، لہٰذا یہ تاڑی ملا کر پکا ہوا بسکٹ بھی اسی قبیل سے ہے، یہ واضح رہے کہ تاڑی کا جز بسکٹ میں کالملح فی الطعام ہوتا ہے، یا یوں کہئے کہ روپیہ میں آنہ بھر، تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس نوع کے بسکٹ کا استعمال کیسا ہے؟ اگر ناجائز ہے تو حرام یا مکروہ تحریمی یا تنزیہی، نیز اس کی تجارت کا کیا حکم ہے، جبکہ عدم تجارت کی صورت میں دوکان کی اور بکری پر بھی اثر پڑتا ہے، اور زید جو کہ دوکاندار ہے اس کا استدلال کہاں تک درست ہے، کیا اس صورت کو سور متبدل بہ نمک یا شراب متبدل بسرکہ پر قیاس کر کے قلب ماہیت کا حکم لگا سکتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ یہ امر بھی واضح ہو کہ اس کا ابتلاء عام ہے عوام کو اس سے روکنا مشکل ہے، جبکہ خواص بھی اس میں مبتلا ہوں، جملہ امور مسئولہ کا جواب مدلل تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تاڑی مسکر ہوتی ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک مسکر حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر، یہی قول مفتیٰ بہ ہے، پس زید کا اس کو بسکٹ میں ڈالنا حرام ہے اور فروخت کرنا بقول مفتی بہ ناجائز ومکروہ تحریمی ہے، اور جاننے والوں کو خریدنا اور استعمال کرنا بھی ناجائز مکروہ تحریمی ہے،

(وحرمها محمد) ای الاشربة المتخذة من العسل والتین ونحوهما قاله المصنف (مطلقاً) قلیلها وکثیرها (وبه یفتی) ذکره الزیلعی وغیره واختاره شارح الوهبانیة وذکرانه مروی عن الکل ونظمه فقال:

وعصرنا فاختیر حدوا وقعوا　　طلاقا لمن من مسکر الحب یسکر

وعن کلهم یروی وافتی محمد　　بتحریم ماقدقل وهو المحرر

قلت وفی طلاق البزازیة وقال محمد ماأسکر کثیره فقلیله حرام وهو نجس ایضاً ولوسکر منها المختارفی زماننا انه یحد زادفی الملتقیٰ ووقوع طلاق من سکر منها تابع للحرمة والکل حرام عندمحمدؒ وبه یفتیٰ والخلاف

انماهوعندقصدا لتقوی اماعند قصد التلهی فحرام اجماعاً.اھ، درمختار. ص ۲۰۴ / ر[1] جب ایک شئی حرام ونجس ہوتو اس میں قلیل وکثیر کا فرق کرنا ساقط ہوجاتا ہے، مثلاً ایک قطرہ شراب یا پیشاب کا کنویں میں گرجائے توسب پانی ناپاک ہوجائے گا،[2] حالانکہ اسکو کلملح فی الطعام کی بھی نسبت نہیں، اوراسکا لون، طعم، ریح میں کوئی اثر بھی ظاہر نہیں ہوتا، ممکن ہے کہ بعض لوگ اس کو بھی تبدل حقیقت سمجھیں کہ پیشاب پانی بن گیا، اورتمام پانی کے جواز کا حکم لگائیں، تبدل حقیقت صورت کے بدلنے سے ہوتا ہے نہ کہ حل ہوجانے سے،[3] جیسا کہ پیشاب کا قطرہ پانی میں مغلوب اورحل ہوجاتا ہے، اورنہ اڑجانے سے جیسا کہ کپڑے کوشراب میں بھگوکر دھوپ میں ڈال دینے سے شراب اڑجاتی ہے، کوئی اثر نہیں رہتا ،مگر کپڑا ناپاک بھی رہتا ہے، اس طرح صورتِ مسئولہ میں تبدل حقیقت نہیں ہوا بلکہ تاڑی یا مغلوب وحل ہوگئی یا اڑگئی، پس زید کا استدلال بے محل ہے، بعض جگہ ایسا رواج ہے کہ جب تک دوکان پر گراموفون وغیرہ باجہ نہ ہو یا دوکان تصاویر سے آراستہ نہ ہو تو بکری بالکل نہیں

---

[1] درمختار علی هامش ردالمحتار ،ج۵/ نعمانيه ،ص۳۹۳/ وشامی زكريا ، ج۱۰/ص۳۶/ كتاب الاشربة، ملتقی الابحر مع مجمع الأنهر ص۲۴۹، ۲۵۱ ج۴ كتاب الاشربة، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، زيلعی ص۴۷ ج۶ كتاب الاشربة، مطبوعه امداديه ملتان.

[2] تنزح البئر الصغيرة وهی مادون عشر فی عشر بوقوع نجاسة فيها وان قلت النجاسة وقدر القليل كقطرة دم أو قطرة خمر الخ مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص۲۸، فصل فی مسائل الأبار، مطبوعه مصر، فتاوى التاتارخانية كراچی ص۱۸۴ ج۱ نوع آخر فی ماء الآبار، النوع الثانی، الدرالمختار مع الشامی زكريا ص۳۶۸،۳۶۶ ج۱ كتاب الطهارة، فصل فی البئر.

[3] لايكون نجسا رماد قذر ولاملح كان حماراً أو خنزيراً ولا قذر وقع فی بئر فصار حمأة لانقلاب العين به يفتی مقتضی ما مر ثبوت انقلاب الشیء عن حقيقة كالنحاس إلی الذهب، الدر المختار مع الشامی زكريا ص۵۳۴ ج۱ كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب فی العفو عن طين الشارع، البحر الرائق كوئٹه ص۲۲۷ ج۱ باب الانجاس، مجمع الأنهر ص۹۲ ج۱ باب الانجاس، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

ہوتی یا کم ہوتی ہے تو کیا ان چیزوں کو جائز کہلایا جائیگا، لہٰذا زید کا بکری کا عذر بھی شرعاً قابل التفات نہیں، اب رہا عوام وخواص کا ابتلاء سو عوام تو کالانعام ہیں، اور خواص اہل تقویٰ بعد علم کے استعمال نہیں کریں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/۷/۶۰ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ، صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/۲/۶۰ھ

پوست کا ڈوڈا پینا

سوال:۔ پوستہ کی ڈھونڈی جس میں افیون نکلتی ہے، اس کو تھوڑی مقدار میں بھگو کر کوٹ چھان کر والد صاحب عرصہ سے پیتے ہیں، جس سے نشہ تو بالکل نہیں ہوتا، البتہ بدن میں وہ ایک توانائی محسوس کرتے ہیں، ایک اہل حدیث عالم نے فرمایا کہ یہ بھی حرام ہے، تو حنفی مسلک میں اس کا پینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر اس میں شگاف دیکر افیون نکالی جاتی ہے اور وہ بالکل بغیر افیون کے رہ جاتی ہے تو اس طرح اس کے پینے میں مضائقہ نہیں[1] لیکن اگر اس میں افیون موجود رہتی ہے، اس کی اجازت نہیں دی جائے گی[2] جو لوگ اس کے عادی ہوجاتے ہیں، ان کو نشہ نہیں ہوتا، مگر اس کی وجہ سے ان کو اجازت نہیں دیجاتی[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۱/۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۱/۸۷ھ

الجواب صحیح سید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۱/۱/۸۷ھ

---

[1] الاشياء الجامدة المضرة فی العقل اوغيره يحرم تناول القدر المضر منها دون القليل النافع لان حرمتها ليست لعينها بل لضررها (شامی کراچی، ج۶/ص۴۵۷/ کتاب الاشربة. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

E:\F.M.Fainal\Jild-27\12-Haram Ashya

نشہ آور چیز کا استعمال قلب ماہیت کے بعد

سوال:۔تاڑی کے ہر جزء میں نشہ ہے، گادھ میں بھی اور غیر گادھ میں بھی، تو بسکٹ اور پاؤروٹی وغیرہ بنانے میں اس گادھ کا استعمال کیسا ہے؟

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ وہ چیز جب تندور میں چلی جاتی ہے، تو گادھ کا نام ونشان تک باقی نہیں رہتا ہے، جل کر بالکل خاکستر ہو جاتی ہے، اوراس کی ہیئت بھی بدل جاتی ہے، جس طرح سے ہیئت بدل جانے میں سرکہ بالکل جائز ہو جاتا ہے، آپ تفصیل سے دلائل کے ساتھ آگاہ فرمائیں، ایسے بسکٹ پاؤروٹی وغیرہ کا کھانا کیسا ہے؟ جائز ہے یا حرام ہے یا مکروہ ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

نشہ والی چیز کا استعمال بالکل نہ کیا جائے ، نہ گادھ کا نہ اس کے علاوہ کا، نہ بسکٹ پاؤروٹی میں، نہ کسی اور چیز میں[۱] شراب جب تک شراب ہے اس کا استعمال ناجائز

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) [۲] ویحرم اکل البنج والحشیشة والافیون لانه مفسد للعقل، شامی زکریا ص۴۰، ۴۱ ج۱۰ کتاب الاشربة، بزازیة علی هامش الهندیة کوئٹه ص۱۲۷ ج۶ کتاب الاشربة، الدر المنتقٰی مع مجمع الأنهر ص۲۵۱ ج۴ کتاب الاشربة مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[۳] اذا اعتاد اکل شئی من الجامدات التی لایحرم قلیلها ویسکر کثیرها الٰی قوله ان العبرة لما یغیب العقل بالنظر لغالب الناس بلاعادة (شامی کراچی، ج۶/ص۴۵۸/ کتاب الاشربة)

(**صفحه هذا**) [۱] کل مسکرحرام الحدیث مشکوٰة شریف، ص۳۱۷/ (مطبوعه یاسرندیم دیوبند) باب بیان الخمر ووعید شاربها الفصل الاول، مسلم شریف ص۱۶۷ ج۲ باب بیان ان کل مسکر خمر الخ مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند، مسند احمد ص۹۸ ج۲ مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنها، مطبوعه دار الفکر بیروت.

ہے،[۱] اور جب وہ سرکہ بن جائے تو اس کا استعمال درست ہے[۲]، قلب ماہیت کے بعد حکم بدل جاتا ہے، جیسا کہ حدیث[۳] وفقہ[۴] سے ثابت ہے، اگر کوئی شراب کو استعمال کرے اور دوران استعمال اس کی ہیئت بدل جائے، تو اس کی اجازت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۶/۱۳۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۶/۱۳۹۰ھ

کسی کا شراب چھوڑنے کے لئے دوسرے کے وعظ چھوڑنے کی شرط لگانا

سوال: ۔ایک نوجوان شراب پیتا ہے، کھڑے ہوکر پیشاب کرتا ہے، اس کے عزیز

---

۱ وحرم قليلها وكثيرها الخ ،درمختار على الشامي زكريا ،ج۱۰/ص۲۷/ كتاب الاشربة، البحر الرائق كوئٹه ص۲۱۷ ج۸ كتاب الاشربة، زيلعي ص۴۴ج۶ كتاب الاشربة، مطبوعه امداديه ملتان.

۲ امااذا خلله بعلاج بالملح اوبغيره يحل عندالكل الخ عالمگيری ،ج۵/ص۴۱۰/ (مطبوعه كوئٹه كتاب الاشربة، مجمع الأنهر ص۲۵۱ ج۴ كتاب الاشربة مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، زيلعي ص۴۸ ج۶ كتاب الاشربة مطبوعه امداديه ملتان.

۳ ان العلة عند محمدؒ هی التغير وانقلاب الحقيقة وأنه يفتٰى به للبلوى ...... ومقتضاه عدم اختصاص ذلک الحکم بالصابون فيدخل فيه كل ما كان فيه تغير وانقلاب حقيقة الى قوله نحو خمر صار خلا وحمار وقع فی مملحة فصار ملحاً ...... فان ذلک کله انقلاب حقيقة الٰى حقيقة اخرى شامي زكريا ص۵۲۰،۵۱۹ ج۱ كتاب الطهارة باب الانجاس.

۴ نعم الادام الخلّ، الحديث، مسلم شريف ص۱۸۲ ج۲ كتاب الاشربة، باب فضيلة الخل والتادم به، مطبوعه سعد بکڈپو ديوبند، خير خلكم خل خمركم الحديث، مرقاة شرح مشكوٰة ص۱۱۳ ج۴ باب بيان الخمر، الفصل الاول، مطبع اصح المطابع بمبئی، سنن الكبرى للبيهقي ص۳۸ ج۶ كتاب الرهن، باب ذكر الخبر الذی ورد فی خل الخمر، مطبوعه دار المعرفة بيروت.

واقارب کسی سید پیر کامل سے مرید ہیں، شیخ جب ان کے گھر آئے تو ان کو اس کا شراب پینا اور نماز نہ پڑھنا معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے مریدین اور اس کے گھر والوں کی موجودگی میں اس کو نصیحت کی اور گھر والوں سے کہا کہ اس کے برتن وغیرہ علیحدہ کردو، تاوقتیکہ اس برے فعل سے باز نہ آئے، اس بات پر لڑکا بداخلاقی سے پیش آیا اور پیر صاحب سے کہا کہ اگر آپ اپنا وعظ ونصیحت کا سلسلہ چھوڑ دیں تو میں شراب پینا چھوڑ دونگا، ایسے شخص کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شراب چھوڑنے کے لئے یہ شرط لگانا کہ پیر صاحب وعظ ونصیحت چھوڑ دیں، غلط اور ناقابل عمل شرط ہے، شراب سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے[1] اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے شراب پینے پر لعنت فرمائی ہے[2] دین اسلام میں اس کی سزا سخت ہے،[3] ان سب وعیدوں کو سنایا جائے، اس شخص کی خاطر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک نہ کیا جائے[4]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] یایها الذین اٰمنو اانما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنوه الا یة ،سورة المائدة آیت ۹۰/.

ترجمہ:۔اے ایمان والو بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سو اس سے بالکل الگ رہو۔(از بیان القرآن)

[2] قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لعن اللّٰه الخمر وشاربها وساقیها وبائعها الحدیث ابوداؤد شریف، ج۲/ص۵۱۷/(مطبوعه رشیدیه دهلی)کتاب الاشربة، باب العصیر للخمر، مسند احمد ص۹۷ ج۲ مسند عبد اللّٰه بن عمرؓ، مطبوعه دار الفکر بیروت، ابن ماجه ص ۲۴۲ ابواب الاشربة، باب لعنت الخمر علی عشرة اوجه، مطبوعه اشرفی دیوبند.

[3] یحد مسلم شرب ناطق مکلف شرب الخمر ولو قطرة ...... (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کوکا کولا

سوال: ۔ایک بوتل جس میں ۵ ۷ رملی گرام پانی ہے اس میں چند قطرے شراب کے ڈالنے پر نشہ یا رنگ یا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا، بعض ادویات کے اندر شراب ملی ہوئی آتی ہے، جس سے بچنا بہت مشکل ہے، یا مثلاً کوکا کولا اس میں تحقیق ہے کہ اس کے اندر شراب ہوتی ہے، اس کو لوگ بے تکلف استعمال کرتے ہیں، اس کی پوری کیفیت لکھیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو شراب حرام ہے، اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے[1] خواہ نشہ، ذائقہ، رنگ آئے یا نہ آئے، کوکا کولا میں شراب کا ہونا معلوم نہیں، اسکی حرمت کا فتویٰ بلا تحقیق نہیں دیا جا سکتا ہے[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۶/ ۹۶ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ثمانين سوطا الدر المختار على الشامى زكريا ص ۴۷،۳۵۴ ج۶ كتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مجمع الأنهر ص ۳۶۰،۳۵۹ ج۲ باب حد الشرب، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، البحر الرائق كوئٹه ص ۲۸،۲۵ ج۵ باب حد الشرب.

[۴] اذا كان المنكر حراماً وجب الزجر عنه، مرقاة شرح مشكوٰة ص۳ ج۵ باب الامر بالمعروف، الفصل الاول، مطبع اصح المطابع بمبئى، شرح نووى على المسلم ص ۵۱ ج ۱ باب بيان كون النهى عن المنكر من الايمان الخ مطبوعه رشيديه دهلى، عالمگيرى كوئٹه ص ۳۵۲ ج۵ كتاب الكراهية، الباب السابع عشر فى الغناء واللهو الخ.

(صفحہ ہٰذا) [۱] وحرم قليلها وكثيرها بالاجماع .درمختار على الشامى زكريا ،ج۱۰/ ص ۲۷/ كتاب الاشربة، البحر الرائق كوئٹه ص۲۱۷ ج۸ كتاب الاشربة، تبيين الحقائق ص ۴۴ ج۶ كتاب الاشربة، مطبوعه امداديه ملتان.

[۲] من شک فى انائه اوثوبه اوبدنه أصابته نجاسة اولافهوطاهر مالم يستيقن (الٰى ماقال) وكذا مايتخذه اهل الشرک والجهلة من المسلمين (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کوکا کولا پینا

سوال:۔کوکا کولا کی جو شیشی آرہی ہے جس کو گرمی کے ایام میں لوگ پیتے ہیں، اس کا پینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیا!

جب تک اس میں کسی ناپاک حرام چیز کی آمیزش کا ہونا معلوم نہ ہو اس کو ناجائز نہیں کہا جائے گا[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۲۵/۲/۹۱ھ
الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ // //

کوکا کولا، دوائیں، ڈاکٹری

سوال:۔آج کل کوکا کولا بوتل پی جارہی ہے اس میں ۵/فیصد شراب کا جز ہوتا ہے، ایسے ہی کچھ دواؤں میں جز ہوتا ہے، دونوں کا کیا حکم ہے؟

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) کالسمن والخبز والاطعمة والثیاب الخ شامی زکریا، ج ۱/ص ۲۸۳/ کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، تاتارخانیه کراچی ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب الطهارة، نوع آخر فی مسائل الشک، الاشباه والنظائر ص ۱۰۳ القاعدة الثالثة الیقین لایزول بالشک.

(صفحہ ہذا) [۱] من شک فی انائه اوثوبه اوبدنه اصابته نجاسة اولا فهوطاهر مالم یستیقن وکذا مایتخذه اهل الشرک اوالجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة والثیاب الخ شامی زکریا، ج ۱/ص ۲۸۳/ کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، تاتارخانیه کراچی ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب الطهارة، نوع آخر فی مسائل الشک، الاشباه والنظائر ص ۱۰۳ القاعدة الثالثة، مطبوعه مکتبه دار العلوم دیوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً!

شراب خواہ دوا میں خواہ غذا میں یا کوکا کولا وغیرہ میں سب ہی جگہ ناجائز ہے[۲]، مجھے اس کی تحقیق نہیں کہ کس کس چیز میں شراب ملائی جاتی ہے، مجبوری کے احکام جداگانہ ہیں[۳]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ ۱۵/۴/۸۶ھ

---

۲ الخمر وهى النئ من ماء العنب (الىٰ قوله) وحرم قليلها وكثيرها بالاجماع(درمختارمع الشامى زكريا ،ج۱۰/ ص۲۶/ كتاب الاشربة)، البحر الرائق كوئٹه ص۲۱۷ ج۸ كتاب الاشربة، تبيين الحقائق ص۴۴ ج۶ كتاب الاشربة، مطبوعه امداديه ملتان.

۳ الضرورات تبيح المحظورات (الاشباه والنظائر ،ص۱۴۰/ الفن الاول القاعدة الخامسة، قواعد الفقه ص۸۹ قاعده ۱۷۰ الرسالة الثالثة القواعد الفقهية، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، القواعد الفقهية المحمودة ص۵۷ الضرورات تبيح المحظورات، مطبوعه مكتبة المظاهر سيلم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم

تمباکو، چونہ وغیرہ کا استعمال

تمباکو

سوال:۔ تمباکو کھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

نشہ آور منع ہے[1]، بد بودار مکروہ ہے[2]، دونوں سے خالی ہو جائز ہے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

---

[1] عن عائشة قالت سئل رسول الله ﷺ عن البتع وهو نبيذ العسل فقال كل شراب اسكر فهو حرام، (مشكوة ص ۳۱۷، باب بيان الخمر ووعيد شاربها، الفصل الاول، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، مسلم شريف ص۱۶۷/۲، كتاب الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر، مطبوعه رشيديه دهلى، بخارى شريف ص۸۳۷/۲، كتاب الاشربة، باب الخمر من العسل وهو البتع، مطبوعه اشرفيه ديوبند.

[2] قال ابو السعود فتكون الكراهة تنزيهية وقال ط: ويوخذ منه كراهية التحريم فى المسجد للنهى الوارد فى الثوم والبصل وهو ملحق بهما شامى كراچى ص ۶/۴۶۱، قبيل كتاب الصيد، ومن اكل مايتاذى به اى برائحته كثوم وبصل ويوخذ منه انه لو تاذى من رائحة الدخان المشهور له منعها من شربه، (شامى كراچى ص۲/۲۰۸، قبيل باب الرضاع. (حاشیہ:۳/ اگلے صفحہ پر)

پان کی گرانی کی وجہ سے تمباکو چونے میں ملا کر کھانا

سوال: ۔آج کل گرانی کے باعث لوگوں نے پان کھانا بند کر کے تمباکو چونہ ملا کر ہتھیلی میں مل کر پیٹ پاٹ کر کھاتے ہیں، یہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ بھی ایک طریقہ ہے، بعض علاقوں میں تو یہی معمول پہلے سے ہے، جب سے کہ اتنی گرانی نہیں تھی، گرانی کی وجہ سے تمباکو ہی چھوڑ دیتے یا کم کر دیتے تو زیادہ بچت ہوتی۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چونہ کا حکم

سوال: ۔چونے کا کیا حکم ہے حالانکہ وہ بھی راکھ ہی ہے ایک تو پتھر کا ہے، جو معروف ہے، دوسری قسم صدف جلا کر بنایا جاتا ہے، کیا دونوں کے حکم میں کچھ فرق ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

چونہ پان میں بقدر ضرورت کھانا جائز ہے، پتھر اور صدف دونوں چونوں کا ایک ہی حکم

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] فیفهم منه حکم النبات الذی شاع فی زماننا المسمی بالتتن وهو اباحة علی المختار اوالتوقف وفیه اشارة الی عدم تسلیم اسکاره وه واضراره (شامی کراچی ص ۶/۴۶۰، قبیل کتاب الصید، حموی علی هامش الاشباه ص ۱۱۶، هل الاصل فی الاشیاء الاباحة او التوقف، مطبوعه مکتبه دارالعلوم دیوبند، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۵۴۷، باب مایفسد الصوم. امدادالفتاویٰ ج ۴/ ص ۱۱۶/ کھانے پینے کی حلال وحرام چیزوں کا بیان، مطبوعه زکریا دیوبند

ہے۔"یباح اکل النورة مع الورق الماکول فی دیار الهندلانه قلیل نافع فان الغرض المطلوب من الورق المذکورلایحصل بدونها" نفع المفتی[1] ص ۱۱۰/۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/ذیقعدہ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/ذیقعدہ

الجواب صحیح عبداللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/ذیقعدہ

پان میں چونہ کھانا

سوال:۔ چونہ چونکہ مٹی سے ہوتا ہے، اس کے کھانے کے لئے کیا حکم ہے، نیز کتھا بھی مٹی سے ملا کر تیار کیا جاتا ہے، اس کے کھانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مٹی کا کھانا ممنوع ہے، اور اس کی ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں مضر صحت ہونے کی وجہ سے ہے لہٰذا جتنی مقدار مضر نہ ہو درست ہے۔ کذا فی العالمگیریہ[2] ج۵/ص۳۴۱/ پان میں

---

[1] نفع المفتی والسائل ص۹۳/ کتاب الحظر والاباحة، مطبوعه رحیمیه، وراجع الهندیة ج۵/ ص ۳۴۱/ کتاب الکراهیة، الباب الحادی عشر فی الکراهیة فی الاکل ومایتصل به. حاشیة مولانا عبد الحی علی الهدایة ص۳۷/۱، کتاب الطهارة، باب الماء الذی یجوز به الوضوء.

[2] اکل الطین مکروهٌ وسئل بعض الفقهاء عن اکل الطین البخاری ونحوه قال لابأس بذلک مالم یضر وکراهیة اکله لاللحرمة بل لتهییج الداء (عالمگیری، ج۵/ص ۳۴۱/ الکراهة فی الاکل ومایتصل به، کتاب الکراهیة.

چونہ کھانے کی اجازت ہے نصاب الاحتساب اور نفع المفتی[۱] والسائل میں بصراحت مذکور ہے، اور کتھا کا حکم بھی چونہ کی طرح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

تانبے پیتل وغیرہ کا استعمال، دھوتی، لنگی کا استعمال، حقہ

سوال: ۔ پیتل تانبا کے بے قلعی برتنوں کا استعمال کرنا، حقہ پینا، دھوتی، لنگی استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پیتل اور تانبے کے برتنوں کا استعمال کرنا درست ہے[۲]، البتہ اگر کفار کی مشابہت ہوتو منع ہے[۳]، لنگی اس طرح باندھنا جس سے ستر کھلے یا کفار کے طریقے پر باندھنا ناجائز ہے، اور

---

[۱] "الاستفسار :هل يجوز اكل النورة فى الورق المأكول فى امصار الهند وهو التنبول الاستبشار: نعم فى نصاب الاحتساب وذكر الحلوانى ان اكل الطين ان كان يضر يكره والا فلا . (نفع المفتى والسائل ،ص ۹۳ ⁄ كتاب الحظر والاباحة. نصاب الاحتساب بحواله حاشيه مولانا عبد الحى على الهداية ص۳۷/ ۱ ، باب الماء الذى يجوز به الوضوء، مطبوعه تهانوى ديوبند.

[۲] واما الآنية من غير الفضة والذهب فلا بأس بالاكل والشرب والانتفاع بها كالحديد والصفر والنحاس والرصاص والخشب والطين، (شامى زكريا ص۴۹۵/ ۹، كتاب الحظر والاباحة، مجمع الانهر ص۱۸۲/ ۴، كتاب الكراهية، فصل فى الاكل، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، عالمگيرى كوئٹه ص۳۳۵/ ۵، كتاب الكراهية، الباب العاشر فى استعمال الذهب والفضة.

[۳] عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم (مشكوة شريف ص۳۷۵، كتاب اللباس، الفصل الثانى، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، ابو داؤد شريف ص۵۵۹/ ۲، كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه اشرفى ديوبند، جامع الاصول ص۲۷۳/ ۱۱، التاسع فى ترك الزينة، رقم الحديث: ۸۲۵۶، مطبوعه داراحياء التراث العربى بيروت،

شرع کے موافق باندھنا درست ہے، حقہ کسی بیماری کی وجہ سے دواء پینا درست ہے[۱]، اور بغیر بیماری کے شوقیہ پینا مکروہ[۲]، اگر نشہ ہو تو ناجائز ہے[۳]، بدبودار منہ لے کر مسجد میں جانا بہر صورت ناجائز ہے، مسواک وغیرہ سے منہ صاف کر کے جانا چاہئے[۴]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چونہ، تمباکو کھانا

سوال:۔ چونہ و تمباکو پان میں کھانا کیسا ہے، اور تمباکو مسکرات میں داخل ہے یا نہیں

الجواب حامداً و مصلیاً

ضرورت کے موافق پان میں چونہ کھانا درست ہے، ''یباح اکل النورۃ مع الورق

---

[۱] وجوزہ فی النہایۃ بمحرم اذا اخبرہ طبیب مسلم ان فیہ شفاء ولم یجد مباحا یقوم مقامہ سکب الانہر ص ۴/۲۲۵، کتاب الکراھیۃ، باب فی المتفرقات، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص ۹/۵۵۸، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، البحرالرائق کوئٹہ ص ۸/۲۰۵، کتاب الکراھیۃ، فصل فی البیع.

[۲] امدادالفتاویٰ ج ۴/ص ۹۷/ ۹۸، کھانے پینے کی حلال وحرام مکروہ ومباح چیزوں کا بیان، مطبوعہ ادارۂ تالیفات اولیاء دیوبند.

[۳] عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ کل مسکر خمر وکل مسکر حرام (مشکوۃ شریف ص ۳۱۷، باب بیان الخمر، الفصل الاول، مطبوعہ دارالکتاب دیوبند، مسلم شریف ص ۲/۱۶۷، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، نسائی شریف ص ۲/۲۷۶، کتاب الاشربۃ، الخمر لکل مسکر من الاشربۃ، مطبوعہ فیصل دیوبند.

[۴] واکل نحو ثوم ویمنع منہ (الدر) ای کبصل ونحو ممالہ رائحۃ کریھۃ للحدیث الصحیح فی النھی عن قربان اٰکل الثوم والبصل المسجد (شامی کراچی، ج ۱/ص ۶۶۱/ مطلب فی الغرس فی المسجد. کتاب الصلوٰۃ. مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۲/۲۰۰، باب المساجد، الفصل الاول، مطبوعہ امدادیہ ملتان، شرح الطیبی ص ۲/۲۷۶، مطبوعہ زکریا دیوبند.

الماکول فی دیار الھند "نفع المفتی[1] ص ۱۰۱/۔خوشبودار تمباکو جس میں نشہ نہ ہو درست ہے[2]، نشہ آور دواءً جائز ہے اور بلا قصد دواء ناجائز ہے[3]۔ بدبودار مکروہ ہے، اور بلا منہ صاف کئے مسجد میں جانا منع ہے[4]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تمباکو شجرۂ خبیثہ

سوال:۔تمباکو میں کتنے اقوال ہیں جمہور کا کیا قول ہے، محققین کا کیا مسلک ہے، اگر تمباکو بصورت حقہ ہو تو کیا حکم ہے، اور غیر حقہ کا کیا حکم ہے، تمباکو کے متعلق کیا کوئی حدیث

---

[1] نفع المفتی والسائل ص ۹۳/ کتاب الحظر والاباحة، طبع رحیمیه، حاشیة مولانا عبدالحی علی الهدایة ص۳۷/ ۱، باب الماء الذی یجوز به الوضوء، طبع تهانوی دیوبند.

[2] فیفهم منه حکم النبات وهو اباحة علی المختار او التوقف وفیه اشارة الی عدم اسکاره وتفتیره واضراره (شامی کراچی ص ۴۶۰/۶، قبیل کتاب الصید، حموی علی الاشباه ص ۱۱۶، هل الاصل فی الاشیاء الاباحة، مطبوعه دارالعلوم دیوبند، طحطاوی علی المراقی مصری ص۵۴۸، باب مایفسد الصوم)

[3] الاستشفاء بالحرام انما لایجوز اذالم یعلم ان فیه شفاء اما اذاعلم ولیس له دواء غیرهٗ یجوز (شامی زکریا ج۷/ص ۴۸۰/ مطلب فی التداوی بالمحرم، باب المتفرقات، کتاب البیوع. المحیط البرهانی ص ۸۲، ج۸، کتاب الکراهیة، الفصل التاسع عشر فی التداوی والمعالجات، مطبوعه ڈابھیل، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص ۲۲۵/ ۴، کتاب الکراهیة، باب المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[4] واکل نحو ثوم ویمنع منه (الدر)ای کبصل ونحوه مماله رائحة کریهة للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان اٰکل الثوم والبصل المسجد (شامی کراچی ج ۱/ص ۶۶۱/ مطلب فی الغرس فی المسجد. کتاب الصلوٰة. مرقاة شرح مشکوة ص ۲۰۰/ ۲، باب المساجد ومواضع الصلوة، الفصل الاول، مطبوعه امدادیه ملتان، شرح الطیبی ص ۲۷۶/ ۲، باب ایضا، مطبوعه زکریا دیوبند،

بھی ہے، اگر ہے تو کیسی موضوع یا ضعیف یا کیا، مفصل مع حوالہ تحریر فرمایا جاوے، شجرۂ خبیثہ لفظ قرآن سے تمبا کو مراد لینا کیسا قول ہے، راجع یا مرجوح مفصل مع حوالہ کتب تحریر فرمایا جائے

الجواب حامداً ومصلیاً

تمبا کو کے اقسام واغراض وخواص مختلف ہیں، اس لئے اس میں اقوال بھی مختلف ہیں، جو قسم کہ اس میں سکر نہیں اور اس میں بدبو بھی نہیں وہ بلا کراہت درست ہے[1]، اور جس میں بدبو ہے، وہ مکروہ تنزیہی ہے[2]، جس میں سکر ہے وہ ناجائز ہے البتہ دواء جائز ہے، جب کوئی دوسری جائز دوا نہ ہو، اور طبیب حاذق عادل اس میں شفاء کو متعین کر دے[3]، بدبودار منہ لیکر مسجد میں آنا ہر صورت میں ناجائز ہے[4]۔

---

[1] فیفهم منه حکم النبات الذی شاع فی زماننا المسمی بالتتن وهو اباحة علی المختار اوالتوقف وفیه اشارة الی عدم تسلیم اسکاره وتفتیره واضراره (شامی کراچی ص ۶/۴۶۰، قبیل کتاب الصید، حموی علی الاشباه ص ۱۱۶، هل الاصل فی الاشیاء الاباحة، مطبوعه دارالعلوم دیوبند)

[2] قال ابو السعد فتکون الکراهة تنزیهیة (شامی کراچی ص ۶/۴۶۱، قبیل کتاب الصید.

[3] الاستشفاء بالحرام انما لایجوز اذالم یعلم ان فیه شفاء اما اذاعلم ولیس له دواء غیرهٗ یجوز (شامی زکریا ج۷/ص ۴۸۰/ مطلب فی التداوی بالمحرم، باب المتفرقات، کتاب البیوع. المحیط البرهانی ص ۸/۸۲، کتاب الکرهیة، الفصل التاسع عشر فی التداوی والمعالجات، مطبوعه ڈابھیل، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص ۴/۲۲۵، کتاب الکراهیة، باب المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[4] واکل نحوثوم ویمنع منه (الدر)ای کبصل ونحوه مماله رائحة کریهة للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان اٰکل الثوم والبصل المسجد (شامی کراچی ج ۱/ص ۶۶۱/ مطلب فی الغرس فی المسجد. کتاب الصلوٰة. مرقاة شرح مشکوة ص ۲/۲۰۰، باب المساجد ومواضع الصلوة، الفصل الاول، مطبوعه امدادیه ملتان، شرح الطیبی ص ۲/۲۷۶، باب ایضا، مطبوعه زکریا دیوبند،

حقہ میں بھی تفصیل ہے مولوی امیر بازخانصاحب نے حقہ کو بالکل حرام لکھا ہے، ’’الاعلان فی انکار القلیان‘‘ میں بہت سے علماء کے اقوال تائید میں درج کئے ہیں، مولانا گنگوہیؒ کے فتاویٰ[1] میں متعدد جگہ مباح لکھا ہے، بعض جگہ بدبو کیوجہ سے مکروہ تنزیہی لکھا[2] ہے مولانا تھانویؒ کے فتویٰ میں تفصیل[3] ہے کہ جس میں نشہ اوراختلال حواس ہو سخت بدبودار ہو بلاضرورت اسکا پینا حرام ہے، صاف تازہ بضرورت علاج مباح ہے، بلاضروت مکروہ تنزیہی ہے، تمبا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھا، اس کے متعلق کوئی حدیث نہیں دیکھی ظاہر یہ ہے کہ کوئی حدیث صحیح یا ضعیف اس کے متعلق موجود نہیں، اگر کسی نے خود وضع کر لی ہو تو امرآ خر ہے۔

’’فی مخزن الادویة للطبیب محمد حسن ان تنبا کوبفتح التاء وسکون النون وفتح الباء والف وضم الکاف وسکون الواء یقال له بالترکیة التتن هومن الادویة الجدیدة وجد من نحوثلث مائة سنة وشاع من نحو مأئتی سنة قالوا فی باعث شهر ته فی بلاد الایران والتوران والهندان طائفة من النصاریٰ اخرجته من الارض الجدیدة واتی بورقه وبذره فی بلاد الهند وغیره فشاع بحیث لم یبق بلد وقریة لایستعملونه فیها بشرب دخانه اواکل جرمه اوالسعوط وقیل ان بدأ شیوعه فی ایران کان فی عهد الشاه عباس الثانی وفی الهند فی اٰخر عهد السلطان اکبر واوائل عهد جهانگیر‘‘ ترویح الجنان[4] ص ۴/.

---

[1] فتاویٰ رشیدیه ج ۲/ص ۱۳۰/ جوازاور حرمت کے مسائل، حقہ پینا، مطبوعه رحیمیه دیوبند،

[2] فتاویٰ رشید یه ج ۲/ص ۱۲۳/ تمباکو کھانا سونگھنا یا حقہ پینا، مطبوعه رحیمیه دهلی،

[3] امدادالفتاویٰ ج ۴/ص ۹۷-۱۱۶/ حقہ پینا، مطبوعه زکریا دیوبند،

[4] ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان، ص ۴/ الفصل الثانی فی حکم التنبات، مطبوعه مصطفائی دهلی.

جب یہ معلوم ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان میں موجود نہیں تھا، تو شجرۂ خبیثہ سے یہ مراد کیسے ہوسکتا ہے؟

ہاں اگر اشتراک فی الوصف کی وجہ سے اگر کسی نے اس کو بھی شامل مانا ہو تو کیا بعید ہے، لیکن کسی تفسیر میں نظر سے نہیں گذرا، شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلویؒ نے تفسیر موضح القرآن[1] میں شجرۂ خبیثہ کے تحت میں دو درخت تھوڑا اور ارند ذکر فرمائے ہیں حضرت ابن عباسؓ ومجاہدؒ وانس ابن مالکؓ نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد حنظل ہے، تفسیر ابن[2] جریر طبری ج ۱۳/ ص ۱۳۵/ میں لکھا ہے کہ اس سے مراد شریان ہے، یعنی حنظل، معالم[3] التنزیل ص ۳۴/ وخازن[4] میں ہے ''وهی الحنظل وقيل هی الثوم وقيل الكشوف وهی العشقة''. بحر محیط میں ہے ''هی شوط الحنظل قاله الا كثرون ابن عباسؓ ومجاهد وانس بن مالكؓ ورواه عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم وقال الزجاج وفرقة شجرة الثوم وقيل شجرة الكشوف وهی شجرة لاورق لها ولااصل قال وهی كشوف فلا اصل ولا ثمر وقال ابن عطية ويرد علیٰ هذه الاقوال ان هذه كلها من النجم وليست من الشجر واللّٰه تعالیٰ انما مثل بالشجرة فلا تسمی هذه الشجرة الا يتجوز وقيل الطحلبة وقيل الكمأة وقيل كل شجر لايطيب لهٗ ثمر وعن ابن عباس هی الكافر وعنه ايضاً شجرة لم تخلق علی الارض وقال ابن عطية والظاهر عندی ان التشبيه وقع بشجرة غير معينة اذاوجدت منها هذه الاوصاف هوان يكون

---

[1] تفسير موضح القرآن ص ۲۶۰/ سورة ابراهيم تحت قوله تعالیٰ مثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة الخ، مطبوعه لاهور،

[2] الشجرة الخبيثة، الشريان فقلت ومالشريان قال الحنظل (جامع البيان للطبری ج۸/ ص ۲۱۱/ الجزء الثالث عشر، دارالفكر بيروت، هی كل شجرة لايطيب ثمرها وفی الحديث انها شجرة الحنظل، مدارک التنزيل ج۳/ص۷۷/ مطبوعه مصر،

[3] معالم التنزيل ص ۱/۴۳۶، سورۂ ابراهيم تحت آيت: ۲۶، مطبوعه مصر.

[4] تفسير خازن ج۳/ص۷۷/ سورۂ ابراهيم آيت: ۲۶، مطبوعه مصر،

کالعضاۃ او شجرۃ السموم و نحوھا اھ بحر محیط ج۵/ص ۴۲۲ [1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/ذیقعدہ

الجواب صحیح عبد اللطیف عفی عنہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/ذیقعدہ

بیڑی

سوال:۔ گناہ میں مدد دینا بھی گناہ ہے، اگر کوئی شخص بیڑی پیتا ہے اور اس کو دوکان نہیں معلوم نیا آدمی ہے، کوئی شخص بتادے تو بتانے والا گنہگار ہوگا یا اس کی مدد کا ثواب ملے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بیڑی بلاضرورت پینا مکروہ ہے [2]، بضرورت درست ہے [3]، اور کراہت بھی بدبو کی وجہ سے ہے، درجۂ حرام میں نہیں ہے، بیڑی کی دوکان ناواقف کو بتانے میں معصیت نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

چونہ و تمباکو کی تحقیق

مکرمی مفتی صاحب زید مجدکم۔۔۔۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال:۔ میں نے پہلے چونہ کے متعلق فتویٰ منگایا تھا، اس کے جواب میں کچھ شکوک

---

[1] بحر محیط ص ۴۲۲/ ۵/۴۲۳، سورۂ ابراھیم آیت: ۲۶، مکتبہ داراحیاء التراث العربی.

[2] قال ابو السعد فتکون الکراھۃ تنزیھیۃ (شامی کراچی ص ۶/۴۶۱، قبیل کتاب الصید،

[3] یعلم منہ حل شرب الدخان (حموی علی الاشباہ ص ۱۱۶، ھل الاصل فی الاشیاء الاباحۃ، مطبوعہ دارالعلوم دیوبند، شامی کراچی ص ۶/۵۶۰، قبیل کتاب الصید. امدادالفتاویٰ ج۴/ ۸۹/ کتاب الحظر والاباحۃ.

ہیں اس لئے پہلے ان شکوک کے جوابات عنایت فرمائیں ،اس کے بعد ایک اور فتویٰ کے جواب سے ممنون فرمائیں؟

شکوک یہ ہیں (۱) جب کہ چونہ راکھ ہی ہے اور راکھ کا حکم (۱) قلیل مقدار ہو۔

(۲) بشرطیکہ احیانا ہو جائز ہے ورنہ نہیں ،مفهوم التصنيف حجة، مقدمہ عمدۃ الرعایۃ ص ۱۵ / سطر ۶ / تا ۱۳ / تو پھر دوا یا پان کیساتھ کھانا کیونکر جائز ہوگا ، رہا مولانا عبدالحیٔ صاحب کا ارشاد کہ قلیل نافع ''فان الغرض المطلوب من الورق المذكور لايحصل بدونها'' تو اولاً مولانا کوئی مجتہد مطلق صاحب شرع نہیں اور ثانیاً نافع کہنا بھی تجربۃً بالکل غلط ہے، اور ثالثاً احیاناً کے علاوہ ہے اور بطریق پان کھانا خود فضول خرچی ہے۔

(۲) تمباکو کے اقسام وخواص مختلف نہیں ہیں ، کتب طب شاہد عدل ہیں ، رہا اختلاف علماء سو اختلاف اقسام وخواص پر مبنی نہیں ہے ، بلکہ خاصیت کی پوری تحقیق نہ ہونے کی وجہ سے جن کو جیسی خاصیت معلوم ہوئی ویسا ہی حکم لگا دیا ، اب جب کہ کتب طب میں کثیر مقدار کو سم قاتل اور نفس تمباکو کو خواہ قلیل کیوں نہ ہو مفتر عقل لکھتے ہیں ، نیز تجربہ بھی شاہد ہے اور عادت اور چیز ہے ، تو بحکم مضمون حدیث ''كل مااسكر كثيره فقليله حرام '' اور بحکم حدیث ترمذی (غالبًا) ''کل مفتر حرام'' تمباکو حرام کیوں نہیں کم ازکم مکروہ تحریمی تو کہا جاتا ، باقی اقوال علماء تو ان نصوص ومشاہدات کے مقابلہ میں حجت نہیں ہوسکتے ، اگر مولانا عبدالحیٔ صاحب کا رسالہ ''البیان فی حکم شرب الدخان'' سامنے ہو تو مسئلہ جلد حل ہوسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً

الطين الذى يحمل من مكة ويسمّٰى طين حمزة هل الكراهية فيه كالكراهية فى أكل الطين علىٰ ماجاء فى الحديث قال الكراهية فى الجميع متحدة كذافى جواهر الفتاوىٰ وسئل بعض الفقهاء عن أكل الطين البخارى

ونحوه قال لابأس بذٰلک مالم یضر و کراهیة اکله لاللحرمة بل لتهییج الداءؒ
فتاویٰ عالمگیری[1] ص۳۴۰/۵ اس سے معلوم ہوا کہ وجہ ممانعت اندیشۂ مرض ہے۔
لہٰذا جس جگہ یہ اندیشہ جس قدر قوی ہوگا، اسی قدر ممانعت سخت ہوگی، اور جس قدر یہ اندیشہ ضعیف ہوگا ممانعت بھی کم درجہ کی ہوگی اور جہاں یہ اندیشہ بالکل معدوم ہوگا، وہاں ممانعت نہ ہوگی، مولانا عبدالحیٔ صاحب کا مجتہد مطلق اور صاحب شرع نہ ہونا مسلّم ہے یہاں سے ان کے مجتہد مطلق یا صاحب شرع ہونے کا دعویٰ نہیں کیا گیا، مگر کیا کسی کی عبارت نقل کرنے کے لئے منقول عنہ کا مجتہد مطلق اور صاحب شرع ہونا ضروری ہے، تو سائل نے عمدۃ الرعایہ کی عبارت کیوں نقل کی اور تمبا کو کے متعلق مولانا عبدالحیٔ صاحب کے رسالہ کے دیکھنے کی کیوں تاکید کی، اگر ضروری نہیں تو یہاں کی نقل کردہ عبارت پر اعتراض کیوں کیا، حالانکہ وہ عبارت مولانا عبدالحیٔ صاحبؒ نے اپنی طرف سے تحریر فرمائی بھی نہیں، بلکہ نصاب الاحتساب مجمع البرکات ،خزانۃ الروایات سے نقل کی ہے، ملاحظہ فرمائیں نفع المفتی[2] و السائل ،ص ۱۱۰/لہٰذا ثانیاً وثالثاً ورابعاً کے اعتراضات مذکورہ بالا کتب اوران کے مصنفین پر ہوئے سائل کو اپنے تجربہ پر ان حضرات کے تجربہ سے زیادہ اعتماد ہے کہ جس کی بناء پر نافع ہونے کو بالکل غلط قرار دیا ہے، غالباً سائل کو اپنے متعلق مجتہد مطلق صاحب شرع ہونے کا حسن ظن حاصل ہے، کہ بلا نقل پیش

---

[1] فتاویٰ عالمگیری ص ۳۴۱/۵، مطبوعه نعمانیه، کتاب الکراهیة، الباب الحادی عشر فی الأکل وما یتصل به، البحر الرائق کوئٹه ص۱۸۴/ ۸، کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب، الفتاوی السراجیة ص۷۴، کتاب الحظر والاباحة، مطبوعه ایچ ایم سعید کراچی.

[2] الاستفسار هل یجوز اکل النورة فی الورق الماکول فی امصار الهند وهو التنبول، الاستبشار: نعم فی نصاب الاحتساب فذکر الحلوانی ان اکل الطین ان کان یضر یکره والا فلا وقد نقل عنه فی خزانة الروایات ومجمع البرکات ایضا، نفع المفتی والسائل ص۹۳/ مطبوعه رحیمیه، کتاب الحظر والاباحة. نصاب الاحتساب بحواله حاشیه مولانا عبدالحی علی الهدایه ص۳۷/ ۱، باب الماء الذی یجوز به الوضوء، مطبوعه تهانوی دیوبند.

کئے محض اپنی رائے سے اکابر کی تردید پر کمر باندھی ہے، اور جس کے حق میں نافع نہ ہو بلکہ مضر ہو اس کے لئے ممانعت کا حکم صراحۃً موجود ہے، احیاناً کے خلاف ہونے کا اعتراض عالمگیری کی عبارت مذکورہ پر غور کرنے کے بعد خود بخود درفع ہو جائیگا، جس شخص کے حق میں پان کھانا فضول خرچی ہے، اس کو اس فضول خرچی سے بھی اجتناب چاہئے جیسا کہ ہر قسم کی فضول خرچی سے اجتناب ضروری ہے[1]، جس کو پان کھانے کی عادت ہے کہ بلا پان کھائے سکون نہیں ہوتا طبیعت پریشان رہتی ہے، اور کام کرنا دشوار ہوتا ہے، اس کے حق میں فضول خرچی نہیں ہے، ایسی صورت میں مباح شئی پر مداومت کرنے پر کوئی مضائقہ نہیں۔

(۲) تمباکو کے متعلق سائل کا شبہ از سرتا پا خوش فہمی کی دلیل ہے، اقوال علماء نصوص پر ہی مبنی ہیں نصوص کے خلاف نہیں ہیں، علماء کی تحقیقات آپ کی تحقیقات سے کچھ زیادہ ہی ہیں کم نہیں یہ کہنا کہ علماء کا اختلاف اقسام وخواص کے اختلاف پر مبنی نہیں ہے، بلکہ اس کی خاصیت کی پوری تحقیق نہ ہونے کی وجہ سے ہے خیال باطل ہے عوام اور خواص سب کا تجربہ اور مشاہدہ ہے معمولی سے معمولی کاشتکار اور حقہ نوش بھی جانتا ہے، کہ تمباکو کی مختلف قسمیں ہیں، ان سب کے مقابلہ میں آپ کا تجربہ وہم محض سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، جن اطباء نے اختلاف اقسام کا انکار کیا ہے (اگر چہ اس کیلئے کوئی نقل پیش نہیں کی) کیا وہ صاحب شرع ہیں کہ ان سے غلطی ناممکن ہے، نیز آپ کی تحریر عقل وتجربہ خواص وعوام اور مشاہدات روزمرہ کے خلاف ہرگز ہرگز قابل قبول نہیں، نصوص شرعیہ مسلم ہیں، لیکن سائل نے ان کیلئے غلط محمل تجویز کیا مطلق تمباکو (اختلاف اقسام وخواص کیوجہ سے) ان کا محمل نہیں، بلکہ وہ تمباکو محمل بن سکتا ہے، کہ کثیر مسکر ہو اور قلیل مفتر ہو پہلے جو یہاں سے عبارت نقل کی گئی تھی، وہ مولانا عبدالحئیؒ صاحبؒ کے رسالہ سے نقل کی گئی تھی، لیکن سائل نے (غالباً ان کے مجتہد مطلق اور صاحب شرع نہ ہونے کی وجہ سے) اس پر التفات نہیں کیا مگر تعجب اب کیوں اسکی ترغیب دی ہے ''مخزن الادویہ''

---

[1] ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين سورۂ اسراء آيت: ۲۷.

میں بھی اس عبارت کے موافق عبارت موجود ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۱/۲/۵۵ھ

تمباکو، حقہ وغیرہ پینا

سوال:۔ تمباکو کھانا یا حقہ پینا جائز ہے یا نہیں، کتاب ''شریعت یا جہالت'' مصنف جناب پالن حقانی صاحب نے مکروہ تحریمی لکھا ہے، اور ثابت کیا ہے کہ جو شخص تمباکو نہیں کھاتا اس کو کھلا دو تو عجب کیفیت (نشہ) ہوتا ہے، جبکہ نشہ لانے والی چیزیں حرام ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس تمباکو سے نشہ ہوتا ہے تو اس کا کھانا پینا مکروہ تحریمی ہے[1] ورنہ نہیں، ہر تمباکو یکساں نہیں ہوتا، البتہ جس تمباکو سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے، اگر اس کو استعمال کیا جائے، تو بغیر منہ صاف کئے مسجد میں جانا مکروہ ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۷/۹۲ھ

---

[1] لو شرب مایغلب علی ظنه انه مسکر فیحرم لان السکر حرام فی کل شراب (الدرالمختار مع الشامی کراچی، ج ۶/ص ۴۵۳/ کتاب الاشربة. مجمع الانهر ص ۲۴۷/۴، کتاب الاشربة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، مشکوة شریف ص ۳۱۷، باب بیان الخمر، الفصل الاول، مطبوعه دارالکتاب دیوبند،

[2] واکل نحو ثوم ویمنع منه (الدر) ای کبصل ونحوه ماله رائحة کریهة للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان آکل الثوم والبصل المسجد(شامی کراچی، ج ۱/ص ۶۶۱/ مطلب فی الغرس فی المسجد، باب مایفسد الصلوۃ ومایکره فیها. مرقاة شرح مشکوة ص ۲۰۰/۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الاول، مطبوعه امدادیه ملتان، شرح الطیبی ص ۲۷۶/۲، باب ایضا، مطبوعه زکریا دیوبند.

پان، تمباکو، حقہ

سوال:۔ بندہ کو حقہ کی بہت زیادہ عادت تھی، جس کو مکروہ سمجھتے ہوئے چھوڑنے کی کوشش کئی سال تک رہی، اس وقت خدا کے فضل سے حقہ بالکل چھوٹ گیا، مگر پان کی عادت اس درجہ ہوگئی کہ رات دن میں تقریباً پچاس ٹکڑے بھی کھالیتا ہوں، اور حقہ جس وقت سے چھوٹا ہے، کچھ صحت پر بھی اثر آیا اور پان کی کثرت سے بہت خرابیاں معلوم ہوئیں، مثال کے طور پر جتنے پان کھائے جاتے ہیں، ان میں تمباکو کی مجموعی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے، جو صحت کو مضر ہے، اسوقت یہ خیال تھا کہ پان کا انجام سامنے آیا، تو پان ہر اعتبار سے چھوڑنا چاہتا ہوں، رہا حقہ کا معاملہ تو بندہ چاہتاہیکہ سب کے ساتھ پی لیا کروں اور پان سے قطعی پرہیز کروں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جس چیز میں ضرر کم ہو اور تجربہ سے اس کا فائدہ محسوس ہوتا ہو (پان یا حقہ) اس کو استعمال کرلیں، ضرورت سے زائد استعمال نہ کریں[1] مسجد میں جانے سے پہلے مسواک وغیرہ سے بدبو زائل کردیا کریں[2] خدائے پاک ہر ضرر سے محفوظ رکھے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۵/۹۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۵/۹۳ھ

---

[1] ومنه يعلم حل شرب الدخان حموی علی الاشباه ص ۱۱۶، هل الاصل الشياء الاباحة، مطبوعه دارالعلوم دیوبند، شامی کراچی ص ۶/۴۶۰، قبیل کتاب الصید،

يباح اكل النورة مع الورق الماكول في ديار الهند لانه قليل نافع فان الغرض المطلوب من الورق المذكور لا يحصل بدونها نفع المفتی ص ۹۳، کتاب الحظر والاباحة، مطبوعه رحیمیه دیوبند، نصاب الاحتساب بحواله حاشیه مولانا عبد الحیء علی الهداية ص ۱/۳۷، باب الماء الذی یجوز به الوضوء۔ (حاشیہ نمبر:۲/اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

پان کا بیڑہ پرشاد کے طور پر

سوال: ۔کارخانوں میں پان کا بیڑہ وغیرہ لاکر فوٹو کے سامنے رکھ کر یا ویسے ہی پرشاد کے طریقے سے دیتے ہیں، اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس سے غیر اللہ کی قربت حاصل کرنا، یا غیر شرعی چیز کی تعظیم مقصود نہیں، جیسے غیر مذہب کے مخصوص تیوہار وغیرہ پر ہوتا ہے، بلکہ محض آپس میں خوش طبعی کے طور پر کھاتے کھلاتے ہیں تو جائز ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حقہ پینے والے سے منہ پھیر لینا

سوال: ۔حقہ، بیڑی، سگریٹ پینے والے کی جانب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منہ پھیر لیتے تھے، تو کیا تمبا کو کھانے والے سے بھی یہی معاملہ ہوتا ہے؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] ویجب علیه التدریج فی تنقصیه شیاً فشیئاً حتی یزول تولع المعدة به من غیر ان تشعر (وقبله باسطر) یوخذ منه کراهة التحریم فی المسجد للنهی الوارد فی الثوم والبصل وهو ملحق بهما (شامی کراچی ص ۴۶۱/۶، کتاب الاشربة، مرقاة شرح مشکوة ص ۲۰۰/۲، باب المساجد، الفصل الاول، مطبوعه امدادیه ملتان، شرح الطیبی ص ۲۷۶/۲، باب ایضا، مطبوعه زکریا دیوبند)

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱] ولا بأس بالذهاب الی ضیافة اهل الذمة، (عالمگیری کوئٹه ص۳۴۷/۵، کتاب الکراهیة، الباب الرابع عشر فی اهل الذمة، المحیط البرهانی ص ۷۱/۸، کتاب الکراهیة، الفصل السادس عشر فی اهل الذمة، مطبوعه ڈابھیل.

الجواب حامداً ومصلیاً

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے سخت نفرت تھی، اذیت بھی ہوتی تھی، خواہ پیاز لہسن کی بدبو ہو، خواہ حقہ بیڑی پان کے تمباکو کی بدبو ہو[1] ایسے لوگوں کو منہ صاف کر کے مسجد میں جانا چاہئے[2] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقہ، بیڑی، سگریٹ پینے والے سے منہ پھیر لینا، میں نے کسی حدیث میں نہیں دیکھا۔[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۵/۹۱ھ

حقہ

سوال: ۔حقہ پینا کیسا ہے؟ کسی خاص وقت میں حرام ہے یا مطلقاً حرام ہے، یا مطلقاً

---

[1] عن ابی ایوب قال کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا اتی بطعام اکل منه وبعث بفضله الیّ وانه بعث الیّ یوماً بقصعة لم یاکل منها لان فیها ثوماً فسألته احرامٌ ھو قال لاولکن اکرھه من اجل ریحه قال فانی اکرہ ماکرھت رواہ مسلم (مشکوٰۃ ،ص۳۶۵/ کتاب الاطعمة، الفصل الاول، مطبوعه دارالکتاب دیوبند، مسلم شریف ص۱۸۳/۲، کتاب الاشربة، باب اباحة اکل الثوم، مطبوعه رشیدیه دھلی، مسند احمد ص۴۱۶/۵، حدیث ابی ایوب الانصاری، مطبوعه دارالفکر بیروت)

[2] للحدیث الصحیح فی النھی عن قربان آکل الثوم والبصل المسجد (شامی کراچی ج ۱/ ص ۶۶۱/ مطلب فی الغرس فی المسجد. مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۲۰۰/۲، باب المساجد، الفصل الاول، مطبوعه امدادیه ملتان، شرح الطیبی ص ۲۷۶/۲، باب ایضا، مطبوعه زکریا دیوبند.

[3] البتہ اکثر اہل کشف ورویائے صادقہ کے اقوال سے معلوم ہوا کہ اس کا پینے والا مجلس مبارک میں قرب والتفات سے محروم ہوتا ہے۔(انفاس العارفین فارسی ص۷۷/ مطبوعه احمدی دھلی، اُردو ص۱۷۵، تمباکو نوشی اور بارگاہ نبوی، مطبوعه مکتبه الفلاح دھلی، امداد الفتاویٰ ج ۴/ص ۹۹، کھانے پینے کی حلال وحرام مکروہ ومباح چیزوں کا بیان، حقہ پینا، مطبوعہ زکریا دیوبند)

مباح ہے، یا مکروہ تحریمی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حقہ کی تحقیق کے متعلق مختلف رسائل عربی، فارسی، اردو میں لکھے گئے ہیں، اور ہند بیرون ہند میں طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں[۱] تمبا کو مختلف ہوتے ہیں، اسکار اور تفتیر نہ ہو تو اس کا پینا درست ہے[۲]، بدبو کی وجہ سے کراہت ہوگی، حرمت نہ ہوگی، مگر بدبودار منہ لے کر مسجد میں جانا درست نہیں، بلکہ مسواک وغیرہ سے منہ صاف کر کے مسجد میں جانا چاہئے، حدیث شریف میں ہے کہ ایسے شخص کو جو بدبودار چیز کھا کر بغیر منہ صاف کئے مسجد میں آتا تھا حضرت نبی اکرم ﷺ مسجد سے نکلوا دیتے تھے[۳]، کیونکہ جس چیز سے (بدبو) اذیت آدمیوں کو ہوتی ہے، اس سے ملائکہ کو بھی اذیت ہوتی ہے، اور جس تمبا کو میں اسکار اور تفتیر ہو اس کا استعمال مکروہ تحریمی ہے یا حرام ہے[۴]۔

---

[۱] الاسلام والتدخين (عربی) التدخين واثره على الصحة (عربی) ترويح الجنان بتشريح حكم شرب الدخان (عربی) تمباکو زهرقاتل (اردو) تمباکو اوراسلام (اردو)

[۲] فيفهم منه حكم النبات وهو اباحة على المختار اوالتوقف وفيه اشارة الى عدم تسليم اسكاره وتفتيره واضراره، شامی کراچی ص ۶/۴۶۰، قبيل كتاب الصيد، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۵۴۸، باب مايفسد الصوم.

[۳] لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وجد ريحهما من الرجل فى المسجد امربه فأخرج الى البقيع (مسلم شريف ج ۱/ص ۲۱۰/ كتاب المساجد، باب نهى من اكل ثوما اوبصلاً الخ. مطبوعه رشيديه دهلى.

[۴] عن عائشة قالت سئل رسول الله ﷺ عن البتع وهو نبيذ العسل فقال كل شراب اسكر فهو حرام (مشكوة شريف ص۳۱۷، باب بيان الخمر، الفصل الاول، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، بخارى شريف ص۲/۸۳۷، كتاب الاشربة، باب الخمر من العسل، مطبوعه اشرفى ديوبند، مسلم شريف ص۲/۱۶۷، كتاب الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر، مطبوعه رشيديه دهلى.

اگر دواءً استعمال کیا جائے کہ ہاضمہ وغیرہ کی تکلیف رہتی ہے، اور کوئی دوسری دوا مباح اس کا بدل نہیں، اور دین دار تجربہ کار معالج تجویز کرتا ہے، کہ شفاء اسی میں ہے تو اس کا استعمال بطور دوا ایک دو مرتبہ درست ہے، بعض فقہاء کے قول پر اس سے زائد نا جائز ہے۔

اسی طرح شوقیہ بغیر دواء کے استعمال نا جائز ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسری دوا جائز کار آمد ہو سکتی ہو تب بھی نا جائز ہے[۱]، علامہ شامی نے ردالمحتار جلد اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم میں تداوی بالمحرم کی تصریح کی ہے[۲]۔

قال الشرنبلالی وعلی هذا البدعة التی ظهرت الأن وهو الدخان اھ قال وهو الدخان فی الاشباه فی قاعدة الاصل الاباحة او التوقف ویظهر اثره فیما اشکل حاله کالحیوان المشکل امره والنبات المجهول بسمیته اھ قلت فیفهم منه حکم النبات الذی شاع فی زماننا المسمیٰ بالتتن فتنبه وقد کرهه شیخنا العمادی الحاقالهٗ بالثوم والبصل بالاولیٰ فتدبراه من الدرمن کتاب الاشربة[۳] ونقل قبله عن النجم الغزی الشافعی ان حدوثه بدمشق سنة خمسة عشر بعد الالف یدعی شاربه انه لا یسکروان سلم لهٗ فانه مفتر وهو حرام لحدیث احمد عن امسلمةؓ

---

[۱] یجوز ....للتداوی اذااخبرهٗ طبیب مسلم ان فیه شفاء ه ولم یجد من المباح مایقوم مقامه (شامی کراچی، ج۵/ص ۲۲۸/ باب المتفرقات، کتاب البیوع.

[۲] راجع ردالمحتار نعمانیه ج ۱/ص ۱۴۰/ باب المیاه، ص ۲/۴۰۴/ باب الرضاع، ج۳/ ص ۱۶۶/ باب حدالشرب، ج۴/ص ۲۱۵/ باب المتفرقات من کتاب البیوع، ج۵/ ص ۲۴۹/ فصل فی البیع من کتاب الحظر والاباحة، شامی کراچی، ج ۱/ج۳/ص ۲۱۱/ ج۲/ص ۴۲/ ج۵/ص ۲۲۸/ ج۶/ص ۳۸۹، شامی زکریا ج ۱/ ص ۳۶۵/ ج۴/ ص ۳۹۷/ ج۶/ ص ۸۷/ ج۷/ ص ۴۸۰/ ج۹/ص ۵۵۸/

[۳] طحطاوی علی المراقی ص ۵۴۸/ باب مایفسدبه الصوم وتجب به الکفارة مع القضاء وشامی کراچی ج۶/ص ۴۵۹/ کتاب الاشربه.

قالت نهىٰ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عن كل مسكر و مفتر وليس من الكبائر تناول المرة والمرتين ومع نهى ولى الامر عنه يحرم قطعاً علىٰ ان استعماله (بما اضربالبدن نعم الاصرار عليه كبيرة كسائر الصغائر اھ طحطاوى ص ۳۶۴/۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۶/ شوال ۶۴ھ

سگریٹ پینا

سوال: ۔ سگریٹ پینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بلاضرورت (شوقیہ) پینا مکروہ ہے، بغیر منہ صاف کئے ہوئے مسجد میں جانا جس کی بدبو سے دوسروں کو اذیت پہنچے منع ہے "واكل نحو الثوم اى كبصل ونحوه مماله رائحة كريهة للحديث الصحيح فى النهى عن قربان اٰكل الثوم والبصل المسجد قلت علة النهى اذى الملائكة واذى المسلمين اھ شامى، ج ۱/ ص ۴۴۴/[1]"

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

[1] شامی زکریا ص ۲/۴۳۵، شامی کراچی ص ۱/۶۶۱/ مطلب فى الغرس فى المسجد باب مايفسد الصلوٰة ومايكره فيها، مرقاة شرح مشكوة ص ۲/۲۰۰، باب المساجد، الفصل الاول، مطبوعه امداديه ملتان، شرح الطيبى ۲/۲۷۶، باب ايضا، مطبوعه زكريا ديوبند.

تمباکو، پان اور سگریٹ اور نسوار کا کھانا

سوال: ۔ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب پان میں تمباکو کھانا جائز ہے، تو سگریٹ اور حقہ وغیرہ میں تمباکو پیتے ہیں، اور نشہ چونکہ پان کے تمباکو میں ہوتا ہے، اور سگریٹ اور حقہ وغیرہ میں بھی ہوتا ہے، تو دونوں میں فرق کیا ہوا اور نسوار کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جس تمباکو سے نشہ ہوتا ہے اس کا کھانا (پان میں ہو یا اور طرح سے) پینا (حقہ بیڑی سگریٹ کسی طرح ہو) ناجائز ہے، نسوار سے اگر نشہ ہوتا ہو تو وہ بھی ناجائز ہے، ورنہ مضائقہ نہیں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

مٹی کھانا

سوال: ۔ مٹی کھانا حرام ہے، اسکا کہاں سے ثبوت ہے؟ اور ناجائز ہونے کی کیا علت ہے؟ جبکہ مٹی طاہر ہے اور پانی نہ ملنے کے وقت مطہر بھی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ مضر صحت ہے، اس وجہ سے اس کا کھانا منع ہے[2]، جیسے کھانا بھی بعض صورتوں میں منع

---

[1] مایقع به السکر حرام والسکر سبب الفساد (شامی کراچی ج۶/ص۴۵۵/ کتاب الاشربة. البحر الرائق کوئٹه ص۸/۲۱۸، کتاب الاشربة، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص۴/۲۵۱، کتاب الاشربة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[2] اکل الطین مکروه وکراهیة اکله لاللحرمة بل لتهییج الداء (عالمگیری ج۵/ص۳۴۰/ کتاب الکراهیة. ....

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

ہے، ''الاکل فوق الشبع حرام''[1] حالانکہ وہ طاہر ہے اور بعض صورتوں میں اس کا کھانا واجب بھی ہے، بعض صورتوں میں سنت ہے، لیکن جب مضر ہوتو منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) ....الباب الحادی عشر فی الکراھیة فی الاکل، البحر الرائق کوئٹه ص ۱۸۴، ج۸، کتاب الکراھیة، فصل فی الاکل والشرب، المحیط البرھانی ص ۸/۵۵، کتاب الکراھیة، الفصل الثانی عشر فی الکراھیة فی الاکل، مطبوعه ڈابھیل.

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] اما الاکل فعلی مراتب فرض وھو ما یندفع به الھلاک وماجور علیه وھو ما زاد علیه ومباح وھو مازاد علی ذٰلک الی الشبع وحرام وھو الاکل فوق الشبع (ملخصاً عالمگیری ج۵/ ص ۳۳۶/ کتاب الکراھیة، الکراھة فی الاکل، شامی کراچی ج۶/ ص ۳۳۸/ اول کتاب الحظر والاباحة. مجمع الانھر ص ۴/۱۷۹، کتاب الکراھیة، باب فی الاکل، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل سوم:- فضلات سے انتفاع

گوبر وغیرہ کی گیس سے کھانا وغیرہ پکانا

سوال:۔ آج کل کھانا گوبر وغیرہ کی گیس سے بنایا جاتا ہے، جس سے بجلی وغیرہ بھی بنتی ہے، تو اس گیس سے کھانا پکانا اور اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

غلیظ سے جو گیس بنائی جائے اس گیس کو لائٹ اور کھانا پکانے کیلئے استعمال کرنا درست ہے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۴؍۱؍۸۹ھ

---

[1] والتغير يطهر عند محمد ويفتى به للبلوىٰ ثم اعلم ان العلة عند محمد هى التغير وانقلاب الحقيقة وانه يفتى به للبلوى ومقتضاه عدم اختصاص ذالک الحكم بالصابون فيدخل فيه كل ما كان فيه تغير وانقلاب حقيقة وكان فيه بلوى عامة، شامى زكريا، ج ۱/ص ۵۱۹/ كتاب الطهارة ،باب الانجاس، "ان استحالة العين تستبع زوال الوصف المرتب عليها الخ شامى زكريا ج ۱/ص ۵۳۴/ كتاب الطهارة، باب الانجاس" مجمع الأنهر ص۹۲ ج۱ باب الانجاس، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، البحر الرائق كوئٹه ص ۲۲۷ ج ۱ باب الانجاس.

گوبر کے کنڈے

سوال:۔ گوبر کے کنڈے جلانا اور بیچنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بیچنا اور جلانا سب درست ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی

گوبر کی راکھ منجن میں استعمال کرنا

سوال:۔ دانتوں کے منجن میں جلا ہوا گوبر یعنی راکھ ملائی جاتی ہے، جس سے اس کی افادیت بڑھ جاتی ہے، تو کیا اس راکھ کو استعمال کر سکتے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

گوبر ناپاک ہے، لیکن جلانے کے بعد جب وہ راکھ بن گیا اور اس کی ماہیت بدل گئی تو اس کا حکم بھی بدل گیا، اب اس راکھ کو ناپاک نہیں کہا جائیگا، اس لئے منجن میں ملا کر استعمال کرنا بھی درست ہوگا[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۵/۹۰ھ

---

[۱] يصح بيع السرقين اى الزبل وفى الملتقى الانتفاع كالبيع در مختار على الشامى زكريا، ج۹/ص۵۵۲/ كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، مجمع الأنهر ص۲۱۱،۲۱۲ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى البيع، البحر الرائق كوئٹه ص۱۹۹ ج۸ كتاب الكراهية، فصل فى البيع.

[۲] السرقين اذا احرق حتى صار رما دا فعند محمد يحكم بطهارته وعليه الفتوىٰ الخ عالمگيرى ج۱/ص۴۴/ مطبوعه كوئٹه، كتاب الطهارة، الباب السابع، البحر كوئٹه ص۲۲۷ ا ج باب الانجاس، مراقى الفلاح مع الطحطاوى مصرى ص۱۳۲ باب الانجاس والطهارة عنها.

گوبر سے زمین کا لیپنا

سوال:۔ کیا گوبر گائے بھینس بیل وغیرہ کا لیپنا پاک جان کر باورچی خانہ صحن رنگنائی وغیرہ اس کی نجاست کے لئے کیا حکم ہے، جانور چرند پرند کی نجاست کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گوبر ناپاک ہے، گوبر مٹی گارے میں ملا کر لیپنا درست ہے، جو خشک ہونے کے بعد پاک ہوجائے گا "**اذاجعل السرقین فی الطین فطین به السقف فیبس فوضع علیه منديل مبلول لايتنجس اھ عالمگیری ، ج ۱ / ص ۴۷ /**"[۱] چرند پرند کی کیا نجاست کا حکم دریافت کرنا ہے؟ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

راکھ کا حکم

سوال:۔ راکھ کھانے کا حکم خواہ اشیاء حلال کی ہو یا حرام کی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

راکھ مٹی کے حکم میں ہے اور مٹی کے متعلق فتاویٰ عالمگیری کتاب الکراہیۃ میں ہے

"**اکل الطین مکروه ذکرفی فتاویٰ ابی اللیث وذکر شمس الائمة الحلوانی فی شرح صومه اذاکان یخاف علیٰ نفسه انه لواکله اورثه ذٰلک علة اوآفة لایباح لهٗ التناول وکذٰلک فی کل شیئی سویٰ الطین وان کان یتناول منه**

---

[۱] عالمگیری ج ۱ / ص ۴۷ / مطبوعه کوئٹه، کتاب الطهارة، الفصل الثانی، تحت الباب السابع، قاضیخاں علی الهندیة کوئٹه ص ۲۴، ۲۵ / ۱ ، کتاب الطهارة، فصل فی النجاسة التی تصیب الثوب او الخف، فتاوی البزازیة علی هامش الهندیة کوئٹه ص ۲۲ ج ۴ کتاب الطهارة، الثامن فیما یصیب الثوب،

E:\f.m.Fainal\Jild-27\14-Fuzlat Se Intifa

قليلاً اوكان يفعل ذٰلک احياناً لاباس به كذافى المحيط ص ١١٠/[1] ويكره اكل الطين لان ذٰلک يضره فيصير قاتلا نفسه خانيه ، ص ٣٥٧/[2]

حرام اور نجس شئی جب جل کر خاک بن جائے تو شرعاً وہ راکھ طاہر ہے، اس پر وہی حکم جاری ہوگا جو پاک اشیاء پر جاری ہوتا ہے "**لايكون نجسا رمادقذر والا لزم نجاسة الخبز فى سائر الامصار ولاملح كان حماراً اوخنزيرا ولاقذر وقع فى بئرفصارحماة لانقلاب العين به يفتى درمختار قال الشامى يجوز اكل ذٰلک الملح والصلوٰة علىٰ ذٰلک الرماد كمافى المنية ، ج ١/ص ٢١٨/[3]** شامی، خانیہ، ص ۲۸/[4] دررالحکام، ص ۲۷/کبیری، ص ۱۸۶/[5] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح سعید احمد غفرلہٗ ۱۸/ذیقعدہ، صحیح عبداللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

انسان کے پائخانہ کو سکھا کر اُپلوں کے مثل روٹی پکانا

سوال:۔ انسان کا فضلہ سکھا کر اس سے روٹی پکانا جیسے دوسرے جانوروں کا سکھا کر پکاتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

---

[1] **عالمگیری ج۵/ص ۳۴۰/ مطبوعه كوئٹه، كتاب الكراهية، الباب الحادى عشر فى الكراهة فى الاكل،**

[2] **خانيه على الهنديه ج۳/ص۴۰۳/ كتاب الحظر والاباحة، مايكره اكله ومالايكره الخ، مطبوعه كوئٹه،**

[3] **درمختار مع الشامى زكريا ج ١/ص ۵۳۴–۵۳۳/ باب الانجاس .**

[4] **خانيه على الهند يه ج ١/ص ٢٢/ مطبوعه كوئٹه، كتاب الطهارة، فصل فى النجاسة التى تصيب الثوب الخ،**

[5] **كبيرى ص ١٨٦/ مطبوعه رحيميه ديوبند، فصل فى الآسار.**

الجواب حامداً ومصلیاً!

انسان کا پائخانہ کھانا پکانے میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ " کره بيع العذرة رجيع الأدمى خالصة الىٰ قوله وفى الملتقىٰ ان الانتفاع كالبيع اى فى الحكم خالصة الدر على الرد ، ج۵/ص۲۴۷-۲۴۶ [1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

[1] درمختار على الشامى زكريا ج۹/ص۵۵۳-۵۵۲/ كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، مجمع الأنهر ص۲۱۱ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، البحر الرائق كوئٹه ص۱۹۹ ج۸ كتاب الكراهية، فصل فى البيع.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چہارم

مشترک اشیاء سے انتفاع

سیل ماء دوسرے کی ملک میں

سوال:۔زید وعمر دونوں بھائیوں کے مکان قریب قریب ہیں، اور درمیان دونوں مکانوں کے ایک دیوار ہے اور دیوار کے نیچے سے ایک سوراخ ہے، جس سے زید کے گھر کا پانی جو بارش وغیرہ کا ہوتا ہے، عمر کے صحن میں سے ہوکر شارع عام میں چلا جاتا ہے، اور یہ صورت کافی عرصہ سے واقع ہے، اب تنازع ہوگیا، عمر کہتا ہے کہ اپنے گھر کے پانی کا اور بندوبست کرو، میں اپنے صحن سے نہیں نکلنے دونگا، حتی کہ جس جگہ پانی نکلتا تھا اس نے مکان بنالیا، اگر زید کوشش کرے تو دوسری جانب سے نکل سکتا ہے، مگر تکلیف سے، زید کہتا ہے کہ چونکہ کافی عرصہ سے یہ صورت چلی آرہی ہے، لہٰذا اس میں سے پانی نکالا جائے گا، اور دونوں میں مقدمہ بازی شروع ہوچکی ہے، بحوالہ تحریر فرمادیں کہ شرع کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

”وکذا لوکان مسیل ماء سطحه الی داررجل وله فیها میزاب قدیم فلیس

لصاحب الدار منعه عن مسیل الماء اھ فتاویٰ عالمگیری ، ج۵/ص ۳۹۴[۱]"۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر پانی کا راستہ قدیم سے ہے تو عمر کو اس کے روکنے کا حق نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

عمرو کی نالی زید کے مکان میں

سوال:۔ زید کے مکان میں سے عمر کی ایک نالی قریب یک صدی سے گزر کر آتی تھی، اور اس نالی سے زید کو اس وقت تکلیف ہے یہ نالی اس وقت دوسری طرف کو بھی پھیرائی جا سکتی ہے، جس سے زید کی موجودہ تکلیف دور ہو جائے گی، اور عمرو کا کوئی نقصان نہ ہوگا، تو آیا عمرو کو قضاء مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی نالی کو دوسری طرف کو نکال لے۔

الجواب حامداً ومصلياً!

اگر وہ نالی مجبوراً اس طرف رکھی گئی تھی اور اب وہ مجبوری نہیں رہی، اور اس نالی سے زید کو تکلیف اور اذیت ہے تو اب وہاں سے ہٹا کر دوسری طرف منتقل کر دی جائے[۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۶/۲/۲۴ھ

جواب صحیح ہے بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۶/۲/۲۴ھ

جواب صحیح ہے سید مہدی حسن غفرلہ ۸۶/۲/۲۴ھ

---

[۱] فتاویٰ عالمگیری ، ج۵/ص ۳۹۴/ مطبوعه کوئٹه، کتاب الشرب، الباب الثانی فی بیع الشرب، شامی زکریا ص۲۰ ج۱۰ کتاب احیاء الموات، فصل الشرب، مجمع الأنهر ص۲۴۰ ج۴ کتاب احیاء الموات، فصل فی کری الانهار، دار الکتب العلمیة بیروت.

[۲] فان امکن صرف الطریق والمسیل عنه (أی عن نصیب الاٰخر) (بقیه اگلے صفحه پر)

کسی کا راستہ اور پانی بند کرنا

سوال:۔ جو شخص پانی بند کردے اور راستے بند کریں تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی مستحق کا پانی اور راستہ بند کردینا ظلم ہے، جس کا وبال سخت ہے[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مشترک ملک میں تعمیر

سوال:۔ زید کے والد کا موروثی مکان جس کو زید نے ۳۵/۴۰/ ہزار روپئے ذاتی

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ليس له أن يستطرق ويسيل فى نصيب الأخر لانه امكن تحقيق معنى القسمة من غير ضرر (هدايه ج۴/ ص۴۱۷/ كتاب القسمة، الدر مع الشامى زكريا ص۳۸۲ج۹، كتاب القسمة، مجمع الأنهر ص۱۳۳ ج۴، كتاب القسمة، دار الكتب العلمية بيروت.

(صفحہ ہٰذا) [1] من كانت له مظلمة لأخيه من عرضه اوشئى فليتحلله منه اليوم قبل ان لايكون دينار ولادرهم ان كان له عمل صالح اخذمنه بقدر مظلمته وان لم يكن لهٗ حسنات اخذ من سئيات صاحبه فحمل عليه رواه البخارى ،(مشكوٰة شريف،ص۴۳۵/ كتاب الأداب ،باب الظلم)، طبع ياسر نديم ديوبند، بخارى ص۱ ۳۳ج۱ ابواب المظالم، باب من كانت له مظلمة عند الرجل الخ، مطبوعه اشرفيه ديوبند.

ترجمہ:۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر کسی مسلمان بھائی کا کوئی حق ہو آبرو ریزی وغیرہ کا تو چاہئے کہ اس حق کو اپنے بھائی سے آج ہی معاف کرالے اس سے پہلے کہ (وہ دن آئے جہاں) نہیں ہونگے درہم ودینار اگر ظالم کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے بقدر اس سے لیا جائے گا، اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہونگیں، تو مظلوم کی برائیاں لی جائیں گی، اور ظالم پر لادی جائیں گی۔

صرف کر کے پختہ بنوایا ہے، اس کی تقسیم شرعی کس طرح ہوگی؟ اوراس مکان میں زید کے بھائیوں کی اولاد کا شرعاً کیا حصہ ہوگا؟ براہِ کرم تقسیم شرعی فرما کرفتویٰ دیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

زید نے اگر دیگر ورثہ سے کوئی معاملہ مکان تعمیر کرنے سے پہلے کرلیا ہے تو اس کولکھنا چاہئے، کہ معاملہ کیا ہے، اگر کوئی معاملہ نہیں کیا اوران سے تعمیر مکان کی اجازت بھی نہیں ملی تو اس تعمیر کا زید تنہا مالک ہے، دوسرے ورثہ کا اس تعمیر میں کوئی حصہ نہیں، البتہ زمین میں ان کا حصہ ہے، اب یا تو وہ اپنے حصہ کی زمین لے لیں، اور جس قدر تعمیر اس حصہ میں آئے اس کی قیمت زید کو دیدیں، یا زید ان کے حصہ زمین سے اپنی تعمیر ہٹالے، ''سئل فیما اذابنیٰ قصراً بماله بنفسه فی دار مشتركة بينه وبيں اخوته بدون اذنهم فهل يكون البناء ملكاً لهٗ الجواب نعم واذا بنیٰ فی الارض المشتركة بغير اذن الشريک لهٗ ان ينقض بناء ه ذكره فی التاتارخانية من متفرقات القسمة اھ تنقيح الفتاویٰ الحامدية، ج ۱/ص ۱۰۰/۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۱/۹۴ھ

دوسرے کی دیوار پر اپنے مکان کی بنیاد رکھنا

سوال:۔ زید کی دیوار جس کے نیچے سے پانی زید کے مکان کا نکلا کرتا تھا، اور دونوں

---

[۱] تنقيح الفتاوی الحامدية ص ۱۰۰ ج ۱ كتاب الشركة، مطلب بنی له قصراً بماله فی دار مشتركة، طبع ميمنيه مصر، الدر مع الشامی كراچی ص ۲۶۸ ج ۶ كتاب القسمة، مطلب فی الرجوع عن القرعة، شرح المجلة رستم باز، ص ۶۴۷ ج ۱ رقم المادة ۱۱۷۳ كتاب الشركة، الفصل الثالث فی احكام القسمة، طبع اتحاد بكڈپو ديوبند.

مکانوں میں حدّ فاصل تھی، اس پر عمر نے اپنے مکان کی بنیاد رکھی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر یہ دیوار زید کی ملک ہے تو زید کی دیوار پر عمر کو اپنے مکان کی بنیاد رکھنا بغیر زید کی اجازت کے ناجائز ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح، سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/ربیع الثانی ۶۴ھ

ایک شریک کا مشترک مکان سے نفع اٹھانا

سوال: مسمی عبداللہ نے ۱۹۰۱ء میں ایک مکان تعمیر کرایا جس میں وہ خود اور اس کے تین لڑکے زید، عمر، بکر رہتے تھے، مکان کے اندر ایک قطعہ اراضی خالی پڑی تھی، جس کو عبداللہ کے بڑے لڑکے نے بہ اجازت والد بلا شرکت غیر اپنے پیسے سے تعمیر کرایا، مسمیٰ عبداللہ نے اپنی حیات میں ہی مکان کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا، لیکن زید کو کچھ حصہ زیادہ دیا بوجہ زیادہ بال بچے دار ہونے کے، اس کو تینوں نے بخوشی منظور کرلیا، بوقت تقسیم زید کے علاوہ عمر اور بکر بھی تھے، جن کی عمر تقریباً بیس اور پچیس سال کے درمیان تھی، عرصہ تقریباً چالیس سال کا ہو رہا ہے، کہ عمر اور بکر نے بغرض کسب معاش اپنے آبائی مکان کو بالکل چھوڑ کر دوسرے ضلع میں سکونت اختیار کر لی، اتنی مدت گذر جانے کے بعد عمر اور بکر اب مکان میں مساوی حصہ کا مطالبہ کرتے

---

[1] لایجوز التصرف فی مال غیرہ بلااذنہ ولاولایتہ الخ درمختار علی الشامی زکریا، ج۹/ص ۲۹۱/ کتاب الغصب، مطلب فیمایجوز التصرف بمال الغیر، الاشباہ والنظائر ص۱۵۷ الفن الثانی، کتاب الغصب، طبع دار الاشاعۃ دھلی، قواعد الفقہ ص۱۱۰ قاعدہ ۲۷۰ مطبوعہ دار الکتاب دیوبندالخ.

ہیں، ۱۹۶۱ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک کبھی دونوں نے مکان سے کوئی تعلق نہیں رکھا، نہ کبھی مرمت کرائی، اور نہ کسی قسم کی مالی یا غیر مالی امداد کی، چونکہ زید ہی اس میں رہتا رہا ہے، اس لئے تمام ذمہ داری مکان کی اسی کے سر رہی، بوجہ پرانا ہونے کے جب مکان کے حصے گرتے رہے تو ہمیشہ زید نے اس کو مکمل اپنے پیسہ سے تعمیر کرایا، زید نے کہا کہ اگر تم حصہ کا مطالبہ کرتے ہو تو ۶۵/ برس میں جو رقم تعمیر میں خرچ ہوئی اس کا ثلث حصہ دو تب تم حصہ دار بن سکتے ہو، لیکن عمر اور بکر بلا ادائیگی حصہ چاہتے ہیں اس میں عندالشرع کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر عبداللہ نے وہ مکان تینوں لڑکوں کو ہبہ کر دیا، اس طرح کہ ہر ایک کا حصہ جداگانہ ممتاز کر کے ہر ایک کا قبضہ کرا دیا، اور اپنا قبضہ اٹھا لیا تو ہبہ تام اور نافذ ہو گیا، اور تینوں کی ملک اپنے اپنے حصہ پر ثابت ہو گئی[1] پھر اگر دو لڑکوں نے اپنے اپنے حصہ سے نفع نہیں اٹھایا بلکہ اپنے تیسرے بھائی کو اس کی اجازت دیدی کہ وہ تنہا مکان میں سکونت کر لے اور خود دوسری جگہ چلے گئے، پھر تو یہ دونوں بھائیوں کا تیسرے بھائی کے ساتھ تبرع اور احسان ہوا، پھر جب وہ مکان گر گیا اور اس کو ایک بھائی نے جو کہ اس میں سکونت کرتا تھا اپنی رقم خاص سے بنوایا، اب اگر یہ تبرع اور احسان کے طور پر اپنے دونوں بھائیوں کو دو ثلث دیدے اور ان سے کوئی معاوضہ نہ لے جس طرح کہ ان دونوں نے اپنا اپنا حصہ مدت دراز تک اس کو دیئے رکھا تو یہ لائق اور زیبا ہے، اور مکارم اخلاق میں داخل ہے، لیکن اگر وہ اپنے قلب میں اس تبرع واحسان کی وسعت نہ پائے تو اس کو اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، پھر اس صورت میں دو شکلیں

---

[1] وتتم الهبة بالقبض الكامل، الدرالمختار على هامش ردالمحتار زكريا ج۸/ ص۴۹۳/ كتاب الهبة، مجمع الأنهر ص۴۹۱ ج۴ كتاب الهبة، دار الكتب العلمية بيروت، هنديه كوئٹه ص۳۷۴ ج۴ كتاب الهبة، الباب الاول.

ہیں ایک یہ کہ اس کے حصہ کی تعمیر میں جس قدر روپیہ خرچ ہوا ہے اسکے لینے کا تو حق نہیں ہے[۱] البتہ جس قدر ملبہ عمارت کا اس وقت موجود ہے، اس کی قیمت کا تخمینہ کرا کے وہ دونوں بھائی دیدیں، اور اپنا اپنا حصہ مکان سے لے لیں، دوسری شکل یہ ہے کہ یہ اپنی تعمیر وہاں سے گرا کر اپنا ملبہ اٹھالے اور ان کے حصہ کی جگہ خالی کردے، جس بات پر راضی ہو کر تصفیہ کرلیں بہتر ہے[۲] مقدمہ عدالت میں لے جانے سے بہت نقصان ہوگا۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۱۸/ ۸۵ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۱۸/ ۸۵ھ

کسی کی زمین سے گھاس کاٹنا

سوال:۔ اگر کوئی شخص دوسرے کی مملوکہ ڈول سے بلا اجازت گھانس کاٹے تو جائز ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص فقط اپنے جانوروں کو گھانس کھلانے کے لئے کوئی خاص جگہ اپنے مملوکہ میں سے محصور کر کے رکھدے تو ایسی صورت میں دوسرے لوگوں کو بلا اجازت اسی خاص جگہ سے اپنے جانوروں کو گھانس کھلانے کے لئے کاٹنا کیسا ہے، اور اگر خودرو اور غیر خودرو میں فرق ہو تو تفصیلی طور پر دلائل وحوالہ کتب کے ساتھ جواب فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خودرو گھاس کسی کی ملک نہیں، اگرچہ مملوکہ زمین میں پیدا ہوئی ہو اس لئے بغیر مالک زمین کی اجازت اس کا کاٹنا اور جانور کو چرانا جائز ہے، البتہ مالک زمین کو یہ اختیار ہے

[۱] إذا رَمَّ الشريک الملک المشترک بدون إذن من شريکه أو من الحاکم کان متبرعا أی ليس له أن يرجع علی شريکه بمقدار ما اصاب حصته من النفقة، شرح المجلة، رستم باز ص ۶۹۹ ج۲، رقم المادة ۱۳۱۱ طبع اتحاد بکڈپو دیوبند. (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کہ دوسرے شخص کو اپنی زمین میں آنے سے منع کردے، اور اس کے بعد دوسرے شخص کو یہ بھی حق ہے کہ مالک سے کہے کہ یا مجھے اپنی زمین میں آنے کی اجازت دے یا مجھے گھاس کاٹ کردے، کیونکہ گھاس مباح الاصل ہے، جس میں ہر شخص کو حق ہے، لہٰذا میرا بھی حق ہے، اور وہ تیری زمین میں موجود ہے، اور جو گھاس خودرو نہ ہو بلکہ زمین نے پانی دے کر اسے اُگایا ہو یا اس زمین کا احاطہ بنادیا ہو، اور گھاس کے لئے زمین کو تیار کیا ہو تو اس کا بغیر مالک کی اجازت کے کاٹنا جائز نہیں، ''لایجوز بیع الکلاء وفی الکلاء ان لهٗ احتشاشه وان کان فی ارض مملوکة غیران لصاحب الارض ان یمنع من الدخول فی ارضه واذامنع فلغیره ان یقول ان لی فی ارضک حقافامّاان توصلنی الیه اوتحشه وظاهر ان هذااذا نبت بنفسه فاما اذاکان سقی الارض واعدها للانبات فنبت ففی الذخیرة والمحیط والنوازل یجوز بیعه لانه ملک وهومختارالصدر الشهید وکذا ذکرفی اختلاف ابی حنیفةؒ فیحمل کلام المصنف علیٰ ماذا لم یعد ها للانبات ومنه لوحدق حول ارضه وهیئا ها للانبات حتی نبت القصب صارملکاً له الخ بحرالرائق، بحذف، ج ۶ / ص ۷۷/'' [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۹/۵/۵۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۹/۵/۵۷ھ

الجواب صحیح عبداللطیف غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳۰/۵/۵۷ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۲] سئل فیما اذا بنی قصراً بماله بنفسه فی دار مشترکه بینه وبین اخوته بدون إذنهم فهل یکون البناء ملکا له الجواب نعم وإذا بنی فی الارض المشترکة بغیر إذن الشریک له أن یقض بناء ه، تنقیح الفتاوی الحامدیة ص ۱۰۰ ج ۱ کتاب الشرکة، مطلب بنی له قصراً بماله فی دار مشترکة، طبع میمنیه مصر، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

غیر مملوک زمین میں بونے سے ملکیت

سوال:۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہاں پہاڑی جنگلات ہیں، کاشتکاری نہیں ہوتی، بلکہ مویشی چرانے کا جنگل ہوتا ہے، ۶/ ماہ کے لئے اس جنگل میں مویشی چرتے ہیں، گورنمنٹ کا محکمہ جنگلات فی بھینس ۱۲/ روپیہ چھ ماہ کا ٹیکس لیتی ہے، جنگلات میں کچھ لوگ قدیم باشندے ہوتے ہیں، اور وہ لوگ بعض جگہ سبزی لگاتے ہیں، یہ لوگ ٹیکس وغیرہ کچھ نہیں دیتے، تو ان جگہوں پر جن کو گورنمنٹ کرایہ پر دیتی ہے، سبزی وغیرہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟ افسران کہتے ہیں کہ تم لوگ ان کو نکال کر پھینک دو، تو ٹیکس والے لوگ ان کو استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

غیر مملوکہ زمین میں جس میں جو کچھ بودیا وہ اس کا ہے[۱] دوسرے کو اس کے استعمال کی اجازت نہیں، لیکن اگر زمین کو مالک سے کسی نے کرایہ پر لیا ہے، تو اس میں دوسرے شخص کو کاشت کرنے کا حق نہیں، اس کی اجازت نہیں ہے، کہ اس کی سبزی وغیرہ اُکھاڑ کر پھینک

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) الدر مع الشامی کراچی ص۲۶۸ ج۶ کتاب القسمة، مطلب فی الرجوع عن القرعة، شرح المجلة، رستم باز ص۶۴۷ ج۱ رقم المادة ۱۱۷۳ کتاب الشرکة، الفصل الثامن فی احکام القسمة، طبع اتحاد بکڈپو دیوبند.

۱ البحرالرائق ،ج۶/ص ۷۷/ مطبوعه الماجدیه کوئٹه، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، الدر مع الشامی کراچی ص۴۴۰ ج۶ کتاب احیاء الموات، فصل الشرب، فتح القدیر ص۴۱۸، ج۶، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، دار الفکر بیروت.

(صفحہ ہٰذا) ۱ اذا أحیامسلم اوذمی أرضاً غیرمنتفع بها ولیست بمملوکة لمسلم ولاذمی الیٰ قوله ملکها الخ الدرالمختار علی الشامی زکریا، ج۱۰/ص۳-۴/کتاب احیاء الموات، البحر الرائق ص۲۱۰ ج۸ کتاب إحیاء الموات، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، مجمع الأنهر ص۲۲۹ ج۴ کتاب إحیاء الموات، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

دے، وہذا ظاہر فی بھینس ٹیکس دینے سے سب زمین کرایہ پر شمار نہیں ہوگی۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۵/۹۰ھ

اگر شربت میں حق غیر مخلوط ہوجائے تو کیا حکم ہے

سوال: ۔اگر کوئی شئی حلال ہو اور کوئی شئی حرام باعتبار امر خارجی آپس میں بالکل مخلوط ہوجائے، تو اتنی مقدار کے نکال دینے کے بعد مابقی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر حلال ہے تو با کراہت یا بلا کراہت، مثلاً دو گلاس شربت، ایک گلاس شربت، چوری کا یا غصب کا مل گیا، تو ایک گلاس شربت نکال دینے کے بعد باقی دو گلاس شربت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حق غیر اگر اپنے حق کے ساتھ مخلوط ہوجائے تو بقدر حق غیر اس سے الگ کر کے مالک کو دیدیا جائے، پھر باقی حلال ہے[2] درمختار اور فتاویٰ عالمگیری میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] لا یجوز التصرف فی مال غیرہ بلا إذنہ ولا ولایتہ، در مختار مع الشامی زکریا ص ۲۹۱ ج ۹ کتاب الغصب، قبیل فصل، الاشباہ والنظائر ص ۱۵۷، الفن الثانی، کتاب الغصب، مطبوعہ دھلی، قواعد الفقہ ص ۱۱۰، مطبوعہ دار الکتاب دیوبند.

[2] وان امکن التمیز بینھما بالقسمة کخلط الجنس بالجنس مثل الحنطة بالحنطة واللبن باللبن فکذالک عند ابی حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ ،وعندھما المالک بالخیار،ان شاء ضمنہ مثل حقہ وان شاء شارکہ فی المخلوط واقتسماہ علیٰ قدر حقھما الخ عالمگیری ، ج۵/ ص ۱۳۲/ مطبوعہ کوئٹہ، کتاب الغصب،الباب الخامس، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص۸/۴۶۲، کتاب الایداع، البحرالرائق کوئٹہ ص ۸/۱۱۹، کتاب الغصب، قبیل فصل،

میونسپلٹی کی چیز کا استعمال

سوال:۔ کسی شخص کو کوئی شئی جو کہ ملکیت میونسپلٹی کی ہے، استعمال کے لئے ملی ہوئی ہے، وہ کچھ بیکار سمجھ کر دوسرے کو دیدیتا ہے، اور وہ اپنی منشا کے مطابق درستگی کرا کر اپنے استعمال میں لے آتا ہے، اور دینے والا یہ کہتا ہے کہ تم مالک ہو، آیا وہ اس صورت میں اپنے کو مالک سمجھے یا نہیں یا کیا صورت کرے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر میونسپلٹی کی طرف سے محض استعمال کے لئے عاریۃً ملی اس شخص کو مالک نہیں بنایا گیا، تب تو اس کو حق نہیں کہ کسی کو دے اور کسی کو مالک بنادے، نہ دوسرے کو اس کا لینا درست ہے[1] اگر عاریۃً نہیں ملی بلکہ میونسپلٹی نے اس کو مالک بنادیا ہے، تو اسکو جائز ہے کہ جس کو چاہے دے، اور دوسرے شخص کو اسکا لینا اور مالک بننا بھی جائز ہے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/۷/ ۵۶ھ

صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم، الجواب صحیح، سعید احمد غفرلہٗ ۱۴/ ذی الحجہ ۵۶ھ

بیت الخلاء سے پڑوسیوں کو اذیت ہوتی ہو تو اس کو منتقل کرنا

سوال:۔ ایک مکان عرصہ ۳۰/ سال کا بنا ہوا ہے مدرسہ کا کمرہ ہے، اس میں کھڑکی ہے

---

[1] وعن ابی امامۃؓ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول العاریۃ مؤدّاۃٌ والمنحۃ مردودۃ والدین مقضی والزعیم غارم رواہ الترمذی وابوداؤد، مشکوٰۃ شریف ص۲۵۶ باب الغصب والعاریۃ، الفصل الثانی، کتاب البیوع، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

[2] والمالک ھوالمتصرف فی الاعیان المملوکۃ کیف شاء الخ ، بیضاوی شریف ج ۱/ ص ۷/ سورہ الفاتحۃ، (مطبوعہ رشیدیہ دھلی)

اس میں سے مالک مکان کے پائخانہ کی بوآتی ہے، اب بستی کے لوگ زبردستی مالک مکان کو پائخانہ ہٹانے کے لئے کہتے ہیں، مالک مکان کہتا ہے کہ پائخانہ تیس سال کا بنا ہوا ہے، ایسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جبکہ وہ مکان اور اس میں اس جگہ پاخانہ ۳۰/سال سے بنا ہوا ہے، اور اب اس کے قریب مدرسہ بنایا گیا ہے، اور مدرسہ کے کمرہ میں اس طرف دو کھڑکیاں ہیں، تو ضابطہ اور قانون کی رو سے اس شخص کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اپنا بیت الخلاء اپنی اس مملوکہ جگہ سے کہیں اور منتقل کردے[1]، رابطہ اور محبت کی رو سے درخواست اور فہمائش میں مضائقہ نہیں، اور اس کو بھی اگر دوسری جگہ منتقل کرنا دشوار نہ ہو تو اس نیت کے تحت کہ لوگوں کو اذیت سے بچانے کا اجر عظیم حاصل ہوگا، منتقل کرنا بہتر اور موجب اجر عظیم ہے[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پھل دار درخت کو کاٹنا

سوال:۔ پھل والے درخت کو یا بغیر پھل والے درخت کو سرسبز وشاداب ہونے کی

---

[1] القدیم یترک علیٰ قدمه کالطریق والمجریٰ والمسیل تترک علی حالها القدیم مالم یقم دلیل علیٰ خلافه ،قواعد الفقه مع هامش،ص ۹۸/(مطبوعه اشرفی دیوبند)

[2] وعن ابن عمرؓ ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال المسلم اخو المسلم لایظلمه ولایسلمه ومن کان فی حاجة اخیه کان اللّٰه فی حاجته ومن فرّج عن مسلم کربةً فرّج اللّٰه عنه کربةً من کربات یوم القیمة ومن ستر مسلماً ستره اللّٰه یوم القیمة، متفق علیه، مشکوٰة شریف ص ۴۲۲، کتاب الآداب، باب الرفق والحیاء وحسن الخلق، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

حالت میں کٹوا کر تجارت کرنا یا اپنے ضروری کاموں میں صرف کر لینے کا کیا حکم ہے، جائز ہے یا ناجائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حسب ضرورت یہ تصرف جائز ہے، بلاضرورت نفع عام کی چیز کو کٹوانا سد منفعت اوراضاعت مال ہے، نیز سبز درخت تسبیح کرتا ہے[1] اس کو تسبیح سے روکنا ہے، اور بوقت ضرورت کٹوانے میں مضائقہ نہیں کیونکہ درخت وغیرہ انسانوں کی ضرورت کیلئے ہی پیدا کئے گئے ہیں۔

" فی احکام القراٰن لابی بکر الرازی الجصاص تحت قوله "ما قطعتم من لینةٍ" الآیة، وروی عثمان بن عطاء عن ابیه قال لما وجّه ابوبکر الجیش الیٰ الشام کان فیما اوصا هم به لاتقطع شجرة مثمرة، قال ابوبکر تاوله محمد بن الحسن علی انهم قد علمواان اللّٰه سیغنیهم ایاها وتصبر للمسلیمن اذا غزوا ارض الحرب وارادوا الخروج فان الاولیٰ ان یحرقواشجرهم وزروعهم ودیارهم وکذالک قال اصحابنا فی مواشیهم اذ الم یمکنهم اخراجها ذبحت ثم احرقت واما مارجواان یصیر فیئا للمسلمین فانهم ان ترکوه لیصیر للمسلمین جاز وان

---

[1] عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال، مر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بقبرین یعذبان، فقال، انهما لیعذبان ومایعذبان فی کبیر، أما احدهما کان لا یستتر من البول، وأما الآخر فکان یمشی بالنمیمة، ثم اخذ جریدةً رطبةً فشقها بنصفین، ثم غرز فی کل قبر واحدة، فقالوا یارسول اللّٰه لم صنعت هذا فقال لعلّه ان یخفّف عنهما مالم ییبسا، بخاری شریف ص ۱۸۲ ج ۱ کتاب الجنائز، باب الجرید، علی القبر مطبوعه اشرفی دیوبند، إن المعنیٰ فیه أن یسبح مادام رطباً، فیحصل التخفیف ببرکة التسبح وعلی هذا فیطرد فی کل مافیه رطوبة من الأشجار وغیرها، فتح الباری ص۴۲۷ ج ۱ کتاب الوضوء، باب من الکبائر ان لایستتر من بوله، رقم الحدیث ۲۱۶ مطبوعه نزار مصطفی الباز مکة مکرمة.

احرقوه غيظاً للمشركين جاز استدلالا بالاٰية وبما فعله النبی ﷺ فی اموال بنی النضير،احکام القراٰن ، ج۳/ص ۵۲۸ / [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/۱۱/۵۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/۱۱/۵۷ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/۱۱/۵۷ھ

---

[1] احکام القرآن ج۳/ص ۴۲۹/ سورة الحشر ۵، مطبوعه اوقاف اسلامیه قسطنطنیه، مطبوعه کراچی ص ۶۴۲ ج۳ سورة الحشر آیت ۵.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب پنجم: طب وعلاج

فصل اول:- علاج ومعالجہ

کیا دوا نہ کرنے سے ہلاک ہونے پر مواخذہ ہے

سوال:۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے کہ صحت دواؤں سے نہیں ملا کرتی، ایسی صورت میں کیا دوا کرنا بے کار ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو دوا فائدہ دے گی ورنہ نہیں، اللہ تعالیٰ بلا سبب کے بھی شفا دے سکتے ہیں، افضل یہ ہی معلوم ہوتا ہے، کہ سبب اختیار کیا جائے، اور دوا ترک نہ کی جائے، لیکن اگر کوئی سبب اختیار نہ کرے اور ہلاک ہو جائے اور وہ شخص قادر تھا کہ سبب اختیار کر سکے تو اس پر مواخذہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ سبب یقینی نہیں اور اس کو اختیار نہ کر کے آدمی ہلاک ہو گیا تو مواخذہ نہیں ہوگا[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

---

[1] من امتنع من التداوی حتی مات فانه ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

چند نسخے یاد کر کے علاج کرنا

سوال:۔ایک شخص نے صرف چند مہینے کسی حکیم سے حکمت کا کام سیکھا اور کچھ نسخے بھی یاد کر لئے ،گاہ بگاہِ اس کو سبق بھی پڑھایا اور کچھ مفید نکتے بھی بتلائے اور علاج کرنے کی اجازت بھی دیدی، تو کیا اس کو علاج کرنا جائز ہوگا، حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے کہ ایسے شخص کو مطب کرنا جائز نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

ایسے شخص کا طبیب ومعالج بن کر ہر مریض کا علاج کرنا درست نہیں[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

.... لایأثم لایقین ان هذا الدواء یشفیه ولعله یصح من غیر علاج مجمع الانهر ج۴/ص ۱۸۰/ کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت. شامی زکریا ص ۹/۴۸۹، کتاب الحظر والاباحة، ملتقی الابحر مع مجمع الانهر ص ۴/۱۸۰، کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۵، کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات،

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] یمنع مفت ماجن وطبیب جاهل بان یسقیهم دواءً مهلکا واذا قوی علیهم لایقدر علی ازالة ضرورة الخ، درمختار علی الشامی زکریا ج۹/ ص ۲۱۴/ کتاب الحجر، یحجر علی المفتی الماجن والطبیب الجاهل وهو الذی یسقی الناس فی امر اضهم دواء مخالفا بعدم علمه، ملتقی الابحر مع مجمع الانهر ص ۴/۲۱۴، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۵۴، کتاب الحجر، الباب الاول فی تفسیره وبیان اسبابه.

میڈیکل میں علاج کا طریقہ

سوال:۔ ہمارے دفتر میں طبی سہولیات اس قسم کی دی جاتی ہیں کہ چند نامزد ڈاکٹروں کے بغیر کسی اور ڈاکٹر کا علاج نہیں کرواسکتے ہیں، اور صرف چند مخصوص دوائیاں دیجاتی ہیں، جو کہ ہم پر سراسر ظلم ہے، مگر جب کبھی ہم یا ہمارے گھر کے افراد بیمار پڑتے ہیں، تو کسی بڑے ڈاکٹر کو ۲۰/روپیہ فیس دے کر علاج کروانا پڑتا ہے، اور وہ بہت سے اقسام کی دوائیاں تجویز کرتے ہیں، تو ان نامزد ڈاکٹروں کو دس روپیہ دیکر رسیدات جو کہ اپنی دوکان سے دیتے ہیں، ان سے ہی تصدیق کرا کے دفتر میں داخل کرنے پڑتے ہیں، وہ ایسی دوائیاں ان رسیدوں پر لکھ دیتے ہیں، جس کا پیسہ ہمیں دفتر سے ملتا ہے، چاہے وہ دوائی ہم نے کھائی ہو یا نہیں، ہم یہ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ہمیں خرچ کیا ہوا پیسہ اس طریقے سے واپس ملتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ بڑے ڈاکٹر جس کا ہم علاج کرتے ہیں، وہ رسید اور بل پر دستخط کرنے کو اپنی شان کے خلاف تصور کرتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ ہم ایسا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، یہ جو مذکورہ بالا طبی سہولیات کا ذکر کیا گیا ہے، وہ ہمیں اپنی ذات اور خاندان کے لئے ملتا ہے، جس میں خاندان کے لئے صرف سال بھر کے لئے سو روپیہ ملتا ہے، جبکہ اپنی ذات کے لئے کوئی حد مقرر نہیں ہے، خاندان بڑا بھی ہوتا ہے کہ سال بھر میں سو روپیہ سے زائد رقم خرچ ہوتی ہے، پھر ہم کو مجبوراً وہ بھی خود اپنے نام پر ہی نکالنی پڑتی ہے، اب اگر ایسا نہیں کریں گے، تو اپنا گذارہ کرنا آج کل کے مہنگائی کے وقت میں ناگزیر ہو جائے گا، جبکہ ہمارا کافی پیسہ دوائیوں پر صرف ہوتا ہے، شریعت کے لحاظ سے کیا طریقہ درست ہے، تو ٹھیک اگر نہیں تو اس کا کیا حل ہوسکتا ہے، اور نہیں تو دوائیوں پر صرف کیا ہوا پیسہ کیسے واپس ملے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر قانونی طور پر آپ کا حق ہے اور ظلماً وہ حق دبایا جاتا ہے، اور اس کے وصول کرنے

کی اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں تو آپ کو اپنا حق وصول کرنا درست ہے۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰؍۵؍۱۴۰۰ھ

بیماری کا جعلی سرٹیفکٹ

سوال:۔ میں وطن سے تین سومیل دور ہوں، چار ماہ سے گھر نہیں گیا ہوں، چاہتا ہوں کہ دو چار روز کیلئے گھر چلا جاؤں، اب مشکل یہ ہے کہ میری چھٹی ختم ہو چکی ہے، جو کہ سال میں ۱۲؍روز ملتی ہے، صرف ۷؍روز کی چھٹی باقی ہے، اس کے استعمال کیلئے یا تو ایک مہینہ کی پیشگی اطلاع دینی پڑتی ہے، یا ڈاکٹر کا بیمار ہونے کا سرٹیفکٹ دینا پڑتا ہے، جو عام طور پر رشوت دیکر جھوٹا سرٹیفکٹ ہوتا ہے، اگر میں عرضی میں صاف صاف یہ لکھ دوں کہ میں بہت دنوں سے گھر نہیں گیا ہوں اور جا کر آنا چاہتا ہوں، تو افسران میری عرضی نامنظور کر دینگے، حالانکہ میری سات روز کی چھٹی بچ رہی ہے، پھر بھی مجھے جھوٹا سرٹیفکٹ دے کر اسے استعمال کرنے کی نوبت آ رہی ہے، یہ مسئلہ ہر کس وناکس کو بار بار پیش آتا ہے، اسے کیسے حل کیا جائے

(۲) ابتدائی تعلیم اور ماحول اردو اور دینی رہنے سے نجوم، تعویذ، گنڈے، فال وغیرہ پر بھروسہ مطلق نہیں، بلکہ ان سے کوسوں دور بھاگتا ہوں، گھریلو ماحول ان پڑھوں کا ہے، میرے والد صاحب نے ایک شخص سے (جو مجھے بھی کافی عرصہ سے جانتا ہے، اور جس کے بھائی کا

---

[1] کمایستفاد: وجد دنا نیر مدیونه وله علیه دراهم له ان یأخذه لاتحاد هما جنسا فی الثمنیة (الیٰ ان قال) ان عدم جواز الاخذ من خلاف الجنس کان فی زمانهم لمطاوعتهم فی الحقوق والفتویٰ الیوم علی جواز الاخذ عند القدرة من أی مال کان (شامی کراچی ج۶/ ص ۱۵۱/ کتاب الحجر، شامی زکریا ص ۹/۲۲۱، کتاب الحجر، شامی زکریا ص ۱۵۸، کتاب السرقة، مطلب یعذر بالعمل بمذهب الغیر عند الضرورة، طحطاوی علی الدرالمختار ص ۴/۸۶، کتاب الحجر، مطبوعه دارالمعرفة بیروت)

میں دوست رہ چکا ہوں، میرے بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ آپ کا لڑکا جو کافی پڑھا ہے، اور اب تک پڑھ رہا ہے، اور بہ نسبت دوسروں کے اوپر آنے کی جہد کرتا ہے، اس کی تعلیم میں خلل ڈالنے کی نیت سے قریبی رشتہ داروں نے گندے علم کا سہارا لیا ہے میں بھی خود کو کچھ کند ذہن اور قوتِ حافظہ میں کمی محسوس کرر ہا ہوں، اس شخص نے دعا کا پانی اور جیب میں رکھنے کے لئے ایک تعویذ دیا ہے، جو میں استعمال کرر ہا ہوں، یہ شخص عمر کے بارہ سال سے اندھا، غیر شادی شدہ، حد سے زیادہ محنتی، اللہ والا، پنجگانہ نمازی نہیں، صرف جمعہ والا، روزانہ صبح تلاوت کلام پاک کرنے والا ہونے سے حال ہی میں شاید سات سال سے اس گندے علم کے اثر کو بند کرنے کی خداداد طاقت اس میں آگئی ہے، تو کیا میں اس کی دی ہوئی چیزوں کا استعمال کرتا رہوں؟

الجواب حامداًومصلیاً

(۱) آدمی کو کچھ نہ کچھ بیماری تو ہوتی ہی ہے، اگر وقت ضرورت بیماری کا سرٹیفکٹ لے لیا جائے، تو یہ جھوٹ نہیں ہے، اس کی گنجائش ہے[1]

(۲) جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ پانی پر کیا پڑھا اور تعویذ میں کیا لکھا ہے، کیسے اس کا حکم

---

[1] الکذب مباح لاحیاء حقه ودفع الظلم عن نفسه والمراد التعریض لان عین الکذب حرام، الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا، ج: ۹/ ص: ۶۱۲/ کتاب الحظر والاباحة. اتحاف السادة شرح احیاء ص: ۵۲۳، ج: ۸، کتاب آفات اللسان، بیان مایرخص من الکذب، مطبوعه دارالفکر بیروت، فقال انی سقیم الآیة، سورۂ الصّٰفّٰت رقم الآیة ۸۹، المسئلة الثانیة: افادة الآیة جواز التوریة عند الضرورة بالفعل والقول الی قوله وقوله علیه الصلوة والسلام، ''انی سقیم'' توریة القول فانه اراد به مرضا یعتریه فی قابل الزمان ولا اقل من الموت فان الموت لایخلو عن مرض عادة و او همهم انه سیمرض الآن وذلک جائز عند الضرورة اجماعا الخ، احکام القرآن للشیخ التهانوی ص: ۵، ج: ۴، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

لکھا جائے، گندے کام جادو کا اثر دور کرنے کے لئے بعض آدمی غلط چیزیں بھی کرتے ہیں، بعض قرآن کریم اور حدیث شریف کی دعائیں استعمال کرتے ہیں، اس لئے دونوں کا حکم الگ الگ ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیوبند ۵/۷/۹۵ھ

طاعون وچیچک سے حفاظت کے انجکشن

سوال:۔ کسی علاقہ میں اگر طاعون پھیلا ہوا ہو یا چیچک کا مرض پھیلا ہوا ہو تو اس حالت میں انجکشن لگانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

تحفظ کیلئے علاج کے طور پر جیسے اور جائز تدابیر اختیار کی جاتی ہیں یہ بھی جائز ہے[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۱۱/۱۰/۹۱ھ

---

[1] لابأس بالمعاذات اذاكتب فيها القرآن اواسماء اللّٰه تعالىٰ اله قوله وانما تكره العوذة اذا كانت لغير لسان العرب ولايدرى ماهو ولعله يدخله سحراوكفر اوغير ذٰلک، شامی زکریا ج۹/ ص۵۲۳/ كتاب الحظر والاباحة، قبيل فصل فى النظر والمس. مرقاة المفاتيح ص ۴/۵۰۱، كتاب الطب والرقى، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع بمبئى، فتح البارى ص ۱۱/۳۵۲، رقم الحديث: ۵۷۳۵، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن والمعوذات،

[2] الاشتغال بالتداوى لابأس به. عالمگیری کوئٹہ ج۵/ص۳۵۴/ كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر فى التداوى والمعالجات. المحيط البرهانى ص ۸/۸۱، كتاب الكراهية والاستحسان، الفصل التاسع عشر فى التداوى والمعالجات، طبع مجلس علمى ڈابھيل، مرقاة المفاتيح ص ۴/۴۹۴، كتاب الطب والرقى، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع بمبئى،

تسکین جذبات کے لئے علاج

سوال:- میرا نفس کمزور ہے شادی نہیں کی، مگر کبھی کبھی زنا کی خواہش ہوتی ہے۔ اس حالت میں کیا کروں؟ تبلیغی جماعت کے ساتھ دینی کام کرتا رہتا ہوں۔ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھوں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر اتنی کمزوری ہے کہ شادی کر کے بیوی کے حقوق ادا نہیں کر سکیں گے تو کسی حکیم سے مل کر نبض دکھا کر اپنے لئے ایسی دوا تجویز کرالیں کہ جذبات میں سکون رہے[1] معصیت کا ارتکاب نہ ہو۔ جماعت سے نماز بھی برابر پڑھا کریں[2]۔ تبلیغی جماعت کے ساتھ بھی دینی کام کرتے رہا کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۹/۴/ ۹۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دار العلوم دیوبند

مسلمان ڈاکٹر کا بیمہ کارپوریشن کے لئے طبی معائنہ

سوال:۔ کیا کسی مسلمان ڈاکٹر کیلئے یہ جائز ہے کہ وہ بیمہ زندگی کارپوریشن کی جانب

---

[1] الثانی عدم خوف الجور فان تعارض خوف الوقوع فی الزنا لولم یتزوج وخوف الجور لو تزوج قدم الثانی، فلا افتراض بل مکروہ البحر الرائق کوئٹہ س ۷۹/۳، اول کتاب النکاح، فتح القدیر ص۱۸۷/۳، کتاب النکاح، مطبوعہ دار الفکر بیروت،

[2] عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ ﷺ صلوۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ متفق علیہ، مشکوۃ شریف ص۹۵/۱، باب الجماعۃ وفضلها، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

سے مقرر ہوکر ان لوگوں کی صحت کا معائنہ کرے جن کا بیمہ ہونا ہے، ڈاکٹر کو ہر معائنہ کے عوض فیس کارپوریشن کی جانب سے دی جاتی ہے، معائنہ کرنے سے پہلے یا بعد میں ڈاکٹر کو کوئی مطلب نہیں رہتا، وہ تو صرف ان باتوں کی تصدیق یا تشخیص کرتا ہے جس کا اعلان بیمہ کرانے والا اپنی درخواست میں اپنی صحت کے بارے میں کرتا ہے، ہندوستان میں بیمہ کارپوریشن حکومت کی جانب سے چلائے جانے والا ایک ادارہ ہے، اور ہندوستان میں جمہوری حکومت ہے، متذکرہ بالا طور پر ہوئی آمدنی کو ڈاکٹر اپنے کام میں لاسکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کس مصرف میں صرف کرنا چاہئے؟

الجواب حامداًومصلیاً

زندگی کا بیمہ ناجائز ہے[۱]، ڈاکٹر معائنہ کرنے کی فیس لیتا ہے وہ جائز ہے[۲]، اس کو اپنے ہر کام میں خرچ کرسکتا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۶/۳/۴ھ

---

[۱] کیونکہ اس میں سود اور قمار دونوں ہے، اس لئے ناجائز ہے، اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا، سورۂ بقرہ آیت ۲۷۵/ امدادالفتاویٰ ج۳/ص ۱۶۱/ کتاب الرویا، حکم بیمہ کمپنی، مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند، امداد المفتیین ص ۲/۸۵۲، کتاب الربا والقمار، بیمہ زندگی، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی، ایضاح النوادر ص ۱۳۲، ۱۳۳، حصۂ اول، جیون بیمہ کا شرعی حکم، مکتبہ الاصلاح مرادآباد،

[۲] ویصح استئجار الطبیب لمعالجة معلومة وله ماسمی وان لم تبرأ، البحر الزخار ج۵/ ص ۱۷/ مطبوعہ بیروت لبنان، کتاب الاجارة، باب اجارة الآدمیین، الفتاوی الخیریة علی ھامش تنقیح الفتاوی الحامدیہ کراچی ص ۲/۱۸۲، کتاب الاجارة، عالمگیری کوئٹہ ص ۴/۴۵۰، کتاب الاجارة، مطلب الاستئجار علی الافعال المباحة،

مشرک ڈاکٹر سے علاج کرانا

سوال:۔ ایک مشرک ڈاکٹر یا وید روزانہ علی الصبح اُٹھ کر اپنے معبود بتوں کی پرستش کرکے ان سے اپنے پاس آنے والے مریضوں کی شفاء کے لئے مدد مانگے ایسے مشرک ڈاکٹر یا وید سے مسلم اور غیر مسلم دونوں علاج کراتے ہیں، اوراس سے شفاء پاتے ہیں، اب بات یہ ہے کہ مذہب اسلام میں غیر مذہب سنت سادھو پنڈت وید یا ڈاکٹر کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا ہو مگر اس سے ایک ادنیٰ مسلمان ہزاروں درجہ بہتر ہے، تو کیا مسلمانوں کے لئے جائز ہے کہ ایسے ہندو ڈاکٹر یا وید وغیرہ سے علاج کرائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ ڈاکٹری اور طب کے ذریعہ علاج کرے تو اس کے کرنے میں مضائقہ نہیں، کیونکہ بزرگی سے اس کا تعلق نہیں، بلکہ فن اور تجربہ سے ہے[1]، ہاں اگر کوئی اس کو غیر اللہ کی پرستش کی وجہ سے بزرگ اور مقبول سمجھتا ہے، اوراسی وجہ سے علاج کراتا ہے، تو اس کی اجازت نہیں، یہ خطرناک ہے[2]، ایمان کی دولت سے جو مجرد ہو وہ ہرگز اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول

---

[1] ان المریض یجوز له ان یستطب بالکافر فیما عدا ابطال العبادة، شامی زکریا ص ۴۰۴، ج۳، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، النهرالفائق ص۲۸/۱، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحرالرائق کوئٹه ص ۲/۲۸۲، کتاب الصوم، فصل فی العوارض،

[2] وانما تکره العوذة اذاکانت لغیر لسان العرب ولایدری ماهو ولعله یدخله سحر اوکفر اوغیر ذٰلک، شامی زکریا ج۹/ص۵۲۳/ کتاب الحظر والاباحة، قبیل فصل فی النظر. نووی شرح مسلم ص ۲/۲۱۹، کتاب الطب والرقی، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند، مرقاة شرح مشکوة ص۵۰۷، ۵۰۹، ج۴، کتاب الطب والرقی، الفصل الثانی، مطبوعه اصح المطابع بمبئی،

نہیں ہوسکتا، خواہ دنیا میں کتنا ہی مالدار اور تجربہ کار ہوجائے، لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی وقعت نہیں۔

غیر مسلم سے جڑی بوٹی کی تحقیق

سوال:۔ ایک جگہ ایک غیر مسلم کے بچے کو کسی ایک اجنبی آدمی نے جڑی بوٹی بتائی کہ تم یہ بوٹی ہر مرض والے کو دو گے، تو شفاء ہوگی، اس صورت میں ایک صوفی صاحب اس بچے کی خدمت میں پہنچ کر تحقیق کر کے واپس آئے ہیں، جڑی اس بچہ سے نہیں لیا، طبیعت کے خلاف پایا، اس صورت میں کوئی گناہ صادر ہوگا یا ایمان سلب ہونے کا خطرہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

غیر مسلم سے جڑی بوٹی دریافت کرنے سے ایمان میں خلل نہیں آتا، بلکہ علاج کرانے سے بھی خلل نہیں آتا[1] اس کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں، یہ تو معلومات وتجربات کی چیز ہے[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ان المريض يجوز له ان يستطب بالكافر فيما عدا ابطال العبادة، شامي زكريا ص ۴۰۴، ج۳، كتاب الصوم، فصل في العوارض، النهر الفائق ص ۱/۲۸، كتاب الصوم، فصل في العوارض، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، البحرالرائق كوئٹه ص ۲/۲۸۲، كتاب الصوم، فصل في العوارض،

[2] قال الشراح وفيه جواز مشاورة اهل الكفر في الطب مرقاة شرح مشكوٰة، ج۴/ ص ۳۸۴/ كتاب الاطعمة، الفصل الثاني، تحت حديث ائت الحرث بن كلدة، مطبوعه اصح المطابع بمبئى. شرح الطيبى ص: ۱۷۳، ج: ۸، كتاب الاطعمة، الفصل الثاني، مطبوعه زكريا ديوبند، بذل المجهود ص: ۵، ج: ۵، كتاب الطب، باب في تمرة العجوة، مطبوعه مكتبه رشيديه سهارنپور،

غیر مسلم معالج سے پیٹ کا آپریشن کرانا

سوال:۔ایک عورت ان کو تقریباً پانچ چھ برس سے پیٹ کی بیماری ہے جس کی وجہ سے کمزوری کی شکایت رہتی ہے، اور ٹی بی کا اثر وقتاً فوقتاً ہوتا ہے، علاج بھی جاری ہے، اس کے باوجود کوئی فائدہ نہیں ہے، ڈاکٹر کا کہنا یہ ہے کہ اگر اس عورت کے پیٹ کا آپریشن نہیں کیا جائے گا، تو عورت کا بچنا مشکل ہے، ڈاکٹر مسلم تو نہیں ہے، لیکن اخلاق کے اعتبار سے اور ان کے خیالات بھی اچھے ہیں، لہٰذا اس بارے میں آپ خلاصہ لکھئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

غیر مسلم سے بھی علاج کے لئے آپریشن کرانا جائز ہے[1]، مسلمان معالج مل جائے تو وہ مقدم ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ ۲/۴/۹۲ھ

الجواب صحیح العبد نظام الدین غفرلہ ۲/۴/۹۲ھ

---

[1] عن سعد قال مرضت مرضا اتانی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعود نی الی اٰخرہ وھذا الحدیث یدل علی جواز الاستعانة باھل الذمة فی الطب (بذل المجھود، ج۵/ص ۵/ کتاب الطب، باب فی تمرة العجوة، ان المریض یجوز لہ ان یستطب بالکافر فیما عدا ابطال العبادة، شامی زکریا ص ۳/۴۰۴، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، النھر الفائق ص۲/۲۸، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، البحر الرائق کوئٹہ ص ۲/۲۸۲، کتاب الصوم، فصل فی العوارض)

[2] ولاضرورة تدعو لمباشرة مع وجود الطبیب المسلم فیمنع ذالک واللہ الموفق، المدخل لابن الحاج ص ۴/۱۱۱، فصل الکحال والطبیب الکافرین، مطبوعہ مصر،

مسلم دائی کو غیر مسلموں کے یہاں جانا

سوال:۔ایک گاؤں میں ایک مسلم عورت دائی ہے گاؤں میں مسلم اور غیر مسلم دونوں قوم آباد ہیں، جس میں غیر مسلموں میں چار بھنگی بھی ہیں، اب تک دائی غیر مسلموں بھنگیوں اور ہریجنوں کو چھوڑ کر سب کے یہاں جاتی ہے ہریجنوں اور بھنگیوں کو اس بات کی ضد ہے کہ جبکہ دائی پورے گاؤں کی ہے، تو وہ ہمارے یہاں کیوں نہیں آتی، وہ اسکے خلاف گورنمنٹ میں درخواست دینا چاہتے ہیں، وہ غریب عورت ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا وہ ہریجنوں کے گھر جائے یا نہ جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ ہریجنوں کے یہاں بھی آئے اور اپنی خدمت انجام دے تب بھی گناہ نہیں، بلکہ اگر اسلامی اخلاق اور مروت کا معاملہ کرے تو انشاء اللہ اچھا اثر پڑے گا۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۹۴/۹/۷ھ

---

[1] یستفاد منه وعيادته يعني تجوز عيادة الذمي المريض لما روى ان يهوديا مرض بجوار النبي صلى الله عليه وسلم فقال قوموا بنا نعود جارنا اليهودى فقاموا ودخل النبى صلى الله عليه وسلم وقعد عند رأسه وقال له قل اشهد ان لااله الا الله وان محمدا رسول الله فنظر المريض الى ابيه فقال اجبه فنطق بالشهادة فقال صلى الله عليه وسلم الحمد لله الذى انقذبى نسمة من النار الحديث ولان العيادة نوع من البر وهى من محاسن الاسلام فلا بأس بها الى قوله ولو كان مجوسيا لايعوده لانه ابعد عن الاسلام، وقيل يعوده لان فيه اظهار محاسن الاسلام وترغيبه فيه، البحر الرائق كوئٹه ص ۸/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل، فتح البارى ص ۱۱/۲۶۰، باب عيادة المشرك، كتاب المرضىٰ، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى الباز، عالمگيرى كوئٹه ص۵/۳۴۸، ۵/۳۴۷، كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر فى اهل الذمة.

اسپتال میں ولادت

سوال:۔ زید کی منکوحہ ہندہ پہلے بچہ کی ولادت کے وقت زید نے گھر پر زچگی کا بندوبست کیا،لیکن بچہ کسی طرح نہ ہوا، مجبوراً اسپتال لیجانا پڑا،اورآپریشن کے ذریعہ بچہ کی پیدائش ہوئی، اسپتال میں پردہ کا کوئی انتظام نہیں، دوسرے بچہ کی ولادت کا وقت قریب ہے گھر پر انتظام میں جان کا خطرہ ہے، ایسی حالت میں زید کیا کرے؟ اسپتال میں علیحدہ کمرہ لے کر بے پردگی میں کچھ کمی ہوسکتی ہے، زید کے پاس کچھ نہیں،قرض لیکر ہی بندوبست کیا جاسکتا ہے،زید کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

جب جان کے لالے پڑجائیں تو یہ بے پردگی انتہائی مجبوری کے باعث ہے، نہ اختیاری ہے نہ خوشی سے ہے، اللہ پاک اپنے بندوں کی مجبوریوں کوخوب جانتے ہیں [۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۳/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۳/۸۸ھ

---

[۱] امرأة اصابتها قرحة فی موضع لایحل للرجل ان ینظر الیه لایحل ان ینظر الیها لکن تعلم امرأة تداویها فان لم یجدوا امرأة تداویها ولاامرأة تتعلم ذٰلک اذا علمت وخیف علیها البلاء اوالوجع اوالهلاک فانه یستر منها کل شئی الاموضع تلک القرحة ثم یداویها الرجل ویغض بصره مااستطاع الاعن ذٰلک الموضع عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۳۰، کتاب الکراهیة، الباب الثامن فیمایحل للرجل النظر الیه، الدرالمختارمع الشامی زکریا، ج۹/ص ۵۳۳/ کتاب الحظر والاباحة ،فصل فی النظر والمس، خانیة علی هامش الهندیة کوئٹه ص ۴۰۹، ج۳، کتاب الحظر والاباحة، باب فی یکره من النظر والمس،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم: حرام اشیاء کے ذریعہ علاج

تداوی بالمحرم

سوال:۔اگر کوئی شخص مسلمان سخت بیمار ہو اور جاں کنی کی حالت ہو اور حکیم بتلائے کہ اگر اس کو اتنی مقدار شراب پلادو تو شاید اس کو آرام ہوجائے، تو ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر دیندار اور تجربہ کار ماہر فن معالج تجویز کرے کہ شفاء صرف شراب میں منحصر ہے، اور کسی طرح شفاء نہیں ہوسکتی تو بقدر ضرورت دواء کے طور پر شراب کا استعمال درست ہے ورنہ نہیں۔ کذافی ردالمحتار[1] ج ۱/ص ۱۴۷/۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ

---

[1] اختلف فی التداوی بالمحرم الیٰ قوله وقیل یرخص اذاعلم فیه الشفاء ولم یعلم دواء آخر کما رخص الخمر للعطشان وعلیه الفتویٰ .الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ، ج ۱/ص ۳۶۵-۳۶۶/ مطبوعه کراچی، ج ۱/ص ۲۱۰/ باب المیاه مطلب فی التداوی بالمحرم عالمگیری ،ج۵/ص ۳۵۵/ الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات ،الخ مطبوعه کوئٹه. خانیة علی هامش الهندیة کوئٹه ص ۴۰۴/۳، کتاب الحظر والاباحة،

تداوی بالمحرم کی ایک خاص صورت

سوال:۔متعدد اشخاص کی زبانی معلوم ہوا کہ گھوڑی جب بچہ جنتی ہے، تو اس کے منہ سے گوشت کا ایک ٹکڑا کٹ کر گر جاتا ہے، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ زبان کا حصہ ہوتا ہے، اس ٹکڑے کو گھس کر پلانے سے متعدد امراض سے افاقہ ہو جاتا ہے، تو عرض ہے کہ دواءً اس کا پلانا مریض کو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس واقعہ کی تو تحقیق نہیں ہے البتہ اس کی زبان جو کٹ کر گر جائے وہ مردار اور حرام ہے[1]، اگر دیندار ماہر معالج تجویز کرے کہ فلاں مرض سے صحت حرام چیز میں منحصر ہے، کسی اور طرح شفاء نہیں ہوسکتی تو بدرجۂ مجبوری بقدر ضرورت ایسی دوا کا استعمال کرنا درست ہے[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

---

[1] العضو یعنی الجزء المنفصل من الحی کمیتة الدرالمختار علیٰ ھامش ردالمحتار زکریا ج۹/ ص۴۵۰/ مطبوعہ کراچی ج۶/ص۳۱۰/ قبیل کتاب الاضحیة. الدرالمنتقیٰ مع المجمع الانہر ص۱۶۵/۴، کتاب الذبائح، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹہ ص۲۹۱/۵، کتاب الذبائح، الباب الثالث فی المتفرقات،

[2] اختلف فی التداوی بالمحرم ففی النھایة عن الذخیر یجوز ان علم فیه شفاء ولم یعلم دواء آخر. شامی زکریا ج۱/ص۳۶۵/ مطبوعہ کراچی ج۱/ص۲۱۰/ باب المیاہ، مطلب فی التداوی بالمحرم. یجوز للعلیل شرب البول والدم والمیتة للتداوی اذا اخبرہ طیب مسلم ان شفاءہ فیه ولم یجد من المباح مایقوم مقامه، شامی زکریا ص۵۵۸/۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹہ ص۳۵۵/۵، کتاب الکراھیة، الباب الثامن عشر فی التداویل والمعالجات،

شراب برائے علاج

اور بلا عذر شراب نوشی سے معافی کی صورت

سوال:۔ شراب نوشی شریعت کی رو سے حرام ہے، اگر کسی معقول وجہ سے یا صحت کی درستگی کی غرض سے کوئی ڈاکٹر شراب نوشی کا مشورہ دے، تو بھی کیا حرمت باقی رہے گی؟ اگر غلطی سے یا ساتھیوں کے چکر میں آ کر شراب پی لے تو کیا معافی کی کوئی صورت نہیں، اگر ہے تو کیا ہے؟ ہم فوجی ہیں ہمیں مفت شراب دی جاتی ہے، اور سبھی کوئی پیتے بھی ہیں، لیکن پینے کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ زیادہ مقدار میں ڈالڈا برداشت نہیں ہوسکتا، اس لئے پیتے ہیں کیا اس صورت میں جواز کی صورت نکل سکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

شراب کا پینا حرام اور موجب لعنت ہے[1]، مفت ملی ہوئی شراب یا ساتھیوں کی خاطر ہو

---

[1] ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لعن اللّٰہ الخمر وشاربها وساقیها الخ .(مسند احمد ابن حنبل ،ج ۲/ص ۹۷/ مسند عبداللّٰہ ابن عمر ،مطبوعہ دارالفکر، ابن ماجہ شریف ص ۲/۲۴۲ ، ابواب الاشربۃ، باب لعنۃ الخمر علی عشرۃ اوجه، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

ترجمہ:۔حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں شراب پر شراب پینے والے پر اور پلانے والے پر۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام الخ مسلم ،ج ۲/ص ۱۶۷/ باب بیان ان کل مسکر خمر الخ. مطبوعہ سعد بکڈپو دیوبند، ابن ماجہ شریف ص ۲/۲۴۲ ، ابواب الاشربۃ، باب کل مسکر حرام، مطبوعہ اشرفی دیوبند، مشکوۃ شریف ص ۳۱۷، باب بیان الخمر ووعید شاربها، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

ترجمہ:۔ حدیث، حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ہرگز جائز نہیں، کبیرہ گناہ ہے، شریعت کا حکم نافذ ہو تو کوڑے لگائے جائیں[1]، اگر کوئی شخص بیمار ہے، اور دیندار تجربہ کار ماہر معالج تجویز کردے کہ شراب کے علاوہ کوئی علاج نہیں، تو مجبوراً بطور دوا بقدرِ ضرورت گنجائش ہے[2]، کسی غلطی سے بلا اجازت شرع پی لی ہو تو غسل و وضو کر کے دو رکعت نماز توبہ پڑھ کر دل سے نادم ہو کر خدائے پاک کے ساتھ اپنی غلطی اور گناہ کا اقرار کرتے ہوئے، سچی توبہ کی جائے، اور پختہ عہد کیا جائے، کہ زندگی بھر آئندہ کبھی ایسی حرکت نہیں کریگا، بار بار توبہ استغفار کرتا رہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دینگے۔[3]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] واما شرائط جواز اقامتها فمنها مايعم الحدود الى قوله فهو الامامة وهو ان يكون المقيم للحد هو الامام او من ولاه الامام، بدائع زكريا ص ۵/۵۲۴، كتاب الحدود، شرائط جواز اقامتها، حد السكر والخمر ولو شرب قطرة ثمانون سوطا لاجماع الصحابة رضى الله عنهم الخ، البحر الرائق كوئٹه ص ۵/۲۸، باب حد الشرب، كتاب الحدود،

[2] اختلف فى التداوى بالمحرم ففى النهاية عن الذخيرة يجوز ان علم فيه شفاء ولم يعلم دواء آخر شامى زكريا ج ۱/ص ۳۶۵/ مطبوعه كراچى ج ۱/ص ۲۱۰/ باب المياه، مطلب فى التداوى بالمحرم. التداوى بالخمر اذا اخبر طبيب حاذق ان الشفاء فيه جاز فصار حلالا الخ، البحر الرائق كوئٹه ص ۸/۲۰۵، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، وفى الشامى يجوز للعليل شرب البول الى قوله اذا اخبره طبيب مسلم ان شفاء ه فيه الخ، شامى زكريا ص ۹/۵۵۸، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۳۵۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر فى التداوى والمعالجات،

[3] صلاة الاستغفار لمعصية وقعت منه الى قوله ان رسول الله ﷺ قال مامن عبد يذنب ذنبا فيتوضا ويحسن الوضوء ثم يصلى ركعتين فيستغفر الله الا غفر له، طحطاوى على المراقى ص ۳۲۶، فصل فى تحية المسجد وصلاة الضحى، مطبوعه مصر، التوبة مااستجمعت ثلاثة امور ان يقلع عن المعصية وان يندم على فعلها وان يعزم عزما جازما على ان لا يعود الى مثلها ابدا، روح المعانى ص ۱۵/۲۳۵، سورة التحريم رقم الآية:۸، مطبوعه دارالفكر بيروت، شرح نووى على مسلم شريف ص ۲/۳۵۴، كتاب التوبة، مطبوعه رشيديه دهلى،

بیمار کے لئے شراب کا استعمال

سوال:۔ اگر کوئی شخص بیمار ہے اور شراب سے اس کو وقتی طور پر یا مستقل شفا ہے تو مریض کو شراب استعمال کرنی لازم ہے، (یہ بات نماز جمعہ میں امام صاحب نے کہی ہے) سائل معلوم کرنا چاہتا ہے کہ شراب، سور، زنا، سود، ان چاروں حرام چیزوں میں سے کیا چیز کن حالات میں جائز ہے، یا ان حرام اشیاء کے کسی ایک چیز کے استعمال کے بجائے مرجانا بہتر ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

زنا کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے "وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا (الایۃ[1])سود لینا بھی جائز نہیں بلکہ حرام ہے، "وَحَرَّمَ الرِّبٰوا[2]" اور سور کھانا بھی جائز نہیں، بلکہ حرام ہے "**قل لااجد فیما اوحی الی محرماً علیٰ طاعم یطعمه الا ان یکون میتة اودماً مسفوحاً اولحم خنزیر الخ**"[3] شراب پینا بھی جائز نہیں بلکہ حرام ہے "**انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه**[4]" الایۃ اگر اضطرار کی حالت ہوکر جان بچ ہی

[1] سورۃ اسراء آیت ۳۲/ **ترجمہ**:- اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو(از بیان القرآن)

[2] سورہ بقرہ آیت ۲۷۵/ **ترجمہ**:- اور سود کو حرام کردیا ہے(از بیان القرآن)

[3] سورۂ انعام آیت ۱۴۵/ **ترجمہ**:- آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں، ان میں تو میں کوئی حرام غذا پاتا نہیں کسی کھانے والے کیلئے جو اس کو کھاوے مگر یہ کہ مردار ہو یا یہ کہ بہتا ہوا خون یا خنزیر کا گوشت ہو۔(از بیان القرآن)

[4] سورہ مائدہ آیت ۹۰/

ترجمہ:- بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں سو اس سے بالکل الگ رہو۔(از بیان القرآن)

نہ سکتی ہو تو جان بچانے کی مقدار مردار، سور، شراب کا استعمال کرنا درست ہے[1]، نیز حاذق دیندار معالج تجویز کردے کہ بیمار کیلئے شفا فلاں حرام میں منحصر ہے تو دوا کے طور پر اجازت ہے۔ کذا فی ردالمحتار[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹؍۶؍۹۶ھ

مریض کے لئے شراب کا حکم

سوال: ۔عمرو مرنے کے قریب ہے اور اس کو حکیم یا ڈاکٹر نے بتلایا کہ اس کو اگر شراب پلا دو تو شاید اس کی جان بچ جائے، ایسے وقت میں ایسا کرنا شرعی حکم کیا ہے، اور عمرو کہتا ہے کہ مر جاؤں گا شراب نہیں پیونگا، اس کا ایسا کہنا اور مر جانا کیسا ہے؟

---

[1] الاکل للغذاء والشرب للعطش ولو من حرام او میتہ او مال غیرہ وان ضمنہ فرض لکن مقدار مایدفع الانسان الھلاک عن نفسہ الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار زکریا، ج ۹/ص ۴۸۸/ مطبوعہ کراچی، ج۶/ص ۳۳۸/ اول کتاب الحظر والاباحۃ. عالمگیری کوئٹہ ص۳۳۷، ۵/۳۳۸، کتاب الکراھیۃ، الباب الحادی عشر فی الکراھیۃ فی الاکل ومایتصل بہ احکام القرآن للجصاص ص۱۲۷/۱، ذکر الضرورۃ المبیحۃ لآکل المیتۃ، ایضاً ص ۱۲۹/۱، المضطر الی شرب الخمر، ایضاً ص ۱۳۰/۱، باب فی مقدار مایأکل المضطر، مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت،

[2] اختلف فی التداوی بالمحرم ففی النہایۃ عن الذخیرۃ یجوز ان علم فیہ شفاء ولم یعلم دواء آخر، شامی زکریا ج ۱/ص ۳۶۵/ مطبوعہ کراچی، ج ۱/ص ۲۱۰/ باب المیاہ، مطلب فی التداوی بالمحرم. البحر الرائق کوئٹہ ص۲۰۵/۸، کتاب الکراھیۃ، فصل فی البیع شامی زکریا ص ۵۵۸/۹، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹہ ص ۳۵۵/۵، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، نیز ملاحظہ ہو ''عنوان'' شراب برائے علاج اور بلاعذر شراب نوشی''، رقم الحاشیۃ:۳،

الجواب حامداً ومصلیاً

اس حالت میں کہ حکیم یا ڈاکٹر کو بھی شراب پلانے کے باوجود شفا کا یقین نہیں، تو محض ان کے کہنے سے کہ شاید جان بچ جائے، شراب پینا درست نہیں، عمرو کا انکار صحیح ہے[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دوا میں شراب کا استعمال

سوال:۔ایک طبیب مسلمان بعض امراض سے متعلق اپنے آپ کو حاذق کہتے ہیں، دوا میں شراب کا استعمال کراتا ہے، جو کہ نجس ہے اور اس شراب کی حالت ضماد ہی میں بغیر دھوئے ہوئے نماز کا حکم دیتا ہے، کہ ایسی ہی حالت میں پڑھو؟

الجواب حامداً ومصلیاً

طبیب مذکور اگر یہ کہتا ہے کہ اس مرض کیلئے کوئی دوا حلال نہیں ہے، بلکہ شفاء شراب ہی میں منحصر ہے تو شراب کا ضماد درست ہے، اور اس کے دھونے میں اگر ضرر کثیر ہو تو بغیر دھوئے نماز درست ہے ''**واختار فی النھایة والخانیة الجواز (التداوی بالمحرم)**

---

[۱] **ولو ان مریضا اشار الیه الطبیب بشرب الخمر قال الفقیه عبدالمالک حاکیا عن استاذه انه لایحل له التناول عالمگیری کوئٹه، ج۵/ص۳۵۵/ الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، کتاب الحظر والاباحة. التداوی بالمحرم یجوز ان علم فیه شفاء ولم دواء آخر وظاهر المذهب المنع ومحمول علی المظنون، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص۳۶۶، ۱/۳۶۵، کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب فی التداوی بالمحرم، البحرالرائق کوئٹه ص۸/۲۰۵، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع،**

اذا علم فیه الشفاء ولم یجد دواء غیره شامی[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

شراب کا دواءً خارجی استعمال

سوال:- بدن پر شراب کی مالش جائز ہے یانہیں؟ جبکہ بہت سے لوگ اپنا تجربہ بتلاتے ہیں کہ اس کے استعمال سے چوٹ وغیرہ کا درد ختم ہوجاتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

شراب کی مالش ناجائز ہے[۲]، چوٹ کے درد کیلئے دوسری دوائیں بھی مجرب ہیں[۳]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ ۵/۲/۸۹ھ

۱؎ شامی زکریا ج۷/ص۲۶۴/ باب البیع الفاسد، مطلب فی التداوی بلبن البنت الخ. عالمگیری کوئٹہ ص۵/۳۵۵، کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، البحرالرائق کوئٹہ ص۸/۲۰۵، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، خانیة علی هامش الهندیة کوئٹہ ص۳/۴۰۴، کتاب الحظر والاباحة،

۲؎ ولایجوز ان یداوی بالخمر جرحا الخ عالمگیری کوئٹہ ج۱/ص۳۵۵/ الباب الثامن عشرفی التداوی والمعالجات الخ. کتاب الکراهیة. الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، هدایه ص۴/۴۹۹، کتاب الاشربة، مطبوعه مکتبه تهانوی دیوبند، ملتقی الابحر مع مجمع الانهر ص۴/۲۵۲، کتاب الاشربة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

۳؎ عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داءٍ دواء فتداووا ولاتداوو بحرام، مشکوۃ شریف ص۳۸۸، کتاب الطب والرقی الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ص۲/۵۴۱، کتاب الطب باب فی الادویة المکروهة، مطبوعه مکتبه سعد دیوبند،

ڈاکٹری دوائی میں شراب کی آمیزش

سوال:۔ایک مسلمان ڈاکٹر سے سنا ہے کہ انگریزی جتنی بھی پینے کی دوا ہے سب میں شراب کی آمیزش ضرور ہے، تو ایسی صورت میں مسلمانوں کو ڈاکٹری علاج اور انگریزی دوا کا استعمال شریعت پاک کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر شرعی ثبوت سے تحقیق ہوجائے کہ حلال دوا میں شراب ہے تو اس کا پینا درست نہیں[1]، بلا تحقیق حرمت کا حکم نہیں لگایا جائے گا[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود حسن غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷؍۳؍۹۲ھ

الجواب صحیح العبد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۷؍۳؍۹۲ھ

ہومیو پیتھک کی حرام دوا کا استعمال

سوال:۔ایک قطرہ کتیا کا دودھ یا ایک قطرہ خون سل کے مریض کا یا ایک قطرہ پیپ کا

---

[1] وحرم قلیلها وکثیرها بالاجماع الیٰ ماقال ولایجوز بها التداوی علیٰ المعتمد الخ درمختار علی الشامی ج۱۰ /ص۲۷-۳۰/ کتاب الاشربة. مجمع الانهر ص۴/۲۵۲، کتاب الاشربة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، هدایة ص۴۹۹، ۴/۴۹۷، کتاب الاشربة، مطبوعه مکتبه تهانوی دیوبند،

[2] من شک فی انائه اوثوبه اوبدنه اصابته نجاسة اولا فهو طاهر مالم یستیقن الیٰ قوله وکذا مایتخذه أهل الشرک أو الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والا طعمة والثیاب الخ شامی زکریا ج۱ /ص۲۸۳/ کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل. تاتارخانیة کراچی ص۱/۱۴۶، کتاب الطهارة، الفصل الاول، نوع فی مسائل الشک، علیک بترک الحرام المحض فی هذا الزمان فانک لاتجد شیئا لاشبهة فیه، عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۶۴، کتاب الکراهیة، الباب الخامس والعشرون فی البیع الاستیام،

اگر قطرہ اسپرٹ میں ملا دیا جائے، تو ان دواؤں کا استعمال مسلمانوں کے لئے یا غیر مسلموں کے لئے کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ دوا حرام ہے اس کا استعمال کرنا اور کرانا جائز نہیں، نہ مسلم کے لئے نہ غیر مسلم کے لئے، حرام چیز جانور کو بھی کھلانا منع ہے، فقہاء نے لکھا ہے کہ مردار چوہا بلی کے سامنے بھی لاکر نہ ڈالا جائے،[1] اگر کوئی ایسا مرض کسی کو لاحق ہو کہ مسلم حاذق متدین معالج بتائے کہ شفاء اسی دوا میں منحصر ہے، تو پھر گنجائش ہے۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۸۵/۱۰/۲۹ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۵/۱۰/۲۹ھ

---

[1] لایجوز الا نتفاع بالمیتة علی ای وجه ولا یطعمها الکلاب والجوارح. عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۴۴/ کتاب الحظر والاباحة، الباب الثانی عشرفی الهدایا والضیافات. کما فی الکلب والمیتة، فانه ان دعاه الیها فلا بأس به وان حملها الیه لایجوز، مجمع الانهر ص۲۵۳/۴، کتاب الاشربة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، هدایه ص ۴۹۹/۴، کتاب الاشربة، مطبوعه مکتبه تهانوی دیوبند،

[2] اختلف فی التداوی بالمحرم ففی النهایة عن الذخیره یجوز ان علم فیه شفاء ویعلم دواء آخر شامی زکریا ،ج ۱/ص ۳۶۵/ مطبوعه کراچی ج ۱/ص ۲۱۰/ باب المیاه، مطلب فی التداوی بالمحرم. التداوی بالخمر اذا اخبر بطبیب حاذق ان الشفاء فیه جاز فصار حلالا الخ، البحرالرائق کوئٹه ص۲۰۵/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، یجوز للعلیل شرب البول الی قوله اذا اخبره طبیب مسلم ان شفاء ه فیه الخ، شامی زکریا ص۵۵۸/۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹه ص۳۵۵/۵، کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات،

ہومیو پیتھک دواؤں کا استعمال

سوال:۔عرض یہ ہے کہ ہومیو پیتھک دوائیں اپنی فروخت کے لئے خریدی، پھر اس کے فارمولے پر نظر کی تو ایک شربت کی بوتل میں ۱۷٪ فیصد الکحل لکھا ہوا پایا، اس الکحل کا شرعاً کیا حکم ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ یہ اصل نہیں براہ کرم رہبری فرمائیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

الکحل کے متعلق ذاتی کوئی تحقیق نہیں مختلف آدمیوں سے مختلف باتیں سنی ہیں، کسی نے بتایا کہ شراب کا جوہر ہے، کسی نے بتایا کہ یہ شراب کی ایک قسم ہے، کسی نے بتایا کہ یہ کوئیلہ سے بنایا جاتا ہے، جب تک یہ تحقیق نہ ہوجائے کہ یہ اشربہ محرمہ میں سے کوئی شراب ہے، اس وقت تک اسکی حرمت کا فتویٰ دینا مشکل ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴۰۶/۴/۲۵ھ

[1] حکم الکحول المسکرة التی عمت بها البلویٰ الیوم فانها تستعمل فی کثیر من الادویة والعطورات والمرکبات الاخریٰ فانها ان اتخذت من العنب او التمر فلا سبیل الی حلتها او طهارتها وان اتخذت من غیرها فالامر فیها سهل علی مذهب ابی حنیفةؒ ولایحرم استعماله للتداوی او الاغراض مباحة اخریٰ الی قوله وان معظم الکحول التی تستعمل الیوم فی الادویة والعطور وغیرها لاتتخذ من العنب او التمر انما تتخذ من الحبوب او القشور او البتول وغیره الی قوله فحینئذ هنالک فسعة فی الاخذ بقول ابی حنیفة رحمه الله عند عموم البلوی، تکملة فتح الملهم کراچی ص۳/۶۰۸، کتاب الاشربة، مزید الکحل کی تفصیل دیکھنے کے لئے ملاحظہ ہو حاشیة امدادالفتاویٰ ج ۱/ص ۱۳۰/ مطبوعه زکریا دیوبند، منتخبات نظام الفتاویٰ ج ۱/ص ۳۹۶-۳۹۵/ مطبوعه اسلامک اکیڈمی دهلی، نظام الفتاوی ص ۱/۳۶۱، انگریزی دوا کے استعمال کا حکم، مطبوعه اصلاحی کتب خانه دیوبند، ایضاح النوادر ج ۱/ص ۱۲۵/ مطبوعه مکتبه الاصلاح مرادآباد، بهشتی زیور مکمل ومدلل حصه نهم ص ۱۰۲، ۱۰۱، طبی جوهر ضمیمه ثنیه "شراب آمیز انگریزی ادویات اور هومیوپیتهک دوا کا حکم، مطبوعه مکتبه تهانوی دیوبند،

ہومیو پیتھک دوا کا استعمال

سوال:۔ ہومیو پیتھک کی دواؤں کے استعمال سے بعض لوگ منع کرتے ہیں، اس کے متعلق علمائے کرام کیا فرماتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ان میں کسی ناپاک حرام چیز کی آمیزش ثابت نہ ہو تو درست ہے[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گدھی کا دودھ علاج کے لئے

سوال:۔ زید عرصہ سے بیمار ہے، اب ایک ہندو ڈاکٹر کے زیر علاج ہے، ڈاکٹر نے کہا ہے کہ جب تک دوا کے ساتھ گدھی کا دودھ نہ پیوگے قطعی آرام نہ ہوگا، اب اس بیمار کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر دیندار تجربہ کار معالج تجویز کرے کہ یہی علاج ہے اور کوئی علاج نافع نہیں تو

---

[1] من شک فی انائہ اوثوبہ اوبدنہ اصابتہ نجاسۃ اولا فھو طاھر مالم یستیقن الی قولہ وکذا مایتخذہ اھل الشرک اوالجھلۃ من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمۃ والثیاب .شامی زکریا ج ۱/ص ۲۸۴/ مطبوعہ کراچی ج ۱/ص ۱۵۱/ کتاب الطھارت، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل. تاتارخانیۃ کراچی ص ۱۴۶/۱، کتاب الطھارۃ، الفصل الاول نوع فی مسائل الشک علیک بترک الحرام المحض فی ھذا الزمان فانک لا تجد شیئا لاشبھۃ فیہ، عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۶۴، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس والعشرون فی البیع والاستیام، نیز ملاحظہ ہو حاشیہ تحت عنوان ''ہومیو پیتھک دواؤں کا استعمال''

درست ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸؍۱۲؍۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۸؍۱۲؍۸۷ھ

بطور علاج عورت کا دودھ استعمال کرنا

سوال:۔ کسی تکلیف کے باعث شوہر کو اپنی بیوی کا دودھ خالص یا کسی اور نسخہ کے ساتھ حلق اور آنکھ وغیرہ میں استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جائز نہیں اپنی عورت کا ہو یا کسی اور عورت کا ہو سب کا نا جائز ہے[2] لیکن اس سے حرمت

---

[1] اختلف فی التداوی بالمحرم ففی النهاية عن الذخيرة يجوز ان علم فيه شفاء ولم يعلم دواء آخر. شامی زکریا ج: ۱/ ص: ۳۶۵/ مطبوعه کراچی ج: ۱/ ص: ۲۱۰/ باب المیاه، مطلب فی التداوی بالمحرم. يجوز للعليل شرب البول الی قوله اذا اخبره طبیب مسلم ان شفاء ه فيه شامی زکریا ص: ۵۵۸، ج: ۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹه ص: ۳۵۵، ج: ۵، کتاب الکراهية، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، وفی البحر اذا اخبره طبیب حاذق الخ، البحر الرائق کوئٹه ص: ۲۰۵، ج: ۸، کتاب الکراهية، فصل فی البیع،

[2] لايجوز الانتفاع به ای بلبن المرأة للتداوی، شامی زکریا ج۴/ص ۳۹۸/ مطبوعه کراچی ج۳/ص ۲۱۱/ باب الرضاع تحت بحث لايجوز التداوی بالمحرم الخ. البحر الرائق کوئٹه ص ۳/۲۲۳، کتاب الرضاع، شرح منظومة ابن وهبان ص ۱/۱۳۵، تنبیه تحت فصل من کتاب الرضاع، مطبوعه الوقف المدنی الخیری دیوبند، فتح القدیر ص ۶/۴۲۳، باب البیع الفاسد، مطبوعه دار الفکر بیروت،

رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱/۹۵ھ

بکری کے پتہ میں سرمہ لگانا

سوال: ۔بکری کے پتہ میں دوائیں ملا کر بطور عرق کے آنکھ میں ڈال سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا استعمال شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ جوصورت ہو وہ لکھیں؟

الجواب حامداً ومصلياً

بکری کا پتہ کھانا تو ناجائز ہے،[2] لیکن سرمہ وغیرہ میں ملا کر آنکھ میں لگانے کی گنجائش ہے۔[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۶/۹۱ھ

---

[1] واذا مضت مدة الرضاع لم يتعلق بالرضاع تحريم، عالمگیری کوئٹه ص ۱/۳۴۳، كتاب الرضاع، هداهی ص ۲/۳۵۰، كتاب الرضاع، مطبوعه مكتبه تهانوی دیوبند، فتح القدير ص ۳/۴۴۴، كتاب الرضاع، مطبوعه دارالفكر بيروت،

[2] كره تحريما من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر الدرالمختار على هامش ردالمحتار زكريا ،ج۱۰/ص۴۷۸/ مطبوعه كراچی ، ج۶/ص ۷۴۹/ كتاب الخنثیٰ مسائل شتی، ملتقی الابحر مع المجمع الانهر ص ۴/۴۸۹، كتاب الخنثی، مسائل شتی، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، زيلعی ص ۶/۲۲۶، كتاب الخنثی، مسائل شتی، مطبوعه امداديه ملتان،

[3] ادخل المرارة فی اصبعه للتداوی قال ابو حنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ لايجوز وعندابی يوسف رحمه اللّٰه تعالیٰ يجوز وعليه الفتویٰ .عالمگیری کوئٹه ،ج۵/ص ۳۵۶/ كتاب الحظر والاباحة ،الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات الخ، خانية على هامش الهندية ص۳/۴۰۳، كتاب الحظر والاباحة، مطبوعه كوئٹه، فتاوی البزازية على هامش الهنديه كوئٹه ص۶/۳۶۷، كتاب الكراهية، نوع فی التداوی،

حرام گوشت، چربی کا بطور دوا استعمال کرنا

سوال:۔(۱) زید بیمار ہے اکثر ڈاکٹر وحکماء نے بتایا ہے کہ سور کا گوشت وتاڑی کو استعمال کرو، کیا گوشت سور وتاڑی کا استعمال کرنے سے شریعت روکتی ہے، یانہیں؟ نیز لوگوں کا خیال ہے کہ انگریزی دواؤں میں شراب کا جزو ہوتا ہے، اس کو استعمال کرنا چاہئے یانہیں؟

(۲) تاڑی کی مشین میں بسکٹ وتال وغیرہ بنائے جاتے ہیں، نیز ولائتی بسکٹ میں احتمال ہے کہ سور وغیرہ کی چربی ملی ہوتی ہے، نیز وہ چیزیں جو ولایت سے کھانے کی تیار ہوکر آتی ہیں، نہ معلوم اس میں کیا چیزیں ہوتی ہیں، ایسی چیزوں کا کھانا جائز ہے یانہیں، ولایتی کمبل میں بھی لوگ کہتے ہیں کہ سور یا کتے کا رواں ملا ہوتا ہے، جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

(۱) اگر حاذق دیندار مسلم طبیب یا ڈاکٹر تجویز کردے کہ بغیر سور کے گوشت کے شفاء ممکن نہیں اور کوئی دوسری حلال چیز اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی، تو اس کا استعمال درست ہے اور تاڑی میں اگر شراب کی طرح نشہ ہے، تو اس کا بھی یہی حکم ہے، اگر اس میں نشہ نہیں تو اس کا استعمال بلاشرط مذکور بھی درست ہے، کذا فی الہندیہ[1] ص ۲۳۶ / کتاب الکراہیۃ انگریزی دواء میں اگر شراب ہونے کا یقین ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے، اور اگر یقین نہیں محض شبہ ہے تو احتیاط اولیٰ ہے، ضرورت شدیدہ مثل مذکورہ بالا میں اس کا استعمال درست ہے۔

(۲) اگر نشہ آور تاڑی جو کہ حرام ہے اس میں ڈالی گئی ہے، اس کا استعمال ناجائز ہے

---

[1] يجوز للعليل شرب الدم والبول وأكل الميتة للتداوى اذا اخبره طبيب مسلم أن شفاءَه فيه ولم يجد من المباح مايقوم مقامه(عالمگيرى كوئٹه ،ج۵/ص۳۵۵/الباب الثامن عشر، البحرالرائق كوئٹه ص۲۰۵/۸، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، شامى زكريا ص۵۵۸/۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع)

اور دوسری اشیاء میں بھی اگر کسی ناجائز چربی وغیرہ کا ڈالا جانا یقینی ہے، تو اس کا استعمال ناجائز ہے، اگر نہ ڈالا جانا یقینی ہے تو اس کا استعمال جائز ہے، اور محض شبہ کی وجہ سے ناجائز کا حکم نہیں لگایا جاسکتا،[1] البتہ احتیاط بہتر ہے "دع مایریبک الیٰ مالایریبک"[2] کمبل اور دوسرے کپڑوں میں بھی اگر ناپاکی یقینی ہے تو بغیر باقاعدہ پاک کئے ان سے نماز درست نہیں اگر یقینی نہیں بلکہ شبہ ہے تو احتیاط کے خلاف ہے،[3] اگر رواں سور کا یقیناً ہے تو وہ ناپاک ہے، کسی طرح پاک نہیں ہوسکتا۔[4] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

---

[1] وکذا طاهر مالم یستیقن مایتخذہ اهل الشرک اوالجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة والثیاب ،شامی زکریا ،ج ۱/ص ۲۸۴/ مطبوعه کراچی، ج ۱/ص ۱۵۱/ کتاب الطهارت قبیل مطلب فی ابحاث الغسل. تاتارخانیه کراچی ص ۱/۱۴۶، کتاب الطهارة، الفصل الاول، نوع فی مسائل الشک، علیک بترک الحرام، المحض فی هذا الزمان، فانک لاتجد شیئا لاشبهة فیه، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۶۴، کتاب الکراهیة، الباب الخامس والعشرون فی البیع والاستیام،

[2] مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۲/ باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثانی، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، سنن الدارمی ص ۲/۳۱۹، کتاب البیوع، باب دع مایریبک الی مالا یریبک، مطبوعه دارالریان مصر، ترمذی شریف ص ۲/۷۸، باب بلاترجمة من ابواب الزهد قبیل ابواب صفة الجنة، مطبوعه اشرفی دیوبند،

ترجمہ:- جو چیز تجھ کو شک میں ڈالتی ہے اس کو چھوڑ کر وہ اختیار کر جو شک میں نہیں ڈالتی۔

[3] من شک فی انائه اوثوبه اوبدنه اصابته نجاسة اولافهوطاهر مالم یستیقن، شامی زکریا ج ۱/ ص ۲۸۳/ مطبوعه کراچی ج ۱/ص ۱۵۱/ کتاب الطهارت، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، فتاوی التاتارخانیة ص ۱/۱۴۶، کتاب الطهارة، الفصل الاول، نوع فی مسائل الثلث، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

[4] شعر المیتة غیرالخنزیر علی المذهب الیٰ قوله طاهر وفی الشامیة تحت قوله علی المذهب ای علی قول ابی یوسف الذی .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کیکڑا اور کچھوا دوا کے طور پر کھانا

سوال:۔ کیکڑے کو جلا کر شہد میں ملا کر استعمال کرنا پرانی کھانسی اور دمہ میں بہت مفید بتلاتے ہیں، نیز ایسے ہی کچھوے کو پکا کر اسی مرض میں کھانے کو بہت مفید بتلاتے ہیں، تو کیا کیکڑا اور کچھوا حلال ہیں یا حلال نہ ہوں تو ان کا استعمال اس طرح پر جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پانی کے جانوروں میں احناف کے نزدیک مچھلی کے علاوہ کوئی اور جانور درست نہیں[1] کیکڑا اور کچھوا بھی درست نہیں[2]، لیکن کیکڑا کو مار کر اگر جلا دیا جائے تو قلب ماہیت ہو کر اس کا حکم

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

............ھوظاھر الروایة ان شعرہ نجس الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار زکریا ج ۱/ ص ۳۵۹/ مطبوعہ کراچی، ج ۱/ص ۲۰۶/باب المیاہ، مطلب فی احکام الدباغة، ان الخنزیر بجمیع اجزاء نجسة حیا ومیتاً فلیست نجاستہ لمافیہ من الدم کنجاسة غیرہ من الحیوانات فلذا لم یقبل التطھیر فی ظاھر الروایة ،شامی کراچی ج ۱۰/ص ۲۰۴/ مطبوعہ زکریا ج ۱/ص ۳۵۷/ باب المیاہ مطلب فی احکام الدباغة. عالمگیری کوئٹہ ص ۲۴/۱، الباب الثالث ف المیاہ، الفصل الثانی فیما لایجوز بہ التوضو، کتاب الطھارة، خانیة علی ھامش الھندیة کوئٹہ ص ۱۰/۱، کتاب الطھارة، فصل فیما یقع فی البئر

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] ولایوکل من حیوان الماء وھوالذی یکون مثواہ وعیشہ فی الماء عندنا الاالسمک بانواعہ،مجمع الانھر، ج۴/ص ۱۶۲/ کتاب الذبائح ،مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، زیلعی ص ۲۹۶/۵، کتاب الذبائح، فصل فیما یحل ومیما لایحل، مطبوعہ امدادیہ ملتان، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۴۴۴/۹، کتاب الذبائح،

[2] ویحرم علیھم الخبائث وماسوی السمک خبیث ونھی بیع السرطان، ھدایہ ج۴/ ص ۴۴۲/ کتاب الذبائح. مجمع الانھر ص ۱۶۳/۴، کتاب الذبائح، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، زیلعی ص ۲۹۶/۵، کتاب الذبائح، مطبوعہ امدادیہ ملتان،

E:\f.m.Fainal\Jild-27\ 17-Haram Ashya ke Zarie Elaj

بدل جائے گا، اس کا کھانا ممنوع نہیں[1] ہوگا۔

کچھوا کھانا بھی درست نہیں[2]، لیکن اگر دیندار تجربہ کار ماہر معالج تجویز کردے کہ شفاء اسی میں منحصر ہے، تو اس کا کھانا درست ہوگا۔

"لایحل التداوی به ای بلبن المرأة فی العین الرمداء وفیه قولان قیل بالمنع وقیل بالجواز اذاعلم فیه الشفاء کمافی الفتح هنا"

"وقال فی موضع اٰخران اهل الطب یثبتون نفعاً للبن البنت للعین وهی من افراد مسئلة الانتفاع بالمحرام للتداوی کالخمر واختار فی النهایة والخانیة الجواز اذا علم فیه الشفاء ولم یجد دواء غیره .بحر شامی ج۴/ص ۱۱۳/"[3]

"وهل یجوز شرب العلیل من الخمر للتداوی فیه وجهان کذا ذکرهٗ الامام التمر تاشی وکذا فی الذخیرة وماقیل ان الاستشفاء بالحرام حرام غیر مجری علیٰ اطلاقه وان الاستشفاء بالحرام انما لایجوز اذا لم یعلم ان فیه شفاء

---

[1] لووقع انسان اوکلب فی قدر الصابون فصار صابونایکون طاهراً لتبدل الحقیقة ثم اعلم ان العلة عند محمد هی التغیر وانقلاب الحقیقة وانه یفتی به لعموم البلوی ومقتضاه عدم اختصاص ذٰلک الحکم بالصابون فیدخل فیه کل ماکان فیه تغیر وانقلاب حقیقة، شامی زکریا ج ۱/ص ۵۱۹/ باب الانجاس، طحطاوی علی المراقی ص ۱۳۲، باب الانجاس والطهارة عنها، مطبوعه مصر، البحرالرائق کوئٹه ص ۲۲۷/۱، باب الانجاس،

[2] ویحرم اکل کل ذی ناب اومخلب من سبع اوطیرالیٰ قوله والسلحفاة،مجمع الانهر ، ج۴/ص ۱۶۰/ کتاب الذبائح،فصل، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت. الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۴۴۱، ۹/۴۴۳، کتاب الذبائح، زیلعی ص ۲۹۵، ۵/۲۹۴، کتاب الذبائح، فصل فیما یحل ومالایحل، مطبوعه امدادیه ملتان،

[3] شامی زکریا ج۷/ص ۲۶۴/ باب البیع الفاسد، مطلب فی التداوی بلبن البنت للرمد الخ، مطبوعه کراچی ج۵/ص ۷۱/ فتح القدیر ص ۶/۴۲۳، باب البیع الفاسد، مطبوعه دارالفکر بیروت،

واما اذاعلم وليس له دواءٌ غيره يجوز اھ شامي ج۴/ص ۲۱۵/"[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۲/۲۵ھ

بطور دواء گھونگھا کھانا

سوال:۔ گھونگھے کا کھانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ دق کے مریض کو کھلائیں گے تو اس کو کس طرح سے کھلائیں گے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گھونگھے کا کھانا شرعاً جائز نہیں[2]۔ لیکن اگر کوئی دیندار تجربہ کار معالج بتائے کہ اس کے سوا دوسرا کوئی علاج نہیں تو پھر بطور دوا کے اس کی اجازت ہے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] شامي زكريا ج۷/ص ۴۸۰/ مطبوعه كراچي ج۵/ص۲۲۸/ كتاب البيوع، باب المتفرقات، مطلب في التداوى بالمحرم. البحر الرائق كوئٹه ص۸/۲۰۵، كتاب الكراهية، فصل في البيع، عالمگيرى كوئٹه ص۵/۳۵۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن، عشر في التداوى والمعالجات،

[2]......الحنفية وهو قول الشافعية، يحرم ماعد السمک، اعلاء السنن ص۱۷/۱۸۷، كتاب الذبائح باب حرمة السمک الطافي، الرد على ابن حزم في احتجاجه بحديث العنبر على اباحة حيوان البحر كله، مطبوعه كراچي، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۲۸۹، كتاب الذبائح الباب الثاني مايؤكل، الدرالمختار مع الشامي زكريا ص ۹/۴۴۴، كتاب الذبائح،

[3]...... اختلف في التداوى بالمحرم ففي النهاية عن الذخيرة يجوز ان علم فيه شفاء ولم يعلم دواء أخر شامي زكرياص ۳۶۵ج ۱ مطبوعه كراچي ص ۲۱۰ ج ۱ باب المياه مطلب في التداوى بالمحرم، عالمگيرى كوئٹه ص۵/۳۵۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر في التداوى والمعالجات الخ، مجمع الانهر ص ۴/۲۲۴، كتاب الكراهية، فصل في المتفرقات، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

دوا کے لئے بچھو کو جلانا

سوال:۔زندہ بچھو کو اسپرٹ میں ڈال کر دوا بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اسپرٹ میں ڈالنے سے بچھوؤں کو زیادہ تکلیف ہوگی جان دیر میں نکلے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بچھو کو بھی بلا وجہ زیادہ تکلیف نہ دی جائے، مار کر اسپرٹ میں ڈال دیا جائے، پھر دوا بنالی جائے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۴/۵/۹۰ھ

خراطین وخاکستہ دوائی کا استعمال

سوال:۔امعاء الارض یعنی خراطین نیز خاکستہ یعنی عروسک کا داخلی استعمال کیسا ہے نیز خارجی استعمال کے بعد نماز پڑھنا کیسا ہے؟

---

[1] عن شداد بن اوس عن رسول اللہ ﷺ قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ کتب الاحسان علی کل شئی فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذاذبحتم فاحسنوا الذبح الخ مشکوٰۃ شریف ص۳۵۷/ کتاب الصید والذبائح، الفصل الاول، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند، مسلم شریف ص۱۵۲/۲، کتاب الصید والذبائح، باب الامر باحسان الذبح والتقتل، مطبوعہ مکتبہ بلال دیوبند،

ترجمہ:-حضرت شداد بن اوسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کو لازم کیا ہے، پس جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو۔

ویکرہ احراق الرای تحریما، جراد وقمل وعقرب، شامی زکریا ص۴۸۲/۱۰، کتاب الخنثی، مسائل شتیٰ،

الجواب حامداً ومصلیاً

کھانا درست نہیں[۱]، جس جانور میں خون نہ ہو اس کے خارجی استعمال کے بعد بغیر دھوئے بھی نماز درست ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۵/۱۲/۱۸ھ

خنزیر کی چربی سے جانور کا علاج

سوال: ۔ایک شخص نے اپنے جھوٹے کو بھنگی سے خنزیر کی چربی ملوائی بوجہ چوٹ لگنے کے لیکن چوٹ ایسی آئی تھی کہ زخم نہیں ہوا تھا، اور یہ کام مشورہ سے کیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس جھوٹے کا گوشت ذبح کے بعد جائز ہے، یا نہیں؟ نیز جس جگہ چربی لگائی گئی تھی اس پر ہاتھ لگا کر مسلمان جھوٹے کو نہلا سکتا ہے یا نہیں؟

---

[۱] وكذلك ماليس له دم سائل مثل الحية والوزغ وسام ابرص وجميع الحشرات وهوام الارض من الفار والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحو ها ولا خلاف في حرمة هذه الاشياء (عالمگيری ج۵/ص ۲۸۹/ كتاب الذبائح، الباب الثاني، مجمع الانهر ص ۱۶۱، ۴/۱۶۰، كتاب الذبائح، تحت فصل، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، الدرالمختار مع الشامی زكريا ص ۴۴۴، ۹/۴۴۱، كتاب الذبائح،

[۲] اما الذی ليس له دم سائل فالذباب والعقرب والزنبوردالسرطان ونحوها وانه ليس بنجس بدائع كراچی ج ۱/ص ۶۲/ ولواصاب الثوب اكثر من قدر الدرهم لايمنع جواز الصلاة الخ، بدائع الصنائع كراچی ج ۱/ص ۶۱/ كتاب الطهارة، فصل في الطهارة الحقيقية. البحرالرائق كوئٹه ص ۲۳۳، ۱/۲۲۹، كتاب الطهارة، باب الانجاس، شامی زكريا ص ۱/۵۲۴، كتاب الطهارة، مبحث في بول الفارة الخ،

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) خنزیر نجس العین ہے اسکی ہر شئی ناپاک اسکا استعمال ناجائز ہے[۱]، اگر اس جھوٹے کا کوئی اور علاج نہیں صرف خنزیر کی چربی ہی علاج ہے، تو ایسی صورت میں اسکا لگوانا درست ہے[۲]، جب اس کو ملکر نہلایا گیا اور چربی وہاں باقی نہیں رہی تو وہ جگہ بھی پاک ہوگئی اب اس جگہ ہاتھ لگانا درست ہے[۳]، چربی کی موجودگی میں اس جگہ ہاتھ لگانے سے ہاتھ کی ناپاکی کا حکم دیا جائیگا[۴]، بعد ذبح اس کا گوشت بلا تامل حلال ہے، اس میں کوئی تردد نہیں[۵]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ ہذا

صحیح عبد اللطیف یکم جمادی الاوّل ۵۷ھ

---

[۱] قال ابو حنيفة ولاينتفع من الخنزير بجلده ولاغيره الخ عالمگيرى كوئٹه ج۵/ص۳۵۴/ كتاب الحظر والاباحة، الباب الثامن عشر فى التداوى والمعالجات الخ، اما الخنزير فشعره وعظمه وجميع اجزائه نجسة، البحرالرائق كوئٹه ص۱۰۷/۱، كتاب الطهارة، احكام القرآن للجصاص ص۱۲۴/۱، باب تحريم الخنزير، مطبوعه دارالكتاب العربى بيروت،

[۲] اختار فى النهاية والخانية الجواز (التداوى بالمحرم اذاعلم فيه الشفاء ولم يجد دواء غيره. شامى زكريا ج:۷/ ص:۲۶۴/ مطبوعه كراچى ج:۵/ ص:۱۷/ كتاب البيوع، مطلب فى التداوى بلبن البنت للرمه الخ، عالمگيرى كوئٹه ص:۳۵۵، ج:۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر فى التداوى والمعالجات، البحرالرائق كوئٹه ص:۲۰۵، ج:۸، كتاب الكراهية، فصل فى البيع،

[۳] وكذا يطهر محل نجاسة مرئية بقلعها اى بزوال عينها واثرها ولو بمرة اوبما فوق ثلاث فى الاصح، الدالمختار على هامش ردالمحتار زكريا ج۱/ص۵۳۵/ مطبوعه كراچى ج۱/ ص۳۲۸/ باب الانجاس مطلب العرقى الذى يستقطر الخ، ملتقى الابحر والدرالمنتقىٰ مع مجمع الانهر ص۹۰/۱، كتاب الطهارة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

[۴] ولولف فى مبتل بنحو بول ان ظهر نداوته .... (باقی حواشی اگلے صفحہ پر)

خنزیر کی چربی والا تیل دوا کے طور پر

سوال:۔ایک تیل تیار کرنا ہے جو کہ بہت سی بیماریوں میں کام آئے گا،جس میں پندرہ قسم کی یونانی دوائیاں شامل ہیں،جس میں ہر ایک کلو سرسوں کے تیل میں ۲ ½ گرام خنزیر کی چربی ملانا ہے کیا شرعی حکم سے چربی ملائی جاسکتی ہے یا نہیں بغیر ملائے تیل میں کمزوری باقی رہتی ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

خنزیر نجس العین ہے،اسکی چربی کا استعمال کرنا بھی حرام ہے،ایسا تیل بھی نجس ہوگا[۱]، اگر کوئی ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ تجربہ کار دیندار طبیب کی تشخیص کے مطابق اس کی دوا اور کوئی نہ ہو بلکہ اسی میں شفاء منحصر ہو تو ایسی مجبوری کی حالت میں استعمال کی گنجائش ہوگی مگر ناپاکی کا

(حواشی صفحہ گذشتہ)

............او اثره تنجس والا لا، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۵۶۲/ ۱، مطلب فی الفرق بین الاستبراء الخ، کتاب الطهار، فصل فی الاستنجاء، الدرالمنتقیٰ مع مجمع الانهر ص۹۵/ ۱، کتاب الطهار، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[۵] مستفاد: کما حل اکل جدی غذی بلبن خنزیر لان لحمه لایغیر ومغذی به یصیر مستهلکا لایبقی له اثر، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۹/۴۹۱، کتاب الحظر والاباحة، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۲۹۰، کتاب الذبائح، الباب الثانی فی بیان مایؤکل من الحیوان،

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[۱] وذبح مالا یوکل لحمه یطهر لحمه وشحمه وجلده الا الادمی والخنزیر (قال الشامی) والخنزیر لایستعمل وهو باق علی نجاسته لان کل اجزائه نجسة (درمختار مع الشامی کراچی ج۶/ص ۳۰۸/ کتاب الذبائح، شامی زکریا ص۴۴۷، ۹/۴۴۶، کتاب الذبائح، زیلعی ص ۵/۲۹۶، کتاب الذبائح، فصل فی مایحل ومالایحل، مطبوعه امدادیه ملتان، البحرالرائق کوئٹه ص ۸/۱۷۲، کتاب الذبائح، فصل فیما ومالا یحل)

حکم پھر بھی باقی رہے گا[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴؍۶؍۱۴۰۱ھ

بول فیل برائے علاج

سوال:۔ ایک حکیم صاحب مسلمان ہیں نماز کے پابند ہیں لیکن داڑھی نہیں رکھتے ہیں، ایک عورت کا علاج پانچ مہینہ سے کرر ہے ہیں عورت کو سترہ سال سے کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے، بہت علاج کرایا ہے، ان حکیم صاحب کی دوائی سے حیض میں تھوڑا فائدہ ہے اب پانچ ماہ علاج کے بعد حکیم صاحب نے اس مرتبہ جو دوائی دی اس میں بول فیل ہاتھی نرکا پیشاب ہمبستری کے وقت پینے کے لئے دیا تھا، یہ سوچتے ہوئے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مریضوں کو جو استسقاء کے مرض میں مبتلا تھے، اونٹ کا دودھ اور پیشاب بتلایا تھا، اور ٹھیک ہو گئے تھے، تو میں یہ سوچتے ہوئے بول فیل دو مرتبہ استعمال کر چکا ہوں لیکن طبیعت میں کچھ پریشانی ہے، براہِ کرم آپ بتلائیں کہ مرض کی صورت میں اس کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں، اور اگر جائز ہے تو کتنی مقدار میں اور اگر ناجائز اور حرام ہے تو جو استعمال کیا جا چکا ہے اس کی تلافی کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

محض اولاد کا نہ ہونا ایسی بیماری نہیں جس کے لئے بول فیل پینے کی اجازت دی

---

[۱] اختلف فی التداوی بالمحرم وظاهر المذهب المنع وقيل يرخص اذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دواء اٰخر كما رخص الخمر للعطشان وعليه الفتویٰ(درمختار مع الشامی نعمانیه ج ۱ / ص ۱۴۰ / کتاب الطهارة، مطلب فی التداوی بالمحرم، مطبوعه زکریا ص ۳۶۵، ۳۶۶/ ۱، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۵، کتاب الکراهية، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، البحر الرائق کوئٹه ص ۸/۲۰۵، کتاب الکراهية، فصل فی البيع،)

جا سکے[1]، جو کچھ اب تک ہو چکا ہے، اس سے توبہ واستغفار کریں[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

معجون جند بیدستر یا ماہی روبیاں وبیر بھوٹی وغیرہ

سوال:۔ وہ معجون جس میں جند بیدستر یا ماہی روبیاں یا خراطین یا بیر بھوٹی پڑی ہو اس کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جواب مع عبارت کتب بحوالہ تحریر فرمائیں، تاکہ ان کی طرف رجوع میں آسانی ہو، بہشتی زیور حصہ یازدہم، ص۱۳۰/ مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس میں ایک نسخہ لکھا ہوا ہے، جس میں جند بیدستر و ماہی روبیاں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے مگر شبہ یہ ہے کہ جند بیدستر وخراطین اکلاً حرام ہے، اور جیسے معجون وغیرہ میں ملایا جائے گا تو وہ بھی حرام ہوگا، لہٰذا مفصل بحوالہ کتب عبارت کتب کو واضح فرما کر ماجور ہوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بہشتی زیور حصہ یازدہم عرف بہشتی گوہر مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ص۱۴۹/[3] میں یہ نسخہ لکھا

---

[1] **تداوی بالمحرم** اسی وقت جائز ہے جب کوئی ایسا مرض لاحق ہو کہ مسلم متدین حاذق معالج تجویز کرے کہ شفاء اسی میں منحصر ہے تو بقدر ضرورت بطور دواء گنجائش ہے ورنہ نہیں، **یجوز للعليل شرب البول والدم الميتة للتداوی اذا اخبره طبيب مسل ان شفاء ه فيه ولم يجد من المباح مايقوم مقامه، شامی زکريا ص۵۵۸/ ۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع وفی البحر بطيب حاذق الخ، البحر الرائق کوئٹہ ص۲۰۵/ ۸، کتاب الکراهية، فصل فی البيع، عالمگيری کوئٹہ ص۳۵۵/ ۵، کتاب الکراهية، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات،**

[2] **ومن يعمل سوءً ا اويظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله غفوراً رحيماً سورة النساء آيت: ۱۱۰،**

ترجمہ:۔ جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان کا ضرر کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا پائے گا۔ (بیان القرآن)　　(حاشیہ نمبر:۳/ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

ہے، مگر اس کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جند بیدستر کا کھانا جائز نہیں، بجائے اس کے کچلہ مدبر اور کشتہ فولاد چار چار رتی ڈالیں، ۱۲/منہ اور جند بیدستر کی تحقیق دیکھنی ہو تو مخزن الادویہ، ص۳۱۴/ میں دیکھئے لکھا ہے۔

''ہیئت آن خصیہ حیوانست آبی مزدوج یعنی دوعدد مفصل بہیئۃ کیس بیضتین الخ''

ایسی حالت میں اس کا کھانا جائز نہیں البتہ اگر استحالہ ہوجائے جیسا کہ تحفہ حکیم محمد مؤمن سے نقل کیا ہے، تو پھر اس کی ماہیت بدل جانے کی وجہ سے کھانا درست ہے، حیات الحیوان الکبریٰ[۱] مصری، ج۱/۳۱۵/ میں لکھا ہے۔

''الجندبادستر حیوان کھیئة الکلب المار ویسمیٰ القندر وسیأتی فی باب القاف ولایوجد الافی بلاد القفجان ومایلیها ویسمیٰ السمود ایضاً وهو علیٰ هیئة الثعلب احمراللون لیس له یدان وله رجلان وذنب طویل ورأس کرأس الانسان ووجه مدور وهویمشی متکفیاً علیٰ صدره کانه یمشی علیٰ اربع وله اربع خصیات اثنتان ظاهرتان واثنتان باطنان ومن شانه انه اذا رای الصیادین لاخذ الجند بادستر وهو الموجود فی خصیة البار زتین هرب فاذا وجد فی طلبه قطعهما بفیه ورمیٰ بهما الیهم اذلا حاجة لهم الا بهما فاذالم یبصرهما الصیادین ودامو افی طلبه استلقیٰ علیٰ ظهره حتی یریهم الدم فیعلمون انه قطعهما فینصرفون عنه وهو اذاقطع الظاهر تین ابرز الباطنتین عوضاً عنهما وفی باطن الخصیة شبه الدم اولعسل کریهة الرائحة سریح التفرک اذا جف الخ وقال فی باب القاف (قندر)قال الفرائنی هو حیوان بری بحری یکون فی الانها رالعظام یتخذ البرای جانب البحر بیتاً له' بابان ویأکل لحم السمک و خصیته تسمیٰ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] بهشتی زیور ج ۱ ۱ /ص ۱۲۶ / مطبوعه تهانوی دیوبند،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] حیات الحیوا ن ج۲/ص ۱۱۵ / باب الجیم، مطبوعه شمس پبلشرز دیوبند.

الجند بادستر الخ. حیات الحیوان ج ۲/ص ۲۶۴/۲[1]

ماہی روبیان کو مولانا تھانویؒ نے امدادالفتاویٰ[2] کے تتمہ ثالثہ، ص ۵۰/ مطبوعہ مطبع قیومی کانپور میں لکھا ہے کہ درمختار[3] وغیرہ میں تمام انواع السمک کو حلال کہا ہے، اور سمک ہونا یہ عدول مبصرین کی اخبار پر ہے، اور جھینگا، مچھلی کو حیات الحیوان میں سمک لکھا ہے۔

حیات الحیوان کی عبارت یہ ہے "الروبیان هو سمک صغیر جدا احمر حیات الحیوان، ج ۲/ص ۱۷۳/[4]" روبیان بضم الراء وسکون باموحدة وفتح یاء مثناة تحتانیه والف ونون وارمیان نیز آمده بفارسی ماہی روبیان وماہی ریگ وبہندی جھینگا، مچھلی نامند ماہیت آن حیوانیست آبی وحلال بادست وپاء بلند وغلاف جثہ آن، صدفی اھ مخزن ادویہ، ص ۴۵۶/۔

پس اگر وہ مچھلی ہے تو حلال ہے ویسے کھانا بھی اور دوا میں ڈال کر کھانا بھی اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ وہ مچھلی نہیں بلکہ مچھلی کے علاوہ کوئی دوسرا دریائی جانور ہے، تو اس کا کھانا جائز نہیں، کیونکہ حنفیہ کے نزدیک دریائی جانور سوائے مچھلی کے کوئی جائز نہیں۔ کما فی ردالمحتار ج ۵/ص ۴۰۸/۔[5]

---

[1] حیات الحیوان ج ۳/ص ۳۱۶/ باب القاف مطبوعه ایضاً.

[2] امدادالفتاویٰ ص ۱۰۴/۴، ماهی روبیان کا حکم، مطبوعه ادارهٔ تالیفاتِ اولیاء دیوبند،

[3] وحل الجراد وانواع السمک بلازکاة ،الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ج ۹/ ص ۴۴۶/ مطبوعه کراچی ج ۶/ص ۳۰۷/ کتاب الذبائح، قبیل کتاب الاضحیة، مجمع الانهر ص ۱۶۴/۴، کتاب الذبائح تحت فصل، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحر الرائق کوئٹه ص ۱۷۲/۸، کتاب الذبائح، فصل فیما یحل ومالایحل،

[4] حیات الحیوان ج ۲/ص ۴۲۴/ باب الراء، مطبوعه شمس پبلشر زدیوبند،

[5] ولایحل حیوان مائی الاالسمک، الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ج ۹/ص ۴۴۴/ مطبوعه کراچی ج ۶/ ص ۳۰۶/ کتاب الذبائح، ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

خراطین ایک کیڑا ہے، جس کو اردو میں کیچوا کہتے ہیں، اس کی تحقیق غیاث اللغات[۱]، ص ۲۸۴ / مخزن الادویہ، ص ۳۸۱ / میں ہے عربی میں اس کو شحمۃ الارض کہتے ہیں۔

کذا فی حیواۃ الحیوان، ج ۲ / ص ۱۵ / وجلد اول، ص ۲۹ /[۲] بیر بھوٹی، حشرات الارض میں سے ہے اس کا کھانا بھی جائز نہیں "**هو (الصيد) مباح بخمسة عشر شرطاً درمختار قال الشامي وخمسة في الصيدان لايكون من الحشرات وان لايكون من بنات الماء الا السمک، ردالمحتار ج ۵ / ص ۴۰۸ /[۳] فقط والله تعالىٰ اعلم وعلمه اتم واحكم**

حررہ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹ / ۱۱ / ۵۴ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور // //

الجواب صحیح عبداللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور // //

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

............قبيل كتاب الاضحية والتفصيل في ردالمحتار زكريا ج ۹ / ص ۴۴۲ / مطبوعه كراچی ج ۶ / ص ۳۰۷ / قبيل كتاب الاضحية. مجمع الانهر ص ۱۶۳ / ۴، كتاب الذبائح، تحت فصل، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، البحر الرائق كوئٹه ص ۱۷۲ / ۸، كتاب الذبائح، فصل فيما يحل ومالايحل،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱] غياث اللغات ص ۱۳۴ / فصل خائی معجمه مع رای مهمله، مطبوعه منشی نول كشور،

[۲] حيات الحيوان ج ۲ / ص ۲۶۶ / باب الخاء.

[۳] الدرالمختار مع الشامی زكريا ج ۱۰ / ۴۵-۴۶ / اول كتاب الصيد، مطبوعه كراچی ج ۶ / ص ۴۶۱-۴۶۲ / البحر الرائق كوئٹه ص ۲۲۱ / ۸، كتاب الصيد، عالمگيری كوئٹه ص ۴۱۷ / ۵، كتاب الصيد الباب الاول، فی تفسيره وركنه،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل سوم

اعضاء انسانی اوران کی خرید وفروخت

آنکھوں کی خرید وفروخت برائے علاج

سوال:۔ یہاں ایک ڈاکٹر ہے وہ دوسروں کی آنکھیں لیکر خراب شدہ آنکھیں نکال کر اس میں لگا دیتا ہے، دوسری آنکھیں حاصل کرنے کی دو دوصورتیں ہیں، بعض غریب لوگ جب آخری وقت پر پہنچتے ہیں، تو ان کی اجازت سے آنکھیں نکال کر فروخت کردی جاتی ہیں جو ہزار دو ہزار میں فروخت ہوجاتی ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ حالت صحت میں آنکھیں فروخت ہوجاتی ہیں، تو اس صورت میں زید کے لئے یہ صورت ہوسکتی ہے، کہ وہ اپنی خراب آنکھیں نکلوا کر دوسری صحیح آنکھیں لگوالے؟

الجواب حامداًومصلیاً

زید کے لئے اس طرح دوسروں کی آنکھیں استعمال کرنا جائز نہیں، زندہ آدمی کی آنکھوں کی بیع ناجائز ہے، مردہ کی بھی ناجائز ہے، "**الاٰدمی مکرم شرعاً وان کان کافراً فایراد العقد علیه وابتذاله به والحاقه بالجمادات اذ لالٌ لهٗ ای وهو غیر جائز**

وبعضه فی حکمه وصرح فی فتح القدیر ببطلانه الیٰ قولهٗ لم یجز کسر عظام میت کافر، شامی[۱]، ج۴/ص ۱۴۵/ الانتفاع باجزاء الآدمی لم یجز اھ فتاویٰ عالمگیری، ج۵/ص ۳۶۵/[۲] (کتاب الکراهیة الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ڈاکٹری تعلیم کے لئے مردہ جسم چیرنا

سوال:۔ڈاکٹری علاج میں اور تعلیم میں مردہ کا بدن کاٹنا اس تعلیم کا جزو اعظم ہے، ازروئے دین قیم یہ فعل جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جائز نہیں[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۳/۸۹ھ

---

[۱] شامی کراچی، ج۵/ص ۵۸/وشامی زکریا، ج۷/ص ۲۴۵/ باب البیع الفاسد، مطلب الادمی مکرم شرعاً ولو کافراً. الدرالمنتقی مع المجمع الانهر ص۳/۸۵، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحرالرائق کوئٹه ص ۶/۸۱، باب البیع الفاسد، فتح القدیر ص ۶/۴۲۵، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطبوعه دارالفکر بیروت،

[۲] عالمگیری کوئٹه، ج۵/ص ۳۵۴/ زیلعی ص ۴/۵۱، باب البیع الفاسد، مطبوعه امدادیه ملتان، ملتقی الابحر مع المجمع الانهر، ص۳/۸۵، باب البیع الفاسد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[۳] الادمی مکرم شرعاً وان کان کافراً والمراد تکریم صورته وخلقته ولذالم یجز کسر عظام میت کافر الخ شامی زکریا، ج۷/ص ۲۴۵/باب البیع الفاسد، مطلب الآدمی مکرم شرعاً الخ، النهر الفائق ص۳/۴۲۸، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحرالرائق کوئٹه ص ۶/۸۱، باب البیع الفاسد،

اوجز المسالک، ج۴/ص ۲۸۸/ مطبوعه دارالفکر بیروت، مطبوعه یحیوی سهارنپور ج۲/ص ۵۰۷/ کتاب الجنائز کسرعظم المسلم.

طبی تحقیق کے لئے میت کو چیرنا

سوال:۔ تحقیق طلب امر یہ ہے کہ طبیہ کالجوں میں آج کل فنِ تشریح پڑھانے کے لئے مردہ کا ڈھانچہ سامنے رکھا جاتا ہے، اور اس کی چیر پھاڑ کر کے طلباء کو سمجھایا جاتا ہے، اور یہ چیز آج کل طبی تعلیم کے لئے ضروری ہے، اب سوال یہ ہے کہ شرعاً مردہ جسم کی بیع وشراء اور اس کا طبیہ کالج میں رکھنا اور چیر پھاڑ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بہشتی زیور، ج ۹ رص ۱۰۳ رطبی جوہر میں اس کو ممنوع لکھا ہے، لیکن موجودہ دور میں اس سے بچنا مشکل ہے، اگر کوئی جواز کی صورت ہو تو تحریر مدلل فرما کر ممنون فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مردہ جسم کی بیع وشراء جائز نہیں، باطل ہے[۱]، طبی تعلیم کے لئے اس کو سامنے رکھ کر چیر پھاڑ کے تجربہ ومشق کے لئے بھی جائز نہیں[۲]، اس نوع کی تعلیم ہی واجب نہیں کہ اس کی خاطر حرام فعل کو جائز کرنے کی کوشش کی جائے[۳]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱۴؍۴؍۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۵؍۴؍۹۲ھ

۱؎ وبطل بیع مال غیر متقوم کخمر وخنزیر ومیتة الخ الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا، ج۷/ص ۲۴۱-۲۴۲، باب البیع الفاسد، مطلب فیما اذا اجتمعت الاشارة الخ، البحرالرائق کوئٹه ص ۷۰/۶، باب البیع الفاسد، زیلعی ص ۴۴/۴، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطبوعه امدادیه ملتان،

۲؎ البتہ منتخبات نظام الفتاوی میں لاش کی عمل جراحی کو بہت سی جانوں کی حفاظت کی خاطر حد جواز میں داخل تسلیم کیا ہے، اور اس کی تائید حضرت مفتی سید مہدی حسن صدر مفتی دارالعلوم دیوبند اور مفتی نظام الدین صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند نے بھی فرمائی ہے اصل فتویٰ حضرت مولانا سید منت اللہ صاحب کا ۱۳۷۶ھ کا تحریر فرمودہ ہے، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو منتخبات نظام الفتاوی ص ۴۵۸، ۴۵۶/۱،...........**(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)**

طبی تجربہ کے لئے لاش چیرنا

سوال: ۔طبی اغراض کے لئے مردہ انسانوں کی لاشوں کو چیرنا پھاڑنا جائز ہے یا نہیں بینوا وتوجروا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

شریعت نے مردہ انسانوں کا احترام اسی طرح ضروری قرار دیا ہے، جس طرح زندہ کا پس محض طبی تجربات کے لئے مردوں کا چیرنا پھاڑنا جائز نہیں، امام مالکؒ موطأ میں بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تحریر فرماتے ہیں ”**كسر عظم المسلم ميتاً ككسره وهو حي قال مالك تعني في الاثم قال الباجي يريد ان له من الحرمة في حال موته مثل ماله منها حال حياته وان كسر عظامه في حال موته يحرم كما يحرم كسرها حال حياته وانهما لايتساويان في القصاص وغيره انما يتساويان في الاثم وقال الزرقاني الاتفاق على حرمة فعل ذلك به في الحيوة والموت لافي القصاص والدية فمر فوعان عن كاسر عظم الميت اجماعا وحاصله ان عظم الميت لهٗ حرمة مثل حرمة عظم الحي لكن لاحياة فيه فكان كاسره في انتهاك الحرمة**

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)..........عنوان ”مسلم نعش پرعمل جراحی کا حکم“، مطبوعه اصلاحی کتبخانه دیوبند،

[۳] والآدمي مكرم شرعاً وان كافراً والمراد تكريم صورته وخلقته وكذا لم يجز كسر عظام ميت كافر، شامي زكريا ج۷/ص۲۴۵/ باب البيع الفاسد، مطلب الآدمي مكرم شرعاً الخ، البحر الرائق سكوئٹه ص ۶/۸۱، باب البيع الفاسد، النهر الفائق ص۳/۴۲۸، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، اوجز المسالك ج۴/ص ۲۸۹-۲۸۸/ مطبوعه دارالفكر بيروت، مطبوعه يحيوى سهارنپور، ج۲/ص ۵۰۷/ كتاب الجنائز كسر عظم المسلم.

ککسر عظم الحی ویعدم القصاص والارش لانعدام المعنی الذی یوجبه من الحیاة قال الطیبی اشارة الیٰ انه لایهان میتاً کما لایهان حیاًاھ اوجزو المسالک ج۲/ص۵۰۷[1] الاٰدمی مکرم شرعاً وان کان کافراًوالمراد تکریم صورته وخلقته وکذا لم یجز کسر عظام میت کافراھ. ردالمحتار ج۴/ص۱۴۵/[2]

البتہ اگرکسی عورت کے پیٹ میں بچہ ہو، اورعورت مرجائے تو پیٹ چاک کرکے بچہ کو نکال لیا جائے گا، اگرعورت توزندہ ہولیکن بچہ پیٹ میں مرجائے تو بچے کوٹکڑے ٹکڑے کرکے نکال لیاجائیگا، بلاقصداگرکوئی شخص کسی کا موتی نگل لے اور پھر مرجائے، تب بھی پیٹ چاک کرکے موتی نکالنا درست نہیں، کیونکہ حرمت مال سے حرمت نفس اعظم ہے، حاصل یہ نکلا کہ اگرمردہ انسان سے زیادہ قابل لحاظ شئی بغیر لاش چیرے فوت ہوتی ہو تب تو لاش کا چیرنا درست ہے، ورنہ درست نہیں "رجل ابتلع درة رجل فمات المبتلع فان ترک مالاً کانت قیمة الدرة فی ترکته وان لم یترک مالاً لایشق بطنه لان الشق حرام، وحرمة النفس اعظم من حرمة المال وعلیه قیمة الدرة لانه استهلکهاوهی لیست من ذوات الامثال فکانت مضمونة بالقیمة فان ظهر له مال فی الدنیا قضی منه والا فهو ماخوذ به فی الاٰخرة، حامل ماتت فاضطرب فی بطنها ولد فان کان فی اکبر الرائی انه حی یشق بطنها لانا ابتلینا ببلیتین فنختار اهونهما وشق بطن الام المیتة

---

[1] اوجز المسالک ج۴/ص۲۸۸–۲۸۹/ مطبوعه دارالفکر بیروت، مطبوعه یحیوی سهارنپور، ج۲/ص۵۰۷/ کتاب الجنائز کسرعظم المسلم. شرح الزرقانی علی المؤطا ص۲/۱۱۲، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الاختفاء، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، المنتقیٰ شرح مؤطا ص۲/۵۱۲، المصدرالسابق، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[2] شامی زکریا ج۷/ص۱۴۵/ باب البیع الفاسد، مطلب الادمی مکرم شرعاً الخ. البحرالرائق کوئٹه ص۶/۸۱، باب البیع الفاسد، النهر الفائق ص۳/۴۲۸، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

اهون من اهلاک الولد الحی اھ بدائع ج۵/ ص ۱۲۹ / [1]

"حامل ماتت وولدها حی یضطرب شق بطنها من الایسرویخرج ولدها ولوبالعکس وخیف علی الام قطع واخرج لومیتاً والا لاکمافی کراهة الاختیار اھ درمختار،قوله بالعکس بان مات الولد فی بطنها وهی حیة (قوله قطع) بان تدخل القابلة یدها فی الفرج وتقطعه بالٰة فی یدها بعد تحقق موته (قوله والالا)ای ولوکان حیالا یجوز تقطیعه لان موت الام به موهوم فلا یجوز قتل آدمی حی لامر موهوم اھ شامی ،ج ۱/ص ۹۳۸/" [2]

حتی کہ اگر حاملہ عورت ایام حمل پورے ہونیکے بعد مری اور بچہ اسکے پیٹ میں متحرک تھا اس کو دفن کر دیا گیا پھر کسی نے خواب میں دیکھا کہ عورت کے بچہ پیدا ہو گیا، تو اس خواب پر قبر کو کھودنا جائز نہیں، کیونکہ اگر یہ خواب صحیح ہے تب بھی بچہ کے زندہ رہنے کی توقع نہیں بلکہ ظن غالب ہیکہ بچہ پیدا ہوتے ہی مر گیا ہوگا، اور قبر کھودنے میں لاش کی توہین ہے "حامل ماتت وقد اتی علی حملها تسعة اشهر وکان الولد یتحرک فی بطنها فد فنت ولم یشق بطنها ثم رؤیت فی المنام انها تقول ولدت لاینبش القبر لان الظاهر انها لوولدت

---

[1] بدائع الصنائع کراچی ج۵/ص ۱۲۹ / کتاب الاستحسان. البحرالرائق کوئٹه ص۲۰۵، ج۸، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع،

[2] الدرالمختار مع الشامی زکریا ج۳/ص۱۴۵ / کتاب الجنائز مطلب فی دفن المیت. عالمگیری کوئٹه ص۱۵۷/ ۱، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الاول فی المحتضر، النهرالفائق ص۳۹۸/ ۱، کتاب الصلاة، فصل فی الصلاة علی المیت، فرع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

کان المولود میتاً اھ فتاویٰ قاضی خان، ج ۱/ص ۲۲۹/[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳۰/۱۱/۵۶ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۴/ذی الحجہ ۵۶ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۴/ذی الحجہ ۵۶ھ

عورت مرجائے اور بچہ پیٹ میں زندہ ہو اس کو نکالنا

سوال:۔ایک عورت حاملہ تھی لیکن وضع حمل سے چند روز قبل عورت کا انتقال ہوجاتا ہے،تو بچہ کے متعلق کیا حکم ہے؟ کیا ماں کے پیٹ سے بچہ کو نکالا جائے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

عامۃً جب حاملہ کا انتقال ہوجاتا ہے،تو بچہ پیٹ میں مرجاتا ہے،زندہ نہیں رہتا،لیکن اگر قرائن سے معلوم ہو کہ بچہ زندہ ہے تو فوراً آپریشن کرکے نکال لیا جائے،"امرأۃ ماتت والولد یضطرب فی بطنھا قال محمدؒ یشق بطنھا ویخرج الولد لایسع الا ذٰلک کذافی التتارخانیۃ[۲]، ج ۱/ص ۱۵۷/ کوئٹہ۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] قاضی خان علی ھامش الھندیۃ کوئٹہ ج ۱/ص ۱۹۵/ باب غسل المیت الخ. بیان ان النقل من بلدالی بلد مکروہ. البحر الرائق کوئٹہ ص ۸/۲۰۵، کتاب الکراھیۃ، فصل فی البیع، فتاوی التاتارخانیہ ص ۲/۱۷۶، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع، نوع آخر فی الخطاء الذی یقع فی الباب، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی،

[۲] فتاوی التاتارخانیہ کراچی ص ۲/۱۷۶، کتاب الصلوۃ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع، نوع آخر فی الخطأ الذی یقع فی الباب، قاضی خان علی ھامش الھندیۃ کوئٹہ ج ۱/ص ۱۸۸/ باب فی غسل المیت ومایتعلق بہ الخ، عالمگیری کوئٹہ ج ۱/ص ۱۵۷/ کتاب الجنائز، الفصل الاول فی المحتضر.

حاملہ کے انتقال کے بعد بچہ آپریشن کر کے نکالنا

سوال:۔ زید کی بیوی کے بچہ ہونے والا ہے، اور ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق چند منٹ کے بعد ہی تولد ہونے کی امید ہے، ٹھیک اسی وقت زید کی بیوی کا انتقال ہوگیا، ڈاکٹر کی رائے ہے کہ چونکہ بچہ پیٹ میں زندہ ہے، اسلئے دس منٹ کے اندر آپریشن کر کے نکال لینا چاہئے جبکہ زید کی رائے یہ ہے کہ چونکہ بیوی کا انتقال ہو چکا ہے، اور انتقال کے بعد کسی قسم کا بھی آپریشن حرام ہے، آیا بچہ کو زندہ آپریشن کے ذریعہ نکالنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

اگر بچہ زندہ ہے تو آپریشن کر کے بچہ کو نکال لیا جائے، ''**امرأة حامل ماتت وعلم ان مافی بطنها حی فانه یشق بطنها من الشق الایسر وکذٰلک اذکان اکبر رائهم انه حی یشق بطنها کذافی المحیط وحکیٰ انه فعل ذٰلک باذن ابی حنیفةؒ فعاش الولد کذا فی السراجیهاھ عالمگیری ج۴/ص ۱۱۴/**''[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۱/۹۴ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱/۹۴ھ

زائد انگلی کا کٹانا

سوال:۔ اگر کسی آدمی کے ایک انگلی زائد ہواور وہ بدنما معلوم ہوتی ہے تو اس کو کٹوانا

---

[۱] عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۶۰/ کتاب الکراهیة، الباب الحاوی والعشرون فیما یسع من جراحات بنی آدم الخ. الاشباہ والنظائر ص ۴۴، الفن الاول فی القواعد الکلیة، النوع الاول، القاعدة الخامسة الضرر یزال، مطبوعه مکتبه اشاعة الاسلام دهلی، البحرالرائق کوئٹه ص ۸/۲۰۵، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع،

کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز؟ اگر نا جائز ہے تو اولیٰ کیا ہے؟ یعنی رضائے الٰہی کٹوانے میں ہے یا نہ کٹوانے میں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کٹوانا بھی جائز ہے[1]، رضائے الٰہی کے خلاف نہیں مگر تکلیف بھی ہوگی، اپنے تحمل کو دیکھ لیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۶/۸۸ھ

اضطراری حالت میں انسانی خون لینا

سوال: ۔آج کل اسپتال میں مریض کے لئے خون کی کمی کی وجہ سے جبکہ مریض کی جان کو خطرہ ہو تو دوسرے انسان کا خون پچکاری سے حاصل کرکے مریض کے جسم میں داخل کرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ جب انسانی جان کو خطرہ ہو تو دوسرے انسان کا خون داخل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

انسان کے خون کو دوا میں بھی استعمال کرنا جائز نہیں[2]، اگر اضطراری کیفیت ہو کہ

---

[1] اذاارادالرجل ان یقطع اصبعازائدة اوشیاً آخر قال نصیررحمه اللّٰه تعالیٰ ان کان الغالب علی من قطع مثل ذٰلک الهلاک فانه لایفعل وان کان الغالب هوالنجاة فی سعة من ذٰلک .عالمگیری کوئٹه ،ج۵/ص ۳۶۰/ کتاب الکراهیة ،الباب الحادی والعشرون ، فیما یسع من جراحات نبی آدم الخ. خانیة علی هامش الهندیة کوئٹه ص ۴۱۰، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی الختان،

[2] الانتفاع باجزاء الآدمی لم یجز قیل للنجاسة وقیل للکرامة هو الصحیح، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۴، کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، المحیط البرهانی ص ۸/۸۱، کتاب الکراهیة، والاستحسان، الفصل التاسع عشر فی التداوی والمعالجات، مطبوعه مجلس علمی ڈابهیل،

بغیر انسانی خون کے جان بچنے کی کوئی صورت نہ ہوتو ایسی مجبوری کی حالت میں اس کی گنجائش ہے[۱]

لیکن خون کی خرید وفروخت کا کاروبار جائز نہیں[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

بیمار کو دوسرے شخص کا خون دینا

سوال:۔ شرعاً ایک انسان کا خون دوسرے انسان کے جسم میں بطور علاج داخل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ ڈاکٹروں کی رائے میں مریض کی جان بچنا مشکل ہورہی ہو؟

---

[۱] یجوز للعليل شرب الدم والبول واكل الميتة للتداوى اذا اخبره طبيب مسلم ان شفاءه فيه ولم يجد من المباح مايقوم مقامه الخ عالمگیری کوئٹه ، ج۵/ص ۳۵۵/ كتاب الكراهية الباب الثامن عشر فى التداوى والمعالجات الخ. شامی زکریا ص۵۵۸/ ۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، المحيط البرهانى ص ۸/۸۲، كتاب الكراهية، والاستحسان، الفصل التاسع عشر فى التداوى والمعالجات الخ، مطبوعه المجلس العلمى ڈابھیل گجرات،

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو جواهر الفقه ص ۲/۳۵ ، عنوان ''خون اور اعضاء انسانی کے زیر بحث مسائل''، مطبوعه مكتبه سيرت النبیؐ، منتخبات نظام الفتاوىٰ ص ۳۵۵/ ۱ ، خون اور انسانی اعضاء کا طبی اغراض کے لئے استعمال، مطبوعه فقه اکیڈمی دهلی،

[۲] بطل بيع ماليس بمال كالدم المسفوح والميتة، الدرالمختار على هامش ردالمحتار زكريا ج۷/ص ۲۳۵/ باب البيع الفاسد ،مطلب فى تعريف المال. البحرالرائق كوئٹه ص ۶/۷۰، باب البيع الفاسد، زيلعى ص ۴/۴۴، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطبوعه امداديه ملتان، ''خون کی بیع تو جائز نہیں ہے لیکن جن حالات میں اگر کسی کو خون بلا قیمت نہ ملے تو اس کے لئے قیمت دے کر خون حاصل کرنا بھی جائز ہے مگر خون دینے والے کے لئے اس کی قیمت لینا درست نہیں''، جواهر الفقه ص ۲/۳۸، خون کی خرید وفروخت،

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک انسان کا خون دوسرے انسان کے جسم میں داخل نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ اس میں جزء انسانی سے انتفاع لازم آتا ہے، اور جزء انسانی سے انتفاع حرام ہے، ''قولہ وان حرم استعماله ای استعمال جلده اواستعمال الآدمی بمعنی اجزائه وبه یظهر التفریع بعده ''شامی ، ج ۱ / ص ۱۸۸ / [1] البتہ اگر اس کے بغیر جان بچنا دشوار ہوتو بقدرِ ضرورت اس کی اجازت ہوگی [2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

شوہر کا خون بیوی کے جسم میں داخل کرنا

سوال: ۔عورت بالکل مریض ہوچکی ہے ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ اس کے بدن میں خون داخل کیا جائے، کسی اور کا خون سیٹ نہیں ہوتا، سوائے شوہر کے خون کے، اب شوہر کا خون عورت کے بدن میں داخل کیا جاتا ہے، عورت کی صحت کیلئے کیا اس طرح سے خون عورت

---

[1] شامی زکریا ج ۱ / ص ۳۵۷ / باب المیاه، مطلب فی احکام الدباغة. النهرالفائق ص ۸۲، ۱/۸۱، کتاب الطهارة، مطلب فی طهارة الجلود ودباغتها، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۴، کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات،

[2] یجوز للعلیل شرب الدم والبول واکل المیتة للتداوی اذااخبره طبیب مسلم ان شفائه فیه ولم یجد من المباح مایقوم مقامه ،عالمگیری کوئٹه ، ج۵/ص ۳۵۵/ کتاب الکراهیة،الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات الخ. شامی زکریا ص۹/۵۵۸، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، المحیط البرهانی ص ۸/۸۲، کتاب الکراهیة والاستحسان، الفصل التاسع عشر فی التداوی والمعالجات، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهیل گجرات،

کے بدن میں داخل کرنے سے دونوں کے درمیان نکاح باقی رہے گا؟ اگر نہیں تو دونوں کے درمیان نکاح کی کیا صورت رہے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس عمل کی وجہ سے نکاح فاسد نہیں[۱] ہوگا، مگر انسانی خون کا استعمال داخلی اور خارجی ہر طرح حرام ہے، چاہے وہ شوہر کا ہو، یا کسی اور کا[۲] لہٰذا جب تک اضطرار کا درجہ نہ ہوجائے اسکی ہرگز اجازت نہیں، مثلاً کسی کے پاس کھانے کو کچھ نہیں وہ مرنیکے بالکل قریب ہے صرف سور کی دو بوٹی موجود ہیں، جس کو کھالے تو جان بچ جائے، تو وہ ایسی حالت میں مضطر ہے، اس کیلئے

۱؎ شوہر کا خون بیوی کے بدن میں یا بیوی کا خون شوہر کے بدن میں داخل کرنے سے نکاح پر شرعاً کوئی اثر نہیں پڑتا نکاح بدستور قائم رہتا ہے کیوں کہ شریعت اسلام نے محرمیت کو نسب، مصاہرت، رضاعت کے ساتھ مخصوص کیا ہے ان سے تجاوز کرنا درست نہیں الخ، جواهر الفقه ص ۴۰/۲، ''اعضائے انسانی کی پیوندکاری'' ''شوہر کا خون بیوی کے بدن میں''، مطبوعه مکتبه سیرت النبی ﷺ دیوبند، اسباب التحریم انواع قرابة، مصاهرة، رضاع الخ، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۴/۹۹، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، نیز خون دینا اسباب حرمت مصاہرت میں سے نہیں ہے، تثبت بالوطء حلالا کان او عن شبهة او زنا الی قوله کما ثبت هذه الحرمة بالوط تثبت بالمس والتقبیل والنظر الی الفرج بشهوة الخ، عالمگیری کوئٹه ص ۱/۲۷۴، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی المحرمات بالصهریة خانیة علی هامش الهندیة کوئٹه ص ۱/۳۶۰، باب المحرمات واما المحرمات،

۲؎ وحرم استعماله ای استعمال جلده اواستعمال الادمی بمعنی اجزائه وبه یظهر التفریع بعده. شامی زکریا ص ۱/۳۵۷، باب المیاه، مطلب فی احکام الدباغة، عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۵۴/ کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات الخ. المحیط البرهانی ص ۸۲، ۸/۸۱، کتاب الکراهیة والاستحسان، الفصل التاسع عشر فی التداوی والمعالجات الخ، مطبوعه مجلس علمی ڈابھیل، احکام القرآن للجصاص ص ۱/۱۲۳، باب تحریم الدم، مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت،

حالت اضطرار میں سور کی بوٹی کھانے کی اجازت ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند ۱۹/۷/۹۳ھ

کافر کا خون مسلمان کے جسم میں ڈالنے سے کیا اثر ہوگا؟

سوال:۔ایک مسلمان بیمار ہوگیا اور اُسے خون کی ضرورت پڑی اس وقت کافر کا خون دینے سے کیا بیمار کا دل کافر ہوجاتا ہے، خون ڈالنے کے بعد جو اولاد ہوگی، کیا اس میں کفار کے خون کا اثر ہوگا؟ خون ڈالنے کے بعد مسلمان کے عادات واطوار اس کفار کی طرح ہوجائیں گے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

انسان کا خون اسطرح استعمال کرنا جائز نہیں[۲] تاہم اسکی وجہ سے وہ مسلمان بیمار کافر

۱؎ تکلموا فی حدالاضطرار الذی یحل لهٗ المیتة قیل اذا کان بحال یخاف علی نفسه التلف. عالمگیری کوئٹه ج۵/ص۷/۳۳۷/ کتاب الکراهیة، الباب الحادی عشرفی الکراهیة فی الاکل الخ. الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۴۸۹، ۴۸۸، کتاب الحظر والاباحة، احکام القرآن للجصاص ص ۱۲۹، ۱۲۶/۱، باب ذکر الضرورة المبیعة لاکل المیتة، مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت،

۲؎ اس لئے کہ اس میں جزء انسانی سے انتفاع لازم آتا ہے، اور جز انسانی سے انتفاع حرام ہے، بغیر حالت اضطرار وضرورت کے جائز نہیں، جز آدمی والانتفاع به لغیر ضرورة حرام علی الصحیح، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص۷ ۴/۳۹، کتاب النکاح، باب الرضاع، ”الانتفاع بجزء الادمی لم یجوز عالمگیری کوئٹه ،ج۵/ص ۳۵۴/ کتاب الکراهیة الباب الثامن عشرفی التداوی والمعالجات.شامی زکریا ج ۱/ص۷ ۳۵/ باب المیاه، مطلب فی احکام الدباغة“ النهرالفائق ص ۸۲، ۸۱/۱، کتاب الطهارة، مطلب فی طهارة الجلود ودباغتها، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوجواهر الفقه ص۷ ۳، ۲/۳۶، مریض کوخون دینے کا مسئلہ اور جواز کی تفصیل، رسالہ اعضائے انسان کی پیوندکاری، مطبوعه مکتبه تفسیر قرآن دیوبند،

نہیں ہوا، نہ اسکا دل کافر کا دل ہوا، نہ اولاد پر اسکی وجہ سے کفر آئے گا[1]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اعضاء انسانی کی پیوندکاری

سوال:۔زید کو ڈاکٹر نے یہ کہا کہ اگر تم بکر کا دل اپنے جسم میں ڈال لو گے تو تم زندہ بچ سکتے ہو ورنہ نہیں، بکر مرنے کے قریب ہے، اس کے رشتہ دار بھی بکر کا دل دینے کو تیار ہیں، تا کہ زید کی جان بچ جائے، تو بکر کا دل زید کو دے کر زید کی جان بچا سکتے ہیں، یا نہیں؟ یا اسی طرح دیگر اعضاء انسانی بکر کے جسم کے دوسرے انسانوں کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بکر کے رشتہ دار نہ زندگی میں بکر کے مالک ہیں، نہ مرنے کے بعد، ان کو بکر کے کسی عضو کو نہ قیمۃً کسی کو دینے کا حق ہے، نہ ہدیۃً لہٰذا ان کی رضا مندی کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے، بلکہ بکر خود بھی اپنے اعضاء کا مالک نہیں کہ جو عضو جس کو چاہے کاٹ کر دیدے، یہ سب تصرفات غلط اور بے محل ہیں، بکر اور اس کے تمام اعضاء کا شریعت نے ایک احترام اور حق مقرر کر دیا ہے، وہ یہ کہ مرنے کے بعد اس کو غسل وکفن دیکر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے، آج اس کے دل پر زید کی زندگی کو منحصر کر دیا گیا ہے، کل کو کہا جائے گا کہ اس کے گوشت کھانے پر زندگی موقوف ہے، لہٰذا اس کا گوشت ڈبہ میں بند کر کے ہسپتال میں محفوظ رکھا جائے، انسان

---

[1] نفس جواز میں کوئی فرق نہیں لیکن یہ ظاہر ہے کہ کافر، فاسق، فاجر انسان کے خون میں جو اثرات خبیثہ ہیں ان کے منتقل ہونے اور اخلاق پر اثر انداز ہونے کا خطرہ قوی ہے اس لئے صلحاء امت نے فاسق فاجر عورت کا دودھ پلوانا بھی پسند نہیں کیا، بناءً علیہ کافر اور فاسق فاجر انسان کے خون سے تابمقدور اجتناب بہتر ہے، جواہر الفقہ ص ۴۰، ج ۲، ''غیر مسلم کا خون مسلم کے بدن میں'' ''رسالہ اعضاء انسان کی پیوندکاری''، مطبوعہ مکتبہ تفسیر القرآن دیوبند،

جو کہ اشرف المخلوقات ہے، اس کا حال بھی گائے، بکری کی طرح ہو کر "ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْن"[1] کا نمونہ بن جائے گا، فتاویٰ عالمگیری کتاب الکراہیۃ میں اعضاء انسانی کے قطع کرنے کا اور معالجات کی بحث مذکور ہے "مضطر لم يجد ميتة و خاف الهلاک فقال له رجل اقطع يدى و كلها او قال اقطع منى قطعة و كلها لايسعه ان يفعل ذٰلک ولايصح امره به كمالايسع للمضطر ان يقطع قطعة من نفسه فياكل كذافى فتاوىٰ قاضى خان الخ عالمگیری"[2] ج ۵/ص ۳۶۸/۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۳/۹/۸۹ھ

اعضاء کی پیوندکاری کی وصیت

سوال:۔ کسی قریب المرگ یا فوت شدہ انسان کا کوئی عضو مثلاً دل، جگر، آنکھ وغیرہ دوسرے انسان کے جسم میں لگا دینا کیسا ہے؟ بعض انسان ہمدردی کے جذبہ کے تحت اس قسم کی وصیت کر دیتے ہیں کہ مثلاً میرے مرنے کے بعد میری آنکھ کسی ضرورت مند کے لئے نکال لی جائے، تو یہ وصیت قابل نفاذ ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کسی فوت شدہ انسان کا جگر، آنکھ، دل وغیرہ دوسرے انسان کے جسم میں نہیں لگا

---

[1] سورة تين آيت ۵/ **ترجمہ**:- پھر ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پس تر کر دیتے ہیں۔

[2] عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۳۸/ كتاب الكراهية الباب الحادى عشر فى الكراهية فى الاكل الخ، خانية على هامش الهندية ص ۳/۴۰۴، كتاب الحظر والاباحة ومايكره اكله ومالايكره، مطبوعه كوئٹه، بزازيه على هامش الهنديه كوئٹه ص ۶/۳۶۶، كتاب الكراهية، الفصل الخامس فى الاكل،

سکتے،[1] اگر کوئی آدمی ایسی وصیت کرتا ہے جیسا کہ سوال میں درج ہے تو یہ وصیت کرنا جائز نہیں ہے، اوروہ نا قابلِ نفاذ ہے، "**احدھا ان یوصی بما ھو معصیة عندنا وعندھم كالوصية للمغنيات والنائحات فھٰذا لايصح اجماعاً (مجمع الانھر، ج ۲/ ص ۱۶۷/ ب**[2]) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۵/۳/۸۸ھ

ختنہ کی کھال کا استعمال وفروخت

سوال:۔ایک عجیب وغریب بینک قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے، جس کو ختنہ بینک کہا جائیگا، دنیا بھر میں روزانہ لاکھوں بچے کے ختنے کاٹے جاتے ہیں، اوراعلیٰ قسم کی کھال کاٹ کر ضائع کردی جاتی ہے، آئندہ اس نفیس کھال کو بھی بینک میں جمع کر کے پلاسٹک سرجری یا کھال پیوند لگانے کے کام میں لگایا جائیگا، اب علماء کرام کو ایک نیا فتویٰ دینا ہوگا، کہ ختنے کی کھال کا استعمال جائز ہے یانہیں؟ پھر یہ کہ مسلمان بچہ کی ختنہ کی کھال کافر کے جسم پر اور کافر بچہ کی ختنہ کی کھال مسلمان کے جسم پر لگائی جاسکتی ہے، یانہیں؟ کافی عرصہ ہوا پاکستان میں ایک سرجن

---

[1] لا يجوز بيع شعر الآدمي ولا الانتفاع به ولا بشئ من اجزائه لان الآدمي مكرم غير متبذل فلا يجوز ان يكون شيئا من اجزائه مهانا متبذلا، مجمع الانهر ص۸۵/۳، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، المحيط البرهاني ص ۸/۸۱، كتاب الكراهية والاستحسان، الفصل التاسع عشر في التداوى والمعالجات، مطبوعه مجلس علمي ڈابھیل، البحرالرائق كوئٹه ص ۶/۸۱، باب البيع الفاسد،

[2] مجمع الانهر ج۴/ص ۴۵۱/ باب وصية الذمي، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت. شامي زكريا ص۴۰۳، ۱۰/۴۰۴، فصل في وصايا الذمي وغيره، البحرالرائق كوئٹه ص۸/۴۵۵، كتاب الوصايا، باب وصية الذمي،

نے ایک بچہ کا ختنہ کرکے اس کھال کا پیونداس کے چہرے پرلگا دیا تھا، ڈاکٹر کی اس حرکت پر یا جرأت پراس وقت وہاں کے علماء کرام نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا؟

الجواب حامداًومصلیاً

انسان اشرف المخلوقات ہے، اور بجمیع اجزاء قابل احترام ہے، ختنہ کی کھال بھی اس کا جزہے، اس کی خرید وفروخت جائز نہیں، ''**والآدمی مکرم شرعاً فایر ادالعقد علیه وابتذ اله به والحاقه بالجمادات اذلال لهٗ ای وهو غیر جائز وبعضه فی حکمه وصرح فی فتح القدیر ببطلانه**اھ ردالمحتار[1]، **کل اهاب دبغ الی ماقال خلا آدمی فلا یدبغ لکرامته ولو دبغ طهر وان حرم استعماله ای استعمال جلده**. **درمختار**[2] **وشامی مختصراً**۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۶/۵/ ۱۴۰۱ھ

مصنوعی دانت

سوال:۔ منہ میں چوکڑا (مصنوعی دانت) لگانا جائز ہے یانہیں؟ تلاوت ونماز کے وقت لگاسکتا ہے یانہیں؟

---

[1] ردالمحتار زکریا ،ج۷/ص۲۴۵/ باب البیع الفاسد ،مطلب الأدمی مکرم شرعاً الخ، مجمع الانهر ص۳/۸۵، باب البیع الفاسد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحرالرائق کوئٹه ص۶/۸۱، باب البیع الفاسد،

[2] الدرالمختار مع الشامی زکریا ،ج۱/ص۳۵۷-۳۵۵/ باب المیاه ،مطلب فی احکام الدباغة، النهرالفائق ص۸۲، ۱/۸۱، کتاب الطهارة، مطلب فی الطهارة الجلود ودباغتها، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحرالرائق کوئٹه ص۱۰۰/ ۱، کتاب الطهارة،

الجواب حامداً ومصلیاً

جائز ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] اذا جدع انفه اواذنه اوسقط سنه فاراد ان يتخذ سنا آخر فعند الامام يتخذ ذٰلک من الفضة وعند محمد من الذهب ايضا،شامی زکریا ج۹/ص ۵۲۱/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس قلت فالاتخاذ بمصنوعات اخری اولیٰ. بدائع الصنائع کراچی ج۵/ص ۱۳۲/ کتاب الاستحسان، عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۳۶/ کتاب الکراهية، الباب العاشر فی استعمال الذهب والفضة.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چهارم

حمل، اسقاط حمل اور نسبندی وغیرہ

آپریشن سے جنس تبدیل کرنا حرام ہے

سوال:-سیکس تبدیل کرنا (اپنی ہیئت مخلوقی تبدیل کرنا مرد سے عورت بننا اور عورت سے مرد بننا) شریعت مطہرہ کی رو سے سیکس تبدیل کرنے کے لئے آپریشن کرنا جائز ہے یا ناجائز، کیا اس حرکت شنیع سے تغیر خلق لازم نہیں آئیگی، جواز وعدم جواز کا قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا مفصل ومدلل جواب دیں۔

نوٹ:-اس واقعہ کا وقوع ہو چکا ہے، اس لئے آپ کو زحمت دی جارہی ہے، کہ اس کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ ملاحظہ فرمائیں، اٹلی کی کہانی منیجر کی زبانی، ملانی (اٹلی) کے ایک شرابہ خانہ کے منیجر کو اس لئے نوکری سے الگ کردیا گیا کیونکہ اس کے بارے میں پتہ چل گیا ہے کہ یہ دراصل وہی لڑکی ہے جو اس بارے میں میٹر کا کام کر چکی ہے، جب کہ اس کا کہنا ہے کہ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے، اس نے بتایا کہ چھ سال پہلے سیکس تبدیل کرنے کے لئے جو آپریشن کردیا تھا، وہ کامیاب رہا، اور اب وہ نہ صرف مرد دکھائی دیتی ہے، بلکہ مردوں کی طرح محسوس بھی کرتی ہے، اب وہ ایک شادی شدہ مرد ہے، جس کے دو بچے

ہیں، منیجر نے یہ تسلیم کیا کہ چندسال پہلے وہ ایک عورت تھی اوراس کے ایک بیٹا تھا، لیکن اب وہ ایک مرد ہے اور ایک کامیاب زندگی گذار رہا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو مرد زنانہ ہیئت اختیار کرکے یا زنانہ لباس پہنے اس پر حدیث پاک میں لعنت آئی ہے، اسی طرح جو عورت مردانہ ہیئت اختیار کرے، یا مردانہ لباس پہنے اس پر بھی حدیث پاک میں لعنت آئی ہے، یہاں تک کہ جو عورت مردوں کی طرح گھوڑے پر سوار ہو اس پر بھی لعنت آئی ہے۔

"لعن الله الفروج على السروج" كذافي فتح القدير[1] نیز "لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء اور لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال"[2] پھر مستقلاً صفت ذکورۃ کو انوثت میں تبدیل کرنا اور بالعکس کہاں درست ہوگا، کہ اس میں ہر مرد کی تخلیق مخصوص غایت ہی فوت ہو جاتی ہے[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۱۶/ ۹۹ھ

---

[1]...... فتح القدير ج۳/ص ۱۳/باب ايقاع الطلاق، كتاب الطلاق، البحر الرائق، ج۸/ص ۱۸۹/ كتاب الكراهية، قبيل فصل في اللبس، مبسوط سرخسي ج۳/س ۸۹/ الجزء السادس، كتاب الطلاق، باب في الطلاق، مطبوعه دارالفكر بيروت، الكامل لابن عدی ج۵/ص ۱۸۴، علی ابن ابی علی القرشی يحدث عنه بقية، مطبوعه دارالفكر بيروت،

[2]...... وعنه ابن عباس قال قال النبی صلى الله عليه وسلم لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال رواه البخاری (مشكوٰة ص ۳۸۰، باب الترجل، الفصل الاول، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، بخاری شريف ص ۲/۸۷۴، كتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء، مطبوعه اشرفی ديوبند، المعجم الكبير للطبرانی ص ۱۱/۲۰۱، حديث: ۱۱۶۴۷، مطبوعه داراحياء التراث العربی بيروت)

[3]...... والحكمة فی لعن من تشبه اخراجه الشئی .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تبدیل جنس

سوال:۔ سیکس تبدیل کرنا یعنی آپریشن کے ذریعہ مرد سے عورت بننا یا عورت سے مرد بننا شریعت مطہرہ کی رو سے کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز؟ اس قسم کے متعدد واقعات ہو چکے ہیں، اس لئے عالیجناب کو زحمت دی جارہی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو مرد زنانہ ہیئت اختیار کرے یا زنانہ لباس پہنے اس پر حدیث پاک میں لعنت آئی ہے، اسی طرح جو عورت مردانہ ہیئت اختیار کرے یا مردانہ لباس پہنے اس پر بھی حدیث پاک میں لعنت آئی ہے، یہاں تک کہ جو عورت مردوں کی طرح گھوڑے پر سوار ہو اس پر بھی لعنت آئی ہے، "**لعن اللّٰہ الفروج علیٰ السروج کذا فی فتح القدیر**"[۱]، نیز "**لعن اللّٰہ**

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

.... عن الصفة التی وضعها علیه احکم الحکماء وقد اشار الی ذالک فی لعن الواصلات بقوله المغیرات خلق الله (فتح الباری ج ۱۱، ص ۵۲۲ کتاب اللباس، باب المتشبهون بالنساء الخ، مطبوعه نزار مصطفی الباز مکة المکرمة، فیض القدیر ج۵ ص ۲۷۱، حدیث: ۷۲۶۵، مطبوعه دارالفکر بیروت، حجة الله البالغة ص ۱۲۳/ ۲، آداب المباشرة، مطبوعه مصر)

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱] فتح القدیر ج۴/ص ۱۴/ اول باب ایقاع الطلاق، مطبوعه دارالفکر بیروت. البحرالرائق کوئٹه ص ۸/۱۸۹، کتاب الکراهیة، قبیل فصل فی اللبس، مبسوط شرخسی ص ۳/۸۹، الجزء السادس، کتاب الطلاق، باب من الطلاق، مطبوعه دارالفکر بیروت، الکامل لابن عدی ص ۵/۱۸۴، علی ابن ابی علی القرشی، یحدث عنه بقیة، مطبوعه دارالفکر بیروت،

المتشبهين من الرجال بالنساء " اور "**لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال**"[1]
پھر مستقلاً صفت ذکورت کو انوثت میں تبدیل کرنا یا صفت انوثت کو ذکورۃ میں تبدیل کرنا کہاں درست ہوگا کہ اس میں ہر دو کی تخلیق کی مخصوص غایت ہی فوت ہو جاتی ہے[2]، تغییر خلق اللہ کی قباحت قرآن کریم میں مذکور ہے[3]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

علاج کے لئے استمنا بالید

سوال: ۔ زید کو اولاد نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے اس کو اپنی منی ٹیسٹ کروانا ہے، اور

---

[1] مشکوٰۃ شریف، ص ۳۸۰/ باب الترجل الفصل الاول مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند. بخاری شریف ص ۲/۸۷۴، کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال، مطبوعه اشرفی دیوبند، معجم الكبير للطبرانی ص ۱۱/۲۰۱، رقم الحديث: ۱۱۶۴۷، مطبوعه داراحياء التراث العربی،

ترجمہ: – اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

[2] وكذالک جريان الرسم بقطع اعضاء النسل واستعمال الادوية القامعة للباءة والتبتل وغيرها تغيير لخلق الله عزوجل واهمال لطلب النسل فنهى النبیﷺ عن كل ذلک، حجة الله البالغة ص ۱۲۳، ج ۲، آداب المباشرة، مطبوعه مصر، فتح الباری ص ۱۱/۵۲۲، كتاب اللباس، باب المتشبهون بالنساء الخ، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكة المكرمة، فيض القدير ص ۵/۲۷۱، حديث: ۷۲۶۵، مطبوعه دارالفكر بيروت،

[3] ولاضلنهم ولامنينهم ولا مر نهم فليبتكن اذا ن الانعام ولامر نهم فليغيرن خلق الله ومن يتخذ الشيطان ولیامن دون الله فقد خسرخسرانا مبينا .سوره نساء آیت، ۱۱۹/.

ترجمہ: – اور میں ان کو گمراہ کرونگا اور میں ان کو ہوسیں دلاؤنگا اور میں ان کو تعلیم دونگا، جس سے وہ چار پاؤں کے کانوں کو تراشا کرینگے، اور میں ان کو تعلیم دونگا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے، اور جو شخص خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بناویگا وہ صریح نقصان میں واقع ہوگا۔ (بیان القرآن)

منی کی جانچ استمنا بالید کے بغیر نہیں ہوسکتی، تو کیا ایسی صورت میں استمنا بالید جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جانچ کے ذریعہ یہ معلوم ہوجائے کہ اولاد نہیں ہوگی تو کیا اس کی اطلاع بیوی کو دینا واجب ہے یا نہیں؟ جبکہ اطلاع کی صورت میں طلاق کے مطالبہ کا ڈر ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

علاج کے دوسرے طریقے بھی ہیں، تاہم اگر بغیر اس طریقہ کے علاج نہ ہوسکے تو گنجائش ہے[1]، پھر بیوی کو مطلع کرنا ضروری نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

آلات کے ذریعہ اولاد حاصل کرنا

سوال:۔ انگلینڈ کے سائنسدانوں نے بغیر مرد کی مقاربت ومجامعت کے جنس رجال کے خلیات (تخم) کو آلات کے ذریعہ جنس اناث کے بیض میں داخل کر کے وجود انسانی حاصل

---

[1] ان مستفاد ارادبذلک تسکین الشهوة المفرطة الشاغلة للقلب وكان عزباً لازوجة لهٗ ولا امة اوكان الا انه لايقدر على الوصول اليها لعذر قال ابوالليث ارجوان لاوبا ل عليه شامی زکریا ج۳/ص ۳۷۱/ مطبوعه کراچی ج۲/ص ۳۹۹/ باب مالايفسد الصوم ومايفسده، مطلب فی حکم الاستمناء بالكف، اختلف فی استمناء الرجل بيده الى قوله فجمهور العلماء على تحريمه وهو عندهم داخل فيما وراء ذلک وكان احمد بن حنبل يجيزه لان المنى فضلة فی البدن فجاز اخراجها عند الحاجة كالفصد والحجامة وقال ابن الهمام يحرم فان غلبته الشهوة ففعل ارادة تسكينها به فالرجاء ان لا يعاقب، تفسير روح المعانی ص۱۵/۱۰، سورة المومنون رقم الآية:۷، مطبوعه دارالفكر بيروت، تفسير القرطبی ص۶/۹۸، الجزء الثامن عشر مطبوعه دارالفكر بيروت، الاستشفاء بالحرام انما لا يجوز اذا لم يعلم ان فيه شفاء اما اذا علم وليس له دواء غيره يجوز، شامی زکریا ص۷/۴۸۰، كتاب البيوع، باب المتفرقات مطلب فی التداوی بالمحرم، عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۵۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر فی التداوی،

کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں، ان لوگوں نے ایک مصنوعی بچہ دانی ایجاد کی ہے، جس میں مرد اور عورت کی منی کو انجکشن کے ذریعہ داخل کردیتے ہیں، اور پھر اس کی غذا اور تربیت کا خاص لحاظ رکھتے ہیں، برابر انجکشن کے ذریعہ اس کی خوراک خون وغیرہ بہم پہنچاتے رہتے ہیں، اور یہ عمل ایک وقت معینہ تک کرتے رہتے ہیں، چنانچہ اسی عمل کے ذریعہ انگلینڈ میں ایک نہایت حسین وجمیل بچی پیدا ہوئی ہے، وہ لڑکی اب تک زندہ ہے، اس کی عمر چھ سات سال کی ہوگئی ہے، اس فعل شنیع وقبیح میں ہندوستان بھی کامیاب ہوگیا ہے۔

کیا شریعت مطہرہ کی رو سے اس طرح انسانی وجود حاصل کرنا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت محررہ فطرت کے خلاف ہے، اور بہت سے مفاسد کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے، ایک مرد کی منی لی گئی اور اس کی بیوی کی منی لی گئی، دونوں کو مصنوعی بچہ دانی میں رکھا پھر مختلف مراحل طے کرکے بچہ تیار ہوا، اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ مرد کی منی کو اس کی بیوی کے علاوہ غیر عورت کی منی کے ساتھ مخلوط کردیا جائے، اسی طرح عورت کی منی کو شوہر کی منی علاوہ غیر مرد کی منی کے ساتھ مخلوط کردیا جائے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ انسان (مرد وعورت) کی منی کو کسی جانور کی منی کے ساتھ مخلوط کردیا جائے، اس عمل کے ذریعہ ایک اور قسم کی مخلوق تیار ہوگی، چنانچہ بعض جگہ بچہ کتے اور بندر کی صورت لئے پیدا ہورہے ہیں، اور رات دن تجربات کئے جائے رہے ہیں کہ کس کس کی منی کو مخلوط کرنے سے کیسی کیسی صورت کے بچے بنتے ہیں، اس طرح حرمت مصاہرۃ وغیرہ کے مسائل بھی ایک کھلونا بن کر رہ جاتے ہیں، ثبوت نسب کی ذمہ داری بھی نہیں، حق ولایت، اور حضانت (پرورش) ووراثت بھی مخدوش ہوجاتے ہیں، جس قدر غور کیا جائے اسی قدر یہ عمل قباحتوں کا مجموعہ ہے اس سے قبل نظام میں انجکشن کی اولاد کا مسئلہ وضاحت سے آچکا ہے جو کہ پہلی جلد کے دوسرے یا تیسرے شمارے میں شائع

ہوا تھا[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ

انجکشن کے ذریعہ اولاد حاصل کرنا

سوال:۔ میری شادی کو بارہ برس گذر گئے، میری منی میں جراثیم مردہ پائے گئے ہیں، اس لئے بچہ پیدا نہیں ہوتا، ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جس طرح سے ٹیوب سے مویشی کو حمل کرایا جاتا ہے، اسی طرح سے تم اپنی عورت کو حاملہ کرالو، یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

عورت کو اس طرح گھوڑی بنا کر اولاد حاصل کرنا ہرگز جائز نہیں، ڈاکٹروں اور حکیموں سے اپنا علاج کرائیں، اور حق تعالیٰ سے دعائیں کریں[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۶/۱۶ھ

انجکشن کی اولاد

سوال:۔ مضمون ذیل بظاہر تو ایک استفتاء کا جواب ہے مگر درحقیقت تہذیب حاضر کی حیاء سوز اور بھیانک تصویر کا آئینہ ہے اور موجودہ تہذیب کے شیدائیوں کے لئے ایک دعوت فکر

---

[1] منتخبات نظام الفتاویٰ ج ۱/ص ۳۳۹/ مطبوعہ اسلامک فقہ اکیڈمی دھلی، فتاویٰ رحیمیہ ج۶/ص ۲۸۰/ مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ گجرات.

[2] فتاویٰ رحیمیہ ج۶/ص ۲۸۰/ ''بذریعہ انجکشن رحم میں مادۂ منویہ پہنچانا'' کتاب الحظر والاباحۃ، مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ گجرات، منتخبات نظام الفتاویٰ ج ۱/ص ۳۳۹، ۳۳۷، کتاب الحظر والاباحۃ، ''مرد کا مادۂ منویہ بیوی کے رحم میں بذریعہ انجکشن''، ''کسی مرد کا مادۂ منویہ اجنبی عورت کے رحم میں بذریعہ انجکشن پہچانا'' مطبوعہ اسلامک فقہ اکیڈمی دھلی،

ہے، امید کہ بہ نگاہ عبرت پڑھا جائے گا۔

الاستفتاء:۔ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں علماء دین ومفتیان شرع متین، ملک ملایا میں ڈاکٹروں نے ایک انجکشن ایجاد کیا ہے، اس کا تجربہ اولاً جانوروں پر کیا گیا کہ جانوروں کو انجکشن لگایا گیا، اور بغیر نر کی وطی کے صحیح وقت پر بچہ پیدا ہو بعد اس کے عورت پر تجربۃً انجکشن لگایا تو عورتوں کو بھی بغیر وطی مرد کے صحیح وقت پر بچہ پیدا ہوا، حکومت ملایا، چونکہ مسلمان ہے اس لئے علماء سے فتویٰ طلب کیا ہے، کہ یہ فعل جائز ہے یا ناجائز اور یہ بچہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟ (جوشق بھی جائز یا ناجائز کی ہو مع دلیل شرعی کے جواب دیں) لیکن علماء ملایا ایک ماہ سے زائد گذر گیا صحیح جواب دینے سے قاصر ومتحیر ہیں، میرے بھی ایک عزیز جو مولوی اور دیوبندی ہیں ملایا میں ہیں ان سے بھی فتویٰ طلب ہے، ان کا خط آیا ہے اس لئے حضرت والا کو دے رہا ہوں کہ اس فتویٰ کا جو حکم جواز وعدم جواز کا ہو مع دلیل شرعی جواب باصواب سے ممنون فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

تحقیق وتفتیش سے اس انجکشن کے دو مقصد معلوم ہوئے، اول توانا اور خوبصورت بچے پیدا کرنا، دوم آزادی، اور درحقیقت مقصد اول بھی مقصد دوم ہی کا ایک شعبہ ہے، دیر سے عورتوں کا مطالبہ ہے کہ ہم کو مردوں کے دوش بدوش کر دیا جائے، مردوں کی ایک بڑی تعداد نے اس میں ان کی حمایت بھی کی ہے، چنانچہ تعلیمی کالجوں، ملازمتی دفتروں، صنعتی فیکٹریوں اور دوسرے بیشمار صیغوں میں عورتوں کا بے روک ٹوک مردوں کی طرح داخلہ شروع ہو گیا، الیکشنوں میں امیدوار بنکر سامنے آگئیں اور بہت سے مقامات پر اپنے مقابل مردوں کو پچھاڑ دیا، بہت سے شعبوں میں ہار جیت کا معیار عورتوں کی ہمدری قرار پا گئی، آگے بڑھ کر مردوں کی قید سے آزادی حاصل کی گئی، حقوق متعین کر لئے گئے کہ ان کے ادا ہو جانے کے بعد مردوں

کو کسی چیز کی باز پرس کا اختیار نہیں!

اسی سلسلہ کی ایک کڑی نکاح بھی ہے، اس میں آزادی حاصل ہوئی، کہ عورتوں کا دل چاہے تو نکاح کریں نہ چاہے تو نہ کریں، خواہ نابالغہ ہی کیوں نہ ہو، جس کا حاصل یہ نکلا کہ ولیٔ شرعی کی ولایت ختم، پھر نکاح کرنے میں بھی آزادی حاصل ہوئی، کہ جس سے دل چاہے نکاح کرلیں خواہ مذہب اس کو جائز قرار دے یا ناجائز، جس کا حاصل یہ نکلا کہ قرآنی قانون کا باب **المحرما ت و الکفائت** ختم، سِوِل میرج بھی اسی آزادی کی ایک لعنت ہے۔

پھر ایک قدم اور بڑھا کہ جب تک دل چاہے قید نکاح میں رہیں جب دل چاہے علیحدہ ہوجائیں، شوہر علیحدگی پر رضامند ہو یا نہ ہو جس کا حاصل یہ نکلا کہ خدائی قانون نے شوہر کو جو طلاق کا اختیار دیا تھا وہ ختم۔

بعض انسان صورت خنزیروں نے اپنی بیویوں کو اپنے احباب کے سامنے کرکے خود رضامندی ظاہر کردی کہ جس سے دل چاہے اپنی خواہش پوری کرلیں، جس سے ان کی انسانیت ہی جل کر خاکستر ہوگئی؟

نکاح نہ کرنے یا شوہر سے تعلقات نہ رہنے پر بھی بچے پیدا ہونے شروع ہوئے، تو بعض غیرت مند خاندانوں میں روپوشی اور خودکشی وغیرہ کے ناگوار حادثات پیش آئے، اس کی روک تھام کے لئے ایسی دوائیں ایجاد ہوئیں، جن سے حمل ضائع ہوجائے، مگر اس میں بھی زحمت نظر آئی تو ایسے آلات ایجاد ہوئے کہ استقرار ہی نہ ہونے پائے، اس پر ایک شور برپا ہوا، کہ مادۂ تولید ضائع ہوجاتا ہے، تو اس کو محفوظ کرنے کے لئے مستقل محکمہ بنا چنانچہ مختلف عمر والوں کے مادے جداگانہ بھی، مخلوط بھی محفوظ کرکے تجربات شروع ہوئے، اولاً جانوروں پر آزمائش کی گئی، پھر جوانی کی خواہشیں پوری کرنے کے لئے آزادی طلب عورتوں کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کیا گیا۔

اب اگر کسی عورت کے شادی نہ کرنے پر بھی اولاد پیدا ہوتو وہ بڑی جرأت کے ساتھ کہہ سکتی ہے کہ انجکشن کی اولاد ہے، سرکاری دفتر میں ان کو ابن انجکشن لکھا جائے، یہاں تک بھی معاملہ ڈاکٹروں کے دست تصرف میں رہا، عورتوں کی حریت پسند بلکہ حریت پرست طبائع اس قید کو بھی نہ برداشت کرسکیں تو اب ضابطۂ عمل یہ بنا کہ ''جو عورت جس کا نطفہ پسند کرے خرید لے'' اگرچہ مذہب اس کو بیع باطل ہی قرار دے، اس ضابطۂ عمل کی بدولت ڈاکٹروں کی قید سے بھی چھٹکارا ہوا، خریداری کا معاملہ طرفین کی رضامندی پر ہے، بعض جگہ اس کی بھی پابندی نہیں کہ ڈاکٹروں ہی کے تجویز کردہ طریقہ پر مادہ حاصل اور داخل کیا جائے، لہٰذا اس انجکشن کی آڑ میں عام زناکاری کا دروازہ کھل گیا، اور عورتوں کے دونوں مقصد حل ہوگئے، نہ مانع حمل آلات کی ضرورت کہ بیش قیمت مادہ ضائع ہو، نہ استقرار کے بعد حمل ضائع کرنے کی ضرورت کہ خواہ مخواہ کی زحمت مول لی جائے، نہ والدین یا غیور دیگر اہل خاندان کی روپوشی، وطن سے فرار، خودکشی کی ضرورت کیوں کہ یہ اولاد لڑکی نے انتہائی عصمت وعفت کے ساتھ انجکشن سے حاصل کی ہے، حرام کاری کے قصد سے کبھی کسی غیر مرد کی صورت بھی نہیں دیکھی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نہ نکاح کی کوئی حیثیت، نہ شوہر کی متبوعیت، نہ عورت کی تابعیت نہ اولاد کے حلال ہونے کی کوئی شناخت نہ باپ کی اولاد پر شفقت نہ تربیت نہ ولایت نہ اولاد پر باپ کی تعظیم نہ اطاعت نہ خدمت نہ نفقہ نہ وراثت نہ حرمت مصاہرۃ کی روک تھام، نہ خاندانی معاشرہ، نہ تدبیر المنزل کی کوئی صورت، غرض انسان اشرف المخلوقات ہوکر زمرۂ حیوانات میں داخل ہوگیا۔

یورپ کے بعض محققین اس کے قائل تھے کہ انسان پہلے جانور تھا ترقی پاکر انسان بنا

شعر:۔

ڈارون صاحب حقیقت سے بہت دور تھے
میں نہ مانوں گا کہ مورث آپ کے لنگور تھے (اکبرؒ)

اب پھر ایسی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں کہ جوہر انسانیت ختم کرکے اب جانور بن جائے، اور "ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ"[1] کا ایک نقشہ سامنے آجائے، ممکن ہے کہ ان دو مقصدوں کے علاوہ کوئی اور بھی نیک مقصد ہو، لیکن جو عمل اتنے مفاسد پر مشتمل ہو اور اس سے احکام الٰہیہ اور نصوص شرعیہ کی مخالفت ہوتی ہو، خواہ کتنی ہی نیک نیتی سے کیا جائے، وہ کسی طرح حد جواز میں نہیں آسکتا[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ مدرسہ جامع العلوم کانپور

انجکشن کے ذریعہ رحم میں مادۂ تولید داخل کرنا اور اولاد حاصل کرنا اور ثبوت نسب اور میراث کی تفصیل

سوال:۔ سلام مسنون گذارش ہے کہ سائنسی تحقیقات نے توالد اور تناسل کے نئے طریقے ایجاد کئے ہیں، فی الحال دو طریقہ رائج ہے جن کو انگریزی میں Artificial Insemintion اور دوسرے کو Test tube baby کہتے ہیں، ان دونوں کی تفصیل ذیل میں لکھتا ہوں اور اس پر جتنی امکانی شکلیں نکلتی ہیں وہ اور مرتب ہونے والے سوالات عرض کرتا ہوں، چونکہ ان طریقوں میں جہاں کسی عذر یا بیماری کی وجہ سے جواز کی صورت ممکن ہے کہ

---

[1] سورۂ تین آیت ۵/ **ترجمہ**:- پھر ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں۔ (از بیان القرآن)

[2] نظام الفتاویٰ ج ۱/ص ۳۳۹، ۳۳۷، "عنوان" مرد کا مادۂ منویہ لے کر بیوی کے رحم میں بذریعہ انجکشن پہنچانا" "کسی مرد کا مادۂ منویہ اجنبی عورت کے رحم میں بذریعہ انجکشن پہنچانا"، کتاب الحظر والاباحۃ، مطبوعہ اسلامک فقہ اکیڈمی دھلی، فتاویٰ رحیمیہ ج ۶/ص ۲۸۰/ "بذریعہ انجکشن رحم میں مادۂ منویہ پہنچانا" کتاب الحظر والاباحۃ، مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ گجرات،

موجود ہو، مگر دوسری طرف فطری طریقہ کا ترک لازم آتا ہے، بلکہ فتنہ کا باب مفتوح ہوتا ہے، کہ بلا شادی کے بچہ پیدا ہونے لگے لگا، جس کی وجہ سے زنا کی برائی کا احساس ختم ہوجائیگا، اور بلا شادی کے بچہ ہونے کو عیب شمار نہ ہوگا، اور بعض آزاد اور روشن خیال مستورات شادی کو غیر ضروری خیال کرنے لگیں گی، جس کا اثر قوم اور ملت پر کافی حد تک ہوگا، بہرحال ذیل میں دونوں صورتوں کو علیحدہ علیحدہ لکھتا ہوں، امید ہے کہ جوابات مع الدلائل عنایت فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

پہلی صورت (Artificial Insemintion) اس کی صورت یہ ہے کہ مشت زنی یا ربڑ کی تھیلی ذکر پر چڑھا کر اور مجامعت سے منی حاصل کر کے عورت کے رحم میں بذریعہ انجکشن داخل کی جاوے، پھر بدستور وضع حمل ہوتا ہے، یہ طریقہ کسی عذر کی وجہ سے کہ مرد کو جماع پر قدرت نہیں یا عورت سے کسی عذر کی وجہ سے جماع نہیں ہوسکتا، یا عورت ازدواجی زندگی کو پسند نہیں کرتی مگر بچہ کی طالب ہے، یا کسی غیر اعلیٰ نسب کی منی بایں خیال کہ بچہ عالی پیدا ہو عمل میں لایا جاتا ہے، اس پر حسب ذیل شکل ہیں:۔

(الف) شوہر کی منی کو مذکورہ طریقہ سے حاصل کر کے اپنی بیوی کے رحم میں داخل کروانی۔

(ب) غیر مرد محرم یا غیر محرم معروف یا مجہول مسلم یا غیر مسلم کی منی اپنی بیوی کے رحم میں داخل کروانی ان دونوں طریقوں پر حسب ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں:۔

(۱) کیا یہ دونوں صورتیں جائز ہیں یا نہیں؟ باذن شوہر یا بلا اذن شوہر نہیں؟

(۲) نمبر، ب: میں اگر مرد میں جماع کی قدرت نہیں ہے یا ہے، مگر منی میں وہ طاقت نہیں یا شوہر نامرد ہے، تو باذن شوہر یا بلا اذن جائز ہے یا نہیں۔

(۳) میاں بیوی دونوں طبی اعتبار سے ٹھیک ہیں جماع پر قدرت ہے قدرتی طور پر

بچہ نہیں ہوتا اس صورت میں غیر کی منی محرم یا غیر محرم معروف یا مجہول شخص، کافر یا مسلم کی حاصل کر کے اپنی بیوی کے رحم میں داخل کروانی جائز ہے؟

(۴) نمبر۲/۳/ میں اگر باذن شوہر دوسرے کی منی استعمال کی ہے، تو بچہ کس کا ہوگا اسی طرح بلا اذن زوج اگر الولد للفراش کے اعتبار سے شوہر کا شمار ہوگا تو کیا بچہ کو میراث ملے گی؟

(۵) نمبر۲/۳/ میں اگر غیر مرد جس کی منی ہے، بچہ کا دعوی کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر دعویٰ کر دیا تو کیا حکم ہے؟ کیا تہمت کی سزا ملے گی؟

(۶) اگر باذن شوہر یا بلا اذن داخل کروائی غیر کی منی اور بچہ پیدا ہوا، ظہور حمل یا وضع حمل پر انکار کر دیا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے تو کیا لعان ہوگا یا نہیں؟

(۷) لوگوں میں شہرت ہوگئی یہ کہ فلاں عورت نے غیر کی منی استعمال کی ہے، اور مقر بھی ہے، تو اندریں صورت دعوی کرنا شوہر کا کہ بچہ میرا ہے چہ حکم دارد؟

(۸) زنا کی تعریف کیا ہے؟

(۹) دونوں شکلوں میں زنا کی تعریف صادق ہوگی یا نہیں؟

(۱۰) مذکورہ صورتوں میں بچہ کو ولد زنا کہنا درست ہے یا نہیں؟

(۱۱) کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی یا نہیں؟

(۱۲) کیا مرد اور عورت پر حد زنا جاری ہوگی یا نہیں؟

(۱۳) بچہ کا نسب کس سے ثابت ہوگا خصوصاً نمبر۵-۶-۷/ میں۔

دوسری صورت (Test tube baby) اس کی صورت یہ ہے کہ جس عورت کو بچہ نہ ہوتا ہو کسی بیماری کی وجہ سے تو حیض سے تقریباً ۱۴/ یا ۱۶/ ایام قبل عورت کے بیضہ دان کے ظاہر پر ایک بیضہ نمودار ہوتا ہے، جس کا ادراک آلات کے بغیر دشوار ہے اس بیضہ کو

آپریشن سے حاصل کر کے اور مرد کی منی بھی حاصل کر کے دونوں یعنی بیضہ اور منی کو بعض ادویات کے ساتھ ایک رکابی میں ملا کر ٹیوب میں چھوڑ دیتے ہیں، اور تقریباً دو ہفتہ دوائیوں میں رکھ چھوڑتے ہیں، دوسری طرف اس عورت کو انجکشن اور دوائیوں کے ذریعہ سے اس قابل بنایا جاتا ہے کہ اس کا رحم مذکورہ شئی کو قبول کر لے، اس کے بعد آپریشن سے اس کو رحم میں رکھ دیا جاتا ہے، اور ایک مدت تک دوا جاری رکھی جاتی ہے، تا کہ اسقاط نہ ہو جاوے، پھر بچہ حسب دستور ہوتا ہے، اس صورت میں حسب ذیل شکل نکلتی ہیں۔

(۱) شوہر کی منی اور اپنی بیوی کا بیضہ مذکورہ طریقہ سے اپنی بیوی کے رحم میں داخل کروانا۔

(۲) شوہر کی منی اور غیر محرم یا محرم عورت کا بیضہ مذکورہ طریق سے اپنی بیوی کے رحم میں رکھوانا، غیر محرم معروف یا غیر معروف عورت ہو مسلم یا غیر مسلم۔

(۳) محرم یا غیر محرم معروف یا مجہول شخص کی منی اور بیوی کا بیضہ مذکورہ طریقہ سے رکھواتا ہے، چاہے نامحرم مسلم ہو یا غیر مسلم۔

(۴) مرد اور عورت دونوں غیر محرم معروف ہو یا مجہول مسلم یا غیر مسلم منی و بیضہ حاصل کر کے اپنی بیوی کے رحم میں رکھوانا۔

(۵) مرد اور عورت دونوں محرم کے بیضہ اور منی کو حاصل کر کے مذکورہ طریقہ سے داخل کروانا اپنی بیوی کے رحم میں۔

(۶) ایک محرم اور ایک غیر محرم کے بیضہ اور منی کو حاصل کر کے اپنی بیوی کے رحم میں مذکورہ طریقہ سے داخل کروانا۔

(۷) دونوں میں سے ایک معروف اور ایک مجہول کا منی و بیضہ حاصل کر کے اپنی بیوی کے رحم میں داخل کروانا۔

ان شکلوں میں مذکورہ سوالات وارد ہوتے ہیں:۔

(الف) مذکورہ شکلوں میں کونسی جائز ہیں اور کونسی ناجائز ہیں؟

(ب) جوشکلیں ناجائز ہیں اس میں بچہ کس کا ہوگا؟

(ج) جائز یاناجائز صورتوں میں اذن شوہر سے یابلا اذن شوہر داخل کرانے میں دونوں کاحکم برابر ہے؟

(د)(۱) نمبرایک کے علاوہ میں بقیہ صورتوں میں عورت نے بلااذن شوہر غیر کی منی کو مذکورطریقہ سے استعمال کیا اور وضع حمل پر شوہر نے انکار کردیا، تو کیا لعان ہوگا؟ (۲) مذکورہ طریقوں میں سوائے نمبرایک کے مرد یاعورت غیر نے بچہ کا دعویٰ کیا تو کیا حکم ہے؟

(ہ) لوگوں میں شہرت ہوگئی کہ اس عورت کا حمل فلاں مرد کی منی یا اپنے شوہر کی منی اورفلاں عورت کے بیضہ سے ہیں اور دونوں مقر بھی ہیں، تو کیا شوہر بچہ کا دعویٰ کرسکتا ہے اور بچہ کو ترکہ کس سے ملے گا؟

(و) جوشکلیں ناجائز ہیں، اس میں میراث بچہ کو ملے گی یانہیں؟

(ز) ناجائز شکلوں میں حدزنا ہوگی یانہیں؟

(ح) ناجائز شکلوں میں امامت کا کیاحکم ہے؟

(ط،ی) منی کی بیع وشراء جائز ہے یانہیں اسی طرح ہبہ ہسپتال والوں کو جائز ہے یانہیں، کیونکہ ہسپتال میں منی کو جمع رکھتے ہیں اور ضرورت کے وقت استعمال کرتے ہیں۔

الجواب حامداًومصلیاً

اولاً کتب معتمدہ فقہیہ کی عبارات نقل کی جاتی ہیں، جن سے دلائل کے سمجھنے میں مدد ملے گی، پھر نمبروارسوالات کے جوابات تحریر کئے جائیں گے۔ واللہ الموفق للصواب

العبارة الاولیٰ: .الاقرار بالولد الذی لیس منه حرام کالسکوت

لاستلحاق نسب من ليس منه اھ بحر.

وفيه متى سقط اللعان بوجه ماأو ثبت النسب بالاقرار اوبطريق الحكم لم ينتف نسبه ابدا فلو نفاه ولم يلاعن حتى قذفها اجنبى بالولد فحدّ فقد ثبت نسب الولد ولاينتفى بعد ذٰلک درمختار على هامش رد المحتار، ج۲/ص ۵۹۲/[1] قبيل باب العنين.

العبارة الثانية:. لوجاء ت امرأة المجبوب بولد بعد التفريق الى سنتين يثبت نسبه ولايبطل التفريق الى قوله ثبوت النسب من المجبوب باعتبار الانزال بالسحق الخ البحرالرائق، ج ۴/ص ۱۳۴/[2] باب العنين.

العبارة الثالثة:. الحمل قديكون بادخال الماء الفرج بدون جماع مع انه نادر الخ البحرالرائق، ج۴/ص ۱۶۴/[3] باب ثبوت النسب.

العبارة الرابعة:. ولوقذف زوجته بالزنا وصلحا شاهدين وهى ممن يحد قاذفها اونفى نسب الولد وطالبته بموجب القذف وجب اللعان الخ كنز الدقائق وقيد بطلبها لانها لولم تطالبه فلا لعان لانه حقهالدفع العارعنها فيشترط طلبها

---

[1] الدرالمختار على الشامى زكريا، ج۵/ص ۱۶۴-۱۶۳/ باب اللعان، مطلب الحمل يحتمل كونه نفخا وفيه حكاية. البحر الرائق كوئٹه ص ۱۱۹-۱۲۱، باب اللعان، عالمگيرى كوئٹه ص ۵۱۹/۱، الباب الحادى عشر فى اللعان، مطلب تعليق القذف.

[2] البحرالرائق كوئٹه، ج۴/ص ۱۲۳/باب العنين وغيره. شامى زكريا ص۱۶۷/۵، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره، النهر الفائق ص ۲/۴۷۰، باب العنين وغيره، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

[3] البحرالرائق كوئٹه، ج۴/ص ۱۵۶/باب ثبوت النسب. النهرالفائق ص ۲/۴۹۲، كتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت. فتح القدير ص ۴/۳۵۰، باب ثبوت النسب، مطبوعه دارالفكر بيروت.

ولابد من كونه في مجلس القاضي. كذا في البدائع البحر الرائق، ج۴/ص ۱۲۳/[1]

العبارة الخامسة:. ورجيع أدمي لم يغلب عليه التراب وشعر الانسان ولو كافرا الخ درمختار والادمي مكرم شرعاً وان كان كافراً فايراد العقد عليه ابتذا له به والحاقه بالجمادات اذلال لهٗ الخ اى وهو غير جائز وبعضه فى حكمه وصرح فى فتح القدير ببطلانه الى قوله لايملك بيع لبن امته فى ظاهر الرواية . ردالمحتار ،[2] ج ا / ص ۱۰۰ / باب البيع الفاسد.

العبارة السادسة:. الوطء الموجب للحد هوالزناوانه فى عرف الشرع واللسان وطء الرجل المرأة فى القبل فى غيرالملك وشبهة الملك هدايه[3] مع فتح القدير ، ج۵/ص ۳۰/.

العبارة السابعة:. اجتماع الرجلين على امرأة واحدة يفسد الفراش لانه يوجب اشتباه النسب وتضييع الولد وفوات السكن والألفة والمودة فيفوت

---

[1] البحرالرائق، ج۴/ص ۱۱۳-۱۱۴/باب اللعان مطبوعه كوئٹه. شامى زكريا ص ۱۵۲/۵، كتاب الطلاق، باب اللعان، بدائع الصنائع زكريا س۳۷۷/۳، كتاب اللعان، صورة اللعان وكيفيته.

[2] الدرالمختار مع الشامى زكريا ،ج۷/ص ۲۴۶-۲۴۵/ باب البيع الفاسد ،مطلب الآدمى مكرم شرعاً ولوكافراً. فتح القدير ص ۴۲۵/۶، باب البيع الفاسد، مطبوعه دارالفكر بيروت. البحر الرائق كوئٹه ص ۸۱/۶، باب البيع الفاسد، مجمع الانهر ص۸۵/۳، باب البيع الفاسد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

[3] هدايه على فتح القدير ،ج۵/ص ۲۴۷/ كتاب الحدود، باب الوطء الذى يوجب الحد والذى لايوجب ،مطبوعه دارالفكر بيروت. تبيين الحقائق ص۱۷۵/۳، كتاب الحدود، باب الوطء الذى يوجب الحدالخ، مطبوعه امداديه ملتان. البحر الرائق كوئٹه ص۳، ج۵، كتاب الحدود.

ماوضع النکاح لہٗ الخ بدائع الصنائع[1]، ج ۲/ص ۲۶۸/.

العبارۃ الثامنۃ :. اذاتزوج امرأۃ حاملاً من الزنا انہ یجوز فی قول ابی حنیفۃ ومحمد ولکن لایطأ ھا حتی تضع وقال ابویوسف لایجوز وھو قول زفر ووجہ قول ابی یوسف ان ھذا الحمل یمنع الوطء فیمنع العقدایضاًکالحمل الثابت النسب وھذا لان المقصود ھوحل الوطء فاذا لم یحل لہٗ وطؤ ھالم یکن النکاح مفیداً فلا یجوز ولھٰذا لم یجز اذاکان الحمل ثابت النسب کذا ھذا ولھما ان المنع من نکاح الحامل حملا ثابت النسب لحرمۃ ماء الوطء ولاحرمۃ لماء الزانی بدلیل انہ لایثبت بہ النسب قال النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم الولد للفراش وللعاھرالحجر فاذا لم یکن لہٗ حرمۃ لایمنع جواز النکاح الا انھا لاتوطأ حتی تضع لماروی عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال من کان یومن باللّٰہ والیوم الاخر فلایسقین ماءہ زرع غیرہ .بدائع ،ج ۲/ص ۲۶۸/.[2]

اب نمبروار جوابات عرض ہیں ان کوسوالات پر منطبق کرتے جائیں، اورعبارات منقولہ میں دلائل دیکھتے جائیں۔

(الف) پہلی صورت خلاف فطرت ہے

(ب) دوسری صورت ناجائزوحرام ہے۔

پہلی صورت میں بچہ شوہرکا ہے، دوسری صورت میں یہ بچہ شوہر پرزبردست وبال بلکہ

---

[1] بدائع الصنائع کراچی،۲۶۸/ج۲/ بدائع زکریا ص ۲/۵۴۹، کتاب النکاح، فصل ومنھا ان لاتکون منکوحۃ الغیر.

[2] بدائع الصنائع کراچی، ج۲/۲۶۹/ بدائع زکریا ص ۲/۵۵۰، کتاب النکاح، فصل ومنھا ان لایکون بھا حمل. فتح القدیر ص ۲۴۱-۳/۲۴۲، فصل فی بیان المحرمات، مطبوعہ دارالفکر بیروت. مجمع الانھر ص ۱/۴۸۵، کتاب النکاح، باب المحرمات، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت.

عذاب ہے، اگر وہ اپنا بتائے تو خلاف واقعہ وخلاف مشاہدہ ہے، جس کی عبارت نمبر ا/ میں حرمت مذکور ہے اور اس کو مستحق میراث قرار دینا کہ جس میں شرعی ورثاء کا حق ختم یا کم ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ اور دیگر تفریعات بھی پریشان کن ہیں، جب تک شوہر اس کی نفی نہ کرے وہ شوہر کا ہی شمار ہوگا، شوہر کا سکوت بمنزلہ اقرار کے ہے۔

(۱) ہرگز جائز نہیں محرم کی منی داخل کرنے میں زیادہ غلظت ہے، شوہر اجازت دیگا تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔[1]

(۲،۳) بالکل جائز نہیں۔

(۴) الولد للفراش کے تحت بچہ شوہر کی طرف منسوب ہوگا، لیکن شوہر کو اصل حقیقت معلوم ہوتے ہوئے، اس کا اقرار کرنا یا سکوت کرنا جائز نہیں ہے، شرائط لعان موجود ہوں تو لعان بھی ہوگا، جب عورت نے خود ہی یہ حرکت کی ہے اور اس کا اقرار بھی ہے تو کس منہ سے لعان کا مطالبہ کرے گی۔

(۵) بغیر فراش کے دعوی شرعاً قابل تسلیم نہیں اس بچہ کا نسب اس شخص سے شرعاً ثابت نہیں ہوگا۔[2]

(۶) دونوں صورتوں میں شوہر کا انکار مطابق واقعہ ہے اگر بیوی لعان کا مطالبہ کرے اور شرائط لعان موجود ہو تو لعان ہوگا، جیسا کہ عبارت نمبر ۴/ میں ہے۔

(۷) اس کا جواب نمبر: ۴ میں گذرا۔

---

[1] اذا ازنى الرجل خرج منه الايمان فكان فوق رأسه كالظلة فان تاب ونزع رجع الاليه وهو من الكبائر ...... اعظم الزنا على الاطلاق بالمحارم فقد صحح الحاكم انه ﷺ قال من وقع على ذات محرم فاقتلوه، روح المعانى ص۹/۹۷، الجزء الخامس عشر، سورة الاسراء، آيت: ۳۲، مطبوعه دارالفكر بيروت. الزواجر عن اقتراف الكبائر ص ۷۷۹-۲/۷۸۱، الكبيرة الثامنة والخمسون بعد الثلاث مائة الزناء، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكة المكرمة.

[2] عبارت نمبر ۱/ ملاحظه فرمائيں

(۸) زنا کی تعریف عبارت نمبر ۶ ر میں دیکھیں!

(۹) یہ زنا نہیں ہے،

(۱۰) کہنے والوں کو کف اللسان لازم ہے وہ کچھ نہ کہیں[۱]۔

(۱۱) اگر اس میں علم وصلاح وتقویٰ ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ نہیں[۲]۔

(۱۲) اس صورت میں حد زنا واجب نہیں[۳]۔

(۱۳) اپنی ماں سے ثابت ہوگا، شوہر نے اگر انکار نہیں کیا تو اس سے بھی ثابت ہوگا، جیسا کہ عبارت نمبر ار میں گذرا۔

دوسری صورت سے متعلق :۔

(۱) اس صورت کو حرام نہیں کہا جائیگا[۴]۔

(۲) یہ ناجائز ہے۔

---

[۱] عن البراء ابن عازب قال جاء اعرابی الی رسول الله ﷺ فقال یارسول الله علمنی عملا یدخلنی الجنة قال ان کنت اقصرت الخطبة لقد اعرضت المسئلة ...... فکف لسانک الا عن خیر، الترغیب والترهیب للمنذری ص۳/۵۲۳، کتاب الادب، الترغیب فی الصمت الا عن خیر، مطبوعه مصر، السنن الکبریٰ للبیهقی ص۱۰/۲۷۳، کتاب العتق، باب فضل اعتاق النسمة، مطبوعه دارالمعرفة بیروت.

[۲] کره امامة العبد ...... وولد الزنا الذی لا علم عنده ولا تقویٰ فلذا قیده مع ما قبله بقوله الجاهل اذ لو کان عالما تقیا لا تکره امامته لان الکراهة للنقائص حتی اذا کان الاعرابی افضل من الحضری والعبد من الحر وولد الزنا من ولد الرشد والاعمیٰ من البصیر فالحکم بالضد، مراقی الفلاح مع الطحطاوی مصری ص۲۴۵، فصل فی بیان الاحق بالامامة، البحر الرائق کوئٹه ص۱/۳۴۹، باب الامامة الدرالمختار مع الشامی زکریا ص۲/۳۰۱، باب الامامة، قبیل مطلب فی امامة الامرد.

[۳] ملاحظه هو عبارت نمبر ۶ ر

[۴] عبارت نمبر ۸ ر ملاحظه هو.

(۳) یہ بھی ناجائز ہے۔

(۴) یہ بھی ناجائز ہے۔

(۵) یہ بھی ناجائز ہے۔

(۶) یہ بھی ناجائز ہے۔[۱]

(۷) یہ بھی ناجائز ہے۔[۲]

(الف) سب شکلوں کا حکم لکھ دیا ہے۔

(ب) ثبوت نسب کا ضابطہ شرعی الولد للفراش ہے، انکار پر بھی احکام مرتب ہوتے ہیں، اور اقرار وثبوت پر بھی۔

(ج) یہ ناجائز شکلیں ہیں شوہر کی اجازت سے جائز نہیں ہونگیں، البتہ ناجائز کی اجازت دینے سے شوہر بھی گناہ میں شریک ہوگا، جو شکلیں حرام نہیں وہ شوہر کی اجازت سے بھی ہوسکتی ہے۔

(د) (۱) غیر مرد کی منی میں سے جو حمل ہوا اور اس سے بچہ پیدا ہوا اور شوہر نے انکار کر دیا اور عورت نے مطالبہ لعان کیا تو شرائط موجود ہونے پر لعان ہوگا۔[۳] (۲) حرام ومعصیت ہے۔[۴]

---

[۱] اذا ازنى الرجل خرج منه الايمان فكان فوق رأسه كالظلة فان تاب ونزع رجع الاليه وهو من الكبائر ...... اعظم الزنا على الاطلاق بالمحارم فقد صحح الحاكم انه ﷺ قال من وقع على ذات محرم فاقتلوه، روح المعانى ص۹۷/۹، الجزء الخامس عشر، سورة الاسراء، آيت: ۳۲، مطبوعه دارالفكر بيروت. الزواجر عن اقتراف الكبائر ص ۷۷-۱۸۷/۴، الكبيرة الثامنة والخمسون بعد الثلاث مائة الزناء، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكة المكرمة.

[۲] عبارت نمبر۷/ ملاحظه هو.

[۳] ملاحظه هو عبارت نمبر ۶/

[۴] عبارت نمبر ۱/ ملاحظه هو.

(ھ) بیضہ کسی کا بھی ہو جس کے بچہ پیدا ہوا بچہ اس کا ہوگا، اس سے وراثت بھی پائیگا، مرد کے متعلق لکھا جا چکا ہے کہ ثبوت نسب کا ضابطہ الولد للفراش ہے، لیکن جب شوہر جانتا ہے کہ یہ غیر کی منی سے پیدا ہوا ہے تو اس کو اپنا لڑکا قرار دینا کہاں جائز ہے، اس عمل کا ناجائز ہونا پہلے سے بیان ہو چکا۔

(و) بغیر ثبوت نسب کے استحقاق میراث نہیں[1]۔

(ز) حد زنا ان شکلوں میں نہیں[2]۔

(ح) اگر اس میں علم تقویٰ اور صلاح ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ نہیں[3]۔

(ط، ی) منی کی بیع وشراء ہبہ سب ناجائز ہے جیسا کہ عبارت نمبر ۵/ میں مستفاد ہے، یعنی انسان بجمیع اجزائه قابل اکرام ہے، اس کی یا اس کے جزء کی حتی کہ لبن کی بیع درست نہیں، کیونکہ اس میں اس کو جمادات کے ساتھ لاحق کرنا ہے، جو کہ اس کے لئے اذلال ہے اور منافی اکرام ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/۷/۱۴۰۳ھ

الجواب صحیح یحیٰ غفرلہٗ ۱۹/۷/۱۴۰۳ھ

---

[1] ویستحق الارث بنسب ونکاح وولاء، مجمع الانهر ص ۴/۴۹۵، کتاب الفرائض، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت، عالمگيری کوئٹه ص ۶/۴۴۷، کتاب الفرائض، الباب الاول فی تعريفها، الدرالمختار مع الشامی زکريا ص ۱۰/۴۹۷، کتاب الفرائض.

[2] ملاحظه هو عبارت نمبر ۷/

[3] کره امامة العبد ...... وولد الزنا الذی لا علم عنده ولا تقویٰ فلذا قيده مع ما قبله بقوله الجاهل اذ لو کان عالما تقيا لا تکره امامته لان الکراهة للنقائص حتی اذا کان الاعرابی افضل من الحضری والعبد من الحر وولد الزنا من ولد الرشد والاعمیٰ من البصير فالحکم بالضد، مراقی الفلاح مع الطحطاوی مصری ص ۲۴۵، فصل فی بيان الاحق بالامامة، البحر الرائق کوئٹه ص ۱/۳۴۹، باب الامامة الدرالمختار مع الشامی زکريا ص ۲/۳۰۱، باب الامامة، قبيل مطلب فی امامة الامرد.

E:\f.m.Final\Jild-27\ 19-Hamal, Isqat Hamal, Nasbandi

اسقاط حمل

سوال:۔ میں ایک ڈاکٹر ہوں، میرے پاس ایک لڑکی تین ماہ کا حمل گروانے کے لئے آئی، اور کہا کہ حمل نہیں گراؤ گے تو میں خودکشی کرلوں گی، میری شادی ہونے والی ہے، ایسی صورت میں حمل گرایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ میں اس سے قبل چھ حمل گرا چکا ہوں، لیکن اب خدا سے ڈرتا ہوں، کوئی صحیح صورت تحریر فرمائیں کہ میں گنہگار نہ ہوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جس لڑکی نے آ کر کہا کہ مجھے ناجائز حمل ہے، میری شادی ابھی نہیں ہوئی، اس کو ساقط کردیا جائے تو اگر وہ حمل ایسا ہے کہ اس میں ابھی جان نہیں پڑی تو اس کو ساقط کردینا درست ہے، جان پڑنے کے بعد ساقط نہیں کیا جائیگا[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۳/۹۵ھ

فیملی پلاننگ

سوال:۔ آج کل جو دوائیں وغیرہ حمل نہ ٹھہرنے کے لئے گورنمنٹ نے نکالی ہیں ان کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ کثرتِ آبادی کی روک تھام کی وجہ سے ایسا کرنا کیسا ہے؟ ایک عالم

[1] لوارادت القاء الماء بعد وصوله الی الرحم قالوا ان مضت مدة ینفخ فیه الروح لایباح لها وقبله اختلف المشائخ فیه ،شامی زکریا ،ج ۹/ص ۵۳۷/ مطبوعه کراچی، ج۶/ص ۳۷۴/ کتاب الحظر والاباحة ،قبیل باب الاستبراء وغیره. هل یباح الاسقاط بعد الحمل، نعم یباح لم یتخلق منه شئ ولن یکون ذلک الا بعد مائة وعشرین یوما وهذا یقتض انهم ارادو بالتخلیق نفخ الروح الخ، شامی زکریا ج۴/ ص ۳۳۵-۳۳۶/ باب نکاح الرقیق مطلب فی حکم اسقاط الحمل. البحرالرائق کوئٹه ص ۸/۲۰۵، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۶، کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات،

صاحب نے ایسا کرلیا ہے، گورنمنٹ نے ایسا قانون بھی بنادیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

(۱) کوئی ایسی دوایا تدبیر اختیار کرنا کہ ہمیشہ کیلئے ولادت کی صلاحیت ختم ہوجائے، یا حمل قرار نہ پائے،کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں[۱]، کثرتِ آبادی کے خوف سے پیدائش کومحدود کرنا نظام خداوندی میں دخل اندازی ہے، خداوند قدوس نے جتنی جاندار مخلوق پیدا کی ہے، سب کیلئے رزق کا وعدہ فرمایا ہے، ''وَمَامِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا''[۲]، زمانۂ جاہلیت میں قلت رزق کے خوف سے لوگ اپنی اولاد کوقتل کردیا کرتے تھے، آج کی فیملی پلاننگ بھی اسی تصور کی ایک مہذب تصویر ہے ،قرآن پاک میں اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے،'' وَلَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اَمْلَاق''[۳] یعنی فقر کےخوف سے اپنی اولاد کوقتل مت کرو،رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر کثرت اولاد کی ترغیب فرمائی ہے،ارشاد ہے ''تزوجو االودود الولود فانی مکاثربکم الامم'' مشکوٰۃ شریف[۴]، ص۲۶۷/۲،

[۱] خصاء بنی آدم حرام بالاتفاق، عالمگیری کوئٹہ ص۳۵۷/۵، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء، البحرالرائق کوئٹہ ص۲۰۴/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص۵۵۷/۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، الرسم بقطع اعضاء النسل واستعمال الادویة القامعة للبأة والتبتل وغیرها تغییر لخلق الله عزوجل واهمال لطلب النسل فنهی النبی ﷺ عن کل ذلک، حجة الله البالغة ص۱۲۳/۲، باب آداب المباشرة، مطبوعه مصر،

[۲] سورۂ هود آیت ۶/ **ترجمہ**:-اورکوئی جاندارروئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمے نہ ہو۔(ازبیان القرآن)

[۳] سورۂ بنی اسرائیل آیت ۳۱/

[۴] مشکوٰۃ شریف ،ص۲۶۷/کتاب النکاح، الفصل الثانی، مطبوعه یاسرندیم دیوبند. نسائی شریف ص۵۹/۲، کتاب النکاح، باب کراهیة تزویج العقیمة، مطبوعه فیصل دیوبند، ابوداؤد شریف ص۲۸۰/۱، کتاب النکاح، باب فی تزویج الابکار، مطبوعه مکتبه سعد دیوبند، **ترجمہ**:-آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایازیادہ محبت کرنے والی،زیادہ بچے جنے والی عورتوں سے شادی کرو،کیونکہ میں تمہارے ذریعہ دوسری امتوں پرفخر کرونگا۔

یعنی ایسی عورت سے نکاح کرو جو خوب محبت کرنے والی ہو، جس سے زیادہ اولاد پیدا ہو سکے، کیونکہ میں قیامت میں اپنی امت کی کثرت سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

(۲) جو کام خلافِ شرع ہو اس پر کسی کو جبر کا حق نہیں، نہ اس کا ماننا درست ہے جب تک ہو سکے اس کو ہرگز اختیار نہ کیا جائے[۱]۔

ان عالم صاحب نے یہ کام شرعاً صحیح نہیں کیا بلکہ خلافِ شرع کیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۳/۷/۸۸ھ

خاندانی منصوبہ بندی

سوال:۔ ان فی دیارنا من ینکرون تحدید النسل ویبیحونه ایضاً ویستدل المنکرون بقولہٖ تعالیٰ ولاتقتلوا اولادکم خشیة املاق وبنحو ذٰلک ویجیب المبیحون لذٰلک ان الولد لایصدق علی النطفة ولایجری حکم الولد علی النطفة مثلاً من قتل ولداً فعلیه القصاص ومن افسدنطفة فلا قصاص علیه وفوق ذٰلک ان العزل جائز واباحۂ الشارع علیه السلام وتحدید النسل فی مصرنا مثال القول الذی اجازۂ النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ماذا قول الصواب؟

---

[۱] عن النواس بن سمعان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق مشکوٰۃ شریف، ص ۳۲۱/ کتاب الامارۃ والقضاء الفصل الثانی مطبوعه یاسرندیم دیوبند. مسند احمد بن حنبل ص ۵/۶۶، بقیة حدیث الحکم بن عمر والغفاریؓ، مطبوعه دارالفکر بیروت، شرح السنة ص ۶/۳۵، کتاب الامارۃ والقضاء، باب الطاعة فی المعروف رقم الحدیث: ۲۴۵۵، مطبوعه دارالفکر بیروت، (ترجمہ سوال اگلے صفحہ پر)

الجواب حامداً ومصلیاً

تحدید النسل الذی اشاعته الحکومة فی المملکة بنظامٍ خاص واهتمام عام هو خلاف مقصود الشارع قطعاً وحتماً لما وردفی الحدیث عن معقل بن یسارؓ قال قال رسو ل اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم تزوجواالودودالولود فانی مکاثرٌ بکم الامم رواه ابوداؤد[1]، والنسائی[2] وفی تحدید النسل تقلیل الامة بلا شبهة بل قطع النسل لازم وهذا القطع وان لم یکن قتلاً لکن هو قریب من الاختصاء عن سعدبن ابی وقاصؓ قال رد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم علیٰ عثمان بن مظعون التبتل ولواذن لهٗ لاختصینا(متفق علیه[3]) والعزل هوالوأد الخفی، عن جد امة بنت وهب رضی الله تعالیٰ عنهما قالت حضرت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم فی اناس وهو یقول لقد هممت ان انهیٰ عن

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) **ترجمہ سوال**:- ہمارے شہروں میں بعض لوگ خاندانی منصوبہ بندی کا انکار کرتے ہیں، اور بعض مباح قرار دیتے ہیں، منکرین اللہ تعالیٰ کے قول ''لاتقتلوااولادکم خشیۃ املاق'' اور اس کے مثل (دوسری آیات) سے استدلال کرتے ہیں، مباح قرار دینے والے اس کا جواب دیتے ہیں کہ نطفہ پر ولد صادق نہیں آتا اور نطفہ پر ولد کا حکم جاری نہیں ہوتا، مثلاً ولد کو قتل کرنے والے پر قصاص لازم آتا ہے، اور نطفہ کو فاسد کرنے والے پر قصاص لازم نہیں آتا، اور اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ عزل جائز ہے، شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو مباح فرمایا ہے، خاندانی منصوبہ بندی ہمارے زمانہ میں عزل کی مثال ہے جس کی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے، صحیح قول کیا ہے؟

[1] ابوداؤدشریف ج ۱/ص ۲۸۰/ باب فی تزویج الابکار، مطبوعه رشیدیه دهلی.

[2] نسائی شریف، ج۲/ص ۵۹/ کتاب النکاح ،کراهیة تزویج العقیمة، مطبوعه دارالکتاب دیوبند، مشکوٰة شریف، ص۲۶۷/ کتاب النکاح، الفصل الثانی، مطبوعه یاسرندیم دیوبند.

[3] بخاری شریف ،ج۲/ص ۷۵۹/کتاب النکاح باب مایکره من التبتل والخصاء. مطبوعه اشرفی دیوبند حدیث ۴۸۸۲/. مسلم شریف ج ۱/ص ۴۴۹/ اول کتاب النکاح، مطبوعه رشید یه دهلی، نسائی شریف، ج۲/ص۵۷/ باب النهی عن التبتل. مطبوعه فیصل دیوبند،

الغيلة فنظرت في الروم وفارس فاذا هم يغيلون اولادهم فلايضراولادهم ذٰلك شيئاً ثم سألوه عن العزل فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ذٰلك الواد الخفي وهي واذا المؤدة سئلت رواه مسلم[1] فقال شارح[2] المشكوٰة اى هذه الفعلة الشنيعة التى هى العزل مندرجة تحت هذه الأية ذكرها تاكيداً لبيان شناعته والوأد دفن الولدحياً وجعل العزل فى حكم الواد لمافيه من اضاعته النطفة المهياة لكونهما ولداً والعلة التى كانوا يقتلون الاولاد لها وهى الاملاق اوخشية الاملاق كماقال اللّٰه تعالىٰ ولاتقتلوا اولادكم خشية املاق[3]، وفى موضع[4] آخر ولاتقتلواولادكم من املاق هى العلة الباعثة والداعية لتحديد النسل وردها اللّٰه بقوله نحن نرزقكم واياهم[5] فتحديد النسل بهذه العلة لقطع الاعتماد على وعد اللّٰه تعالىٰ وهو لا يخلف الميعاد. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۸۹/۶/۵ھ

---

[1] مشكوٰة شريف ص ۲۷۶/ باب المباشرة الفصل الاول، مطبوعه ياسرنديم ديوبند، مسلم شريف ج ۱/ص ۴۶۶/ باب جواز الغيلة وهى وطى المرضع الخ مطبوعه رشيديه دهلى.

[2] مرقاة شرح مشكوٰة ج۳/ص ۴۴۱/ مطبوعه بمبئى.

[3] سوره بنى اسرائيل آيت ۳۱/

ترجمہ:- اور اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشہ سے قتل مت کرو (از بیان القرآن)

[4] سوره انعام آيت ۱۵۱/ **ترجمہ**:- اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔

[5] سوره انعام آيت ۱۵۱/ **ترجمہ**:- ہم ان کو اور تم کو رزق دیں گے۔

ترجمہ جواب:- خاندانی منصوبہ بندی جس کو حکومت نے ملک میں خاص نظام اور عام اہتمام کے ساتھ جاری کیا ہے، قطعی طور پر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصود کے خلاف ہے، اس لئے کہ حدیث شریف میں معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے............ **(باقی ترجمہ اگلے صفحہ پر)**

مانع حمل دوا غیر مسلم کو

سوال:۔زید ایک طبیب ہے، زید سے غیر مسلم عدم استقرار حمل کے لئے دوائیں طلب کرنے آتے ہیں، تو زید ان کو ایسی دوا دے سکتا ہے یا نہیں؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............ارشاد فرمایا زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو، اس لئے کہ میں تمہاری کثرت پر (قیامت میں) دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا، نسائی وابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے، اور خاندانی منصوبہ بندی میں بلاشبہ امت کی تقلیل ہے بلکہ نسل کا قطع کرنا لازم ہے، اور یہ قطع نسل اگرچہ قتل نہیں، مگر خصی ہونے کے قریب ہے (جس کے بارے میں) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ پر تبتل کو رد فرما دیا، (ممانعت فرمادی) ان کو اجازت دیدیتے تو ہم خصی ہوجاتے۔ متفق علیہ۔

اور عزل وأد خفی ہے جس کے بارے میں جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوئی، آپ ارشاد فرمارہے تھے، میں نے غیلہ (زمانۂ حمل میں صحبت کرنا) سے ممانعت کرنے کا ارادہ کیا تھا، پھر میں نے روم وفارس میں غور کیا کہ وہ غیلہ کرتے ہیں اور اس سے ان کے بچوں کو نقصان نہیں ہوتا، پھر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں سوال کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تو وأد خفی ہے، (جس کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے) "**واذا الموؤدة سئلت**"، مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔

شارح مشکوٰۃ نے تحریر فرمایا ہے، یہ فعل شنیع جو کہ عزل ہے، اس آیت کے تحت داخل ہے اس کی شناعت کے بیان کی تاکید کے لئے اس کو ذکر کیا۔

اور وأد خفی زندہ بچہ کو دفن کرنے کو کہتے ہیں اور عزل کو وأد کے حکم میں قرار دیا چونکہ اس میں نطفہ کا ضائع کرنا لازم آتا ہے، جو بچہ ہونے کے لئے تیار کیا گیا تھا، اور علت جس کی وجہ سے وہ اپنی اولاد کو قتل کرتے تھے، فقر وفاقہ یا فقر وفاقہ کا اندیشہ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "**ولا تقتلوا اولادکم خشية املاق**" اور دوسری جگہ ارشاد ہے "**ولا تقتلوا اولادکم من املاق**" خاندانی منصوبہ بندی کی بھی یہی علت باعث اور داعی ہے، اور اس (علت) کو اللہ تعالیٰ نے رد فرمایا ہے اپنے اس قول "**نحن نرزقکم وایاهم**" سے پس اس علت کی بناء پر خاندانی منصوبہ بندی اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر اعتماد نہ ہونے کی بناء پر ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ وعدہ کے خلاف نہیں فرماتے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

الجواب حامداً ومصلیاً

درست ہے[1] ''وھو ظاھر لایخفی'' فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مانع حمل دوا استعمال کرنا

سوال: ۔ایک شخص کی بیوی کثرت اولاد کی وجہ سے اور ایام حمل کی طرح طرح کی بیماریوں اور تکلیفات کی وجہ سے چاہتی ہے کہ مانع حمل دوا استعمال کرے اور اس کا شوہر بھی رضامند ہے کیا ایسی صورت میں ایسی دوا استعمال کرنا جائز ہے؟

نیز چار اولاد زندہ ہے اور اس کے بعد سے پانچ اولاد ہوئی سب کا انتقال ہوگیا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جائز ہے[2] لیکن عسرت اور تنگ دستی کے خیال کو دل سے نکالدینا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدگمانی ہیکہ وہ اولاد کو رزق نہیں دینگے بلکہ وہ سب کو رزق دیتے ہیں[3] دوسری

---

[1] وعلم من ھذہ انہ لایکرہ بیع مالم تقم المعصیة بہ الخ شامی زکریا، ج۹/ص ۵۶۱/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع.

[2] فاباحة الاسقاط محمولة علی حالة العذر او انھا لا تأثم اثم القتل الی قولہ یجوز لھا سدفم رحمھا کما تفعلہ النساء ،شامی زکریا ،ج۴/ص ۳۳۶/ مطبوعہ کراچی، ج۳/ص ۱۷۶ / باب نکاح الرقیق ،مطلب وحکم اسقاط الحمل،

شامی زکریا ج۹/ص۵۳۷/ مطبوعہ کراچی ج۶/ص ۳۷۴/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر والمس، قبیل باب الاستبرا وغیرہ. النھر الفائق ص۲۷۶ /۲، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، منحة الخالق علی ھامش البحر ص ۲۰۰ /۳، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطبوعہ کوئٹہ،

[3] لاتقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم، سورہ انعام آیت ۱۵۱/.

ترجمہ:-اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو ہم انکو اور تم کو رزق دیں گے (بیان القرآن)

وجوہ بیماری وغیرہ کی بنا پر شوہر کی اجازت سے ایسا کرنا درست ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/۷/۵۷ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوسہارنپور ۳/۶/۵۷ھ

بوجہ کمزوری مانع حمل دوا کا استعمال

سوال:۔ ایک عورت ہے اب وہ اس قابل نہیں رہی کہ حمل کا بوجھ برداشت کر سکے اس وقت وہ حاملہ ہے، ابتدائی مہینہ ہے، مختلف قسم کی ادویات دی جا رہی ہیں، پھر بھی کمزوری برابر موجود ہے، ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کیا جائے، ورنہ آئندہ جان کے لئے خطرہ ہے، ایسی حالت میں از روئے شرع کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کمزوری کی وجہ سے اگر حمل کا تحمل نہ ہو تو بطور علاج ایسی تدبیر اختیار کرنا کہ قوت آنے تک استقرار حمل نہ ہو درست ہے[2]، شوہر کو بھی ہمبستری سے احتیاط چاہئے، خواہش کا غلبہ ہو تو روزے رکھے، لیکن آپریشن وغیرہ کے ذریعہ تولید کی صلاحیت کو ختم کر دینا جائز نہیں، سخت

---

[1] یجوز لها سدفم رحمها كما تفعله النساء، شامی زکریا ج۴/ص ۳۳۶/ مطبوعہ کراچی، ج۳/ص ۱۷۶/ باب نكاح الرقيق فی مطلب وحكم اسقاط الحمل.

"شامی زکریا ج ۹/ص ۵۳۷/ مطبوعہ کراچی ج ۶/ص ۳۷۴/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر والمس، قبيل باب الاستبرا وغيره" النهر الفائق ص ۲/۲۷۶، کتاب النکاح، باب نكاح الرقيق، مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت، عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۵۶، کتاب الكراهية، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات،

[2] يجوز لها سد فم رحمها الخ شامی زکریا، ج۴/ص ۳۳۶/ کتاب النکاح، باب النكاح الرقيق مطلب فی حكم اسقاط الحمل. .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

معصیت ہے، ہرگز اس کا ارادہ نہ کریں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۱/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۱/۹۰ھ

عورت کے لئے فرنچ لیدر کا استعمال

سوال: ۔عزل تو جائز ہے اگر عورت اپنی شرمگاہ میں فرنچ لیدر (جو چمڑے کا آلہ ہوتا ہے، اور شوہر سے بات چیت کرلے تو) رکھنا جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً

اگر صحت ولادت کا تحمل نہ کرسکے تو عارضی طور پر اسکی گنجائش ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............النهر الفائق ص ۲/۲۷۶، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، منحة الخالق على هامش البحر ص ۳/۲۰۰، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، مطبوعه كوئٹه، وفى الفتاوى ان خاف من الولد السوء فى الحرة يسعه العزل بغير رضاها لفساد الزمان فليعتبر مثله من الاعذار مسقطا لاذنها، شامى زكريا ص ۴/۳۳۵، باب نكاح الرقيق مطلب فى حكم العزل، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۶، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر فى التداوى والمعالجات،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] خصاء بنى آدم حرام بالاتفاق، (عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۷، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر فى الختان والخصاء الخ، البحر الرائق كوئٹه ص ۸/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، الدرالمختار مع الشامى زكريا ص ۹/۵۵۷، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، وكذالك جريان الرسم بقطع اعضاء النسل واستعمال الادوية القامعة للبائة والتبتل وغيرها تغيير لخلق الله عزوجل واهمال لطلب النسل فنهى النبى ﷺ، عن ذلك، حجة الله البالغة، ص ۲/۱۲۳، آداب المباشرة، مطبوعه مصر)

[2] يجوز سد فم رحمها كما تفعله النساء، .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ضبط تولید

سوال:۔ کسی ضرورت کی بناء پر مثلاً بیوی کمزور ہو یا بچہ بہت چھوٹا ہو تو (برتھ کنٹرول) بذریعۂ ادویہ ضبط تولید کر سکتا ہے یا نہیں؟ اخبار قومی آواز لکھنؤ مورخہ ۲۱/فروری ۱۹۶۱ء میں خبر ہے کہ علماء پاکستان نے ضبط تولید کو جائز کہا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

میں نے یہ اخبار نہیں دیکھا، نہ پاکستان کا فتویٰ دیکھا، اگر بیوی اتنی کمزور ہو کہ ولادت سے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی عارضی تدابیر اختیار کرنا، جن سے قوت آنے تک استقرار حمل نہ ہو درست ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)..........شامی زکریا، ج۴/ص ۳۳۶/ مطبوعہ کراچی ج۳/ص ۱۷۶/ باب نکاح الرقیق ،مطلب فی اسقاط الحمل.شامی زکریا ج۹/ص۵۳۷/ مطبوعہ کراچی ج۶/ص ۳۷۴/ کتاب الحظر والاباحة ،فصل فی النظر والمس قبیل باب الاستبراء وغیرہ. النھرالفائق ص۲/۲۷۶، کتاب النکاح، باب نکاح الکرقیق، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، منحة الخالق علی ھامش البحر ص ۳/۲۰۰، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطبوعہ کوئٹہ، وفی الفتاوی ان خاف من الولد السوء فی الحرة یسعه العزل بغیر رضاھا لفساد الزمان فلیعتبر مثله من الاعذار مسقطا لاذنھا، شامی زکریا ص۴/۳۳۵، باب نکاح الرقیق، مطلب فی حکم العزل، عالمگیری کوئٹہ ص۵/۳۵۶، کتاب الکراھیة، الباب الثامن عشر فی التداوی،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] یجوز سد فم رحمھا کما تفعله النساء ،شامی زکریا ،ج۴/ص ۳۳۶/مطبوعہ کراچی ج۳/ص ۱۷۶/ باب نکاح الرقیق ،مطلب فی اسقاط الحمل.شامی زکریا ج۹/ص ۵۳۷/ مطبوعہ کراچی ج۶/ص ۳۷۴/ .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ضبطِ تولید کے دلائل

سوال: ۔ ضبط تولید کے متعلق حکومتی ادارے کے مسلم کارکنان قرآنی آیات ضبطِ تولید کے متعلق جواز میں پیش کرتے ہیں مثلاً ”انما اموالکم واولادکم فتنة ،یاایها الذین اٰمنوا لاتلهکم اموالکم ولااولادکم عن ذکراللّٰه ،یرید الله بکم الیسر ولایرید بکم العسر ،وماجعل علیکم فی الدین من حرج“

ان آیات کا غلط ترجمہ وغلط تشریحات کرکے مہلک وگمراہ دلائل سے مخلوق کو اپنے دام میں لاتے ہیں، اوراحادیث میں ”المؤمن القوی خیر من المؤمن الضعیف فی صحیح البخاری ومسلم عن ابی سعید قال اصبناسبیاً فکنا نعزل فسألنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم فقال اوانکم لتفعلون قالها ثلاثاً مامن نسمة کائنة الیٰ یوم القیامة الاهی کائنة .بخاری شریف، ص ۷۸۴/۔ اورپھر ذیل میں یہ آیت ”ان من ازواجکم واولادکم عدواً لکم فاحذروه“ اوّلاً تو تراجم غلط تراشیدہ ہیں، اور پھر احادیث وآیات قرآنیہ کو خلط ملط کرکے نہایت گمراہ کن عقلی ونقلی دلائل سے بالخصوص علمی طبقہ میں کام کررہے ہیں، لہٰذا جلد قرآن اورنصوصِ قطعیہ کے مدلل حوالوں کے ساتھ تحریر فرماکر مشکور فرمائیں کہ شریعت مطہرہ میں ضبط تولید کے متعلق کیا حکم ہے؟ اورعزل کی احادیث اب

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............ کتاب الحظر والاباحة ،فصل فی النظر والمس قبیل باب الاستبراء وغیره. منحة الخالق علی هامش البحر ص ۲/۲۰۰، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطبوعه کوئٹه، النهرالفائق ص ۲/۲۷۶، باب نکاح الرقیق، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، ان خاف من الولد السوء فی الحرة یسعه العزل بغیر رضاها لفساد الزمان فلیعتبر مثله من الاعذار، شامی زکریا ص ۴/۳۳۵، باب نکاح الرقیق، مطلب فی حکم العزل، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۶، کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات،

کیا حکم رکھتی ہیں؟ کیا فی زمانناً بھی عزل جائز ہے اگر ہے تو مدلل جواب تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مسئلہ ضبط تولید سے متعلق رسائل شائع ہو چکے ہیں، دو رسالے خود یہاں کے دارالافتاء سے شائع کئے جا چکے ہیں، ان میں تفصیلی دلائل موجود ہیں، ان کا مطالعہ مفید ہوگا، باقی آیات مذکورہ سے استدلال کرنے والوں سے دریافت کیا جائے، کہ جس طرح اولاد کی پیدائش پر پابندی عائد کرنا چاہتے ہیں، اس لئے یہ فتنہ اور دشمن اور خدائے پاک سے غفلت کا سبب ہیں، تو اموال پر پابندی کیوں نہیں عائد کی جاتی، جبکہ دونوں کو ایک ہی ساتھ بیان کیا گیا ہے، چاہئے کہ اقل قلیل مال پر قناعت کی جائے، حالانکہ اس قناعت کی ترغیب صراحت کے ساتھ نصوص قرآنیہ[1] اور احادیث[2] نبویہ میں موجود ہے، اور حضور اکرم ﷺ کی مبارک زندگی اس کی عملی تعلیم کے لئے بہت کافی ہے، مگر وہاں قناعت اختیار نہیں کی جاتی، بلکہ حرام وحلال کی تمیز کو ختم کر کے ہر طرح مال سمیٹنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، سود ہو، رشوت ہو، دھوکہ ہو، مردار کی بیع ہو، شراب کی تجارت، سینما وفلم وغیرہ غرض کسی طرح ہو مال ملنا چاہئے "افتومنون ببعض

---

[1] المال والبنون زینة الحیوة الدنیا والبقیت الصلحت خیر عندربک ثوابا وخیر املا" (سورہ کھف، آیت، ۴۶/ سورہ قصص آیت ۶۰/.

ترجمہ:- مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہے، اور جو اعمال صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر اور امید کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہے۔ (بیان القرآن)

[2] عن فضالة بن عبید انه سمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول طوبی لمن هدی للاسلام وکان عیشه کفافاً وقنع، ترمذی شریف، ج ۲/ ص ۶۰/ باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیه، ابواب الزهد، مطبوعه مکتبه بلال دیوبند، اتحاف السادة المتقین ص ۲۸۲/ ج ۹/ بیان فضل خصوص الفقراء من الراضین الخ، مطبوعه دارالفکر بیروت. مسند احمد ج ۶/ ص ۱۹/ مسند فضالة بن عبید الانصاری، مطبوعه دارالفکر بیروت،

ترجمہ:- حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھائی ہے اس شخص کیلئے جس کو اسلام کی ہدایت دی گئی اور اس کا سامان زندگی بقدر کفایت ہو پھر اس پر صبر کرے۔

الکتاب وتکفرون ببعض[1]، کا کس قدر نمایاں مظاہرہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ضبط تولید کے دلائل جواز کا جائزہ

سوال:۔ زید کا قول ہے کہ ضبط تولید (نسبندی) جائز ہے اس پر چند دلیلیں ہیں، دلیل اول یہ ہے کہ چونکہ قتل اولاد کی ممانعت میں داخل نہیں ہے، اس لئے کہ قتل کا اطلاق ذی روح کو مارنے پر ہوتا ہے، اور نسبندی میں استقرار حمل سے روکنا ہے، نہ کہ قتل سے، لہٰذا نسبندی جائز ہے دلیل ثانی ضبط تولید عزل کی طرح جائز ہے، دلیل ثالث جبکہ اعضاء بننے سے پہلے اسقاط حمل جائز ہے تو نسبندی بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگی، چونکہ اس میں اسقاطِ حمل نہیں ہے، بلکہ استقرار حمل سے روکنا ہے، لہٰذا اگر نسبندی ناجائز وحرام ہے، تو جواب بحوالۂ کتب معتبرہ عنایت کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(الف) قتل اولاد بھی ممنوع ہے، اور قتل اولاد جس نظریہ اور مقصد کے لئے تھی وہ مقصد اور نظریہ بھی مذموم وغیر مشروع ہے، نسبندی میں قتل اولاد نہیں لیکن مقصد ونظریہ تو وہی ہے، جس کیلئے یہ صورت اختیار کی جارہی ہے، وہ مقصد نظریہ کیا ہے "امـــلاق" یا "خشیة املاق" یہ نظریہ خود اسلامی اصول ونصوص کے خلاف ہے، "**نحن نرزقهم وایاکم**"[2]

---

[1] سورہ بقرہ آیت ۸۵/

ترجمہ:- کیا تو کتاب کے بعض پر تم ایمان رکھتے ہو اور بعض پر ایمان نہیں رکھتے (از بیان القرآن)

[2] سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۱/

ترجمہ:- ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ از بیان القرآن)

الاوان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقها[۱] ان الرزق لیطلب العبد کما یطلبه اجله[۲]"، بس یہ مقصد ونظریہ نہایت خطرناک ہے جو تکذیب نصوص کو متضمن ہے اس کی زد ایمانیت پر پڑتی ہے۔

(**ب**) عزل خود محل کلام ہے، جس کو وأد خفی قرار دیا گیا ہے،[۳] پھر اس سے صلاحیت تولید ختم نہیں ہوجاتی، اس پر نسبندی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے نیز مقصد ونظریۂ مذکورہ کے تحت عزل کے جواز پر کون سی نص ہے؟

(**ج**) اسقاط حمل کے جواز کی نص کہاں ہے اور وہ کسی مقصد ونظریہ کے تحت ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

برتھ کنٹرول

سوال:۔ برتھ کنٹرول جائز ہے کہ نہیں، اگر جائز نہیں جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے تو

۱؎ کنز العمّال ج۴/ص۲۴/ حدیث ۹۳۱۴/ ۹۳۱۶/ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت، ابن ماجه ص۱۵۵/ ابواب التجارة، باب الاقتصاد فی المعیشة، مطبوعه اشرفی دیوبند، مشکوٰة شریف، ص۴۵۲/ باب التوکل والصبر، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ:-سنو کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہیں کر لیتا۔

۲؎ مشکوٰة شریف، ص۴۵۴/باب التوکل والصبر الفصل الثالث مطبوعه یاسرندیم دیوبند، مجمع الزوائد ص۴/۱۲۶، رقم الحدیث: ۶۲۹۵، کتاب البیوع، باب الاقتصاد فی طلب الرزق، مطبوعه دارالفکر بیروت،

ترجمہ:-رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح موت انسان کو ڈھونڈتی ہے۔

۳؎ ثم سألوه عن العزل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذٰلک الوادالخفی، مشکوٰة شریف ص۲۷۶/ باب المباشرة، الفصل الاول. مرقاة ج۳/ ص۴۴۱/ مطبوعه بمبئی. مسلم شریف ص۱/۴۶۶، کتاب النکاح، باب جواز الغیلة وهی وطی المرضع وکراهة العزل، مطبوعه مکتبه بلال دیوبند،

اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا فتح الملہم کی اس عبارت سے برتھ کنٹرول ثابت نہیں ہوتا، "**والفرار من حصول الولدیکون لاسباب منها خشیة علوق الزوجة الامة لئلا یصیر الولد رقیقاً اوخشیة دخول الضرر علی الولد المرضع اذا کانت الموطوءة مرضعة اوفراراً من کثرة العیال اذاکان الرجل مقلاً فیرغب عن قلة الولد لئلا یتضرر بتحصیل الکسب وکل ذالک لایغنی شئیاً .(فتح الملھم ، ج ۲ / ص ۱۳ ۵ /)**

اس آخری صورت کے بارے میں امام غزالیؒ نے لکھا ہے زیادہ بچوں کی وجہ سے باپ کو تنگی میں مبتلا ہونے اوران کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ہرطرح کے جائز اورناجائز ذرائع اختیار کرلینے کا خوف ہوتو استقرار حمل کوروکا جاسکتا ہے، کیونکہ جتنی ہی کم تنگی ہوگی دین کی ہدایتوں پرعمل کرنے میں اتنی ہی آسانی ہوگی (احیاء) فقہاء کے ان اقوال سے پتہ چلتا ہے کہ برتھ کنٹرول جائز ہے،اس لئے یہ آخری سبب دورِحاضر کے اکثر وبیشتر گھرانوں میں پایا جاتا ہے، باندی سے عزل نہ کرنے میں تو ایک خطرہ تھا،جس کیوجہ سے اجازت دی گئی،اگرعزل کرنا اچھانہیں تو پھرحرہ سے اجازت لے کرعزل کرنے کی اجازت کیوں دی جاتی ہے،حرہ سے اجازت لےکرعزل کرنا اس کا بین ثبوت ہے، کہ اس میں کوئی خرابی نہیں اور عزل ہی کی ترقی یافتہ صورت کا نام برتھ کنٹرول ہے،آخراس صریح حدیث کے ہوتے ہوئے برتھ کنٹرول کو کیوں ناجائز کہا جاتا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

جبکہ فتح الملہم[1] کی عبارتِ منقولہ میں اسباب عزل کونقل کرنے کے بعدصراحت کردی گئی ہے، "**وکل ذٰلک لایغنی شیئاً**"پھراس سوال کا کیا محل باقی رہ گیا، فتح الملہم کی اس عبارت سے برتھ کنٹرول ثابت نہیں ہوتا،عبارت احیاء اگرنقل کی جاتی تو اس کے متعلق بھی

[1] فتح الملھم ج۳/ص ۱۳ ۵ / باب حکم العزل، مطبوعہ اشرفی دیوبند .

E:\f.m.Final\Jild-27\ 19-Hamal, Isqat Hamal, Nasbandi

ممکن ہے کہ کچھ جواباً عرض کیا جاتا علاوہ ازیں امام غزالیؒ شافعی المذہب ہیں، فروعی مسائل میں حنفیہ پر ان کی عبارت حجت وقابل استدلال نہیں ہے[1]، نیز نفس نکاح کی بھی ان کے نزدیک وہ حیثیت نہیں جو کہ حنفیہ کے نزدیک ہے، نکاح کے غوائل اور مہلکات کی تفصیل احیاء العلوم[2] میں دیکھنے کے بعد شاید نکاح پر اقدام کا قصد ہی باقی نہ رہے تا بعزل چہ رسد، اقوال فقہاء سے مراد اگر عبارتِ منقولہ فتح الملہم[3] ہے، تو اس کا جواب خود ہی اس عبارت میں موجود ہے "وکل ذٰلک لایغنی شیئاً"، اگر اس کے علاوہ دوسرے اقوال مراد ہیں، جو کہ فتح الملہم میں مذکور ہیں، تو ان کا حاصل بھی وہ نہیں جو آپ نے سمجھا، ان اقوال میں نہی اور تحریم کا بھی قول ہے، پھر مطلقاً فقہاء کے اقوال سے جواز ثابت کرنا اور ان اقوال سے صرفِ نظر کرنا بلکہ ان کے خلاف ثابت کرنا ہے، سوال میں تو آپ نے کوئی صریح حدیث نقل نہیں کی جس کا جواب درکار ہے، اگر مسئلہ کی شان یہ ہوتی کہ مطلقاً اقوالِ فقہاء سے اور صریح حدیث سے جواز ہو تو غالباً آپ کو استفسار

---

[1] وحیث نصوا علی ان مذهب ائمتنا الثلاثة المنع مطلقا مع وضوح الادلة علیه واشتثنی بعض المشائخ اشیاء وعللوا ذلک بالضرورة المسوغة لمخالفة اصل المذهب کیف یسوغ للمقلد طرد ذلک والخراج عن المذهب بالکلیة من غیر حاجة ضروریة الی قوله ان القیاس بعد الاربعمائة منقطع فلیس لاحد بعدها ان یقیس مسئلة علی مسئلة فما بالک بالخراج عن المذهب فعلی المقلد اتباع المنقول الخ، شفاء العلیل رسالة من مجموعة رسائل ابن عابدین ص۱۶۳/۱، مطبوعه ثاقب بکڈپو دیوبند،

[2] اما آفات النکاح فثلاث الاولیٰ وهی اقواها العجز عن طلب الحلال فان ذلک لایتیسر لکل احد لا سیما فی هذه الاوقات مع اضطراب المعایش فیکون النکاح سببافی التوسع للطلب والاطعام من الحرام وفیه هلاکه وهلاک اهله الی ان قال الآفة الثانیة: القصور عن القیام بحقهن والصبر علی اخلاقهن واحتمال الاذی منهن الی ان قال الآفة الثالثة: وهی دون الاولیٰ والثانیة ان یکون الاهل والولد شاغلاله عن الله تعالیٰ وجاز باله الی طلب الدنیا الخ، احیاء العلوم ج۲/ص۲۰/ کتاب آداب النکاح، آفات النکاح وفوائده الخ، مطبوعه مصر.

[3] فتح الملهم ج۳/ص۵۱۳/ باب حکم العزل، مطبوعه اشرفی دیوبند.

کی ضرورت ہی نہ ہوتی بلکہ مسئلہ خود ہی واضح ہوجاتا، استفسار کا سبب ہی یہ ہے کہ نہ اقوالِ فقہاء سے مطلقاً اجازت ملتی ہے، نہ صریح حدیث سے، دونوں سے اثبات میں تجشم کی نوبت آتی ہے، بلاتکلف جو کچھ حدیث میں ملتا ہے، وہ یہ ہے ”**ثم سألوه عن العزل فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ذٰلک الواد الخفی وهی واذا الموؤدة سئلت رواه مسلم**اھ مشکوٰۃ شریف[1] ص ۲۷۶/ج ۴“ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی شرح لمعات سے محشی[2] نے نقل کیا ہے ”**قوله وهی واذا الموؤدة سئلت ای هذه الفعلة الشنیعة التی هی العزل مندرجة تحت هذه الأیة ذکرها تاکیدا لبیان شناعته**اھ“ اگر حدیث وفقہ سے صاف صاف جواز ثابت ہوتا تو شیخ اس کو ” **الفعلة الشنیعة** “ نہ فرماتے، اس مسئلہ پر دو رسالے بھی دیوبند سے شائع ہو چکے ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عزل کے جواز کی صورت

سوال:۔ ہندہ کو تین چار سال کی مدت میں ۵/مرتبہ اسقاطِ حمل ہو چکا ہے علاج بھی جاری ہے۔ حالتِ حمل میں شدید تکالیف کا سامنا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں عزل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۲۷۶/ باب المباشرة، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. مسلم شریف ص ۴۶۶/ ۱، کتاب النکاح، باب جواز الغیلة وهی وطی المرضع وکراهة العزل، مطبوعه مکتبه بلال دیوبند،

ترجمہ:- پھر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کا حکم دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا یہ پوشیدہ طریقے سے زندہ گاڑھنا ہے اور یہ خصلت اس آیت میں داخل ہے کہ زندہ درگور سوال کیا جائے۔

[2] مشکوة شریف ص ۲۷۶، کتاب النکاح، باب المباشرة، الفصل الاول، رقم الحاشیة:۳، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب بیوی کی یہ حالت ہے تو صحت ہونے اور قوت آنے تک بیوی کی رضامندی سے عزل کی اجازت ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۴/۱/۹۴ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

عزل

سوال:۔ عزل نسل کشی کے لئے ہوتا ہے، اور ایف ایل ربڑ کا غبارہ بھی اسی کام کے لئے ہے، مسئلہ کی رو سے ان دونوں میں کیا فرق ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

دونوں منشاءِ شریعت کے خلاف ہیں، اس عزل کو واد خفی قرار دیا گیا ہے[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... ویعزل عن الحرة باذنها الخ الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص۳۳۵ ج۴ باب نکاح الرقیق، مطلب فی حکم العزل، البحرالرائق کوئٹه ص ۲۰۰/۳، باب نکاح الرقیق، مجمع الانهر ص۵۳۸/ ۱، باب نکاح الرقیق، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[2] فی حدیث جدامة بنت وهب ثم سألوه عن العزل فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ذٰلک الواد الخفی وهی واذاالمؤدته سئلت الحدیث، مشکوٰة شریف، ص ۲۷۶/ کتاب النکاح، باب المباشرة،الفصل الاول. مسلم شریف ص ۴۶۶/ ۱، کتاب النکاح، باب جواز الغیلة وهی المرضع و کراهة العزل، مطبوعه مکتبه بلال دیوبند،

ترجمہ:- پھر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کا حکم دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا یہ پوشیدہ طریقے سے زندہ گاڑھنا ہے اور یہ خصلت اس آیت میں داخل ہے کہ زندہ درگور سوال کیا جائے۔

کیا بچہ پیدا کرنے کی تحدید ہے

سوال:۔ ما الحکم فی التقدیر الذی قدر من جانب النکاح لتکاثر الاولاد وقدر فی ثلاثه ام فی اقل منه هل یجوز لنا هکذا التقدیر؟

الجواب حامداً ومصلیاً

الاکتفاء فی الاولاد بهٰذا العدد وحصرها فیه لیس لهٗ دلیل فی الشرع بل الدلیل علی خلافه عن معقل بن یسارؓ قال قال النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم تزوجو الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم (رواه ابوداؤد والنسائی مشکوٰة ص۲۶۷)[1]

”وقال اللّٰه تعالیٰ وماکان لمؤمن ولامؤمنة اذاقضی اللّٰه ورسوله امراً ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص اللّٰه ورسولهٗ فقد ضل ضلالاً مبیناً (الآیة)[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۶/۸۷ھ

---

[1] مشکوٰة شریف ص۲۶۷ / کتاب النکاح. الفصل الثانی، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ص۲۸۰/ ۱، کتاب النکاح، باب فی تزویج الابکار، مطبوعه مکتبه سعد دیوبند، نسائی شریف ص۵۹ /۲، کتاب النکاح، باب کراهیة تزویج العقیمة، مطبوعه فیصل دیوبند،

[2] سوره احزاب، آیت ۳۶/

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں، جبکہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیدیں کہ ان کو ان کے کسی کام میں اختیار رہے، جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا وہ صریح گمراہی میں پڑا۔ (بیان القرآن)

ترجمہ سوال:- کثرت اولاد کی تحدید کا کیا حکم ہے، کیا یہ تحدید تین اولاد یا اس سے کم میں مانی گئی ہے، کیا ہمارے لئے یہ تحدید مقرر کرنا جائز ہے؟

(ترجمہ جواب اگلے صفحہ پر)

بچہ دانی نکلوانا

سوال:۔ میرے گھر میں جب حمل قرار پاتا ہے تو بہت الجھن ہوتی ہے، اور سخت قسم کی تکلیف ہوتی ہے، اور جس قدر پیدائش کا زمانہ قریب آتا ہے، تکلیف بڑھتی جاتی ہے، پھر بچہ بھی ضائع ہوجاتا ہے، ڈاکٹر علاج کرتے کرتے عاجز آچکے ہیں، کوئی صورت نفع کی نہیں ہوتی، ولادت کے بعد بہت مدت تک علاج جاری رہتا ہے، تب تکلیف دور ہوکر قوت آتی ہے، ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بچہ دانی نکلوادیجئے، پھر یہ تکلیف نہ ہوگی، براہِ کرم فرمایئے کہ شرعاً اس کی اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر استقرارِ حمل اور ولادت کی وجہ سے ناقابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہے اور خطرناک امراض پیدا ہوجاتے ہیں، جن سے جان جانے کا قوی مظنہ ہوتا ہے، تو تحفظ کی اور صورتیں بھی ہیں، مثلاً عزل کرلیا جائے، یعنی جماع کے وقت منی علیحدہ نکالی جائے، فرج کے اندر انزال نہ کیا جائے،[۱] یا مانع حمل دوا استعمال کی جائے، جس سے علوق نہ ہونے............

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) **ترجمہ جواب**:-اولاد کے سلسلہ میں صرف اس تعداد پر اکتفاء اور حصر کرنا شرعاً بے دلیل ہے، بلکہ دلیل اس کے خلاف پر موجود ہے، حضرت معقل بن یسارؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خوب محبت کرنے والی، خوب بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو، چونکہ میں تمہارے ذریعہ امتوں پر فخر کرونگا (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۷)

(حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] ان خاف من الولد السوء فی الحرة یسعه العزل بغیر رضاها لفساد الزمان فليعتبر مثله من الاعذار، شامی زکریا ج۴/ص ۳۳۵/ مطبوعه کراچی ج۳/ص ۱۷۶/ نکاح الرقیق مطلب فی حکم العزل. عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۶، کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، المحیط البراهانی ص ۸/۸۳، کتاب الکراهیة، والاستحسان الفصل التاسع عشر فی التداوی والمعالجات، ....(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

پائے،[۱] یا بعد علوق حمل ضائع کردے،[۲] یا شوہر دوسری شادی کرلے موجودہ بیوی سے ہمبستری نہ ہو، اگر کوئی دوسری صورت ممکن نہ ہو تو پھر بحالت مجبوری عورت کی جان بچانے کیلئے بچہ دانی نکلوانے کی بھی گنجائش ہے،[۳] جب تک دوسری صورت بھی قابل عمل ہو بچہ دانی نہ نکلوائی جائے، ممکن ہے کہ آئندہ حالات اور عمر کے تغیر سے موجودہ تکلیف اور امراض کی کیفیت ختم ہوکر بچہ سہولت سے پیدا ہوسکے، بچہ دانی نکلوانے کے بعد توقع ہی ختم ہوجائے گی، اور ایک عوت کو نسل کے لحاظ سے بیکار کردیا جائے گا، اور حمل اور ولادت کی تکلیف تو سب کو ہی ہوتی ہے، قرآن پاک سے ثابت ہے، ''حملته امه کرها و وضعته کرها[۴]''، ایسی عمومی تکلیف کی وجہ سے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)........... مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل گجرات، العزل هو الانزال خارج الفرج ای بعد النزع منه لامطلقا الدرالمختار زکریا ج۴/ص ۳۳۴/ مطبوعه کراچی ج۳/ص ۱۷۵/ باب نکاح الرقیق، مطلب فی حکم العزل.

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱] یجوز لها سد فم رحمها کما تفعله النساء شامی زکریا ج۴/ص ۳۳۶/ مطبوعه کراچی ج۳/ ص ۱۷۶/ باب نکاح الرقیق، مطلب فی حکم اسقاط الحمل، النهر الفائق ص ۲۷۶، ج ۲، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، منحة الخالق علی هامش البحر ص ۳/۲۰۰، باب نکاح الرقیق، مطبوعه کوئٹه،

[۲] یباح الاسقاط مالم یتخلق منه شئی ولن یکون ذلک الابعد مائة وعشرین یوما الخ، شامی کراچی، ج۳/ص ۱۷۶/ مطبوعه زکریا، ج۴/ص ۴۳۵-۴۳۶/باب نکاح الرقیق مطلب فی حکم اسقاط الحمل، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۶، کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، البحر الرائق کوئٹه ص ۸/۲۰۵، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع،

[۳] الضرورات تبیح المحظورات، الاشباه والنظائر ص ۱۴۰/ القاعدة الخامسة الضرریزال، مطبوعه دارالعلوم دیوبند، ص ۴۳، مطبوعه اشاعة الاسلام دهلی، قواعد الفقه ۸۹، رقم الحدیث: ۱۷۰، مطبوعه دارالکتاب دیوبند، شرح المجلة ص ۱/۲۹، رقم المادة، ص ۲۱، مطبوعه اتحاد بکڈپو دیوبند،

[۴] سورۂ احقاف آیت ۱۵/ **ترجمہ**:-اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا۔(از بیان القرآن)

بچہ دانی نکلوانے کی اجازت نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

نسبندی

سوال:۔ آج کل خاندانی منصوبہ بندی کا ہر جگہ بہت چرچا چل رہا ہے، جسکے بارے میں حکومت کی طرف سے ممالک اسلامیہ مثلاً مصر اور جاوا کے مفتیوں کے فتوے شائع کئے جارہے ہیں، نیز ہندوستان کے بعض لوگ مثلاً جامع مسجد دہلی کے امام صاحب کا فتویٰ بھی نظر سے گذرا، ان سب ہی حضرات نے آج کی نسبندی کو عزل کے اوپر قیاس کرکے جواز کا فتویٰ دیا ہے، جبکہ عزل شریعت میں جائز ہے، تو پھر نسبندی کیوں حرام ہے؟ نیز نسبندی سے کسی انسان کا قتل بھی لازم نہیں آتا، اس لئے جوشئی ابھی تک وجود میں نہیں آئی، اس کو قتل کیسے کہا جاسکتا ہے، علاوہ ازیں فقہاء نے لکھا ہے کہ وہ عورت جس کو اپنی صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہو اوراسکو حمل رہ جائے، تو پھر دومہینہ سے پہلے پہلے اسکو گرادینا جائز ہے، پھر نسبندی تو اس سے کم ہی رہی۔

رہا توکل علی اللہ کا معاملہ کہ اگر اولاد زیادہ ہوجائے تو فکر نہ کرو، اللہ کے اوپر بھروسہ کرو، یہ سب ایسی باتیں ہیں جو استدلال نہیں بن سکتیں ہیں، اس لئے براہِ کرم واضح فرمائیں کہ نسبندی کرانا حلال ہے یا حرام ہے؟ اوراگر حرام ہے تو پھران باتوں کا کیا جواب ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

آج کل خاندانی منصوبہ بندی کی اسکیم بڑی قوت کے ساتھ چلائی جارہی ہے، اور نسبندی کیلئے ترغیبی پہلو اختیار کئے جارہے ہیں، اس پر دارالافتاء دارالعلوم دیوبند سے دو رسالے مدلل شائع کئے جاچکے ہیں، ایک ''برتھ کنٹرول کا شرعی حکم''، دوم ''فیملی پلاننگ'' کا

شرعی حکم، اس کو ملاحظہ کریں:۔

بیماری میں علاج کی خاطر قطع عضو کی بھی اجازت ہے، جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری[1] کے کتاب الکراہت میں مذکور ہے، اس لئے اگر عورت کی صحت خراب ہے، اور وہ ولادت کو برداشت نہیں کرسکتی تو اسقاط حمل کی بھی ایک خاص مدت تک گنجائش ہے[2]، عزل اگرچہ قتل ولد نہیں ہے، مگر حدیث پاک میں اس کو وأد خفی فرمایا گیا ہے، جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے[3]، علاوہ ازیں عزل میں صلاحیت تولید ختم نہیں ہوتی، نسبندی میں صلاحیت تولید ختم کرکے مرد یا عورت کو بیکار کردیا جاتا ہے، قرآن پاک[4] میں عورت کو حرث فرمایا گیا ہے، یہ اسکیم اس مقصد کے لئے قطعاً خلاف ہے، حاصل یہ کہ بیج توڈالتے رہو اور محنت بھی کرتے رہو

---

[1] لابأس بقطع العضو ان وقعت فيه الأكلة لئلا تسرى. عالمگیری، ج۵/ص۳۶۰/کتاب الكراهية الباب الحادى والعشرون فيما يسع من جراحات بنى آدم الخ. فتاوى سراجية كراچى ص۷۴، باب القتل ونحوه كتاب الحظر والاباحة،

[2] ويكره ان تسقى لاسقاط حملها وجاز لعذر حيث لايتصور وفى الشامية تحت قوله جاز لعذر كالمرضعة اذاظهر بها الحبل وانقطع لبنها وليس لابى الصبى مايستاجر به الظئر ويخاف هلاک الولد قالوا يباح لها ان تعالج فى استنزال الدم مادام الحمل مضغة اوعلقة ولم يخلق له عضو وقد رواتلک المدة بمائة وعشرين يوما الدرالمختار مع الشامى كراچى ج۶/ص۴۲۹/ مطبوعه زكريا، ج۹/ص۶۱۵/ كتاب الحظر والاباحة قبيل كتاب احياء الاموات. مطبوعه شامى زكريا، ج۴/ص۳۳۵/مطبوعه كراچى، ج۳/ص۱۷۶/ باب نكاح الرقيق مطلب فى حكم اسقاط الحمل عالمگيرى ج۵/ص۳۵۶/ كتاب الحظر والاباحة، الباب الثامن عشر فى التداوى والمعالجات الخ. البحرالرائق كوئٹه ص۸/۲۰۵، كتاب الكراهية، فصل فى البيع،

[3] ثم سألوه عن العزل فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ذٰلک الوأد الخفى وهى اذا الموؤدة سئلت، مشكوٰة، ص۲۷۶/باب المباشرة الفصل الاول، مطبوعه ياسرنديم ديوبند، مسلم شريف ص۱/۴۶۶، كتاب النكاح، باب جواز الغيلة وهى المرضع وكراهية العزل، مطبوعه مكتبه بلال ديوبند،

[4] نساء كم حرث لكم فأتو حرثكم انى شئتم. سوره بقره آيت ۲۲۳/

مگر پیداوار کچھ نہ ہو، حالانکہ کھیت میں کھاد کے ذریعہ زیادہ پیداوار کی کوشش کی جاتی ہے، مگر اس نسبندی کا حاصل یہ ہے کہ پیداوار کم سے کم ہو بلکہ بند ہو جائے، کیا یہ معقول بات ہے، ادھر تکثیر اولاد کا حکم حدیث شریف میں موجود ہے، "**تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم**" (الحدیث[1]) بہر حال یہ اسکیم مزاجِ اسلام اور احکام شرع کے بالکل خلاف ہے، ایک چیز کو جب آمرانہ طریقہ پر پھیلا دیا جائے، تو فتویٰ کی آڑ لے لینا کچھ مشکل نہیں، محولہ بالا ہر دو رسالوں کے دیکھنے کے بعد مزید خلجان ہو تو مراجعت فرمائیں؟

سوال میں بسلسلۂ توکل جو کچھ لکھا گیا ہے، اس پر نظر ثانی فرمالیں کہ یہ عبارت کن باتوں کی غمازی کرتی ہے (العیاذ باللہ) قرآن پاک اور اللہ کے دعویٰ سے کس قدر بے اعتمادی ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۱/۱/۸۹ھ

نسبندی

سوال:۔ میں سرکاری ملازم ہوں چار اولاد ہیں محکمہ کا مجھ سے مطالبہ ہے کہ میں خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلے میں آپریشن کرالوں مگر میں نے بحیثیت مسلمان ہونے کے انکار کر دیا ہے، کہ مذہب اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا، اس کی کوئی دلیل آپ بتائیں تاکہ میں ان کو دکھلاسکوں؟

---

[1] مشکوٰۃ شریف، ص ۲۶۷/ کتاب النکاح الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند. ابوداؤد شریف ص ۲۸۰/۱، کتاب النکاح، باب فی تزویج الابکار، مطبوعہ مکتبہ سعد دیوبند، نسائی شریف ص ۲/۵۹، کتاب النکاح، باب کراھیۃ تزویج العقیمۃ، مطبوعہ فیصل دیو بند،

ترجمہ:-اس عورت سے نکاح کرو جو خاوند سے محبت کرے اور بہت بچے جنے میں تمہاری کثرت کی وجہ سے باقی امتوں پر فخر کروں گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

حضرت نبی اکرم ﷺ کا پاک ارشاد احادیث میں موجود ہے "تزوجوا الودود الولود فانی اباھی بکم الامم رواہ ابوداؤ والنسائی ومشکوٰۃ شریف[1] ص۲۶۷/ اس میں اولاد کی کثرت کی ترغیب دی گئی ہے، منصوبہ بندی میں اولاد ہونے کے ختم کرنے کا انتظام ہے جو کہ صریح حدیث شریف کے خلاف ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

نسبندی

سوال:۔ ملک کی آبادی دن بدن زیادہ بڑھ رہی ہے، جس کی وجہ سے ملک کے حالات خراب ہورہے ہیں، جس کی وجہ سے حکومت آبادی کو کم کرنے کے لئے غور کررہی ہے، اوراس کے لئے ملک بھر میں برتھ کنٹرول پرعمل کرنے کے لئے نسبندی مردوں کے لئے اور ٹیوپ وغیرہ عورتوں کے لئے استعمال کرارہی ہے، شریعت کی رو سے مسلمانوں کو اس کو عمل میں لانا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اقتصادی پریشانی کا سبب آبادی کی زیادتی نہیں، حدیث پاک میں موجود ہے کہ بچہ

---

[1] مشکوٰۃ شریف ،ص۲۶۷/ کتاب النکاح، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند. ابوداؤد شریف ص۲۸۰/ ۱، کتاب النکاح، باب فی تزویج الابکار، مطبوعہ مکتبہ سعد دیوبند، نسائی شریف ص۲/۵۹، کتاب النکاح، باب کراھیۃ تزویج العقیمۃ، مطبوعہ فیصل دیو بند،

ترجمہ:- اس عورت سے نکاح کرو جو خاوند سے محبت کرے اور بہت بچے جنے میں تمہاری کثرت کی وجہ سے باقی امتوں پر فخر کرونگا۔

ابھی ماں کے پیٹ میں ہی ہوتا ہے کہ اس کا رزق مقدر لکھ دیا جاتا ہے، وہ اس کو ضرور ملتا ہے[1]، جس طرح سے موت آدمی کو تلاش کر کے پالیتی ہے، خواہ وہ کتنے ہی مقفل محفوظ مکان میں ہو[2]، اسی طرح اس کا رزق بھی اس کو تلاش کر کے پالیتا ہے[3]، بلکہ پریشانی کا سبب ظلم اور بے حیائی ہے، معصیت ہے، شراب نوشی ہے، گانا بجانا ہے، سینما ہے، بے پردگی ہے جھوٹ ہے، غیبت ہے، بہتان ہے، چوری ہے، رشوت ہے، دھوکا بازی ہے، ان سب کو بند کرنے کی ضرورت ہے، پھر انشاء اللہ خدا کی رحمت کے دروازے کھلیں گے، اور پریشانی دور ہوگی[4]، نس

---

[1] عن ابن مسعودؓ قال حدثنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وهو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امه اربعین یوماً نطفة الی قوله ثم یبعث اللّٰه الیه ملکا باربع کلمات فیکتب عمله واجله ورزقه الخ مشکوٰۃ ،ص ۲۰/ باب الایمان بالقدر الفصل الاول مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. بخاری شریف ص ۴۵۶/۱، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة، مطبوعه اشرفی دیوبند، ابوداؤد شریف ص ۶۴۸/۲، کتاب السنة، باب فی القدر، مطبوعه مکتبه سعد دیوبند،

[2] ”این ماتکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة الآیة، سورة النساء، رقم الآیة: ۷۸،

[3] ”ان الرزق لیطلب العبد کما یطلبه اجله الحدیث“ مشکوة شریف ص ۴۵۴، باب التوکل والصبر، الفصل الثالث، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، مجمع الزوائد ص ۱۲۶/۴، رقم الحدیث: ۶۲۹۵، کتاب البیوع، باب الاقتصاد فی طلب الرزق، مطبوعه دارالفکر بیروت،

[4] قوله تعالیٰ ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسب ایدی الناس لیذیقهم بعض الذی عملوا لعلهم یرجعون، الآیة، سورة الروم رقم الآیة: ۴۱،

عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله تعالیٰ قال نقصان البرکة باعمال العباد کی یتوبوا عن الحسن رضی الله عنه قال افسدهم الله بذنوبهم فی بر الارض وبحرها باعمالهم الخبیثة الخ، تفسیر الدرالمنثور ص: ۴۹۷، ۴۹۶، ج: ۶، مطبوعه دارالفکر بیروت، تفسیر روح المعانی ص: ۴۳، ج: ۱۲، مطبوعه دارالفکر بیروت، تفسیر القرطبی ص: ۳۹، ۳۸، ج: ۷، مطبوعه دارالفکر بیروت،

بندی اس مقصد کے لئے ہرگز مفید نہیں اور شرعاً اس کی اجازت نہیں[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۳/۶/ ۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۳/۶/ ۸۷ھ

ملازمت کی مجبوری سے نسبندی

سوال:۔ محکمہ سے برطرفی یا معطّلی کی صورت میں جبکہ ذریعہ معاش کی کوئی صورت نہ ہو پھر کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مجبوری واضطرار کے احکام جداگانہ ہیں جس درجہ کی مجبوری ہوتی ہے، اس درجہ کی اس کے لئے احکام میں سہولت بھی ہوتی ہے، حتی کہ جان بچانے کے لئے مردار کھانے کی بھی اجازت ہوتی ہے[۲] اور ہر شخص کی مجبوری یکساں نہیں، زندگی کا گذارا ملازمت پر موقوف نہیں دوسرے بھی رزق کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند

۱؎ الرسم بقطع اعضاء النسل واستعمال الادویة القامعة للباءة والتبتل وغیرها تغیر لخلق الله عزوجل واهمال لطلب النسل فنهی النبی ﷺ عن کل ذلک، حجة الله البالغة ص۱۲۳/ ۲، باب آداب المباشرة، مطبوعه مصر، خصاء بنی آدم حرام بالاتفاق، عالمگیری کوئٹه ص۳۵۷/ ۵، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء، البحر الرائق کوئٹه ص۲۰۴/ ۸، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص۵۵۷/ ۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

۲؎ اکل المیتة حال المخمصة قدر مایدفع به الهلاک لابأس به. عالمگیری کوئٹه، ج۵/ ص۳۳۷/ کتاب الکراهیة الباب الحادی عشر ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نسبندی کی ترغیب اخبار کے ذریعہ

سوال:۔ میں ایک چھوٹے سے رسالہ ''آج کی کاشت'' کا ایڈیٹر ہوں، اخباری سلسلہ میں چند مجبوریاں ہیں، جس کی وجہ سے کبھی کبھی خلاف شرع حرکات بھی سرزد ہوجاتی ہیں، مگر اس وقت ہمارے اطراف میں یہ مسئلہ بہت شدت سے پھیل رہا ہے، کہ خاندانی منصوبہ کا پرچار کرنا اور لوگوں کو نسبندی کی طرف مائل کرنے والے مضامین لکھوں تو کیا یہ صورت میرے لئے جائز ہے کہ حکومت کی پالیسی کو کامیاب بنانے کے لئے اس قسم کی اشتہارات بھی اپنے رسالہ میں شائع کروں، الجمعیۃ دہلی آنجناب کی نظر مبارک سے ضرور گذرتا ہوگا، اس میں آج کل ایک اشتہار اس سلسلے کا آرہا ہے، آپ مجھے اس کا حکم بتادیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو چیز شرعاً ناجائز اور معصیت ہے، اس کی ترغیب دینا بھی شرعاً ناجائز اور معصیت ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۳/۹۳ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ).........فی الکراھة فی الاکل الخ. الدرالمنثور ج ۱/ ص ۴۰۸/ سورہ بقرہ آیت ۱۷۳/ مطبوعہ دارالفکر بیروت. روح المعانی ج ۲/ ص ۶۴/ مطبوعہ دارالفکر بیروت. احکام القرآن للجصاص ص ۱۳۰/۱، باب فی مقدار مایأکل المضطر، مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱] ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان. سورہ مائدہ آیت ۲/.

ترجمہ:- گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔ (بیان القرآن)

وکل ما ادی الی مالایجوز لایجوز، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۹/۵۱۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس،

نسبندی کا آپریشن

سوال:۔ میری عورت حالت حمل میں تقریباً آٹھ ماہ تک بیمار رہتی ہے، اور پیٹ میں درد رہتا ہے، کھاتی پیتی ہے وہ سب قے ہوجاتی ہے، تو میں آپریشن کرواسکتا ہوں یا نہیں؟ اور میرے چار اولاد ہیں فقط؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حالت حمل میں عامۃً تکلیف زیادہ اور اکثر قے ہوا کرتی ہے، قرآن پاک میں ہے "**حملته امه کرهاً وّوضعته کرهاً**"[1] بچہ پیدا ہونے کے وقت زیادہ تکلیف رہتی ہے اس سے بچنے کیلئے اگر آپریشن کی اجازت ہوجائے تو آئندہ پیدائش کا سلسلہ ختم ہوجائے، کچھ روز تک ایسا ہوگا کہ نہ حمل ہوگا اور نہ پیدائش پھر کچھ مدت کے بعد نکاح کی بھی ضرورت نہ ہوگی، حتی کہ دنیا انسانوں سے خالی ہوجائے گی، قے اور پیٹ کے درد کے لئے حکیموں کے پاس دوائیں ہیں، ان سے علاج کرایا جائے، نسبندی آپریشن ہرگز نہ کرایا جائے، کہ نسبندی آپریشن احکام شریعت کے خلاف ہے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین دارالعلوم دیوبند

---

[1] **سورة الاحقاف آیت ۱۵** / **ترجمہ**:-اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا، اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا۔(از بیان القرآن)

[2] **عن سعد بن وقاص قال ردرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولواذن لهٔ لاختصینا،مشکوٰة شریف، ص۲۶۷/ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) کتاب النکاح الفصل الاول) ان الاختصاء فی الآدمی حرام صغیراً وکبیراً الخ مرقات، ج۳/ص ۴۰۲/ (مطبوعه بمبئی)کتاب النکاح، الفصل الاول.** .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کیا امام غزالیؒ نے نسبندی کی اجازت دی ہے؟

سوال:۔ایک شخص کہتا ہے کہ پانچ سو سال پہلے امام غزالیؒ نے لکھا تھا کہ عورت اپنی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے عورت نسبندی کراسکتی ہے، یہ امام غزالیؒ کا قول ہے یانہیں؟ خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے عورت کونسبندی کرانا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

امام غزالیؒ کی کتابوں میں نسبندی کا کوئی تذکرہ نہیں، ان کی طرف اس بات کومنسوب کرنا غلط ہے[1]، نیز امام غزالیؒ کوتقریباً ۹۰۰ رسو برس گذر گئے وہ نسبندی کا نام بھی نہیں جانتے تھے، نسبندی کا طریقہ تو اب چلا ہے، علاوہ ازیں امام غزالیؒ بہت بڑے اہل اللہ اورصاحب باطن بزرگ تھے، مگروہ شافعی المذہب تھے، حنفی نہیں تھے، اگرکوئی فقہی جزئی ان کی کتاب میں امام ابوحنیفہؒ کے خلاف ہوتوحنفی کوان کے اتباع کی ضرورت نہیں[2] اور یہاں توان کی کتاب میں یہ مسئلہ مذکورہی نہیں۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۵/۱۴۰۱ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

............واما خصاء الأدمی فحرام قال الشامی فانه یراد به المعاصی فیحرم. درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص۵۵۷/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع. البحرالرائق کوئٹه ص۸/۲۰۴، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۵۷، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] عین الکذب حرام الخ درمختار علی الشامی زکریا، ج۹/ص۶۱۲/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع. الدرالمنتقیٰ مع مجمع الانهر ص۴/۲۲۱، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، (حاشیہ نمبر:۲/اگلےصفحہ پر)

ملازمت سے سبکدوشی کی دھمکی کی وجہ سے بیوی کا آپریشن کرانا

سوال:۔زید ایک سرکاری ملازم ہے، چھ بچوں کا باپ ہے، احکام اسلامی کا پابند ہے، اس کے افسر نے چند دن پہلے بلا کر کہا کہ تم کثیرالاولاد ہو، اس لئے فیملی پلاننگ پر عمل کرتے ہوئے اپنی بیوی کا آپریشن کرالو، اس پر زید نے کہا میرا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا، اسلئے میں ہرگز ہرگز آپریشن نہیں کراؤنگا، اس وجہ سے افسر نے دھمکی دی کہ تم ملازمت سے سبکدوشی پر تیار رہو، اب سوال یہ ہے کہ زید کیا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب مذہب اسلام پر اعتماد کرتے ہوئے افسر بالا کو جواب دیدیا ہے، تو اس پر پختہ اور ثابت قدم رہنا چاہئے، اس کی دھمکی کی وجہ سے مذہب کے خلاف اقدام کرنا عقلاً ونقلاً روا نہیں، اللہ رزاق ہے، اس پر یقین رکھیں ''اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ''[1] اگر

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[2] حیث نصوا علی ان مذھب ائمتنا الثلاثۃ المنع مطلقا مع وضوح الادلۃ علیہ واستثنی بعض المشائخ اشیاء وعللوا ذلک بالضرورۃ المسوغۃ لمخالفۃ اصل المذھب کیف یسوغ للمقلد طرد ذلک والخراج عن المذھب بالکلیۃ من غیر حاجۃ ضروریۃ الی قولہ ان القیاس بعد الاربعمائۃ منقطع فلیس لاحد ان یقیس مسئلۃ علی مسئلۃ فما بالک بالخراج عن المذھب فعلی المقلد اتباع المنقول الخ، شفاء العلیل رسالۃ من مجموعۃ رسائل ابن عابدین ص ۱۶۳، الجزء الاول، مطبوعہ ثاقب بکڈپو دیوبند،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] سورۃ الذاریات آیت ۵۸/

ترجمہ:-اللہ خود ہی سب کو رزق پہنچانے والا ہے، قوت والا نہایت ہی قوت والا ہے۔(از بیان القرآن)

ملازمت سے محرومی ہوگئی تو خدائے پاک کے دفتر سے تو نام نہیں کٹ جائے گا، اللہ تعالیٰ دوسرا دروازہ کھول دیں گے، جیسا کہ وعدہ ہے "وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّل عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُه" (الاية[1]) افسر کے قبضہ میں روزی نہیں، اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے "وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا" الاية[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۷/۹۵ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۷/۹۵ھ

ایسا آپریشن کہ جس سے جماع پر قدرت نہ رہے

سوال:۔ زید نے زینت سے بارہ سال قبل شادی کی، وہ تین بچوں کی ماں ہے، ابھی زید نے بھس کٹی آپریشن کرایا ہے، زینت کہتی ہے کہ اس آپریشن کی وجہ سے زید وطی پر قادر نہیں رہ گیا، اور فی الحال اسکے ساتھ رہنے پر راضی نہیں ہے، اور نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے، تو فسخ کرسکتی ہے، یا نہیں؟ اور کس صورت میں فسخ کرسکتی ہے؟ اور ایسا آپریشن کرانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر اس آپریشن سے کوئی مسلمان مرجائے تو اسکے جنازہ کی نماز کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسا پر آپریشن کرالینا جس سے وطی پر قدرت ہی نہ رہے یا اولاد پیدا ہونے کی صلاحیت

---

[1] سورہ طلاق، آیت ۳-۲/

ترجمہ:- اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی شکل نکال دیتا ہے، اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے، جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ (از بیان القرآن)

[2] سورہ ھود آیت ۶/

ترجمہ:- اور کوئی جانور روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمے نہ ہو۔ (از بیان القرآن)

ہی ختم ہوجائے، ہرگز جائز نہیں[۱] بلکہ سخت گناہ ہے، تاہم اس کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں[۲] ہوا، اگر زینت اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو کسی طرح خوشامد کرکے یالالچ دیکر یا مہر کے عوض شوہر سے طلاق حاصل کرلے یا دوسرے لوگ زید سے طلاق دلوادیں[۳]، ایسا آپریشن کرانیوالا اگر مرجائے تو اسکے جنازہ کی بھی نماز پڑھی جائے گی[۴]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۱/۹۴ھ

۱؎ خصاء بنی آدم حرام بالاتفاق عالمگیری کوئٹہ ج۵/ص۳۵۷/ کتاب الکراهیة الباب التاسع عشرفی الختان والخصاء الخ . الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا، ج۹/ص ۵۵۷/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع. البحرالرائق کوئٹه ص۲۰۴/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، حجة الله البالغة ص۱۲۳/۲، باب آداب المباشرة، مطبوعه مصر،

۲؎ فلوجب بعد وصوله الیها مرة او صار عنینا بعده ای الوصول لایفرق لحصول حقها بالوطء مرة، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص۱۶۸، ۱۶۷/۵، کتاب الطلاق، باب العنین وغیره، البحرالرائق کوئٹه ص۱۲۳/۴، کتاب الطلاق، باب العنین وغیره زیلعی ص۲۲/۳، کتاب الطلاق، باب العنین وغیره، مطبوعه امدادیه ملتان.

۳؎ واذا تشاق الزوجان وخافاان لایقیما حدودالله فلابأس بان تفتدی نفسها منه بمال یخلعها بـه فاذا فعلا ذٰلک وقعت تطلیقة بائنة .عالمگیری کوئٹه ج۱/ص ۴۸۸/ الباب الثامن فی الخلع ومافی حکمه، الفصل الاول فی شرائط الخلع الخ. العنایة مع فتح القدیر ص۲۱۱/۴، باب الخلع، مطبوعه دارالفکر بیروت، هدایه ص۴۰۴/۲، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطبوعه مکتبه تهانوی دیوبند،

۴؎ وهی فرض علی کل مسلم مات الخ الدالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا، ج۳/ص ۱۰۷/باب صلاة الجنائز .مطلب هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی. عالمگیری کوئٹه ص۱۶۳/۱، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلوة علی المیت، والصلوة ای صلوة الجنازة واجبة ای فرض کفایة علیکم ان تصلوا علی کل مسلم ای میت ظاهره الاسلام، برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر، مرقاة المفاتیح ص۹۳/۲، باب الامامة الفصل الثانی، مطبوعه اصح المطابع بمبئی،

باب ششم: لباس سے متعلق احکام

فصل اول:- شرعی لباس

شرعی لباس

سوال:- کیا شرعی لباس یہی ہے، جو آپ علماء حضرات پہنتے ہیں، یہ کہاں سے ثابت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو لباس سنت سے ثابت ہو وہ یقیناً شرعی ہے[۱]، اور جس لباس کا سنت میں ذکر نہ ہو اور اس کو صلحاء نے اختیار کیا ہو کفار اور فساق کا شعار نہ ہو وہ بھی شرعی لباس ہے[۲]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۷/۸۸ھ

مسنون لباس

سوال:- زید کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نصف ساق کرتا اور چھوٹی مہری والا

---

[۱] والمراد بالسنة هنا اقواله وأفعاله وأحواله الخ مرقات ج ۱/ص ۱۷۷، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الاول، مطبوعه بمبئی.

[۲] وتوسط وعدم تقید وتکلف محمود است در ہر حال۔ وشک نیست کہ سیرت سلف وعادت علماء وزہاد وعباد الیشان بذا ذت ہیئت ثیاب بود وآحادیث ہم درمدح آن وترغیب درآن نیز درود یافعہ وآمدہ است۔ مدارج النبوۃ ج ۱/ص ۴۶۹، وصل نوع دوم درلباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ پاکستان۔ من شبه نفسه بالکفار مثلاً فی اللباس وغیره او بالفساق او الفجار او باهل التصوف الصلحاء فهم منهم ای فی الإثم والخیر الخ مرقات ج ۴/ص ۴۳۱، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی. بذل الجمهود ج ۵/ص ۴۱، کتاب اللباس باب فی البس الشهرة، مطبوعه رشیدیه سهارنپور.

پائجامہ ثابت نہیں لہٰذا یہ بدعت ہے، اور یہ بھی کہا کہ اس قسم کا لباس سلف صالحین نے اسلامیت اور کفاریت کے درمیان فرق کرنے کے لئے اختیار کیا ہے، زید کا قول صحیح ہے، یا نہیں؟ اور عمر کہتا ہے کہ اگر چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لیکن جو حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہر ہر سنت پر عمل کرنے والے ہیں وہ تو بغیر ثابت شدہ شئی پر عمل نہیں کریں گے، لباس مسنونہ مع حوالہ و دلیل مطلوب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نصف ساق تک کرتہ حدیث شریف سے ثابت ہے، اس کو صالحین نے اختیار کیا ہے، پائجامہ پہننے کا عرب میں عام دستور نہیں تھا، بلکہ لنگی کا دستور تھا، اور وہ بھی نصف ساق تک ہوتی تھی، اس کی بھی حدیث شریف میں تصریح ہے، نصف ساق سے نیچے تک بھی اجازت ہے، لیکن ٹخنوں سے اونچی رہے "عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ماسفل من الکعبین من الازار فی النار . رواہ البخاری اھ مشکوٰۃ شریف، ج ۱/ص ۳۷۳ [۱] عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ازارۃ المومن الیٰ انصاف ساقیہ لاجناح علیہ فمابینہ وبین الکعبین وماسفل من ذٰلک ففی النار قال ذلک ثلاث مرات ولاینظر اللّٰہ یوم القیامۃ الیٰ من جرّا زارۃً بطراً رواہ ابوداؤد وابن ماجہ ا ھ مشکوٰۃ شریف ج ۲/ص ۳۷۲ [۲] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من جر ثوبہ من مخیلۃ لم ینظر اللّٰہ الیہ یوم القیامۃ فقلت لمحارب اذکرازارہ قال ماخص ازاراً ولاقمیصاً اھ بخاری [۳] ص ۸۶۱/ بعض آدمی پائجامہ بھی پہنتے تھے، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو پسند فرمایا ہے، اور خریدا، بعض

---

[۱] مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷۳/ مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند کتاب اللباس الفصل الاول .

[۲] مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷۴/ (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند) کتاب اللباس الفصل الثانی.

[۳] بخاری شریف ص ۲/۸۶۱، کتاب اللباس، باب من جر ثوبہ من الخیلاء رقم الحدیث (۵۵۶۳) مطبوعہ اشرفی دیوبند،

روایات میں ہے کہ پہنا بھی ہے، زادالمعاد[1] میں اس کی تصریح ہے باقی اس کی تفصیل نہیں دیکھی ہے کہ وہ کیسا تھا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۴/۹۰ھ

مسنون لباس کے لئے بڑھاپے کا انتظار نہیں

سوال:۔ مسنون لباس یا مسنون چیز کو اختیار کرنے کے لئے کوئی عمر ہے یا بڑھاپے میں کوئی سنت کو رائج کرے، لوگ اس کا مذاق اڑائیں تو کیا اسے عمل میں لانا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اتباع سنت کے لئے بڑھاپے کا انتظار کرنا غلط ہے، "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" الاية[2] عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين، الحديث[3] لوگوں کے مذاق کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مردہ سنت کے احیاء میں بڑا اجر ہے، "من احيٰى سنة من سنتي بعد ماامیتت الحديث[4] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۲/۸۹ھ

---

[1] واشتری السراویل والظاهر انه انما اشترها ليلبسها وقدروى في غير حديث انه ليس السراويل وكانوا يلبسون السراويلات باذنه الخ، زادالمعاد ص ۳۵/۱، فصل في ملابسة السراوی ﷺ، مطبوعه بيروت، جمع الوسائل ص ۲۱۶/۱، باب ماجاء في صفة ازار رسول الله ﷺ، مطبوعه ديوبند،

[2] سورہ آل عمران آیت ۳۱/ ترجمہ :۔ آپ فرما دیجئے اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرے اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ (از بیان القرآن)

[3] فان له من الاجر مثل اجرين عمل بها من الناس الحديث ابن ماجه شريف، ج ۱/ص ۵/ (مطبوعه مجتبائی دهلی) باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين الخ ترجمہ :۔ تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔

[4] ابن ماجه، ج ۱/ص ۱۹/ (مطبوعه مجتبائی دهلی) باب من احياسنة قداميتت.
ترجمہ :۔ جس نے میری سنت کو زندہ کیا جبکہ وہ مردہ ہو چکی تھی (پھر لوگوں نے اس پر عمل کیا تو اس کیلئے ان لوگوں کے ثواب کے برابر ثواب ہے جنھوں نے اس پر عمل کیا)

کونسے لباس مذہب اسلام میں

سوال:۔ مذہب اسلام میں جن جن لباسوں کا استعمال درست ہے اس کی نشاندہی فرمادیں، کیا ہندوستان میں کوٹ اور پتلون استعمال کرنا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

لنگی، کرتہ، ٹوپی، عمامہ، چادر یہ لباس عام طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، پائجامہ بھی منقول ہے۔[1] لنگی یا پائجامہ ٹخنے سے اونچا ہونا چاہئے، ٹخنہ ڈھکنا منع ہے۔[2] پھر وہ لباس جو کفار وفساق کا مخصوص شعار ہو اس سے بچنا چاہئے، کوٹ پتلون ہندوستان میں پہننا حرام تو نہیں رہا، البتہ صلحاء کا شعار نہیں، اس سے بچنا چاہئے۔[3]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ولبس البرد اليمانية والبرد الاخضر ولبس الجبة والقباء والقميص والسراويل والازار والرداء والخف والنعل. زادالمعاد، ص۱۲۸/ج۱/ وكانت لهٗ عمامة تسمى السحاب كساها عليا وكان يلبسها ويلبس تحتها القلنسوة الخ زادالمعاد على هامش المواهب اللدنية، ج۱/ص۱۲۱/ فصل في ملابسه، مطبوعه دار المعرفة، بيروت.

[2] واسبال الازار والقميص بدعة ينبغي ان يكون الازار فوق الكعبين الى نصف الساق عالمگیری کوئٹہ، ج۵/ص ۳۳۳/ كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس مايكره من ذٰلك ومالايكره. مشكوٰة شريف ص۳۷۳، كتاب اللباس، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، بخاری شريف ج۲/ص ۸۶۱، كتاب اللباس باب مااسفل من الكعبين ففي النار، مطبوعه اشرفی ديوبند.

[3] من تشبه بقوم اى من شبه نفسه بالكفار مثلاً في اللباس وغيره اوبالفساق او الفجار فهو منهم في الاثم قال الطيبي هذا عام في الخلق والخلق والشعار، مرقاة شرح مشكوٰة ج۴/ص ۴۳۱/ كتاب اللباس الفصل الثاني، (مطبوعه اصح المطابع بمبئی). بذل المجهود ج۵/ص ۴۱، كتاب اللباس باب في لبس الشهرة، مطبوعه رشيديه سهارنپور.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس پسند تھا؟

سوال:۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس پسند تھا، سفید اور ہرے رنگ کا یا لال اور زرد رنگ کا؟ ایک صاحب نے تجرید بخاری کا حوالہ دیکر ارشاد فرمایا کہ آپ کو زرد اور لال رنگ زیادہ محبوب وپسند تھا، نیز تجرید بخاری کی صحت پر رائے قائم فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سفید لباس پسند تھا، کذا فی شمائل الترمذی[1]، لال سیاہ دھاری والا بھی استعمال فرمایا ہے[2]، خالص سرخ[3] اور خالص زرد کو منع فرمایا ہے، بخاری شریف کی احادیث کو مختصراً تجرید میں

---

[1] عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم علیکم بالبیاض من الثیاب لیلبسها احیاکم وکفنوا فیها موتاکم فانها خیارثیابکم (شمائل ترمذی، ص ٦/(مطبوعه رشیدیه دهلی) باب ماجاء فی لباس رسو ل اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم .

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑوں کو اختیار کرو کہ یہ بہترین لباس میں سے ہے، سفید کپڑا ہی زندگی میں پہننا چاہئے اور سفید ہی کپڑے میں مردوں کو دفن کرنا چاہئے۔

[2] عن عوف بن ابی جحیفة عن ابیه قا ل رائت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعلیه حلة حمراء، والمراد بالحلة الحمراء برادن یمانیان منسوجان بخطوط حمر مع سود کسائر البرود الیمنیة (جمع الوسائل، ج ۱/ص ۱۱۵)

ترجمہ:۔ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

[3] الاحمر البحت منهی عنه (الیٰ قوله) روی الحسن عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان الحمرة من زینة الشیطان جمع الوسائل، ج ۱/ص ۱۱۵) درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص۵۱۵، کتاب الحظر والإباحة فصل فی اللبس، بحر کوئٹه ج۸/ص ۱۹۰، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس.
عن علی قال نهی رسول اللّٰه ﷺ عن لبس القسی والمعصفر (ترمذی، ج ۱/ص ۲۰۵/ ابواب اللباس باب ماجاء فی کراهیة المعصفر للرجال (مطبوعه رشیدیه دهلی)

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی کپڑے اور کسم رنگ کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ **نوٹ**:۔ قسی ایک قسم کے کپڑے کو کہتے ہیں جس میں ریشمی خط ہوتا ہے۔

E:\F.M.Final\Jild-27\20-Shari Libas

لیا گیا ہے، بخاری شریف میں کوئی حدیث موضوع نہیں، البتہ بعض روایات کو بعض پر فوقیت ہے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بخاری شریف کی روایت پر غیر بخاری کی روایت کو ترجیح ہو۔[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۱۶/۹۱ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۱۶/۹۱ھ

لباس مسنون اور سر کے بالوں کا حال

سوال:۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص لباس کیا تھا آپ ﷺ نے کس لباس کو پسند فرمایا، آپ ﷺ نے حلق وقصر کو اسوہ بنایا، بال ترشوانے میں آپ کا معمول کیا تھا، آپؐ نے کیسے بال رکھنے کی تحسین فرمائی اگر کوئی شخص آپ کے مخصوص بال کے سوا بال رکھے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس لباس کی تحسین کی ہے اسکے علاوہ دیگر لباس مثلاً کوٹ، پتلون، دھوتی قمیص وغیرہ استعمال کرے تو شرعاً کیسا ہوگا، جواز وعدم جواز کی تشریح کریں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

چادر، لنگی، کرتہ، عمامہ یہی لباس عامۃً ہوتا تھا، اس کو پسند فرماتے تھے،[۲] احرام سے حلال

---

[۱] وکانت الحدیث الذی لم یخرجاه من ترجمة وصفت بکونها اصح الاسانید کمالک عن نافع عن ابن عمر فانه یقدم علی ماانفرد به احدهما مثلاً لاسیما اذا کان فی اسناده من فیه مقال (نخبة الفکر، ص ۳۳/ (مطبوعه کراچی)

[۲] وغالب احوال کساء ورداء وازار درشت می بود وقال فی موضع آخر وآنحضرت راعمامہ بود کہ آنرا سحاب نام کردہ بود، الیٰ قولہ وبود محبوب ترین ثیاب نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قمیص اگرچہ ازار ورداء ہم بسیار می پوشید الخ۔ مدارج النبوۃ، ج ۱/ص ۴۶۸-۴۷۳/ (مبطوعہ نوریہ رضویہ پاکستان) وصل نوع دوم درلباس آنحضرت ﷺ الخ. زاد المعاد ج ۱/ص ۱۲۸، فصل فی ملابسۀ، مطبوعه دار المعرفة، بیروت.

ہونے کیلئے حلق کو پسند فرمایا قصر کی بھی اجازت دی[۱] عامۃ آپ کے بالوں کے تین حال روایات میں آئے ہیں، جمہ، لمہ، وفرہ، نصف کانوں تک، کانوں کی لوتک، شانوں تک[۲] ان کے خلاف بال رکھنا مسنون نہیں ہے، کچھ سر پر بال رکھے جائیں کچھ سر کے کٹا دیئے جائیں یا منڈا دیئے جائیں، اس کو منع فرمایا ہے[۳] جو بال غیر قوموں کا یا فساق کا شعار ہوں ان کی ممانعت تشبہ کی بنا پر ثابت ہے، حضور اکرم ﷺ کے لباس کے خلاف لباس استعمال کرنا

۱؎ عن ابن عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حلق رأسه فی حجة الوداع واناس من اصحابه وقصر بعضهم وفی هامشه فدل علی جواز کل منهما الا ان الحلق افضل بلا خلاف الخ مشکوٰۃ شریف، ص ۲۳۲/ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) کتاب المناسک، باب الحلق.

ترجمہ:۔ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچھ صحابہ نے حجۃ الوداع میں اپنا سر حلق کرادیا اور بعض نے قصر کیا۔

۲؎ عن انس بن مالکؓ قال کان شعر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم الیٰ نصف اذنیه وفی روایة عائشة وکان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة وفی روایة البرأ بن عازب وکانت جمته تضرب شحمة اذنیه، شمائل ترمذی، ص ۳-۴/ (مطبوعه رشیدیه دهلی) باب ماجاء فی شعر رسول اللّٰہ ﷺ)

ترجمہ:۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک پڑے ہوئے تھے، حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال جمہ سے اوپر وفرہ سے کم تھے۔

۳؎ عن ابن عمر ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم رأی صبیا قد حلق بعض رأسه وترک بعضه فنهاهم عن ذٰلک وقال احلقوا کله او اترکوا کله، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۸۰/ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) (باب الترجل)

ترجمہ:۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو دیکھا کہ اس کا بعض سر حلق کردیا گیا تھا، اور بعض سر چھوڑ دیا گیا تھا، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کردیا، اور فرمایا یا تو سارے سر کو حلق کرو، یا سارے سر کو چھوڑ دو۔

مسنون نہیں، جولباس غیر قوموں یا فساق کا شعار ہو اس کی ممانعت ہے۔[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۴/۸۷ھ

پیراہن مبارک کی لمبائی، چوڑائی

سوال:۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا کیسا ہوتا تھا کلیاں ہوتی تھیں یا نہیں؟ کتنا لمبا چوڑا ہوتا تھا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عرب میں عامۃً کلیوں کا دستور نہیں، ظاہر یہ ہے کہ پیراہن مبارک بھی ایسا ہی ہوگا لمبائی نصف ساق تک یا کچھ زیادہ ہوتی تھی، کعبین سے اوپر تک آستین گٹوں تک اور اصابع تک دونوں طرح ثابت ہے، چوڑائی جسم مبارک کے مناسب۔(بذل المجہود وشرح شمائل[۲])

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] قال رسول اللّٰہ ﷺ من تشبہ بقوم ای من شبہ نفسہ بالکفار مثلاً فی اللباس وغیرہ اوبالفساق اوبالفجار فھم منھم ای فی الاثم قال الطیبی ھذاعام فی الخلق والحلق والشعار، مرقات، ج ۴/ص ۱۴۳/کتاب اللباس، (مطبوعہ اصح المطابع بمبئی) بذل المجہود ج۵/ص ۱۴، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، مطبوعہ رشیدیہ سہارنپور.

ترجمہ:۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو کسی قوم کیساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے، تو اسکا شمار انہیں لوگوں کیساتھ ہوگا۔

[۲] کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یلبس قمیصا فوق الکعبین مستوی الکمین باطراف اصابعہ الخ جمع الوسائل، ج ۱/ص ۱۳۴/(مطبوعہ اعزازیہ دیوبند) باب ماجاء فی لباس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، بذل المجہود، ج۵/ص ۴۰/ (مطبوعہ رشیدیہ سہارنپوری) کتاب اللباس باب ماجاء فی القمیص) .

کرتا کہاں تک لمبا ہو

سوال:۔ کرتا کس قسم کا اور کتنا پہننا سنت ہے؟ اور کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نصف ساق تک کرتا ہونا ثابت ہے؟ اگر ہے تو کیا نصف ساق سے اوپر خواہ گھٹنا سے نیچے ہو یا اوپر یا کمر تک ہو سب سنت کے خلاف ہونے میں برابر ہیں یا نہیں؟ اگر برابر ہیں تو پھر بعض لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ اگر کمر تک عبا پہنے ہوں تو اس کو گھٹنا تک کی ترغیب دیتے ہیں، تو گھٹنا تک کی کیوں نصف ساق تک رہنی چاہئے، کیوں کہ خلاف سنت ہونے میں دونوں برابر ہیں، اور اگر کوئی فرق ہے تو فرق کیا ہے؟ اور وجہ فرق کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عرب میں عامۃً ٹخنے کے قریب تک دراز کرتہ پہننے کا رواج ہے، صحابہ کرامؓ کے کرتے نصف ساق تک ہوتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کرتہ قصیر القامت بھی تھا، جس کی تفصیل معلوم نہیں، ابن ماجہ کی روایت[1] کتاب اللباس میں ہے، بظاہر صورت حال یہ تھی کہ جیسا وقت پر میسر آ گیا پہن لیا، جسم مبارک کی ساخت پر مستقل بنوانے اور سلوانے کا معمول نہیں تھا، مدارج[2] النبوت میں لباس مبارک کی کچھ تفصیل بھی ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس قميصا قصير اليدين والطول، ابن ماجه، ج۲/ص ۲۶۴/كتاب اللباس باب كم القميص كم يكون (مطبوعه مجتبائی دهلی)

[2] مدارج النبوة، ج ۱/ص ۴۶۸/ (مطبوعه نوريه رضويه پاكستان) وصل نوع دوم در لباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

کرتہ کی کیفیت

سوال:۔تہبند اور بغیر کلیدار کرتہ جس کو عرف بنگال میں پنجابی کہا جاتا ہے، اس کو لباس مسنونہ میں شمار کیا جائے گا یا نہیں؟ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جامہ مبارک جس کو قمیص سے تعبیر کیا گیا اس کی کیا شکل تھی۔بینوا وتو جروا؟

الجواب حامداًومصلیاً!

قال اخرجت الینا عائشةؓ کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض روح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی ھذین ،شمائل ترمذی[1]

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وفات کے وقت بھی ازار (تہبند) پہنے ہوئے تھے،شمائل ترمذی شریف میں تہبند کی بھی تفصیل مذکور ہے۔

”عن ام سلمةؓ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم القمیص وقدا خرج الدمیاطی کان قمیص رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم قطنا قصیر الطول و الکمین اھ جمع الوسائل[2]**عن اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی الرسغ قال الجوزی فیہ دلیل علی ان السنة ان لایتجاوز کم القمیص الرسغ واما غیر القمیص فقالواالسنة فیہ ان لایتجاوز رؤس**

---

[1] شمائل ترمذی ،ص۸/ (مطبوعہ یاسرندیم دیوبند) باب ماجاء فی صفة ازار رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم .

ترجمہ :۔حضرت عائشہؓ ہمارے پاس ایک پیوند لگی چادر اور موٹا تہبند نکال کر لائیں اور فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان ہی دو کپڑوں میں ہوئی تھی۔

[2] جمع الوسائل ،ج۱/ص ۱۳۱-۱۳۲/(مطبوعہ اعزازیہ دیوبند) باب ماجاء فی لباس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم .

الاصابع من جبة وغيرها انتهى ونقل فى شرح السنة ان ابا الشيخ ابن حبان اخرج بهذا الاسناد بلفظ كان كم قميص رسول الله صلى الله عليه وسلم اسفل من الرسغ واخرج ابن حبان ايضا عن طريق مسلم بن يسار عن مجاهد عن ابن عباسؓ قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس قميصا فوق الكعبين مستوى الكمين باطراف اصابعه اھ[1] جمع الوسائل[2]''.

ان روایات سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص پسندیدہ تھی اور وہ ٹخنوں سے کچھ اونچی ہوتی تھی، اور آستین کبھی پہنچوں تک اور کبھی انگلیوں تک ہوتی تھی۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

کرتا نصف ساق تک ہے

سوال:۔ امام کیلئے کرتا پہننے کی کوئی حد ہے یا نہیں، اگر ہے تو کہاں تک؟

---

[1] احادیث مذکورہ فی الجواب کا **ترجمہ** :- مندرجہ ذیل ہے، حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس قمیص تھی، اور دمیاطی روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص روئی کی تھی جس کی لمبائی اور آستین چھوٹی تھیں الخ جمع الوسائل اسماء بنت یزید سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین گٹے تک تھی، جوزی نے کہا کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ قمیص کی آستین گٹے سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے، رہا قمیص کے علاوہ جیسے جبہ وغیرہ تو اس کے متعلق محدثین نے فرمایا کہ اس میں سنت یہ ہے کہ آستین انگلیوں کے پوروں سے نہیں بڑھنی چاہئے شرح السنہ میں نقل کیا ہے کہ ابوالشیخ ابن حبان نے اس اسناد کے ساتھ حدیث کو ان الفاظ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین گٹے سے نیچے تھی، اور نیز ابن حبان سے مسلم بن یسار کے طریقے پر اس طرح نقل کیا ہے، مجاہد سے مروی ہے انہوں نے روایت کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹخنوں سے اوپر قمیص پہنتے تھے، جس کی آستین انگلیوں کے پوروں تک ہوتی تھیں الخ۔ جمع الوسائل۔

[2] جمع الوسائل، ص ۱۳۴/ (مطبوعه اعزازيه ديوبند) باب ماجاء فى لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم.

الجواب حامداًومصلیاً!

نصف ساق تک کا کرتہ مسنون ہے[1] اس سے کچھ نیچے تک بھی درست ہے، امام، مقتدی سب کا حکم ایک ہی ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۱۲/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۱۲/۸۸ھ

نصف ساق تک کرتا

سوال:۔ نصف ساق تک کرتا سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ، اگر کوئی اس کو ترک کرے تو گنہگار رہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سنن ہدیٰ کی قسمیں ہیں، کرتہ وغیرہ کا طول اور ہیئت سنن زوائد میں سے ہے جس میں یہ تقسیم نہیں، ایسی سنن کا حکم یہ ہے کہ بہ نیت اتباع اختیار کرنے میں ثواب ملے گا، ترک کرنے میں ثواب سے محرومی[2] ہوگی، لیکن کفار یا فساق کے شعار کو اختیار

---

[1] والاولیٰ کونہ من القطن أوالکتان اوالصوف علیٰ وفاق السنة بأن یکون ذیله لنصف ساقه الخ شامی زکریا، ج۹/ص۵۰۵/ کتاب الحظر والاباحة ،فصل فی اللبس. مشکوٰۃ شریف ص۳۷۴، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، نووی علیٰ المسلم ج۲/ص۱۹۵، کتاب اللباس، باب تحریم جر الثوب خیلاء الخ، مطبوعه بلال دیوبند.

[2] والسنة نوعان : سنة الهدیٰ وترکها یوجب اساءةً وکراهیة کالجماعة والاذان والإقامة ونحوها. وسنة الزوائد وترکها لایوجب ذلک کسیر النبی صلّی اللّٰہ علیه وسلّم فی لباسه وقیامه وقعوده والنفل و منه المندوب یثاب فاعله ولایسئ تارکه الخ، شامی کراچی ج۱/ص۱۰۳، کتاب الطهارة، مطلب فی السنة وتعریفها.

کرے گا، تو گناہ ہوگا۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

قمیص پہننا

سوال:۔ آج کل جس طرح کی قمیص پہنی جاتی ہے، اس کا پہننا کسی بھی نوع سے آخرت میں پکڑ کا باعث ہوسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نفسِ قمیص کا پہننا پکڑ کا باعث نہیں، خاص کر ایسے علاقہ میں جہاں کا عام لباس یہی ہو ،لیکن مسنون لباس کا اختیار کرنا اتباعِ سنت کا تقاضا ہے،[۲] اس کو ترک کرکے قمیص مروجہ پہننا بڑی فضیلت سے محرومی کی بات ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۱/۸۶ھ

جواب صحیح ہے سید مہدی حسن غفرلہٗ دارالعلوم ۳/۱/۸۶ھ

چوڑا پائجامہ

سوال:۔ بڑے اور چوڑے پائجامہ کے بارے میں کیا قول ہے؟ کیا افضلیت وسنت کے خلاف ہے اگر ہے تو پھر کیا بات ہے، کہ بعض بزرگ لوگ بھی چوڑا پائجامہ پہنتے ہیں؟

---

[۱] من تشبه بقوم فهو منهم، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷۵/ کتاب اللباس الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

[۲] والاولیٰ کونه من القطن او الکتان او الصوف علی وفاق السنة بأن یکون ذیله لنصف ساقه وکمه لرؤس أصابعه وفمه قدر شبر الخ شامی زکریا، ج ۹/ص ۵۰۵) کتاب الحظر والاباحة اول فصل فی اللبس.

الجواب حامداًومصلیاً!

جبکہ پائجامہ مبارک کی کوئی ہیئت مذکورنہیں تو پھراس کو خلافِ سنت کیسے کہا جائے، ہرجگہ اہل علم اوراہل صلحاء کا جولباس ہے انشاءاللہ تعالیٰ اس میں خیر ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمود غفرلہٗ

چوڑی مہری کا پائجامہ

سوال:۔ چوڑی مہری کا پائجامہ اگرٹخنوں سے اوپر بنایا جائے ،احتیاط سے کہ ران بھی نہ کھلے تو مکروہ تونہیں ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جس جگہ یہ عام طور پر پہنا جاتا ہے وہاں مکروہ نہیں [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پائجامہ اور لنگی میں کون افضل ہے

سوال:۔ پائجامہ پہننا افضل ہے یا لنگی؟ اگر پائجامہ ہے توکس قسم کا ؟ اوراگر لنگی ہے توکس قسم کی؟ سلی ہوئی یا بغیر سلی ہوئی؟ حضورصلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ثابت ہے؟ حضور لنگی پسند کرتے تھے یا پائجامہ؟ اگر لنگی تو سلی ہوئی یا بغیرسلی ہوئی؟

---

[1] دراصل لباس میں کراہت تشبہ بالکفار والفساق کی وجہ سے ہے،لہٰذا جہاں عام طور پر پہنا جاتا ہے، اورکفار وفساق کے ساتھ مشابہت نہیں ہےتو مکروہ نہیں ہوگا۔"من شبه نفسه بالكفار مثلا فى اللباس وغيره أوبالفساق اوالفجار أو باهل التصوف والصلحاء الأبرار فهومنهم أى فى الاثم والخير. (مرقات، ج۴/ص ۴۳۱/ کتاب اللباس،مطبع اصح المطابع بمبئى. بذل المجهود ج۵/ص ۴۱، كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه يحيوى سهارنپور.

الجواب حامداً ومصلیاً!

پائجامہ خریدنا اور پسند فرمانا تو ثابت ہے، ایک روایت میں پہننا بھی منقول ہے[۱]، اس کی کیفیت کا علم نہیں، زیادہ تر لنگی ہی استعمال فرماتے تھے، سلی ہوئی تھی، یا بغیر سلی ہوئی اس کا علم نہیں، اندازہ یہ ہے کہ بغیر سلی ہوئی تھی[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

آستین

سوال:۔ بعض لوگ کرتہ کی آستین لمبی سلواتے ہیں پھر پہننے کے وقت دراز کرتے ہیں، یہ افضلیت کے خلاف ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو کیوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

آستین کا یہ طریقہ بھی عرب کا عام دستور ہے ایک کرتہ مبارک قصر الکمین بھی تھا، جس کی تفصیل انجاح الحاجۃ میں[۳] "الی الرسغین" کی ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] لکن صح انه صلی اللّٰه علیه وسلم اشتراه (ای السراویل) قال ابن القیم والظاهر انه اشتراه لیلبسه قال وروی انه لبسه الخ جمع الوسائل، ج ۱/ص ۲۱۶/ (مطبوعه اعزازیه دیوبند) باب ماجاء فی صفة ازار رسول ﷺ. زادالمعاد ج ۱/ص ۳۵، فصل فی ملابسه السراویل صلّی اللّٰه علیه وسلّم، مطبوعه دارالفکر بیروت.

[۲] **نوٹ**:۔ البتہ پائجامہ پہننا زیادہ افضل ہے، اس لئے کہ اس میں ستر پوشی زیادہ ہے، لبس السراویل سنة وهومن أستر الثیاب للرجال والنساء، عالمگیری، ج۵/ص ۳۳۳/ (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة، الباب التاسع فی اللبس الخ .

[۳] عن ابن عباس قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یلبس قمیصاً قصیر الکمین والطول انجاح الحاجة حاشیة ابن ماجه شریف، ج ۲/ص ۲۶۴/ کتاب اللباس باب کم القمیص کم یکون وفی هامشه ای قصیر الکمین الخ رقم الهامش، ۵/.

آستین کا لمبا ہونا

سوال:۔عموماً نیتا قسم کے لوگ کرتے کی آستین لمبی بنواکر اوپر کی طرف موڑ لیتے ہیں، انکے حرص میں مذہبی قسم کے آدمی بھی اگر آستین لمبی بنوا کر موڑ لیں تو یہ مناسب ہے کہ نہیں؟ اور اسراف بیجا ہے کہ نہیں؟ اور ایسا کرنے والے کے متعلق شرع شریف میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

لمبی آستین تو عموماً عرب میں رائج تھیں، اور اس کو شرفاء کا لباس تصور کیا جاتا تھا، اسی وجہ سے فقہا نے نماز شروع کرتے وقت آستین سے ہاتھوں کو ظاہر کرنا مستحب لکھا ہے،[1] اور سجدہ کرتے وقت گرم زمین پر آستین کا زائد حصہ پیشانی کے نیچے رکھ کر اس پر سجدہ کرنا بھی منقول[2] ہے، اگر ضرورت نہ ہو تو بیکار آستین کیوں زائد کی جائے۔[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۹۲/۵/۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۹۲/۵/۸ھ

---

[1] وآدابها أی الصلوة إلیٰ قوله وإخراج كفيه من كميه عند التكبير الخ مجمع الانهر ج ۱/ص ۱۳۶، كتاب الصلوة، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۲۲۴، كتاب الصلوة، فصل من آدابها، مطبوعه مصر.

[2] ولو سجد علی کمّيه أو فاضل ثوبه، صح، شامی کراچی ج ۱/ص ۵۰۱، کتاب الصلوة، آداب **الصلوة**، مجمع الانهر ج ۱/ص ۱۴۸، کتاب **الصلوة** فصل فی بیان صفة الشروط، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، عالمگیری کوئٹہ ج ۱/ص ۱۰۸، کتاب الصلوة، الباب السابع، الفصل الثانی.

[3] واما الا كمام الواسعة الطوال التی هی كالاخراج فلم يلبسها هو ولا احد من الصحابة البتة الخ عون المعبود، ج ۴/ص ۷۶/(مطبوعه ملتان) باب ماجاء فی القميص، كتاب اللباس. بذل المجهود ج ۵/ص ۴۰، كتاب اللباس باب ما جاء فی القميص، مطبوعه رشيديه سهارنپور.

کہنی سے اوپر آستین کا کرتا، حضور ﷺ کا عمومی لباس

سوال:۔آج کل بعض ہمارے اسلامی بھائی لباس ایسا استعمال کرتے ہیں، جو کہنیوں سے اوپر ہوتا ہے، اور سر پر بغیر ٹوپی یا کپڑے کے سر بازار چلتے پھرتے ہیں، اور بعض ایسا لباس استعمال کرتے ہیں، جو اس زمانہ کے صلحاء کے خلاف لباس ہے، کیا اس طرح کا لباس استعمال کرنا شریعت کی نظر میں کیسا ہے؟ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس کیسا تھا، اور آپ کے اصحاب کا لباس کس طرح تھا، بیان فرماویں، تو مہربانی ہوگی؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جو لباس فساق یا کفار کا شعار ہو اس کے استعمال کی اجازت نہیں[1] صلحاء کا لباس استعمال کرنا چاہئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عامۃً لنگی استعمال فرمایا کرتے تھے، وہاں پاجامہ کا رواج کم تھا، پاجامہ خریدنا اور پسند فرمانا بھی احادیث سے ثابت ہے، کرتا پوری آستینوں کا ہوتا تھا، ٹوپی عامۃً سر پر چپکی اور گول ہوتی تھی، اس کے علاوہ بھی منقول ہے عمامہ کی بھی عادت شریفہ تھی، چادر کا استعمال بھی کثرت سے فرماتے تھے، لباس مبارک عموماً سادہ ہوتا تھا، جو کچھ حق تعالیٰ نے عطا فرمایا دیا قدر و شکر کے ساتھ بے تکلف استعمال فرمایا اور سرخ خالص اور ریشم کے لباس کو مرد کے لئے منع فرمایا ہے،[2] مدارج نبوت، شرح شمائل[3]، زادالمعاد[4] میں تفصیل مذکور

---

[1] من تشبه بقوم فهو منهم (مشکوٰة شريف ،ص ۳۷۵/ کتاب اللباس)

[2] عادت شریف درلباس توسع وترک تکلف بود یعنی ہرچہ می یافت می پوشید ،وغالب احوال کساء ورداء وازار درشت می بود (الیٰ قولہ) ودرتحت عمامہ قلنسوہ می بود لاطیہ یعنی پست بسر پیوستہ نہ بلند مثل طاقیہ (الیٰ أن قال) وباید دانست کہ ازار کہ اینجا مذکورست بمعنی تہبند ست فاما ازار کہ درعرف عجم ست وعرب آنرا سراویل میگویند اختلاف ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنرا پوشیدہ است یانہ ولیکن خریدن آن از آنحضرت بصحت رسیدہ است ...... محبوب ترین ثیاب نزد آنحضرت ﷺ قمیص اگرچہ ازار ورداہم بسیارمی پوشید (مدارج النبوۃ، ج ۱/ص ۴۶۸-۴۷۳/ باب یازدہم ،نوع دوم درلباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(بقیہ صفحۂ گذشتہ) ۲؎ "الرابع یکره لبس الاحمر مطلقا ......استعمال الحریر للرجل حرام (جمع الوسائل فی شرح الشمائل ،ص ۱۳۰-۱۵۲/باب ماجاء فی لباس رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم) مطبوعه اعزازیه دیوبند.

۳؎ ولبس القمیص وکان احب الثیاب الیه وکان کمه الی الرسغ(زاد المعاد، ج ۱/ص ۱۳۰-۱۴۱/فصل فی ملابسه ﷺ) مطبوعه دارالفکر بیروت.

فصل دوم:- غیر شرعی لباس

قمیص، پینٹ، کوٹ پہننا

سوال:۔(۱) قمیص، پینٹ، کوٹ ان تینوں چیزوں کا پہننا جائز ہے کہ نہیں؟ اگر ان کو پہن کر نماز ادا کریں تو نماز مکروہ ہوگی یا نہیں؟

(۲) ان تینوں کا پہننا مطلقاً مکروہ ہے یا نہیں اگر اس میں کراہت ہے تو کس درجہ کی؟

(۳) مشابہت قوم سے کیا مراد ہے؟ اگر عام طور پر مسلم ہندو قمیص کو پہنتے ہیں، کسی قوم کا شعار باقی نہ رہا، پھر ان سے تو مشابہت باقی نہیں رہتی ہے جیسے ساڑی صوبہ بہار میں ہندو اور مسلم عورتیں عام طور پر پہنتی ہیں تو ایسی صورت میں ساڑی کا استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جہاں جو لباس کفار یا فساق کا شعار نہ ہو بلکہ عام طور پر صلحاء اور فساق سب ہی استعمال کرتے ہوں، وہاں اس کو ممنوع نہیں کہا جائے گا، ہاں لباس مسنون کو اس کے مقابلہ میں احسن وافضل کہا جائے گا، اور جہاں جس قدر شعاریت ہوگی اسی قدر کراہت ہوگی[1]، اس کلمہ کے تحت اشیاء مسئولہ اور ان کے علاوہ بہت سی اشیاء کا حکم معلوم ہوسکتا ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند ۱۴/۶/۱۳۹۰ھ

---

[1] من تشبه بقوم فهو منهم الحديث مشكوة شريف، ص ۳۷۵/ (مطبوعه ياسر نديم ديوبند) كتاب اللباس، الفصل الثاني، قال الطيبي هذا عام في الخلق والخلق والشعار الخ مرقات، ج۴/ص ۴۳۱/ (مطبوعه بمبئى) كتاب اللباس الفصل الثاني.

لباس پتلون وغیرہ

سوال:۔ پتلون قمیص پہننے والا انسان جنت میں جا سکتا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوسکتا ہے یا نہیں؟ بعض لوگوں کے قول کے مطابق پتلون قمیص تشبہ بہ انگیریز ہے، تو کیا علیگڑھ کٹ پائجامہ اور بنگلہ کرتہ یا کلی دار کرتہ ولکھنوٴ کرتہ جس کو عام طور سے ہندوستانی لوگ اور کانگریسی لوگ استعمال کرتے ہیں، اس میں تشبہ بالہنود نہیں ہے۔

علی گڑھ پائجامہ اور پتلون میں کیا فرق ہے؟ کیا علی گڑھ کٹ پائجامہ اور کرتہ وگاندھی کیپ (ٹوپی) درست ہے؟

جیسا لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ، امام بخاریؒ استعمال کرتے تھے، آپ تمام لوگوں کا لباس کیسا تھا؟ اور کس رنگ کو پسند فرماتے تھے، اگر آپ لوگوں کا لباس یہ نہیں تھا، اور نہ پتلون اور قمیص کے مثل تھا، تو پتلون اور قمیص پہننا کیسا ہے؟ دونوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس میں تشابہ نہیں ہے، اگر تشابہ ہے تو مع دلیل واضح فرمائیں، کیا صرف بنیان لنگی پہن کر گھر کے باہر نکلنا یا چوراہے پر جانے کو شریعت نے پسند فرمایا ہے یا نہیں؟

اگر پتلون قمیص تشبہ باہل کتاب ہے، تو کیا کلائی گھڑی وامریکن پائخانہ، بجلی کا پنکھا، ٹیری کاٹ، ٹیرلین پہننا، جدید طرز کی عمارت بنوانا، صوفا سیٹ کیا یہ تمام چیزیں انگریزوں سے مشابہت نہیں ہے؟ یہ سب تو انگریزوں کی دین ہے، کیا حضور ﷺ کا رہن سہن ایسا ہی تھا، کیا عورتوں کا ساڑی قمیص اور بلاؤز پہننا تشبہ بالہنود نہیں ہے؟ کیا عورتوں کو ہر قسم کا لباس پہننے کی اجازت ہے؟ حضرت عائشہ اور دیگر امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا لباس کیسا تھا؟ بعض آیت قرآنی مثلاً ’’ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقکم یا ان اللّٰہ لاینظر الیٰ صورکم ولکن

ینظر الیٰ قلوبکم و اعمالکم ‘‘ سے اللہ تعالیٰ کیا بیان فرمانا چاہتے ہیں؟ اگر پتلون قمیص پہن کر اچھی طرح شریعت کی پابندی اور دین کے ارکان کو ادا کرے، تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیسا بندہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو لباس کفار یا فساق کا شعار ہو اس کا استعمال کرنا منع ہے[1] قمیص اور علیگڑھ پائجامہ ناجائز نہیں ہے، اس کو پہن کر اطاعت کرنے سے مستحق جنت ہوسکتا ہے، پتلون بھی اب اہل کتاب کا مخصوص شعار نہیں رہا، امید ہے کہ آپ کے معارضات کے جواب کی ضرورت نہیں رہی ہوگی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۸/۹۲ھ

دفتر کے وقت پتلون پہننا

سوال:۔ ایک مسلمان سرکاری دفتر میں ملازم ہے، دفتر میں جب جاتا ہے تو پتلون وغیرہ پہن کر جاتا ہے، اور واپس آکر اتار دیتا ہے، تو کیا دفتر کے وقت پہننا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر وہاں پتلون کفار یا فساق کا مخصوص شعار نہیں ہے تو پہننا جائز ہے۔[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۷/۸۷ھ

---

[1] من شبه نفسه بالكفار مثلاً في اللباس اوغيره او الفساق او الفجار فهو منهم اى فى الاثم قال الطيبى هذا عام فى الخلق والخلق والشعار الخ مرقات، ج۴/ص ۴۳۱/ (مطبوعه بمبئى) كتاب اللباس الفصل الثانى. بذل المجهود ج۵/ص ۴۱، كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة مطبوعه يحيوى سهارنپور.

[2] من تشبه بقوم فهو منهم. الحديث مشكوٰة شريف، ص۳۷۵/ (مطبوعه ياسر نديم ديوبند) كتاب اللباس الفصل الثانى. ابوداؤد شريف ج۲/ص۵۵۸، كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه ديوبند.

پینٹ کوٹ کا استعمال

سوال:۔ پینٹ اور کوٹ نماز کے بعد پہن لیا جائے تو کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس علاقہ میں یہ کفار وفساق کا شعار ہو وہاں اس سے پرہیز کیا جائے، اور جہاں شعار نہ ہو سبھی استعمال کرتے ہوں وہاں کا یہ حکم نہیں[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸/۷/۹۶ھ

اولاد کے لئے پینٹ کا بنوانا

سوال:۔ جناب عالی میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں پریشانی یہ ہے کہ میرا لڑکا پینٹ بنوانا چاہتا ہے، اور میں اس بات کا مخالف ہوں کہ لڑکے پینٹ بنوائیں، آپ بس اتنا بتادیں کہ قرآن وحدیث کی رو سے مسئلہ کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جبکہ آپ پینٹ کو پسند نہیں کرتے تو آپکے ذمہ لڑکے کی فرمائش کو پورا کرنا لازم نہیں بلکہ آپ اسکو سمجھا کر جو لباس آپکے نزدیک شرعاً پسندیدہ ہو وہ لباس بنوادیں[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۴/۱۴۰۰ھ

---

[۱] من تشبه بقوم ای من شبه نفسه بالكفار مثلاً في اللباس وغيره او بالفساق اوالفجار فهومنهم اى فى الاثم قال الطيبى هذا عام فى الخلق والخلق والشعار الخ مرقات، ج۴/ص ۴۳۱/ (مطبوعه بمبئی) كتاب اللباس الفصل الثانى. بذل المجهود ج۵/ص ۴۱، كتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، مطبوعه سهارنپور.

[۲] كمايستفاد وكره إلباس الصبى ذهباً او حريراً فان ماحرم لبسه و شربه حرم إلباسه واشرابه و فى الشامى والإثم على من ألبسهم لأنا أمرنا بحفظهم الخ درمختار مع الشامى زكريا ج۹/ص ۵۲۲، كتاب الحظر والإباحة فصل فى اللبس. فى حديث معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه وان تحب للناس ماتحب لنفسك. الحديث مشكوٰة شريف ،ص ۱۶/ كتاب الايمان الفصل الثالث، مطبوعه ياسرنديم ديوبند.

کوٹ پتلون

سوال:۔کوٹ اور پتلون پہننے والوں اور سر پر انگریزی بال رکھنے والوں کے حق میں اب اس حدیث کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟ جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا حشر اسی قوم کے ساتھ ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اب اس میں اتنا تشدد نہیں[1] اتنا ضرور ہے کہ ان اطراف میں یہ صلحاء کا لباس نہیں ہے اس سے بچنا چاہئے کراہت کا درجہ ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

کالردار قمیص اور بڑے پائنچوں کا پائجامہ

سوال:۔کالر کی قمیص استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بڑے پائنچہ کا پاجامہ استعمال کرنا کیسا ہے؟ اگر جائز ہے تو ''من تشبہ بقوم فہو منہم'' کا جواب کیا ہوگا؟

---

[1] وانچہ مخصوص بکفار نیست گوکہ کفار آنرا بیشتر استعمال میکنند ومسلمان کمتر پس مضائقہ ندارد الخ فتاوی عزیزی، ج۱/ص۱۰۵/(مطبوعہ رحیمیہ دیوبند) بیان تشبہ وکدام چیز ممنوع است۔

تکلمہ فتح الملہم ج۴/ص۹۳، کتاب اللباس، باب تحریم استعمال اناء الذھب، مطبوعہ اشرفی دیوبند، شامی زکریا ج۹/ص۵۱۹، کتاب الحظر والإباحۃ فصل فی اللبس.

اور جو کفار کے ساتھ مخصوص نہیں مگر کفار اس کو زیادہ تر استعمال کرتے ہوں اور مسلمان کم مضائقہ نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اب یہ دونوں چیزیں کفار یا فساق کا شعار نہیں اس لئے تشبہ ممنوع میں داخل نہیں[1] البتہ ہمارے اطراف میں اتقیاء اور صلحاء کا یہ لباس نہیں اس لئے ایسے لباس کا ترک اولیٰ وانسب ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

کوٹ، قمیص، بونٹ، ترکی ٹوپی وغیرہ

سوال:۔مروجہ کوٹ کالردار قمیص اور بونٹ کا استعمال کیسا ہے؟ اور ترکی ٹوپی کا استعمال کیسا ہے اور برجس جو کہ گھوڑے کی سواری کے وقت استعمال ہوتی ہے، اسکا استعمال کیسا ہے، اور پیتل وغیرہ کے بٹن اور دیگر اشیاء مثلاً لوٹا دیگچی یا عورتوں کیلئے زیورات کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

لباس مذکور اس زمانہ میں صلحاء کا لباس نہیں اس لئے اس لباس سے اجتناب چاہئے خصوصاً اہل علم کو کہ وہ مقتدا ہیں، اور جو لباس کسی غیر قوم کا مخصوص قومی شعار ہے اس کا استعمال نہایت خطرناک ہے حتی کہ فقہاء نے ایسے لباس اختیار کرنے والے کی تکفیر کی ہے۔[2]

---

[1] كان ذلك شعار هم حينئذ وهم كفار ثم لما لم يصر الآن يختص بشعارهم زال ذلك المعنىٰ فتزول الكراهة الخ تكمله فتح الملهم، ج۴/ص۹۳/ (مطبوعه اشرفى ديوبند) كتاب اللباس باب تحريم استعمال اناء الذهب الخ. شامى زكريا ج۹/ص۵۱۹، كتا ب الحظر والإباحة فصل فى اللبس، فتاوى عزيزى ج ۱/ص۱۰۵، بيان تشبه و كدام چيز ممنوع است، مطبوعه رحيميه ديوبند.

[2] يكفر بوضع قلنسوة المجوس على رأسه على الصحيح وبشدالزنا رفى وسطه الخ عالمگيرى، ج۲/ص۲۷۶/ (مطبوعه كوئٹه)كتاب السير الباب التاسع فى احكام المرتدين،مطلب موجبات الكفر انواع. مجمع الانهر ج۲/ص۵۱۳، كتاب السير والجهاد، ثم ان الفاظ الكفر انواع، باب المرتد، دارالكتب العلميه بيروت، بحر كوئٹه ج۵/ص۱۲۳، باب احكام المرتدين.

E:\F.M.Final\Jidl-27\21-Gair Shari Libas

تر کی ٹوپی کا رنگ حضرت مولانا گنگوہیؒ کے فتویٰ کے مطابق ناپاک ہوتا ہے، اس لئے اس کو جب تک اس قدر نہ دھولیا جائے کہ رنگ کٹنا بند ہو جائے اس سے نماز درست نہیں ہے[1] اگر وہ سرخ رنگ سے رنگی ہوئی ہو تو اس کا استعمال ناجائز ہے کیونکہ مرد کو خالص سرخ رنگ کا استعمال منع ہے۔[2]

پیتل کے زیورات اور ظروف جو دیگر اقوام کے ساتھ مخصوص نہیں عورتوں کو جائز ہیں۔[3]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۹/۷/۵۶ھ

پیتل کے زیورات اور برتن بلا قلعی کے مکروہ ہیں، کما فی رد المختار۔[4]

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲۹/رجب ۵۶ھ

---

[1] وعروض الكراهية للصبغ بالنجس تزول بغسله الخ شامي زكريا ،ج۹/ص۵۱۶/ كتاب الحظر والاباحة فصل في اللبس وشامي كراچي ج۱/ص۳۲۹، باب الانجاس، مطلب في حكم الصبغ والاختضاب بالصبغ اوالحناء بالنجس، تاتارخانيه ج۱/ص۲۳۰، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في تطهير النجاسات، مطبوعه كراچي.

[2] وكره لبس المعصفر والمزعفر الاحمر والاصفر للرجال الخ درمختار على الشامي زكريا، ج۹/ص۵۱۵/ كتاب الحظر والاباحة،(فصل في اللبس) سكب الانهر ج۴/ص۱۹۲، كتاب الكراهية فصل في اللبس، دارالكتب العلميه بيروت، المحيط البرهاني ج۸/ص۴۲، كتاب الكراهية، الفصل العاشر الخ، مطبوعه ڈابهيل.

[3] ولايتختم الا بالفضة فيحرم بغيرها كحجر وذهب وحديد وصفر ورصاص وزجاج وفي الشامي عن الجوهرة والتختم بالحديد والصفر والنحاس والرصاص يكره للرجال والنساء . درمختار مع الشامي زكريا ،ج۹/ص۵۱۳/كتاب الحظر والاباحة ،فصل في اللبس. وفي امدادالفتاوىٰ ،ج۴/ص۱۳۶/ وقد تقرر في محله ان مفاهيم الروايات حجة.

[4] ويكره الأكل في نحاس اوصفر قال الشامي ثم قيد النحاس بالغير المطلي بالرصاص الخ درمختار مع الشامي زكريا ،ج۹/ص۴۹۴/ كتاب الحظر والاباحة فصل في الأكل .

قمیص کا حکم

سوال:۔قمیص کا کیا حکم ہے خاص کر جب کہ آستین کرتے کی آستین کے برابر ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

صرف قمیص اگر پوری آستین کی ہو اور پائجامہ ٹوپی وغیرہ فیشن کا نہ ہو تو یہ بھی بہتر نہیں ہے، اگر چہ کچھ عموم ہو گیا ہے، مگر علماء اور صلحاء اچھا نہیں سمجھتے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

کرتے میں کالر

سوال:۔کرتوں کے اندر جو کالر لگواتے ہیں کیا وہ قمیص کے ساتھ مشابہت نہیں ہے؟ اور اس کا لگوانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر کسی غلط چیز کی مشابہت ہے تو اس سے بچنا چاہئے۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] من تشبه بقوم ای من شبه نفسه بالكفار مثلا فی اللباس وغیره او بالفساق او الفجار او بأهل التصوف الصلحاء الابرار فهم منهم ای فی الإثم والخیر الخ، مرقات ج۴/ص ۴۳۱، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه اصح المطابع بمبئی، بذل المجهود ج۵/ص ۴۱، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، مطبوعه رشیدیه سهارنپور، یکره کل لباس خلاف السنة الخ، سکب الانهر ج۴/ص ۱۹۲، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، دار الکتب العلمیه بیروت.

[2] من تشبه بقوم فهو منهم ،مشکوٰة شریف ،ص ۳۷۵/ کتاب اللباس الفصل الثانی. مرقات ج۴/ص ۴۳۱، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی، بذل المجهود ج۵/ص ۴۱، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، مطبوعه رشیدیه سهارنپور.

سیاہ کرتا پہننا

سوال:۔ مسلمان مرد کو کالا تہبند باندھنا یا کالا کرتا پہننا یا کالی واسکٹ پہننا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

درست ہے[۱]، مگر جبکہ کسی جماعت فساق یا کفار کا شعار ہو جیسا کہ محرم میں روافض کا شعار ہے تو اس سے بچنا چاہئے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیو بند ۲۹/۱۲/۸۸ھ

چوڑی دار پائجامہ

سوال:۔ مردوں کیلئے چوڑی دار پائجامہ اگر ٹخنوں سے اونچا ہو تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چوڑی دار پائجامہ مکروہ ہے، کہ یہ غیر متشرع لوگوں کا لباس ہے[۳]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

---

[۱] ویستحب الابیض وکذا الاسود الخ شامی زکریا، ج۹/ص۵۰۵/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس. مجمع الانھر ج۴/ص ۱۹۱، کتاب الکراھیة، فصل فی اللبس، دارالکتب العلمیه بیروت، عالمگیری ج۵/ص ۳۳۰، کتاب الکراھیة، الباب التاسع فی اللبس الخ، مطبوعه کوئٹه.

[۲] من تشبه بقوم فهو منهم، الحدیث، مشکوٰة شریف، ص۳۷۵/ کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ج۲/ص۵۵۸، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، مطبوعه دیوبند.

[۳] من تشبه بقوم فهو منهم، الحدیث، مشکوٰة شریف، ص۳۷۵/ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) کتاب اللباس، الفصل الثانی، ابوداؤد شریف ج۲/ص۵۵۸، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، مطبوعه دیوبند.

دھوتی باندھنا

سوال:۔دھوتی اس طریقے سے باندھنا کہ اس میں ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو یعنی شلوار نما یا اور دوسری قسم سے جیسے ہندو وغیرہ باندھتے ہیں، جائز ہے یا نہیں؟ وضاحت سے تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو طریقہ ہندوؤں کے ساتھ خاص ہے، اس طریقہ سے باندھنا منع ہے۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

لنگوٹ

سوال:۔کیا لنگی کے نیچے (انڈرویر) لنگوٹ وغیرہ باندھنا افضل ہے اگر ہے تو کیوں

الجواب حامداً ومصلیاً!

لنگوٹ کا تذکرہ نہیں، کسی کو قطرے کا مرض ہو یا آنت اترنے کا مرض ہو یا بدن کسنا ہی مقصود ہو یا کوئی اور مصلحت ہو تو استعمال کرنا ممنوع نہیں۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

پائجامہ یا لنگی ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت کی وجہ

سوال:۔نماز کی حالت میں ہو یا کوئی دوسری حالت میں ٹخنوں سے نیچا پاجامہ یا لنگی پہننا

---

[1] من تشبہ بقوم فھو منھم، مشکوۃ شریف، ص ۳۷۵/ (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند) کتاب اللباس، الفصل الثانی، ابوداؤد شریف ج ۲/ص ۵۵۸، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، مطبوعہ دیوبند.

[2] الاصل فی الاشیاء الاباحۃ عند المجھور من الحنفیۃ الخ شامی زکریا، ج ۱/ص ۲۲۱/ کتاب الطھارۃ مطلب المختار ان الاصل فی الاشیاء الا باحۃ.

کیوں منع ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص (پائجامہ یا لنگی سے) ٹخنے ڈھانکے گا تو یہ حصہ دوزخ میں جلے گا[۱] اس لئے مکروہ تحریمی ہے،[۲] اس طرح نماز بھی مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔[۳]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ٹخنوں سے نیچے پائجامہ

سوال:۔ پائجامہ جس سے ٹخنہ چھپ جائے کیسا ہے اگر چہ تکبر نہ ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ لباس متکبرین اور فساق کا ہے، اگر اس نیت سے ہو کہ ان کے ساتھ تشبہ اختیار کیا جاوے یا تکبر کی نیت سے ہو تو حرام ورنہ مکروہ ہے۔ ''ولایجوز الاسبال تحت الکعبین ان

---

۱ عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم مااسفل من الكعبين من الازار فی النار. مشكوٰة شريف، ص ۳۷۳ (مطبوعه ياسر نديم ديوبند) كتاب اللباس الفصل الاول. ابن ماجه شريف ص ۲۵۵، كتاب اللباس، باب موضع الإزار مطبوعه ديوبند.

۲ فمانزل عن الكعبين فهو ممنوع، فإن كان للخيلاء فهو ممنوع منع تحريم و إلا فمنع تنزيه، نووی علی المسلم ج۲/ص ۱۹۵، كتاب اللباس، باب تحريم جر الثوب، بيان حدمايجوز إرخاؤه ومايستحب، مطبوعه بلال ديوبند، مرقاة شرح مشكوٰة ج۴/ص ۴۱۸، كتاب اللباس، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع ممبئی.

۳ ويكره كل ماكان من أخلاق الجبابرة، طحطاوی علی المراقی الفلاح، ص ۲۸۴، كتاب الصلوٰة، فصل فی المكروهات، مطبوعه مصری، حلبی كبيری ص ۳۴۸/ كتاب الصلوة، بيان كراهية الصلوة، مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور.

کان للخیلاء وقد نص الشافعی علیٰ ان التحریم مخصوص بالخیلاء لدلالة ظواهر الاحادیث علیها فان کان للخیلاء فهو ممنوع منع تحریم والافمنع تنزیه الخ مرقات[۱] ج۴/ص ۴۱۸/ کتاب اللباس الفصل الاول ''آج کل عام طور پر یہ لباس انھیں لوگوں کا ہے جن پر مغربیت کا بھوت سوار ہے جو اپنی قدیم وضع اور طرز معاشرت کو برا سمجھتے ہیں اور مغربی تہذیب پر فخر کرتے ہیں، ایسے لوگوں کی مشابہت بھی مذموم ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ٹائی کا استعمال

سوال:۔(۱) کسی ملازمت میں ترقی کا انحصار ٹائی باندھنے پر ہو تو ایسی صورت میں ٹائی باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) کسی کالج یا اسکول کی پوشاک میں ٹائی کے باندھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) ٹائی ایک وقت میں نصاریٰ کا شعار تھا، اس وقت اس کا حکم بھی سخت تھا، اب غیر نصاریٰ بھی بکثرت استعمال کرتے ہیں، بہت سے صوم وصلوٰۃ کے پابند مسلمان بھی استعمال کرتے ہیں، اب اس کے حکم میں تخفیف ہے، اس کو شرک یا حرام نہیں کہا جائیگا، کراہیت سے اب بھی خالی نہیں، کہیں کراہیت شدید ہوگی کہیں ہلکی، جہاں اس کا استعمال عام ہو جائے وہاں

---

[۱] **مرقاة**، ج۴/ص ۴۱۸/مطبوعہ اصح المطابع بمبئی، کتاب اللباس، الفصل الاول، مطبوعہ اصح المطابع ممبئی، نووی علی المسلم ج۲/ص ۱۹۵، کتاب اللباس، باب تحریم جر الثوب الخ، مطبوعہ بلال دیوبند.

[۲] وعنہ (ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فهو منهم ابوداؤد شریف ج۲/ص ۵۵۸، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، مطبوعہ دیوبند، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷۵/ کتاب اللباس الفصل الثانی، مطبوعہ دیوبند.

اس کے منع پر زور نہیں دیا جائے گا۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۶/۳/ ۸۹ھ

ٹائی عیسائیوں کا شعار ہے

سوال:۔سوٹ کے اوپر جو گلے میں ٹائی باندھی جاتی ہے، جس کا پٹہ گریبان تک لٹکا رہتا ہے، کیا وہ خاص کر کسی قوم کا شعار ہے، جواب سے مطلع فرمائیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ عیسائیوں کا نشان ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے[۲]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۳/۶/ ۱۳۹۵ھ

---

[۱] لکن کان ذالک شعارھم حینئذ وھم کفار ثم لمالم یصر الآن یختص بشعار ھم زال ذالک المعنی فتزول الکراھة الخ تکمله فتح الملھم، ج۴/ص۹۳/(مطبوعه اشرفی دیوبند) کتاب اللباس باب تحریم استعمال اناء الذھب الخ، شامی زکریا ج۹/ص۵۱۹، کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس.

[۲] من تشبه بقوم ای شبه نفسه بالکفار مثلاً فی اللباس وغیره فھومنھم فی الاثم قال الطیبی ھذاعام فی الخلق والخلق والشعار الخ ،مرقات، ج۴/ص۴۳۱/ (مطبوعه ممبئی) کتاب اللباس، الفصل الثانی، ابوداؤد شریف ص۵۵۹، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرة، طبع سعد بکڈپو دیوبند.

فصل سوم:- ناجائز لباس

نائلون کا استعمال

سوال:۔نائلون کا کپڑا جائز ہے یا نہیں کیونکہ عام طور پر مشہور ہے کہ اس میں سور کی چربی ڈالی جاتی ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

مجھے تحقیق نہیں، اگرسور کی چربی ڈالی جاتی ہے تو یہ ناپاک ہے، استعمال درست نہیں[۱]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

ٹیرلنگ کپڑا کشتی دارٹوپی اور قمیص پہننا

سوال:۔ٹیرلنگ کپڑے کا استعمال کرنا جائز ہے کہ نہیں، کشتی دار ٹوپی اور قمیص پہننا بھی جائز ہے یا نہیں؟ کراہت بھی ہے پہننے میں یا کہ نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ٹیرلنگ میں اگر کوئی ناپاک چیز نہیں ہے، اوراس میں بدن چھپ جاتا ہے، اور یہ فساق یا کفار کا شعار نہیں ہے تو اس کا پہننا درست ہے، کشتی نما ٹوپی درست ہے، قمیص بھی درست ہے[۲] لیکن مسنون لباس اور صلحاء کا لباس اختیار کرنا اعلیٰ بات ہے۔فقط واللہ اعلم بالصواب

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۵/۹۰ھ

---

[۱] اماالخنزير فجميع اجزائه نجسة الخ، عالمگیری ص ۲۴/ ۱ ، كتاب الطهارة الباب الثانی فی المياه، الفصل الثانی، شامی کراچی ص ۲۰۴/ ۱ ، كتاب الطهارة، مطلب فی احكام الدباغة، هدايه ص ۴۱/ ۱ ، كتاب الطهارة، باب الماء الذی يهذبه الوضوء، مطبوعه ديوبند. (باقی اگلے صفحہ پر)

ٹیرلین کا استعمال

سوال:۔آج کل لوگ عام طریقے سے ٹیرلین اور ٹیری کوٹ (کپڑے) کا کرتا،قمیص اورشیروانی وغیرہ لباس پہنتے ہیں، کیا شرعی اعتبار سے اس کے استعمال میں کوئی قباحت ہے، اوراس قسم کے لباس کو پہن کرنماز پڑھنے یا پڑھانے میں کوئی حرج تونہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگروہ ناپاک نہیں اوراس میں ستر پوراہے نیز وہ کفار یافساق کا شعارنہیں تواس کا استعمال درست ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

ٹیرلین کا استعمال مرد کیلئے جب کہ اس میں ریشم بھی ہوتا ہے

سوال:۔ایک کپڑا جس کو ٹیرلین کہتے ہیں مرد کے لئے اس کا استعمال جائز ہے یانہیں، جبکہ اس میں ریشم بھی ہوتا ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

اگرریشم اس میں مغلوب ہوتو مرد کے لئے درست ہے" کذا فی درالمختار ویحل

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] ان اللباس انما یقصد بہ الستر والتجمل الخ، تکملہ فتح الملہم ص ۴/۸۸، مطبوعہ اشرفی دیوبند، اول کتاب اللباس، بحرکوئٹہ ص ۸/۱۹۰، کتاب الکراھیۃ فصل فی اللبس، مجمع الانہر ص ۴/۱۹۱، کتاب الکراھیۃ، فصل فی اللبس، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] ان اللباس الذی یتشبہ بہ الانسان باقوام کفرۃ لایجوز لبسہ لمسلم اذا قصدبذالک التشبہ بھم الخ، تکملہ فتح الملہم ص ۴/۸۸، مطبوعہ اشرفی دیوبند، اول کتاب اللباس.

لبس ماسداه ابريسم ولحمته غيره[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۸/۳/۹۲ھ

ریشم کا کپڑا دود القز کی تعریف

سوال:۔ دود القز کی تعریف فقہاء نے کیا فرمائی ہے، مفصل تحریر فرمائیں، دود القز کی تعریف میری نظر سے عبارتِ ذیل میں مذکور ہے، دود القز کے انڈے سابودانہ کے مانند ہوتے ہیں، پہلے ان بیضوں کو پانچ ماہ تک گھر میں رکھا جاتا ہے، جب ایک موسم آتا ہے، تو اس وقت ایک قسم کے برگ میں رکھا جاتا ہے حفاظت سے، چند روز کے بعد اس میں سے کیڑے پیدا ہوتے ہیں، اور آہستہ آہستہ بڑھنے لگتے ہیں، اور پتی کھاتے رہتے ہیں، جب ان کا بڑھنا ختم ہو جاتا ہے، تو شہادت کی انگلی کے مانند بن جاتے ہیں، اس کے بعد نقل مکان کرتے ہیں، ان کو کیلے کے خشک پتے میں رکھ دیتے ہیں، اس کے بعد کیڑے کے چاروں طرف ایک سوت لپٹا رہتا ہے، چند روز میں وہ سوت ایک قسم کا گالہ سا بن جاتا ہے، اور وہ کیڑا آہستہ آہستہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے، اور اندر رہ جاتا ہے، تو وہ کیڑا اسی کا گالہ کو کاٹ کر نکل جاتا ہے، مانند شہد کے مکھی کے اور سوت کا سوت رہ جاتا ہے، تو پھر اس سے کپڑا تیار ہوتا ہے، اس کو ریشمی کپڑا کہا جاتا ہے یا نہیں؟ اس کپڑے کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ ور کیڑے کی جو تعریف میں نے کی، فقہاء کی تعریف کے مطابق ہے یا نہیں؟ کیونکہ صوبہ آسام کے بعض علماء اس کیڑے کو دیکھتے ہوئے اس کپڑے کو مردوں کے لئے جائز کہتے ہیں!

---

[۱] درمختار مع الشامی کراچی، ج۶/ص۳۵۶/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس. بحر کوئٹہ ج۸/ص۱۹۰، کتاب الکراهية، فصل فی اللبس، مجمع الانهر ج۴/ص۱۹۴، کتاب الکراهية، فصل فی اللبس، بیروت.

E:\F.M.Final\Jild-27\22-Najaiz Libas

الجواب حامداًومصلیاً!

''اما دودالقز فیقال لهاالدودة الهندیة وهی من اعجب المخلوقات وذٰلک انهٗ یکون اولاً بزرا فی قدر حب التین ثم یخرج الدودعنه فی فصل الربیع ویکون عند الخروج اصغر من الذر وفی لونه ویخرج من الاماکن الدفئة من غیر حضن اذاکان مصروراً مجعولا فی حق وربما تأخرخروجه فتصره النساء وتجعله تحت ثدیهن واذا خرج اطعم ورق التوت الابیض ولایزال یکبره ویعظم الٰی ان یصیر فی قدر الا صبع وینتقل من السواد الی البیاض اولاً فأوّلاوذٰلک فی مدة ستین یوماً علی الاکثرثم یاخذ فی النسج علیٰ نفسه بما یخرجه من فیه الیٰ ان ینفدمافی جوفه منه ویکمل علیه مابینه الیٰ ان یصیر کهیئته الجوزة ویبقی فیه محبوساً قریباً من عشرة ایام ثم ینقب عن نفسه تلک الجوزة فیخرج منها فراش ابیض له جناحا ن لایسکتان من الاضطراب وعند خروجه یهیج الی السفاد فلیصق الذکرذنبه بذنب الانثیٰ ویلتحمان مدة ثم یفترقان ویتبرز الانثیٰ البزر الذی تقدم ذکره علیٰ خرق بیض تفرش لهٗ قصداً الیٰ ان ینفذ مافیها منه ثم یموتان هذا ان اریدمنها البزروان ارید الحریر ترک فی الشمس بعد فراغه من النسج بعشرة ایام یوماً اوبعض یوم فیموت وفیه من اسرارالطبیعة انه یهلک من صوت الوعد وضرب الطست والهاون ومن شم الخل والدخان ومس الحائض والجنب ویخشی علیه من الفار والعصفور والنمل والوزغ وکثرة الحروالبرداھ حیوة الحیوان ص ۱۳۴۱[1] وقریب منه مافی عجائب المخلوقات، ج۲/ص۲۱۸/۳۱[2]''

خالص اصلی ریشم پہننا مردکو ناجائز ہےمگر چار انگشت کی مقدار جائز ہے، اورجس کا بانا

---

[1] حیوة الحیوان ج ۱/ص۴۷۵، باب الدال المهملة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[2] عجائب المخلوقات ص۲۶۵، النوع السابع من الحیوان الهوام والحشرات، مطبوعه مصطفیٰ البابی الجلی مصری.

ریشم ہے اور تانا سوت وغیرہ کچھ اور ہے وہ بھی خالص ریشم کے حکم میں ہے، اور عورت کو جائز ہے، ''ویحل للنساء لبس الحریر ولایحل للرجال الاقدر اربع اصابع کالعلم ولابأس ماسداہ ابریسم ولحمتہ غیرہ وعکسہ لایلبس الافی الحرب ویکرہ لبس خالصہ فیھا خلافاً لھما اھ درالمنتقیٰ، ج ۲ / ص ۵۳۲ / [۱]۔ مرد کو ریشمی کپڑا پہننا جس طرح ناجائز ہے اس کو پہن کر نماز بھی مکروہ ہوگی۔

''والثوب الحریر والمغصوب وارض الغیر تصح فیھا الصلوٰۃ مع الکراھۃ ای التحریمۃ ذکرہ السید وفی السراج والقھستانی تکرہ فی الثوب الحریر والثوب المغصوب وان صحت والصواب الی اللّٰہ تعالیٰ اھ مراقی الفلاح، [۲] وطحطاوی''۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/۱/ ۵۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ ۶ / محرم ۵۹ھ الجواب صحیح عبد اللطیف ۶ / محرم الحرام ۵۹ھ

ریشمی جبہ

سوال:۔ ایک صاحب نے امام صاحب کو جبہ لیڈی منٹن بنا کر پیش کیا، جس پر کچھ گوٹہ کا کام بھی ہوا ہے، گلے کی پٹی پر بظاہر تو صرف لیڈی منٹن کا ریشمی کپڑا بولا جاتا ہے، لیکن سمجھتا

---

[۱] منتقی الابحر علی مجمع الانھر، ج ۴ / ص ۱۹۲ / (مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) کتاب الکراھیۃ فصل فی اللبس. درمختار علی الشامی زکریا ج ۹ / ص ۵۰۶، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی اللبس، البحر الرائق ج ۸ / ص ۱۸۹، کتاب الکراھیۃ، فصل فی اللبس، مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ.

[۲] مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ۱۷۰ / (مطبوعہ مصری) کتاب الصلوٰۃ باب شروط الصلوٰۃ وارکانھا. شامی زکریا ج ۲ / ص ۷۵، باب شروط الصلوۃ، مطلب فی ستر العورۃ، بحر کوئٹہ ج ۱ / ۲۶۸، باب شروط الصلوٰۃ.

ہوں کہ یہ حقیقتاً ریشم نہیں ہے، ایسی شکل میں اسکے استعمال میں کچھ حرج تو نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ریشمی لباس مرد کو جائز نہیں[۱]، ریشمی نہ ہو تو درست ہے، بشرطیکہ وہ کفار یا فساق کا شعار نہ ہو۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۶/۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۶/۹۲ھ

ریشمی رومال وازار بند

سوال:۔ ریشمی رومال اور ازار بند مردوں کو استعمال کرنا درست ہے یا نادرست؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ازار بند خالص ریشمی اور جس کا بانا ریشمی ہو مرد کو ناجائز ہے، البتہ اگر تانا ریشمی ہو اور بانا سوت وغیرہ کا کچھ اور ہو تو جائز ہے، نفس رومال جائز ہے، اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو ناجائز ہے اور قیمتی ہونا تکبر کی علامت ہے "لبس الحریر الخالص حرام علیٰ الرجل الا لدفع القمل او حکة کمافی الحد اد من غایة البیان، کذافی واقعات المفتین یکرہ مالحمته حریر وسداہ غیرہ ذٰلک لابأس بلبس ماسداہ حریر ولحمته غیرذٰلک، فتاویٰ سراجیه[۱]

---

[۱] یحرم لبس الحریر ولوبحائل علی الرجل الخ، درمختار علی الشامی زکریا، ج۹/ص۵۰۶/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس. البحرالرائق ج۸/ص۱۸۹، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، مجمع الانهر ج۴/ص۱۹۲، کتاب الکراهیة فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[۲] قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم من تشبه بقوم فهو منهم، مشکوٰة شریف ص۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ج۲/ص۵۵۸، کتاب اللباس، باب لبس الشهرة، مطبوعه دیوبند.

[۱] فتاویٰ سراجیه ص۷۵، کتاب الاستحسان، باب اللبس، مطبوعه کراچی.

ص۲۸۷/ وقال فی المحیط وکذا تکة الحریر ولبنته وهو لقب لایحل للرجال لانه استعمال تام زیلعی، ص ۱۴/ [۲] لایکره خرقة لوضوء اولمخاط اوعرق لولحاجة ولوللتکبرتکره قال الشامی والخرقة المقومة دلیل الکبر بزازیه وبه علم انه لایصح ان یراد بالخرقة مایشمل الحریراھ ، ج۵/ص ۲۳۱/ الشامی [۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا ہر ریشم کیڑے سے بنتا ہے؟

سوال:۔ ریشم یا ریشمی کپڑا صرف کیڑے سے بنتا ہے یا اور چیز سے بھی ریشم تیار ہوتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ریشم اصل تو وہی ہے جو کیڑے سے بنتا ہے، لیکن نقلی ریشم بھی ولایت سے آتا ہے، جو کسی اور چیز سے بنتا ہے۔ [۴] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/۹/۵۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ صحیح عبداللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/۹/۵۹ھ

---

[۲] زیلعی ،ج۶/ص ۱۴/ (مطبوعه امدادیه ملتان) کتاب الکراهیة فصل فی اللبس. عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۳۱، کتاب الکراهیة، الباب التاسع فی اللبس، البحرالرائق ج۸/ص ۱۸۹، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه کوئٹه.

[۳] درمختار مع الشامی زکریا، ج۹/ص ۵۲۲/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس، البحرالرائق ج۸/ص ۱۹۱، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۳۳، کتاب الکراهیة، الباب التاسع.

[۴] اما دودالقز فیقال لها الدودة الهندیة وهی من اعجب المخلوقات، إلی قوله ثم یأخذ فی النسج علی نفسه بمایخرجه من فیه إلیٰ ان ینفد مافی جوفه منه ویکمل علیه مابینه إلیٰ ان یصیر کهیئة **الجوزة**، الخ **حیوة** الحیوان ج ۱/ص ۴۷۵، باب الدال المهملة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، عجائب المخلوقات ص۲۶۵، النوع السابع من الحیوان الهوام والحشرات، مطبوعه مصطفیٰ الباز الحلبی مصری.

مخمل کا استعمال مرد کے لئے

سوال:۔مخمل کا استعمال مرد کے لئے درست ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ ریشم تو ہوتا نہیں، مثلاً مخمل کی ٹوپی عام طور پر استعمال کرتے ہیں، اسکا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو ریشم نہ ہو اس کا استعمال مرد کے لئے درست ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۱۳/۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۹/۱۴/۹۲ھ

مرد کے لئے کس رنگ کا کپڑا منع ہے

سوال:۔مرد کو کس رنگ کا کپڑا پہننا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مرد کو خالص سرخ اور زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننا مکروہ ہے،[۲] باقی ہر رنگ کا درست ہے،

---

[۱] اس لئے کہ حرام ریشمی لباس ہے اور مخمل ریشمی لباس نہیں ہے، جیسا کہ فیروز اللغات میں ہے۔(یحرم لبس الحرير على الرجل الخ .درمختار مع الشامي زكريا، ج۹/ص ۵۰۶/ كتاب الحظر والاباحة. فصل في اللبس، البحرالرائق ج۸/ص ۱۸۹، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، مطبوعه الماجديه كوئٹه، عالمگيرى كوئٹه ج۵/ص ۳۳۲، كتاب الكراهية، الباب التاسع فى اللبس.

[۲] وكره لبس المعصفر والمزعفر الاحمر والاصفر للرجال ولابأس بسائر الالوان الخ درمختار على الشامى زكريا ج۹/ص ۵۱۵/ كتاب الحظر والاباحة فصل فى اللبس. البحرالرائق ج۸/ص ۱۹۰، كتاب الكراهية، فصل فى اللبس، مطبوعه الماجديه كوئٹه، سكب الانهر ج۴/ص ۱۹۲، كتاب الكراهية، فصل فى اللبس، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

اس کا لحاظ رہے کہ کسی غیر کا شعار اختیار نہ کرے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۱/۹۲ھ

الجواب صحیح العبد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۱/۹۲ھ

مرد کے لئے کون کونسے رنگ ناجائز ہیں

سوال:۔مردے کے لئے کون کون سے رنگ ناجائز ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

''وکره لبس المعصفر والمزعفر الاحمر والاصفر للرجال ولا بأس بسائر الالوان اھ تنوير الابصار، ج۵/ص ۱۵۳/'' [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۳/ج ۲/۶۴ھ

---

[۱] تنویرالابصار علیٰ درالمحتار زکریا، ج۹/ص۵۱۵/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس. سکب الانهر ج۴/ ص۱۹۲، کتاب الکراهية، فصل فی اللبس، دارالکتب العلميه بيروت. عالمگيری ج۵/ص ۳۳۲، کتاب الکراهية، الباب التاسع فی اللبس، مطبوعه کوئٹه، فتاویٰ قاضيخان ج۳/ص ۴۱۲، کتاب الحظر والإباحة باب مايکره من الثياب الخ مطبوعه کوئٹه.

فصل چہارم:- عورتوں کے لباس

عورتوں کو فساق وفجار کا شعار اختیار کرنا

سوال:-تشبّہ لباس وغیرہ کے بارے میں مندرجہ ذیل استفسارات ہیں:-

(۱) عورتوں کے لئے پائنچا دار پائجامہ اور ساڑی جائز ہے یانہیں؟ اور موٹی ساڑی پہن کر نماز ہو جاتی ہے یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جہاں یہ کفار یا فساق کا شعار ہے وہاں ناجائز ہے[۱] جہاں عام ہیں ان کا شعار نہیں وہاں جائز ہے[۲] پھر اگر پردہ پورا ہو تو اس سے نماز بھی درست ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

عورتوں کا لباس اور ستر

سوال:-(۱) عورتوں کو ساڑی باندھنا شرعاً جائز ہے یانہیں (۲) عورت کو سفید لٹھے کی شلوار پہننا شرعاً جائز ہے یانہیں (۳) عورت کو اونچی ایڑی کا چپل جیسا کہ آج کل رائج ہے پہننا جائز ہے یانہیں (۴) عورتوں کو کھڑی ایڑی کا لیڈی بوٹ جیسا کہ یورپین استعمال کرتی

۱؎ من تشبہ بقوم فھو منھم، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷۵، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، کتاب اللباس، الفصل الثانی.

۲؎ لکن کان ذالک شعارھم حینئذ وھم کفار ثم لمالم یصر الآن یختص بشعارھم زال ذالک المعنیٰ فتزول الکراھۃ الخ تکملہ فتح الملھم ج۴/ص ۹۳، کتاب اللباس، باب تحریم استعمال اناء الذھب الخ، مطبوعہ اشرفی دیوبند، شامی زکریا ج۹/ص ۵۱۹، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس.

ہیں جائز ہے یا نہیں (۵) عورتوں کو سر میں کنگھی یا کلف وغیرہ لگانا جائز ہے یا نہیں، کیونکہ اکثر عورتیں اس وجہ سے لگاتی ہیں کہ بال اور مانگ خراب نہ ہو زیادہ دیر تک ٹھیک رہے، (۶) جس گھر میں کسی غیر محرم کا گذر نہ ہو تو ایسے گھر میں عورتوں کو گلے کھلی نصف آستین کی قمیص یا جمپر پہننا جائز ہے یا نہیں (۷) مصری قطع کا برقع جس کا ناف سے اوپر کا حصہ علیحدہ اور بدن پر فٹ ہوتا ہے، عورتوں کو اوڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً!

(ا رتا ۴ ر) جو لباس کفار یا فساق یا مردوں کے ساتھ مخصوص ہے عورتوں کو اس کا استعمال ناجائز ہے، جو مشترک ہے اس کا استعمال جائز ہے، تاہم صلحاء کا لباس جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہو اس کا استعمال مستحسن ہے، اس سے ان تمام نمبروں کا جواب ہوگیا۔

(۵) اگر یہ محض زینت وآرام کیلئے ہو تو جائز ہے بشرطیکہ یہ فساق یا کفار کا شعار نہ ہو

(۶) لباس کی حیثیت سے جواب آچکا، پردہ کی حیثیت سے جواب یہ ہے کہ محرم سے ان اعضاء کا پردہ نہیں، بشرطیکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

(۷) لباس کی حیثیت سے جواب معلوم ہوگیا، فٹ ہونے کی حیثیت سے جس سے بدن کی کیفیت ظاہر ہو، جواب یہ ہے کہ ایسی حالت میں نامحرم کے سامنے جانا منع ہے۔

"قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لعن اللّٰہ المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال[1] رواه البخاری، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۸۰ ر[2]"۔

"قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم. رواه احمد

---

[1] بخاری شریف ج ۲ ر ص ۸۷۴، کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء، مطبوعه اشرفی دیوبند.

[2] مشکوٰۃ شریف، ص ۳۸۰ ر (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) باب الترجل الفصل الاول.

ترجمہ:۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی۔

وابوداؤد ا ہ مشکوٰۃ شریف،ص ۳۷۵ [۱] اما نظره الی ذوات محارمه فنقول یباح له ان ینظر منها الی موضع زینتها الظاهرة والباطنة وهی الراس والشعو والعنق والصدر والاذن والعضد والساعد والکف والساق والرجل والوجه اھ عالمگیری، ج ۴/ص ۲۰۵ [۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳/۷/۵۸ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد اللطیف غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/۵۸ھ

عورت کے لئے سیاہ لباس

سوال:۔ شادی شدہ عورت کے لئے چوڑیاں اور کالی پوت کا مالا ضروری ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چوڑیاں اور کالی پوت کا مالا شادی شدہ عورت کے لئے ضروری نہیں، البتہ ایسی ہیئت نہ بنائے جس سے شوہر کو نفرت ہو اور دوسرے یہ سمجھیں کہ یہ شوہر کے انتقال کی وجہ سے سوگ میں ہے۔ [۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

---

[۱] **مشکوٰۃ شریف**، ص ۳۷۵/ (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند) کتاب اللباس الفصل الثانی.
ابوداؤد شریف ج ۲/ص ۵۵۸، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، مطبوعه دیوبند.
ترجمہ:۔ جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

[۲] عالمگیری، ج۵/ص ۳۲۸/(مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة الباب الثامن. مجمع الانهر ج۴/ص ۲۰۱، کتاب الکراهیة، فصل فی بیان احکام النظر، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت.
محیط برهانی ج۸/ص ۲۶، کتاب الکراهیة، الفصل التاسع فیمایحل للرجل النظر الیه الخ، مطبوعه ڈابھیل، گجرات.

[۳] للزوج أن یمنع المرأة من الغزل وله أن یضربها علی اربعة منها ترک الزینة اذا ارادالزوج الزینة (خانیه ص ۴۴۲/۱، کتاب النکاح فصل فی حقوق الزوجیة) درمختار علیٰ الشامی زکریا ص ۱۲۸/۶، کتاب الحدود، باب التعزیر، بحر کوئٹه ص ۴۸/۵، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر.

سیاہ برقعہ، جمپر، لہنگا، سلاخیں، سرخی کا حکم

سوال:۔ آج کل جو شہروں میں یہ کالا برقعہ عام طور پر رائج ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو کیا علت ہے؟ ایک لباس ہے جس کا نام جمپر ہے، وہ اوپر سے بہت تنگ اور نیچے سے کچھ کھلا ہوتا ہے، اس کا استعمال کیسا ہے؟ نیز لہنگے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ نیز عورتیں جو اپنے سروں پر لوہے کی سلاخیں لگاتی ہیں، تا کہ بال آگے کی طرف نہ آئیں، وہ جائز ہیں یا نہیں؟ اور چھوٹی چھوٹی بچیاں جو تھوڑے تھوڑے بال کٹوا لیتی ہیں، اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ نیز ہونٹوں پر سرخی کے بارے میں بھی کچھ روشنی ڈالئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو لباس کفار یا فساق کا شعار نہ ہو اور مقصود ستر اس سے حاصل ہو جاتا ہے، تو وہ درست ہے، ورنہ درست نہیں[۱]، سلاخیں تو وہ ہوتی ہیں، جو دروازے یا کھڑکی میں لگائی جاتی ہیں، تا کہ روشنی اور ہوا آتی رہے، آدمی یا جانور کتا وغیرہ نہ آسکے، وہ سلاخیں سر میں کیسے لگائی جاتی ہیں[۲]؟ چھوٹی بچی کا تو سر منڈا بھی دیا جاتا ہے، جیسا کہ عقیقہ کے وقت اس میں کوئی حرج نہیں، ہونٹ تو قدرت کی طرف سے سرخ ہوتے ہیں اس کے متعلق کیا پوچھنا[۳]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۹/۸۹ھ

---

[۱] من تشبہ بقوم فهو منهم، مشکوٰۃ شریف ص ۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ابو داؤد شریف ج ۲/ص ۵۵۸، کتاب اللباس، باب لبس الشهرة، مطبوعہ دیوبند.

[۲] سلاخیں سے یہاں مراد کلپ اور بال پن ہے جسکو عورتیں بالوں میں لگاتی ہیں اسکا استعمال کرنا بلاشبہ درست ہے الاصل في الاشياء الإباحة، درمختار علیٰ الشامی زکریا ج ۱/ص ۲۲۱، کتاب الطهارة، مطلب المختار في الاشياء الاباحة.

[۳] سرخی اور لپ اسٹک کا ہونٹوں پر لگانا زینت کیلئے جائز ہے بشرطیکہ اتنا تہہ دار یا روغن دار نہ ہو جو غسل اور وضوء کے وقت پانی پہونچنے سے مانع ہو۔ ولا بد من زوال ما يمنع وصول الماء للمسجد كشمع و عجين، المراقی الفلاح علی الطحطاوی، ص ۸۱، کتاب الطهارة فصل في بيان فرائض الغسل، مطبوعہ مصری.

مردانہ لباس عورتوں کے لئے

سوال:۔عورتوں کے لئے بنیان،شلوار، جاکٹ،قمیص پہننے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر یہ مردوں اور یا کفار وفساق کا مخصوص شعار نہیں تو جائز ہے ورنہ ناجائز ہے[۱]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱/۸/۵۵ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ،

صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱/۸/۵۵ھ

چھینٹ کا کپڑا عورت مرد کے لئے

سوال:۔ چھینٹ کا کپڑا مسلمان مرد کے لئے پہننا کیسا ہے؟ جیسا کہ آج کل مرد اور عورت سب برابر کا لباس پہنتے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جو لباس عورتوں کے لئے مخصوص ہے، مردوں کو اس کا استعمال کرنا ممنوع ہے، وہکذا بالعکس، جو عورت مرد کی ہیئت اختیار کرے اس پر لعنت آئی ہے، اسی طرح جو مرد عورت کی

---

[۱] من شبه نفسه بالكفار مثلاً فى اللباس وغيره اوبالفساق او الفجار فهو منهم اى فى الاثم قال الطيبى هذا عام فى الخلق والخلق والشعار الخ (مرقات، ج۴/ص ۱۳۱/ مطبوعه بمبئى) كتاب اللباس الفصل الثانى. بذل المجهود ج۵/ص ۱۴، كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه يحيوى سهارنپور.

ہیئت اختیار کرے اس پر بھی لعنت آئی ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۷/۹۹ھ

جارجٹ کا استعمال

سوال:۔ کیا بچیوں کو اور عورتوں کو گھر کے اندر رہتے ہوئے جالی کے باریک جارجٹ کے دوپٹے اُڑھانے جائز ہیں کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جن کے ذمے ستر عورت فرض ہے ان کو کسی ایسے کپڑے کا استعمال درست نہیں جس سے ستر عورت نہ ہو پائے۔[2] چھوٹی بچیوں میں اگر چہ یہ اشکال نہ ہو مگر جب ایسے کپڑے استعمال کرنے کی بچپن میں عادت ہو جائے گی، تو اس سے باز رہنا دشوار ہو جائے گا، اس لئے ان کو بھی استعمال نہ کرائیں۔[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۱/۸۹ھ

---

[1] لعن اللّٰہ المتشھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال (مشکوٰۃ شریف، ص ۳۸۰/ کتاب اللباس ،باب الترجل)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور ایسی عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

[2] والرابع سترعورته الیٰ ماقال وللحرة جمیع بدنھا حتی شعر ھا الخ درمختار علی الشامی زکریا، ج۲/ص ۷۵-۷۷/ کتاب الصلوٰۃ باب شروط الصلوٰۃ مطلب فی ستر العورة. زیلعی ج ۱/ص ۹۶، باب شروط الصلوٰۃ، مطبوعه امدادیه ملتان، النھر الفائق ج ۱/ص ۱۸۲، کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[3] دخلت حفصة بنت عبدالرحمن علیٰ عائشة خمار رقیق فشقته عائشة وکستھا خماراً کشیفاً ،الحدیث وفی المرقات تادیباً لھا وتربیة بآدابھا المأخوذ من المربی الاکمل فی ترک الدنیا وحسن ملابسھا ویحتمل ان الخمار کان مما ینکشف ماتحتھا من البدن والشعر فغیرتھا الخ مرقات ، ج۴/ص ۴۳۹/ کتاب اللباس الفصل الثالث (مطبوعه بمبئی)

عورتوں کو نیم آستین کا کرتا پہننا

سوال:۔عورتوں کا یہ فیشن ہوگیا کہ بغیر آستین کے قمیص پہنتی ہیں، بعض نمازی عورتوں نے بھی یہ طریقہ اختیار کرلیا ہے، کہ چولی جو بے آستین قمیص کے سبب تنگ اور کوتاہ ہوتی ہے، پہن کر سارا جسم کپڑوں سے ڈھانک کر نماز پڑھتی ہیں، دریافت یہ ہے کہ ہر وقت یا کبھی کبھی بے آستین قمیص پہننا جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا اس طرح نماز ہو جاتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نماز میں سارا جسم ڈھانکنا ضروری ہے، صرف چہرہ دونوں ہاتھ گٹوں تک دونوں قدم کھلے رکھنے کی اجازت ہے (شامی[۱]) اگر نیم آستین قمیص کے اوپر اسطرح چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جائے کہ سب جسم پوشیدہ رہے تو نماز ہو جائیگی[۲] ہاتھ کا کہنی تک یا اوپر تک اپنے محرم باپ بھائی وغیرہ کے سامنے کھل جائے، تو اس پر پکڑ نہیں، لیکن نامحرم سے پردہ مکمل لازم ہے[۳]، جیسے چچازاد بھائی، خالہ زاد بھائی، ماموں زاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، یا دیور وغیرہ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۵/۲۴ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۵/۲۴ھ

---

[۱] **وللحرة** جميع بدنها حتى شعرها (عورة) خلاالوجه والكفين والقدمين الخ درمختار مع الشامی زکریا، ج۲/ص ۷۸/ کتاب الصلوٰة باب شروط الصلوٰة، مطلب ستر العورة، زیلعی ج ۱/ص ۹۶، باب شروط **الصلوة**، مطبوعه امدادیه ملتان، النهر الفائق ج ۱/ص ۱۸۲، کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[۲] ویکفی **للمرأة** درع ضیق و مقنعة الخ طحطاوی علی المراقی ص ۱۷۰، باب شروط الصلوة، مطبوعه مصری.

[۳] وتمنع **المرأة** الشابة من کشف الوجه بین الرجال الخ درمختار علی الشامی زکریا، ج۲/ص ۷۹/ باب شروط **الصلوٰة**، شامی کراچی ج۶/ص ۳۶۴، ۳۶۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر والمس، فتاویٰ هندیه ج۵/ص ۳۲۸، کتاب الکراهیة، الباب الثامن فیمایحل النظر، مطبوعه کوئٹه.

ساڑی کا استعمال

سوال:۔زید حافظ قرآن اور فاضل دیوبند ہے اپنی بیوی کو اپنی نگاہوں سے محفوظ اور شرعی حدود میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے، مگر ساڑی پہنا تا ہے، کیا اسکے لئے اپنی بیوی کو ساڑی پہنانا جائز ہے، نیز امہات المؤمنینؓ کا لباس کیا تھا وضاحت فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس جگہ ساڑی کفار وفساق کا شعار ہے، وہاں صلحاء کو اس سے پورا پرہیز لازم ہے، جس جگہ ان کا شعار نہیں بلکہ سب لوگ استعمال کرتے ہیں، وہاں اس کے استعمال کی ممانعت نہیں[۱] امہات المؤمنین کے یہاں ساڑی کا استعمال نہیں تھا، کرتہ چادر تہبند کا استعمال وہاں عام تھا۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۲۶/۵/۱۴۰۰ھ

عورتوں کو چوڑی دار پائجامہ پہننا

سوال:۔عورتوں کو چوڑی دار (آڑا) پائجامہ پہننا اور پہنکر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ آیا نماز میں اس کی وجہ سے کسی قسم کی قباحت تو نہیں، اگر ہے تو کیا؟ نیز اس کے استعمال سے کسی قسم کا گناہ تو نہیں، اگر ہے تو کس قدر؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسے کپڑے سے نماز تو ہو جاتی ہے، لیکن چونکہ اس سے جسم کی ہیئت معلوم ہوتی ہے اس

---

[۱] من تشبه بقوم فهو منهم (مشكوة شريف، ص۳۷۵/ كتاب اللباس) ابوداؤد شريف ج۲/ص۵۵۸، كتاب اللباس، باب لبس الشهرة، مطبوعه ديوبند.

ترجمہ:۔جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔

لئے اس سے احتیاط چاہئے، خصوصاً ایسے وقت کہ خاندان کے غیر محرم لوگ بھی اس مکان میں رہتے ہوں، مبادا اس حدیث کی وعید میں داخل ہوجائیں۔

''مالک عن مسلم بن ابی مریم عن ابی صالح عن ابی هریرةؓ انه قال نساء کاسیات عاریات مائلات ممیلات لایدخلن الجنة ولایجدن ریحها وریحها یوجد من مسیرة خمسمائة سنة اھ موطا امام مالک، ج۲/ص ۱۶۱''[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تنگ لباس پر تنبیہ

سوال:۔ عام مسلمان مرد اور عورتیں دوسری قوموں کی دیکھا دیکھی تنگ لباس پہننے لگیں، جس سے تمام اعضاء ظاہر ہونے لگیں، یہ سب عریانی کے برابر ہیں، اور عریانی حرام ہے، تو پھر علماء دین کہاں سو گئے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

علماء دین تو بیدار ہیں اور دوسروں کو بیدا کرتے رہتے ہیں، چنانچہ اس مسئلہ پر بھی رسالہ نظام کانپور میں دیر تک بہت سی قسطوں میں مضامین شائع ہوتے رہے، اور رسالہ دارالعلوم دیوبند میں بھی اس پر بحث کی گئی ہے، دوسرے لوگ اس بیدار کرنے کے باوجود اگر سوتے ہی رہیں تو وہ خود ذمہ دار ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ ۱۱/۳/۸۹ھ

---

[1] موطأ امام مالک، ص ۳۶۶/ (مطبوعه اشرفی دیوبند)مایکره للنساء لباسه من الثیاب، مسلم شریف ج۲/ص ۲۰۷، کتاب اللباس، باب النساء الکاسیأت العاریات، مطبوعه سعد دیوبند.

ترجمہ:۔ بہت سی کپڑا پہنے ہوئی عورتیں ننگی ہیں مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی ہیں، جو جنت میں داخل نہیں ہونگیں، اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوگی۔

عورت کا انگیہ استعمال کرنا

سوال:۔عورت کے لئے بری سیر (انگیہ) کا استعمال کیسا ہے؟ کیا دونوں قسم کے بری سیر یعنی پستان کو پست کرنے والے اُبھارنے والے کا حکم یکساں ہے، یا فرق ہے، نیز زینت کے ئے لپ اسٹک سیندور وغیرہ استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جو کفار اور فساق کا شعار ہو اس کا استعمال ممنوع ہے، پھر کفار کے شعار مذہبی کی ممانعت بہت شدید ہے[۱] جو چیز مردوں کا شعار ہے، اس کا استعمال عورتوں کو ممنوع ہے[۲] ایسا لباس جو بدن کی ہیئت کو ظاہر ونمایاں کرتا ہو وہ بھی ان کے حق میں ممنوع ہے[۳]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] من تشبه نفسه بالكفار مثلاً في اللباس او غيره او الفساق او الفجار فهم منهم اى فى الاثم، قال الطيبى هذا عام فى الخلق والخلق والشعار الخ، مرقاة شرح مشكوٰة شريف ج۴/ص ۴۳۱، كتاب اللباس، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى، بذل المجهود ج۵/ص ۴۱، كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه يحيوى سهارنپور.

[۲] لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال.مشكوٰة شريف، ص ۳۸۰/ (مطبوعه ياسر نديم ديوبند) باب الترجل الفصل الاول. **ترجمہ**:۔اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

[۳] كم من كاسية فى الدنيا عارية يوم القيامة الحديث،موطأ امام مالك ، ص ۳۶۶/(مطبوعه اشرفى ديوبند) مايكره للنساء لباسه. معناه تستر بعض بدنها و تكشف بعضه اظهاراً للجمال ونحوه و قيل معناه تلبس ثوباً رقيقاً بصف لون بدنها وقال الباجى قال عيسى بن دينار تفسيره يلبس ثياباً رقيقاً فهن كالكاسيات بلبسهن تلك الثياب وهن عاريات لان تلك الثياب لاتوارى منهن ماينبغى لهن ان يسترنه من اجسادهن اوجز المسالك ج۶/ص۲۰۵، ماجاء فى لبس الخز، مطبوعه سهارنپور، شرح الزقانى على موطا امام مالك ج۴/ص ۳۴۱، مكه مكرمه.
''کتنی عورتیں دنیا میں کپڑا پہننے والی ہیں جو قیامت کے دن ننگی ہوں گیں۔

سینہ بند اور عورت کا موئے زیر ناف استرے سے لینا

سوال:۔ باڈی جو عورتیں اپنے پستان میں لگاتی ہیں جائز ہے کہ نہیں؟ موئے زیر ناف اگر استرہ سے لینا چاہے تو لے سکتی ہے یا نہیں؟ موئے زیر ناف لینے کی کوئی حد ہے یا نہیں؟ کچھ ایام ہیں کہ اتنے روز میں لینا ضروری ہے، یا موئے زیر ناف ساری زندگی نہ لے، جیسے کہ ہمارے ملک میں کچھ قوم ایسی ہیں جو کبھی زیر ناف لیتی ہی نہیں؟ تو وہ شریعت کے مطابق کس جرم کے مرتکب ہیں؟ اور شریعت کا کیا حکم ہے؟ اس سوال کے بارے میں مفصل تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پستان کی حفاظت کے لئے سینہ بند کا استعمال درست ہے، موئے زیر ناف اگر عورت استرہ سے بنائے تب بھی گناہ نہیں ہے، مگر افضل یہ ہے کہ صابون وغیرہ سے صفائی کرے[1]، ہر ہفتہ میں صفائی کرنا اعلیٰ بات ہے، یہ نہ ہو تو ۱۵/دن میں صفائی کرلیں، چالیس روز کے اندر بھی گنجائش ہے، اس کے بعد تک صفائی نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے[2]، بالکل ہی صفائی نہ کرنا ظاہر ہے اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۹/۸۷ھ

---

[1] واصل السنة يتأدى بكل مزيل لحصول المقصود وهو النظافة وقال النووي والاولیٰ في حقه الحلق وفي حقها النتف الخ طحطاوي على المراقي، ص ۴۳۱/ (مطبوعه مصري) باب الجمعة، شامي زكريا ج ۹/ص ۵۸۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع.

[2] ويحلق عانته وينظف في كل اسبوع مرة ويوم الجمعة افضل ثم في خمسة عشر يوما والزائد على الاربعين آثم الخ طحطاوي على المراقي، ص ۴۲۹/ (مطبوعه مصري) باب الجمعة، بذل المجهود ج۵/ص ۴۱، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، مطبوعه يحيوي سهارنپور.

فیشن کی چیزیں عورتوں کے لئے

سوال:۔عورتوں کے لئے کھڑا جوتا پہننا جائز ہے یا نہیں؟ نیز ذلی سلیپر اونچی ایڑی گرگابی وغیرہ پہننا کیسا ہے؟ اور مردوں کے لئے بوٹ جوتہ وغیرہ پہننا جائز ہے یا نہیں؟ اور عورتوں کے لئے بال بنانا، کلب وغیرہ، اور بالوں کا خفنی پھول بنانا کیسا ہے، نیز فراک وجمپر پہننا کیسا ہے؟ نیز عورتوں کو چنا ہوا دوپٹہ جائز ہے یا نہیں؟

اور ''**من تشبه بقوم فهو منهم**'' کا کیا مطلب ہے؟ مع حوالہ فقہیہ تحریر فرما کر ممنون ومشکور فرماویں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کے لئے اصل کلی یہ ہے کہ جو لباس مخصوص ہے مردوں کے ساتھ اس کا عورتوں کو پہننا اور جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے اس کا مردوں کو پہننا ناجائز ہے، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، جو لباس کفار یا فساق کا شعار ہے وہ سب چیزیں منع ہیں، بعض کی ممانعت زیادہ درجہ کی ہے اور بعض کی کسی قدر کم درجہ کی ہے، ان سب کو ترک کر کے صلحاء کا لباس اختیار کرنا چاہئے ''**عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه لعن المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهین من الرجال بالنساء بان یلبس لبسة النساء اویتزی بزیهن قال النووی فی الروضة والصواب ان التشبه بالرجال للنساء اوعکسه حرام عن ابی هریرةؓ قال لعن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الرجل یلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل عن ابن ابی ملیکة قیل لعائشةؓ ان المرأة تلبس النعل الذی یلبسه الرجال فقالت لعن رسول اللّٰه ﷺ الرجلة من النساء وهی الرجلة یقال امرأة رجلة اذا تشبهت**

بالرجل فی الزی واما فی العلم والرأی محمود منه ان عائشة کانت رجلة الرای اھ بذل المجهود، ج٥/ص٧٥/[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ٣/٢/٥٩ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ، صحیح عبد الطیف معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ٣/٢/٥٩ھ

علماء کی مستورات کا فیشن حجت شرعیہ ہے؟

سوال:۔ کتاب ''دوزخ کا کھٹکا'' میں لکھا ہے کہ پاؤڈر، سرخی، مانگ جوڑا باندھنا، جدید طرز کا کالا برقعہ ان کا استعمال عورتوں کو ممنوع ہے، مگر آج کی جدید عورت اعتراض کرتی ہے کہ یہ سب فیشن علماء کے یہاں بھی موجود ہیں، پس علماء کی عورتوں کا یہ فعل حجت ہے، ایسے ہی مردوں کو کوٹ پتلون ٹخنوں کے نیچے کپڑا لٹکانا ان کا استعمال ''من تشبه بقوم فهو منهم'' میں داخل ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مردوں کو ٹخنوں سے نیچے پاجامہ یا لنگی مکروہ تحریمی ہے، حدیث شریف[2] میں اس پر وعید آئی ہے، لباس کے متعلق ضابطہ یہ ہے کہ جو لباس سنت سے ثابت ہے وہ یقیناً اعلیٰ اور افضل ہے، اور جو لباس ممنوع ہے، مثلاً مرد کے لئے ریشمی لباس[3] یا عورتوں کے لئے ایسا لباس جس سے جسم

---

[1] بذل المجهود، ج٥/ص٧٥/(مطبوعه سهارنپور) کتاب اللباس باب فی الباس النساء.

[2] عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مااسفل من الکعبین من الازارفی النار، مشکوٰة شریف ،ص٣٧٣/ کتاب اللباس الفصل الثانی (مطبوعه یاسرندیم دیوبند)

[3] حرم للرجل لاللمرأة لبس الحریر، زیلعی ج٦/ص١٤، کتاب الکراهیة فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان، شامی زکریا ج٩/ص٥٠٦، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، بحرکوئٹه ج٨/ص١٨٩، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس.

نظر آئے اس کی اجازت نہیں[۱]، اس کے علاوہ جو لباس کفار یا فساق کا شعار ہو اس کا اختیار کرنا درست نہیں، علماء کی مستورات اگر ناجائز لباس اختیار کریں اور علماء ان کو منع کریں مگر وہ نہ مانیں، سرکشی اور بغاوت کر کے ناجائز لباس اختیار کریں تو اس کیوجہ سے علماء پر کوئی الزام نہیں، اگر علماء ان کو ناجائز لباس کی اجازت دیں یا منع نہ کریں یا ان کے ناجائز لباس سے راضی ہوں تو ان کا ایسا کرنا شرعاً قابل اعتبار نہیں، اس کو حجت شرعیہ قرار نہیں دیا جاسکتا، کفار کے شعار غیر مذہبی کو اختیار کرنا مکروہ تحریمی ہے[۲] جو کہ حرام کے قریب ہے، اور ان کے شعار مذہبی کو اختیار کرنا ہرگز جائز نہیں، یہ کفر کے قریب ہے[۳] امید کہ اس سلسلہ کی تمام جزئیات کا حکم سمجھ میں آجائے گا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۵/۹۰ھ

---

[۱] قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم رُب كاسية فى الدنيا عارية فى الآخرة، بخارى شريف ج۲/۱۰۴۷، كتاب الفتن، باب لاياتى زمان إلاالذى بعده شر منه، مطبوعه اشرفى ديوبند، فتح البارى شرح بخارى شريف ج۱۴ ص۵۱۶، رقم الحديث ۷۰۶۹، مطبوعه دارالفكر بيروت، موطا امام مالك ص۳۶۶، مايكره للنساء لباسه، مطبوعه اشرفى ديوبند، أوجزالمسالك ج۶/ص۲۰۵، ماجاء فى لبس الخز، مطبوعه سهارنپور، شرح الزرقانى على موطا إمام مالك ج۴/ص۳۴۱، مطبوعه مكه مكرمه.

[۲] من شبه نفسه بالكفار مثلافى اللباس وغيره اوالفساق اوالفجار فهومنهم اى فى الاثم قال الطيبى هذاعام فى الخلق والخلق والشعار،مرقات ،ج۴/ص ۴۳۱/ (مطبوعه بمبئى) كتاب اللباس الفصل الثانى بذل المجهود شرح ابوداؤد ج۵/ص ۴۱/ كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه سهارنپور.

[۳] يكفر بوضع قلنسوة المجوس على رأسه على الصحيح وبشد الزنار فى وسطه الخ عالمگيرى ج۲/ص۲۷۶، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، مطلب موجبات الفكر انواع، مطبوعه كوئٹه، بحر ج۵/ص۱۲۳، باب احكام المرتدين، مطبوعه كوئٹه، مجمع الانهر ج۲/ص۵۱۳، كتاب السير والجهاد، باب المرتد ثم ان الفاظ الكفر انواع، دارالكتب العلميه بيروت.

فینسی مروجہ برقعہ

سوال:۔آج کل فینسی مروجہ برقعہ جوریشمی ہوتا ہے، اور بدن سے چمٹا کر سیا جاتا ہے، ایسے برقعہ کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

عورت کو اگر کسی ضرورت سے مکان سے باہر جانا ہی پڑے تو میلی کچیلی چادر اوڑھ کر اس طرح جائے کہ جسم پر بھی کسی کی نظر نہ پڑے، اور لباس بھی جاذب نظر نہ ہو، حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جو عورت مہکتی ہوئی خوشبو لگا کر مکان سے نکلتی ہے، وہ ایسی ایسی ہے یعنی لوگوں کو بدکاری کی دعوت دیتی ہے، یہی حال قریب قریب فینشی برقعہ کا ہے، لہٰذا اس سے اجتناب چاہئے[1] ایسا لباس استعمال کرنا جس سے بدن کی پوری ہیئت ظاہر ہوتی ہے ہرگز جائز نہیں[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

---

[1] ان المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهى كذاوكذا يعنى زانية (مشكوٰة ،ص ۹۶/ باب الجماعة)

[2] أنّ ام سلمة زوج النبى صلّى اللّه عليه وسلّم قالت استيقظ رسول اللّه صلّى اللّه عليه وسلّم ليلةً فزعاً يقول سبحان اللّٰه ماذا انزل الله من الخزائن وماذا اُنزل من الفتن، من يوقظ صواحب الجرات يريد ازواجه لكى يصلين رُبَّ كاسيةً فى الدين عاديةً فى الاخرة، بخارى شريف ج۲/ص۱۰۴۷، كتاب الفتن، باب لاياتى زمان إلا الذى بعده شرّ منه، مطبوعه اشرفى ديوبند، و فى الفتح البارى، رابعها كاسية جسدها لكنها تشد خمارها من ورائها فيبدوصدرها فتصير عارية فتعاقب فى الأخرة، فتح البارى ج۱۴/ص۵۱۶، مطبوعه دارالفكر بيروت، رقم الحديث ۷۰۶۹.

پرانی وضع کا برقعہ

سوال:۔ جو برقعہ پرانے زمانہ کا ہے، اس میں بھی بے احتیاطی سے ستر کھل جاتا ہے، ایسے برقعہ کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پرانی وضع کے برقعہ میں اگر ستر ناتمام ہو اور اس کے مقابلہ میں چادر سے ستر تام حاصل ہوتا ہو تو چادر ہی کو استعمال کیا جائے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] أن الجلباب مطلوب عندالخروج والجلباب. رداء ساتر من القرن الیٰ القدم الخ فیض الباری، ج ۱/ص ۳۸۸/ (مطبوعہ خضر دیوبند) کتاب الحیض باب شهود الحائض الخ.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل پنجم:- ٹوپی اور عمامہ

مسنون ٹوپی

سوال:۔حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں کس قسم کی ٹوپی استعمال فرمائی ہے، گول یا لمبی؟ ’’من فضلک حرّر واواجیبوا بالحدیث الصحیح‘‘

الجواب حامداً ومصلیاً!

کان کمام اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم بطحاً، جمع کمة وهی القلنسوة المدورة ای کانت مبسوطة علیٰ رؤسهم لازقة غیر مرتفعة عنها وکان یلبس القلانس الیما نیة وهن البیض المضربة ویلبس ذوات الأذان فی الحرب وکان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بین یدیه یصلی(مرقاة، ج۸/ص،وهو ۲۴۶)[1]

عبارت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ مختلف قسم کی ٹوپی استعمال کی گئی ہے، ایسی بھی کہ جس میں سترہ بننے کی صلاحیت ہے، اور گول بھی جو کہ سر سے چپکی ہوئی ہو۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱۱/۱۴۰۶ھ

---

[1] مرقات، ج۴/ص ۴۲۴/(مطبوعه اصح المطابع بمبئی) کتاب اللباس الفصل الثانی.

ٹوپی

سوال:۔حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قسم کی ٹوپی پہننا ثابت ہے؟ اور ہماری کونسی ٹوپیاں پہننا مطابق سنت ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ٹوپی عموماً گول سرمبارک پرچپکی ہوئی ہوتی تھی،بعض صحابہ کرام سے طویل بھی منقول ہے[۱]،اکابرصلحاء کالباس قابل اتباع ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمودغفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

گول ٹوپی

سوال:۔گول ٹوپی لگانا سنت ہے اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی کیسی دیتے تھے، جولوگ اصرارکرتے ہیں گول ٹوپی پران کااصرارکرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

گول ٹوپی سرسے ملی ہوئی (چپکی ہوئی) جوکہ اونچی نہ ہوحدیث شریف سے ثابت ہے[۲]،

---

[۱] كان كمااصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بطحاً جمع كمة وهى القلنسوة المدورة اى كانت مبسوطة على رؤسهم لازقة غير مرتفعة وكان يلبس القلانس اليمانية ومن البيض المضروبة ويلبس ذوات الأذان فى الحرب وكان ربما نزع قلنسوة فجعلها سترة بين يديه وهويصلى الخ مرقات ،ج۴/ص ۴۲۴/(مطبوعه اصح المطابع بمبئى)كتاب اللباس الفصل الثانى)

[۲] كان كمام اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بطحاً(مشكوٰة شريف ،ص ۳۷۴/ (مطبوعه ياسرنديم ديوبند)كتاب اللباس الفصل الثانى.

E:\F.M.Fainal\Jild-27\24-Topi & Imama

مگر یہ چیز سنن عادیہ میں سے ہے، سنن ہدیٰ میں سے نہیں پس جو شخص اتباع کریگا وہ ماجور ہوگا، لیکن اس پر کسی کو اصرار کا حق نہیں کہ تارک پر ملامت کی جائے۔[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

دوپلی ٹوپی اور گول ٹوپی

سوال:۔ اکثر علماء دیوبند جس لمبی ٹوپی کو پہنتے ہیں وہ درست ہے یا نہیں؟ اس لمبی ٹوپی میں کسی قسم کی کراہت ہے یا نہیں؟ یہ لمبی ٹوپی اور گول ٹوپی دونوں سنت ہونے میں برابر ہیں یا کچھ فرق ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

دوپلیاں ٹوپی بھی ہمارے دیار میں صلحاء کا لباس ہے، بعض اکابر گول پہنتے ہیں، بعض دوپلیاں، کسی پر نکیر نہیں۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۴/۲/۹۵ھ

---

[۱] و السنة نوعان : سنة الهدى و تركها يوجب إساء ة و كراهية كالجماعة و الاذان و الإقامة ونحوها. وسنة الزوائد و تركها لايجوب ذلك كسير النبى صلى الله عليه وسلم فى لباسه و قيامه وقعوده الخ شامى كراچى ج ۱/ص ۱۰۳، كتاب الطهارة، مطلب فى السنة و تعريفها.

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ٹوپی کا ثبوت

سوال:۔اس سلسلہ کی روایت پیش فرمائیں میرے پاس کوئی کتاب ایسی نہیں ہے، روایت ایسی بیان فرمائیں، جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول سر پوشی یعنی سر پرٹوپی کے متعلق آجائے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

”واعلم انه صلی اللّٰہ علیه وسلم کانت له عمامة سوداء تسمی السحاب وکان یلبس تحتها القلانس جمع قلنسوة وهی غشاء مبطن یستتربه الرأس قاله الفراء وقال غیره هی التی تسمیهاالعامة الشامیة والعرافیة وروی الطبرانی وابوالشیخ والبیهقی فی شعب الایمان من حدیث ابن عمر کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یلبس قلنسوة ذات اٰذان یلبسها فی السفر وربما وضعها بین یدیه اذاصلی واسناده ضعیف کذافی ابی داؤد والمصنف فرق مابیننا وبین المشرکین العمائم علیٰ القلانس قال المصنف غریب ولیس اسناده بالقائم ورویٰ ابن ابی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

۲؎ کاکمام اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بطحاً جمع کمة وهی القلنسوة المدورة ای کانت مبسوط علی رؤسهم لازقة غیر مرتفعة ویلبس القلانس الیما نیة وهن البیض المضروبة ویلبس ذوات الأذان فی الحروب الخ مرقاة شریف، ج۴/ص۴۲۴/(مطبوعه بمبئی) کتاب اللباس الفصل الثانی. وشک نیست کہ سیرت سلف وعادت علماء زہادوعباد ایشاں بذا ذت ہیئت ثیاب بودواحادیث ہم درمدح آن وترغیب درآن نیز دوروویافتہ وآمدہ است الخ، مدارج النبوۃ ج ۱/ص ۴۶۹، وصل نوع دوم درلباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم،مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر پاکستان۔

شيبة دخل مكة يوم الفتح وعليه شقة سوداء وان عمامتهٔ كانت سوداء اھ (جمع الوسائل شرح شمائل، ج ۱/ص ۲۰۴)[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

لمبی ٹوپی کا ثبوت

سوال:۔ (۱) جناب مفتی صاحب یہاں ہنگلی ضلع میں فرفرا ایک مقام ہے، پیری مریدی کی یہاں زبردست خانقاہ ہے، اور اس کا سلسلہ بھی طویل ہے، حضرت مولانا ابوبکرؒ جو ایک زمانے میں بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں، ان کی اولاد کا سلسلہ اب بھی جاری ہے، چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں بڑا اختلاف اکابر کی کتابوں سے رکھتے ہیں، ان میں سے ایک گول اور لمبی ٹوپی ہے گول اور لمبی ٹوپی کے سلسلہ میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس کا ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟ جواز کے بارے میں کلام نہیں صرف ثبوت کے بارے میں عرض ہے، دوسری بات بذل المجھود کی ایک عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ مدینہ والوں کی ٹوپیاں اس طرح لمبی ہوتی تھی، حضرت مولانا خود اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں عبارت یوں ہے **والبرانس** جمع برنس الخ ''**هو قلنسوة طويلة الخ وهذالثوب شائع عند اهل العرب يلبسون ليس فيه كماسالت عنه الخ، بذل المجهود، ج ۲/ص ۱۳۰**/'' یہاں حضرت مولاناؒ لمبی ٹوپی سے تفسیر فرماتے ہیں، اور نیز یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے اس کے متعلق سوال کیا تو جواب میں اثبات کا پہلو نظر آیا، اب کمام کے صحیح معنی بالمشاہدہ آپ کی نظر میں کیا ہے؟

---

[۱] جمع الوسائل، ج ۱/ص ۲۰۴/ (مطبوعه اعزازیه دیوبند) باب ماجاء فی عمامة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

(۲) کیااس حدیث سے لمبی ٹوپی کا ثبوت کافی ہوجاتا ہے یااورکوئی حدیث ایسی ملتی ہے؟

(۳) اہل مدینہ سے متعلق اکثریت ان کی ٹوپی مشاہدہ میں آنجناب نے کیسا دیکھا لمبی یا گول لمبی توکس شکل کی؟

(۴) استفسار محض معلومات کے لئے عرض ہے، کسی سے تعارض مقصد نہیں، تقی منصور صاحب بھی اس میں شریک ہیں سب بخیر ہیں، حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب علی گڈھ کی طبیعت خراب ہے دعا فرمائیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

''عن ابی کبشة قال کان کمام اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلّم بطحاً رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث منکر (کمام اصحاب رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلم) بکسر الکاف جمع کمة بالضم کقباب وقبة وھی القلنسورة المدورة سمیت بھا لانھا تغطی الراس (بطحاً) بضم الموحدة فسکون المھملة جمع بطحاء ای کانت مبسوطة علی روسھم لازقة غیرمرتفعة عنھا۔

کمام کی دوسری تفسیر آستین کے ہے ''قال الطیبی فیه ان انتصاب القلنسوة من السنة بمعزل کمایفعله الفسقة قلت والآن صارشعار المشائخ من الیمنة الیٰ قوله وھن البیض المضروبة ویلبس ذوات الآذان فی الحرب وکان ربما نزع قلنسوته فجعلھا سترة بین یدیه (مرقاة، ج۴/ص ۴۲۴/[1] مطبوعه اصح المطابع بمبئی، کتاب اللباس الفصل الثانی'' اس سے معلوم معلوم ہوا ہے کہ ایسی ٹوپی

[1] مرقاة، ج۴/ص ۴۲۴/ کتاب اللباس الفصل الثانی مطبوعه اصح المطابع بمبئی.

پہننا بھی ثابت ہے، جس کو نماز کے لئے سترہ بنایا جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

گول اور لمبی ٹوپی کی سنیت کی تحقیق

مع فتاویٰ دارالعلوم ومظاہر علوم

سوال:۔ ہمارے مغربی بنگال میں ٹوپی کے متعلق ایک اشتہار چھپوایا گیا ہے، جس کے اندر تمام جگہوں سے استفتاء کیا گیا ہے، اور وہ تمام فتوے اس کے اندر جمع کردیئے گئے، اور اس میں مفتی ابوظفر صاحب فروردی (مفتی بنگال وآسام) نے یہ فتویٰ دیا ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

الجواب:۔ مواہب لدنیہ وتحفۃ الاحوذی فی شرح الترمذی اور مشکوٰۃ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام گول ٹوپی پہنتے تھے، محبان سنت کو ضروری ہے کہ لمبی ٹوپی کے بجائے گول ٹوپی استعمال کریں، اور حدیث "من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ" کے مصداق بنیں۔ کتبہ ابوظفر غفرلہٗ

اور دارالعلوم دیوبند کے مفتی جمیل الرحمٰن صاحب کا فتویٰ:۔

الجواب:۔ گول اور سر مبارک سے چپٹی ہوئی تھی، "کما ھو المستفاد من شرح المواھب للامام الزرقانی، ج۵/ص ۹/۔ واللہ اعلم

محمد جمیل الرحمٰن دارالعلوم دیوبند

اسی طریقہ پر مظاہر علوم سہارنپور کا فتویٰ:۔

الجواب:۔ گول ٹوپی پہننا جائز ہے، فتاویٰ رشیدیہ، ص۴۸۳/ صحابہ کرامؓ کی ٹوپی اٹھی ہوئی نہیں ہوتی تھی، مشکوٰۃ شریف، ص۳۷۴/ میں روایت ''**عن ابی کبشة قال کان کمام اصحاب رسول اللہ ﷺ بطحاً وفی المرقات ای مسبوطة علیٰ روسهم ولازقة مع رؤسهم غیر مرتفعة**''

فقط کتبہ: مظاہر حسین المظاہری

کمہ کی جمع کمام ہے کمہ کے معنی گول ٹوپی کذا فی القاموس ان تمام روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گول ٹوپی کا استعمال کرنا سنت ہے کہ جس کی سنیت حدیث سے ثابت ہے، اب دریافت طلب یہ ہے کہ جو علماء دیوبند لمبی ٹوپی استعمال کرتے ہیں، اس کی سنیت میں کوئی ثبوت ہے کہ نہیں، اور ہماری اس ٹوپی کے پہننے سے سنیت ادا ہوگی یا نہیں؟ اور ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ لمبی ٹوپی کا رواج ڈالنے والے علماء دیوبند ہی ہیں، کیا مطلق ٹوپی کا استعمال ہی سنت ہے یا اس کے اندر اس کی ہیئت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، اور وہ ہیئت بھی کون کونسی ہے، جن سے سنت ادا ہو جائے گی، اور ان میں افضل کونسی ہوگی، اگر ہم صرف یہ کہیں کہ ٹوپی کا استعمال سنت زوائد میں سے ہے، لہٰذا جو چاہے پہنے تو یہ بات کافی نہیں ہے، کیونکہ جب ہم ٹوپی سنت ہی کی نیت سے پہنتے ہیں، تو جس سے سنت کامل درجہ کی ادا ہو وہی استعمال کریں، ورنہ تمام زندگی ٹوپی سر پر لئے پھریں لیکن کامل سنت ادا نہیں ہوگی، یا اس کے لئے جو کامل درجہ کی سنت پر عمل کرنا چاہے اگر چہ شرعاً زیادہ اہم نہیں ہے، لیکن اس کے متعلق کبھی علمائے فرور دی کے ساتھ ہمارا اہم کلام ہوتا ہے، اس وقت ہمارا جواب دینا بسا اوقات مشکل ہوتا ہے، چنانچہ حضرت سے عرض یہ ہے کہ اس کو تفصیل وار تشفی بخش جواب دیکر مشکور فرمائیں، ٹوپی کا استعمال سنت زائدہ ہے، یا اس کی ہیئت سنت زائدہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو عبارت بحوالہ اشتہار نقل کی ہیں مشکوٰۃ ومرقاۃ سے ان میں گول ٹوپی کی تصریح نہیں صرف یہ بات مذکور ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں سرے چپکی ہوئی ہوتی تھیں، اوپر کو اُبھری ہوئی بلند نہیں تھیں، ''مسبوطة علیٰ رؤسهم ولا زقة مع رؤسهم غير مرتفعة[1] اھ'' مگر مرقات ہی میں یہ بھی موجود ہے، ''وكان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بين يديه ويصلي اھ (مرقاة، ج ۲/ص ۲۴۶/[2]) جو ٹوپی سر سے چپکی ہوئی ہو اٹھی ہوئی نہ ہو اس سے سترہ کا کام کس طرح لیا جائے گا، جبکہ سترہ کے متعلق یہ بھی موجود ہے کہ ''سئل رسول الله صلى الله عليه وسلّم عن سترة المصلى فقال مثل مؤخرة الرحل الىٰ قوله وفسرت بانها ذراع فما فوقهٗ اھ (مراقی الفلاح، ص ۲۴۰/[3]'' ''المواهب اللدنيه'' اور ''تحفة الاحوذی'' کی عبارتیں منقول نہیں، جن میں غور کیا جائے، صرف نام مذکور ہیں، پہلے اشتہار کا دعویٰ ثابت ہو جائے، تب دوسری باتوں کا نمبر ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۳/۱۶ھ

رامپوری کیپ ٹوپی کا استعمال

سوال:۔ زید نے اصغر کو کہا کہ کسی ٹوپی بھی اصلی رامپوری کیپ کا پہننا سنت کے خلاف ہے؟

---

[1] مرقات، ج ۴/ص ۴۲۴/ (مطبوعه بمبئی) کتاب اللباس الفصل الثانی.

[2] مرقات المفاتح، ج ۴/ص ۴۲۴/ کتاب اللباس (مطبوعه بمبئی)

[3] مراقی الفلاح، علی الطحطاوی، ج ۲/ص ۲۹۷/ مصری فصل فی اتخاذ السترة الخ.
حلبی کبیری ص ۳۶۸، کراهية الصلاة، فروع فی الخلاصة، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

الجواب حامداً ومصلیا!

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ٹوپی پہننا ثابت نہیں ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جوٹوپی ثابت نہ ہووہ ناجائز ہے، ناجائز ہونے کا معیار الگ ہے، البتہ اس کوسنت کہنا صحیح نہ ہوگا، اوراس کے استعمال سے سنت کا ثواب نہیں ہوگا[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۸/۸۸ھ

ٹوپی کی مقدار

سوال:۔ بازار میں مختلف قسم کی ٹوپی چالو ہے، اس میں سے کسی قسم کی سنت ہے اور کس قسم کی ٹوپی کون کون نبی کے زمانے میں چالو ہوئی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مجھے معلوم نہیں آپ کے بازار میں کس کس قسم کی ٹوپی چالو ہے، حدیث پاک میں اتنا موجود ہے، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی مبارک گول تھی، اور سر مبارک سے ملی ہوئی تھی، اور طویل ٹوپیاں بھی صحابہ کرام سے منقول ہیں، یہاں تک کہ ٹوپی سے سترہ کا کام لینا بھی مروی ہے،[۲] اور کتب فقہ میں سترہ کی مقدار ایک ذراع لکھی ہے، جیسا کہ بحرالرائق[۳] میں

[۱] وعرفها (السنة) الشمنی بماثبت بقوله علیه الصلوٰة والسلام اوبفعله الخ درمختار علی الشامی زکریا ج ۱/ص ۲۲۰/ کتاب الطهارة مطلب فی السنة وتعریفها. مقدمه شیخ عبدالحق رحمه علی مشکوٰة المصابیح ص ۳، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

[۲] کان کمام اصحاب رسو ل اللّٰه ﷺ بطحاً ای کانت مبسوطة علی رؤسهم لازقة غیر مرتفعة عنها الیٰ ماقال ویلبس ذوات الآذان فی الحرب وکان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بین یدیه وهویصلی الخ مرقات، ج۴/ص ۴۲۴/ (مطبوعه بمبئی) کتاب اللباس، الفصل الثانی.

[۳] ان المستحب ان یکون مقدارها (السترة) ذراعاً فصاعداً الخ البحرالرائق، ج۲/ص۱۷/ (مطبوعه ماجدیه کویٹه) کتاب الصلوٰة باب مایفسد الصلوٰة الخ. حلبی کبیری ص۳۶۸، کراهیة الصلاة فروع فی الخلاصة، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص۲۹۷، فصل فی اتخاذ السترة الخ، مطبوعه مصری.

ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

کامدار ٹوپی وجوتا

سوال:۔ جوتا یا کلاہ یا کپڑا جس پر کہ زری یا سلمہ ستارے کا کام نکلا ہوا ہو وہ جھوٹا ہو یا سچا، مردوں کو جائز ہے یا نہیں، جب کہ چار انگشت سے زیادہ ہووے اور جوتے میں چار انگشت کا اعتبار کیسے کیا جاوے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سچے کام کا جوتا کلاہ کپڑا مرد کو چار انگشت سے زائد ناجائز ہے، ''یکره ان یلبس الذکور قلنسوة من الحریر او الذهب والفضة والکرباس الذی خیط علیه ابریسم کثیر او شیئی من الذهب او الفضة او اکثر من قدر اربع اصابع''(شامی[۱] ج۵/ص ۳۱۰/) حکم النعل فیما نحن فیه حکم الثیاب الاخر کالقمیص والعمامة وغیرهما غایة المقال، ص ۱۴۲/[۲] جوتے وغیرہ میں چار انگشت عرض سے پیمائش کرلیا جاوے، اگر زائد ہوتو ناجائز ہے۔''وهل المراد قدر الاربع اصابع طولا وعرضاً بان لایزید طول العلم وعرضه علیٰ ذٰلک اوالمراد عرضه فقط وان زاد طوله علیٰ طولها المتبادر من کلامهم الثانی، ردالمحتار ص[۳] ۳۰۸/۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[۱] شامی زکریا، ج۹/ص ۵۰۹/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس. عالمگیری ج۵/ص ۳۳۲، کتاب الکراهیة الباب التاسع فی اللبس، مطبوعه کوئٹه. فتاویٰ سراجیه ص۷۵، کتاب الکراهیة فصل فی اللبس، مطبوعه کراچی. بحر کوئٹه ج۸/ص ۱۹۱، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس.

[۲] غایة المقال فیمایتعلق بالنعال من مجموعة رسائل اللکنؤ ص ۲۱۹/ مطبوعه ادارة القرآن کراچی.

[۳] شامی زکریا، ج۹/ص ۵۰۶/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس.

ٹوپی اور عمامہ سے نماز

سوال:۔ٹوپی سے نماز پڑھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا نہیں (حوالہ کی سخت ضرورت ہے) اور جولوگ کہتے ہیں کہ ٹوپی سے نماز پڑھانی مکروہ ہے، اس کی کیا اصل ہے، اس میں اس قدر غلو کرنا کہ فساد پر آمادہ ہو جائیں، کیا حکم رکھتا ہے، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹوپی سے نماز پڑھنے کا ثبوت ہے تو مہربانی فرما کر حوالہ ضرور دیجئے کہ فلاں کتاب میں درج ہے، اللہ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہاں دو امر غور طلب ہیں، اول صرف ٹوپی کا بغیر عمامہ کے استعمال کرنا، دوم صرف ٹوپی سے نماز پڑھانا یا امامت کے لئے عمامہ کا ضروری ہونا، سو امر اول کے متعلق عرض ہے، کہ ابوداؤد شریف کی روایت ہے کہ ''فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم علىٰ القلانس[1]'' گو اس حدیث پر ترمذی اور بخاری نے کلام کیا ہے، ترمذی نے کہا ہے ''هذا حديث غريب واسناده ليس بالقائم'' بخاری نے کہا ہے ''هو واهٍ[2]'' تاہم بذل المجہود، ج۵/ص[3] ۵۲/ میں لکھا ہے ''مراد الحديث'' ''ان المشركين كانوا يعممون علىٰ رؤسهم من غير ان يكون تحت العمامة قلنسوة ونحن نعمم علىٰ القلنسوة ولابی الشيخ عن ابن عباسؓ

---

[1] ابوداؤد شريف، ج۲/ص ۵۶۴/ باب فی العمائم كتاب اللباس. مطبوعه سعد ديوبند.
ترجمه:۔ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے۔

[2] رواه الترمذی وقال غريب وليس اسناده بالقائم ومن ثم قال السخاوی هو واه زرقانی علی المواهب، ج۵/ص ۱۴/ كتاب الشمائل النبوية النوع الثانی، ترمذی، ج۱/ص ۳۰۸/ ابواب اللباس، طبع ياسر نديم ديوبند.

[3] بذل المجهود، ج۵/ص ۵۲/ باب فی العمائم كتاب اللباس. مطبوعه رشيديه سهارنپور.

کان لرسول اللہ ﷺ ثلاث قلانس " الحدیث۔

ملّا علی قاری نے شرح شمائل میں نقل کیا ہے "قال وروی عن ابن عباسؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یلبس قلانس تحت العمائم ویلبس العمائم بغیر القلانس،قال الجزریؒ قال بعض العلماءِ السنة ان یلبس القلنسوة والعمامة،فاما لبس القلنسوة بلاعمامة فھوزی المشرکین " [۱] ج ۱/ص ۱۶۸/ فی عمامته رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

اورصاحب فتح الودود نے شرح ابوداؤد میں اس طرح شرح کی ہے، "ای انھم یکتفون بالقلانس وبه صرح القاضی ابوبکر فی شرح الترمذی ویحتمل عکسه۔

زرقانی علیہ الرحمہ [۲] نے شرح مواہب میں تحریر کیا ہے "قال ابن العربی ای ان المسلین یلبسون القلنسوة وفوقھا العمامة اما لبس القلنسوة فزی المشرکین "اس کی تائید میں زرقانیؒ نے ابن ابی شیبہ سے حضرت علیؓ کا اثر نقل کیا ہے "ان العمامة حاجزای ممیز بیں المسلمین لانھم یتعممون والمشرکین لانھم لاعمائم لھم" [۳]

کوکب [۴] میں ہے "انا نعمم علیٰ القلانس وھم یکتفون بالعمائم طیبی ویحتمل عکس ذٰلک بل رجحه القاری فی المرقاة،والاول الشیخ عبدالحق اھ۔

امر دوم کے متعلق بھی بہت کچھ وضاحت ہوگئی مزید توضیح کے لئے چند عبارات اور نقل کرتا ہوں۔

"کانت عمامته علیه السلام فی اکثر الاحیان ثلثة اذرع شرعیة وفی الصلوات

---

[۱] جمع الوسائل،ج ۱/ص ۲۰۳/ فی عمامة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ،مطبع اعزازیه دیوبند.

[۲] شرح الزرقانی علی المواھب ،ج۵/ص ۱۴/کتاب الشمائل النبوية النوع الثانی .

[۳] زرقانی ،ج۵/ص ۱۳/.

[۴] حاشية الکوکب الدری ،ج ۱/ص ۴۳۶/کتاب اللباس. یحیوی سھارنپور.

الخمس سبعة اذرع وفی الجمع والاعیاد اثنا عشر ذراعاً (العرف الشذی)[۱]‘‘

’’عن جعفر بن عمرو بن حریث قال رأیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیٰ المنبر یخطب وعلیہ عمامة سوداء فیہ الاستحباب لمن ارادالجمعة ان یعتم ویرتدی وللامام اٰکد. بذل المجهود[۲]،،

’’عن محمد بن المنکدر قال رأیت جابربن عبداللّٰہ یصلی فی ثوب واحد وقال رأیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد، بخاری شریف[۳]

’’کان الخلاف فی منع جواز الصلوٰة فی الثوب الواحد قدیماً ثم استقرالامر علیٰ الجواز . فتح الباری،مختصراً[۴]،،

’’والغرض بیان جواز الصلوٰة فی الثوب الواحد ولوکانت الصلوٰة فی الثوبین افضل . فتح الباری ۔[۵]

’’والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلثة اثواب قمیص وازار وعمامة اما لو صلی فی ثوب واحد متوشحابہ جمیع بدنہ کازار المیت تجوز صلوٰتہ من غیر کراھة کبیری ۔[۶]‘‘

---

۱ العرف الشذی، ج ۱/ص ۳۰۴/باب فی العمامة السوداء کتاب اللباس. مطبوعہ رحیمیہ دیوبند.

۲ بذل المجهود، ج۵/ص ۱۵/ باب فی العمائم کتاب اللباس. مطبوعہ یحیوی سہارنپور.

۳ بخاری شریف، ج ۱/ص ۱۵/ باب عقد الازار علی القفافی الصلوٰة کتاب الصلوٰة. مطبوعہ اشرفی دیوبند.

۴ فتح الباری، ج ۲/ص ۱۶/ باب عقدالازار علی القفا. طبع بیروت.

۵ فتح الباری، ج ۲/ص ۱۵/باب عقد الازار کتاب الصلوة، (طبع بیروت)

۶ حلبی کبیری ،ص ۲۱۶/ فروع من بحث الستر (طبع لاهور)

"وقد سئلت غیرمرة عن الصلوٰة بغیر عما مة هل تکره کماهو المشهور بین العوام فتجسسته فی کتب الفقه فلم اجد سویٰ قولهم ،المستحب ان یصلی فی ثلثة اثواب ازار وقمیص وعمامة وهولا یدل علیٰ کراهة الصحة بدونها کماحرره بعض علماء عصرنا ظاناًان ترک المستحب مکروه وذٰلک لانه قد صرح فی البحر وغیره ان ترک المستحب لاتلزم منه الکراهة مالم یقم دلیل خارجی علیه وقد یستدل علیٰ الکراهة فیما نحن فیه بان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم واظب علیٰ الصلوٰة مع العمامةفانه یعلم من الاخبار انه کان یضع العمامة علیٰ رأسه دائما لاسیما فی الصلوٰة نعم کا ن یضعها بین یدیه فی بیته والمواظبة دلیل السنیة وخلاف السنة مکروه وفیه ان المواظبة النبویة التی هی دلیل السنیة انما هی المواظبة فی باب العبادات دون العادات کمافی شرح الوقایة وغیره ومواظبته علی العمامة من قبیل الثانی فلایکون ترکه مکروها،نعم یکون الاولی الاقتداء به وافادالوالدالعلام فی بعض تحریراته انه تکره الصلوٰة بدونها فی البلاد التی عادة سکانها لایذهبون الی الکبراء بدون العمامة (نفع المفتی والسائل،ص ۷۰/[۱]) ومن اصرعلیٰ امر مندوب وجعله عزما ولم یعمل بالرخصة فقد اصاب منه الشیطان عن الاضلال فکیف من اصر علی بدعة اومنکر وجاء فی حدیث ابن مسعودؓ ان اللّٰه یحب ان توتیٰ رخصه کمایحب ان توتیٰ عزائمهاھ[۲] سعایة"

"الاصرار علیٰ الامر المندوب یبلغه الیٰ حدالکراهة"[۳]

---

[۱] نفع المفتی والسائل ،ص ۷۰/ذکر المکروهات المتفرقة.

[۲] سعایة فی کشف مافی شرح الوقایة،ج ۲/ص ۲۶۳/ باب صفة الصلوٰة ،قبیل فصل فی القرأة طبع لاهور.

[۳] سعایة ،ج ۲/ص ۲۶۵/قبیل فصل فی القراءة، مطبوعه سهیل لاهور، سباحة الفکر ص ۲۷، مطبوعه احمدی لکهنؤ.

عبارات مذکورہ سے چند امور ثابت ہوئے:۔

(۱) عمامہ مستحب ہے۔

(۲) یہ امر من حیث العادۃ ہے من حیث العبادۃ نہیں۔

(۳) عمامہ باندھ کر نماز پڑھانا اولیٰ ہے اور مستحب ہے۔

(۴) بلا عمامہ بھی نماز مکروہ نہیں۔

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا عمامہ نماز ثابت ہے۔

(۶) امر واجب کا معاملہ امر مستحب کے ساتھ کرنا ناجائز ہے۔

(۷) جن شہروں میں بلا عمامہ کے معزز مجالس میں جانا عار کی بات ہو وہاں نماز بھی بلا عمامہ مکروہ ہے۔

(۸) کبھی کبھی مستحب کے مقابل رخصت یعنی محض مباح پر بھی عمل کرنا چاہئے خاص کر ایسی جگہ جہاں مستحب پر اصرار کیا جاتا ہو، کہ اس سے مندوب حد کراہت تک پہنچ جاتا ہے، اسکی وجہ سے آمادہ فساد ہونا تو بڑی جہالت اور گنہ ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/۷/۵۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/ رجب ۵۷ھ

عمامہ کا حکم

سوال:۔ عمامہ باندھنا سنت ہے یا نہیں امام کو پگڑی باندھ کر نماز پڑھانا بہتر ہے یا بغیر پگڑی کے آج کل بہت کم لوگ پگڑی باندھ کر نماز پڑھاتے ہیں، بہتر کیا ہے اور سنت کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عمامہ باندھنا بھی اسی طرح کی سنت ہے، بغیر عمامہ کے نماز پڑھنا اور پڑھانا بلا کراہت

درست ہے، اصرار کی وجہ سے مستحب چیز بھی مکروہ ہوجاتی ہے،''قال صاحب السعایہ[۱] الاصرار علی المندوب یبلغه الیٰ حدالکراهة،اھ''۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

عمامہ کی مقدار

سوال:۔نماز کے وقت اکثر پیش امام ٹوپی پرکوئی کپڑا یارومال لپیٹ لیا کرتے ہیں، اور ایسا نہ کرنے والے کے ساتھ طعن وتشنیع سے پیش آتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ نماز میں پیش امام کو عمامہ باندھنا چاہئے یہ فعل ان کا کیسا ہے، اگر کپڑا ٹوپی پر لپیٹے تو کتنا لمبا ہونا چاہئے، کیا اس کے لئے کوئی قید ہے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر مقتدی نصف سے زائد جماعت میں ہوں جو عمامہ باندھے ہوئے ہوں اور پیش امام ٹوپی پہنتا ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

نماز بغیر عمامہ کے بلاکراہت درست ہے، تو پھر طعن وتشنیع کرنا برا ہے بلکہ اگر فعل مستحب کے ساتھ وجوب کا معاملہ کیا جائے تو اس کا ترک کرنا ضروری ہوتا ہے[۲]، لہٰذا ایسی صورت میں بغیر عمامہ کے کبھی کبھی نماز پڑھانا ضروری ہے، اگر تمام مقتدی بھی عمامہ باندھے ہوئے ہوں، اور امام ٹوپی پہنے ہوئے ہو تب بھی نماز میں کراہت نہیں آتی۔''وقد اشتهر بین العوام ان الامام ان كان غير متعمم والمقتدون متعممين فصلاتهم مكروهة وهذا ايضاً زخرف من القول لادليل عليه[۳] (نفع المفتی والسائل، ص۳۷-۳۸/) اور ٹوپی پر رومال وغیرہ باندھنے سے عمامہ کی فضیلت حاصل نہ ہوگی، جب تک سنت کے موافق نہ ہو اس کی مقدار

---

[۱] سعایہ، ج۲/ص ۲۶۵/(مطبوعہ سهيل لاهور) باب صفة الصلوٰة ومن البدع تخصيص المصافحة بعد صلوٰة الفجر الخ قبيل فصل فی القراءة. سباحة الفكر ص ۲۷، مطبوعه احمد لكهنؤ.

[۲] الاصرار على المندوب يبلغه الى حدالكراهة الخ، سعاية ج۲/ص۲۶۵، باب صفة الصلوة قبيل فصل فی القراءة، مطبوعه سهيل لاهور، سباحة الفكر ص ۲۷، مطبوعه احمد لكهنؤ.

[۳] نفع المفتی والسائل، ص۱۷/ المكروهات المتفرقة قبيل ذكر الثياب.

E:\F.M.Fainal\Jild-27\24-Topi & Imama

سات ہاتھ ہے، اور بعض اوقات بارہ ہاتھ عمامہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ''کان له صلی الله علیه وسلم عمامة قصیرة وعمامة طویلة وان القصیرة کانت سبعة اذرع والطویلة کانت اثنیٰ عشرة ذراعاً انتهیٰ وظاهر کلام المدخل ان عمامته کانت سبعة اذرع مطلقاً من غیر تقیید بالقصیر والطویل۔ فقط واللہ اعلم جمع الوسائل شرح شمائل، ج ۱/ص ۲۰۷/۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ ۱۷/جمادی الثانی ۵۲ھ

صحیح عبد اللطیف عفا اللہ عنہ ۲۰/جمادی الثانی ۵۲ھ بندہ عبد الرحمٰن غفرلہٗ

جس عمامہ پر چاندی کے نقش ہوں اس کا استعمال

سوال:۔ جس عمامہ پر چاندی کے تاروں کے نقش کئے گئے ہیں، کیا ایسے عمامہ کو استعمال کرنا جائز ہے؟ اور اس کو سر پر باندھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر یہ نقش کنارے پر چار انگل سے کم یا برابر ہے، تو اجازت ہے، پھر خواہ وہ اتنا گنجان ہی کیوں نہ ہو جس سے کپڑا چھپ جائے، درمختار میں یہ مسئلہ موجود ہے، اگر کنارے پر نہیں بلکہ تمام عمامہ پر ہے اور سب کو جمع کر کے دیکھا جائے تو چار انگل سے زائد نہ ہو تب بھی درست ہے۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۷/۵/۹۰ھ

---

[۱] جمع الوسائل، ص ۲۰۳/ باب ماجاء فی عمامة رسول الله صلی الله علیه وسلم، طبع اعزازیه دیوبند. العرف الشذی ج ۱/ص ۳۰۴، کتاب اللباس، باب فی العمامة السوداء، مطبوعه رحیمیه دیوبند.

[۲] یحرم لبس الحریر علیٰ الرجل الاقدر اربع. درمختار علیٰ الشامی زکریا، ج ۹/ص ۵۰۶/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس. البحر الرائق ج ۸/ص ۱۸۹، کتاب الکراهیة فصل فی اللبس، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، عالمگیری ج ۵/ص ۳۳۲، کتاب الکراهیة، الباب التاسع فی اللبس.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ہفتم: بالوں اور داڑھی کے احکام

فصل اول:- بالوں کے احکام

بال رکھنا افضل ہے یا منڈوانا

سوال:- سر پر بال رکھنا افضل ہے یا منڈوانا۔ رسول اکرم ﷺ سے حج کے علاوہ بھی بال منڈوانا ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عام عادت مبارکہ بال رکھنے کی تھی۔ منڈوانا بہت کم ثابت ہے۔ بعض صحابہ ہمیشہ منڈاتے تھے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفی عنہ

---

[۱]...... أن الحلق فی غیر الحج والعمرة جائز وأن الرجل مخیر بین الحلق وترکه لکن الافضل أن لا یحلق الا فی احد النسکین کما کان علیه ﷺ مع اصحابه ؓ وانفرد منهم علی کرم اللّٰه وجهه. مرقات ص ۴۵۹ ج ۴، (مطبع اصح المطابع بمبئی) کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الاول، تحت حدیث أن النبیؐ رأی صبیاً حلق بعض رأسه الحدیث. ان السنة فی شعر الرأس اما الفرق او الحلق وذکر الطحاوی ان الحلق سنة ونسب ذلک الی العلماء الثلاثة، شامی زکریا ص ۹/۵۸۴، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۵۷، کتا بالکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان الخ،

سر کے بالوں کی تفصیل

سوال:- سر پر بال رکھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ زلف رکھنا سنت ہے یا منڈانا؟ بعض لوگ استرے سے منڈاتے ہیں، بعض لوگ مشین سے کترواتے ہیں، بعض لوگ چھوٹے بڑے بال (انگریزی بال) رکھتے ہیں، اس میں کونسا طریقہ درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عام طور پر عرب میں بال رکھنے کا دستور تھا حضور اکرم ﷺ بال رکھتے تھے[۱]۔ احرام سے حلال ہوتے وقت منڈانا بھی ثابت ہے[۲]۔ اور ایسے وقت میں منڈانے کو ترشوانے پر ترجیح دی ہے۔ کچھ منڈانا کچھ باقی رکھنا منع ہے۔ منڈوائے تو تمام منڈوائے رکھے تو تمام رکھے[۳]۔ زیادہ بڑے ہوجائیں اور منڈوانا نہ چاہے تو یہ بھی درست ہے کہ چھوٹے چھوٹے کرادے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۶/۴/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

۱...... عن ام هانئ رضی الله عنها قالت قدم رسول اللّٰه ﷺ علینا بمکة قدمة وله اربع غدائرُ رواه احمد مشکوٰة شریف ص ۳۸۱ باب الترجل الفصل الاول

۲...... عن ابن عمر رضی الله عنه ان رسول اللّٰه ﷺ حلق رأسه فی حجة الوداع الحدیث مشکوٰة شریف ص ۲۳۲ کتاب المناسک باب الحلق الفصل الاول،

۳...... عن ابن عمر رضی الله عنه ان النبی ﷺ رأی صبیا قدحلق بعض رأسه وترک بعضه فنهاهم عن ذلک وقال احلقوا کله اواترکو کله. مشکوٰة شریف ص ۳۸۰، باب الترجل ،الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،

سر پر بال (پٹھے) رکھنا

سوال:- پٹھے یعنی سر پر بال رکھنا کیسا ہے یعنی جائز یا سنت یا ناجائز اور سب کے لئیہ یکساں حکم ہے یا کچھ تفصیل ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

سر پر بال رکھنا کانوں کی لوتک یا اس سے نیچے یا شانے تک جائز اور سنت ہے مگر آج کل جو بال رکھے جاتے ہیں وہ اول تو اس نیت سے نہیں رکھے جاتے اگر نیت بھی ہو تو پھر جس طرز سے رکھے جاتے ہیں وہ طرز ثابت نہیں۔ سیدھی مانگ بیچ میں نہیں نکالی جاتی۔ تیڑھی مانگ نکالی جاتی ہے یہ سب فیشن متغربین کا ہے امارد اور ایسے نوجوان جو سر پر بال رکھتے ہیں اس میں اور فتنہ کا اندیشہ ہے جس کا علم اور مشاہدہ ہر ذی بصیرت کو ہے اس لئے ان کو اس فیشن سے ضرور روکا جائے گا۔ **عن ابن عباسؓ قال کان النبی ﷺ یحب موافقة اهل الکتاب فی مالم یومر فیه و کان اهل الکتاب یسدلون اشعارهم و کان المشرکون یفرقون رؤسهم فسدل النبی ﷺ ناصیته ثم فرق بعد**، رواہ البخاری ومسلم[1]۔ اس روایت سے سر کے بالوں کا حال معلوم ہو گیا ہوگا کہ آپ کفار کے طریقہ کو پسند نہیں فرماتے

---

[1]...... **مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۰ (مکتبہ یاسر دیوبند) باب الترجل، بخاری شریف ص۸۷۷/۲، کتاب اللباس، باب الفرق، مطبوعہ اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص۲۵۷/۲، کتاب الفضائل، باب صفة شعر رسول اللہ ﷺ، مطبوعه اشرفی دیوبند،**

ترجمہ:- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان باتوں میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے جن کے متعلق احکام نازل نہ ہوئے تھے اس زمانے میں اہل کتاب اپنے بالوں کو یونہی پڑا رکھتے تھے یعنی ان میں کنگھی کر کے مانگ نہ نکالتے تھے اور مشرک مانگ نکالا کرتے تھے رسول خدا ﷺ اس زمانے میں اپنی پیشانی کے بالوں کو یوں ہی چھوڑ دیتے تھے لیکن پھر مانگ نکالنے لگے۔

تھے۔ لیکن ہم لوگ آج رفتار و گفتار ہر چیز میں انہیں کے طریقوں کو اختیار کرتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے من تشبہ بقوم فھو منھم. رواہ ابوداؤد واحمد مشکوٰۃ شریف[۱] ص ۳۷۵/ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

بالوں میں کفار کی مشابہت

سوال:- ما الحکم عن الشعر الذی یقطع خلف الرأس فقط کما یفعل الکفار ھل ھو جائز ام لا ام حرامٌ ؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ما کان شعارُ الکفار فان کان شعاراً مذھبیاً فھو حرام علی المسلمین وان کان شعاراً قومیاً فھو مکروہ[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۶/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... کتاب اللباس (مکتبہ یاسر ندیم دیوبند)

ترجمہ:- جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ گویا اسی قوم سے ہے۔

[۲]...... من تشبہ بقوم فھو منھم مشکوۃ شریف ص ۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، وفی المرقاۃ، فھو منھم ای فی الاثم والخیر قال الطیبی ھذا عام فی الخلق والخلق والشعار، مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۴/۴۳۱، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعہ اصح المطابع ممبئی،

ترجمۃ السوال:- جو بال صرف سر کے پیچھے سے کاٹے جاتے ہیں ان کا کیا حکم ہے جیسا کہ کفار کرتے ہیں جائز ہے یا حرام ہے؟

ترجمۃ الجواب:- جو چیز کفار کا شعار ہے پس اگر شعار مذہبی ہے تو وہ مسلمانوں پر حرام ہے اگر قومی شعار ہے تو وہ مکروہ ہے۔ فقط

انگریزی بال

سوال:- کیا انگریزی بال رکھنے والوں پر اس حدیث کا اطلاق ہوتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص جس قو کی مشابہت اختیار کریگا اس کا حشر اسی قوم کے ساتھ ہوگا، اگر اب بھی اطلاق ہوتا ہے تو کیا انگریزی بال رکھنے والا ہر وقت گناہ میں مبتلا رہتا ہے، یا صرف ایک گناہ میں کہ انگریزی بال رکھے ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس میں بھی کراہت ہے جو مستر ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

انگریزی بال

سوال:- انگریزی بال کٹانا گناہ کبیرہ ہے، یا محض مشابہت ہے اہل نصاریٰ کی۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

کیا نصاریٰ کی مشابہت کا گناہ کچھ کم ہے۔[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

---

[1]...... من شبه نفسه بالكفار مثلا فى اللباس وغيره اوبالفساق فهو منهم اى فى الاثم قال الطيبى هذا عام فى الخلق والحلق والشعار الخ، مرقات ص ۱۳۴ ج ۴، (مطبع اصح المطابع بمبئى) كتاب اللباس، الفصل الثانى،

[2]...... من تشبه بقوم فهو منهم. مشكوٰة شريف ص ۳۷۵، (مكتبه ياسر ديوبند) كتاب اللباس، الفصل الثانى،

انگریزی بال رکھنا

سوال:- انگریزی بال رکھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

انگریزی بال بناء بر تشبہ مکروہ ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

انگریزی بال کو سنتی بال بنانا

سوال:- انگریزی بال کو سنتی بال میں تبدیل کرنے میں کوئی قباحت تو نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بہتر یہ ہے کہ انگریزی بال منڈا دیئے جائیں اس کے بعد سنت کے مطابق رکھے جائیں تاکہ کامل تبدیل ہو جائیں گو بغیر منڈائے بھی درست ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

صرف آگے کے بال کٹانا

سوال:-عورتوں کے لئے صرف سامنے کے بال کٹانا کیسا ہے؟ اپنے شوہر کو خوش کرنے کے لئے؟

---

[۱]...... من تشبه بقوم فهو منهم، مشكوٰة شريف ص ۳۷۵، (مكتبه ياسر ديوبند) كتاب اللباس الفصل الثاني.

ترجمہ:- جوشخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ ان ہی میں سے ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

سر کے کچھ حصہ کے بال کٹانا اور کچھ حصہ کے باقی رکھنا منع ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۷؍۱۱؍۹۹ھ

مانگ کہاں نکالے

سوال:-عورتوں کے لئے سر میں مانگ نکالنا کیسا ہے اور کہاں مانگ نکالیں یعنی سر کے بیچ میں یا کنارہ پر۔

الجواب حامداًومصلیاً!

سر کے بیچ میں مانگ نکالنا اچھا ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۷؍۱۱؍۹۹ھ

---

[1]...... یکرہ القزع هو ان یحلق البعض ویترک البعض قطعا مقدار ثلاثة اصابع کذا فی الغرائب، عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۵۷، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، شامی زکریا ص۹/۵۸۴، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، نیز اس لئے کہ یہ غیروں کا طریقہ ہے جسکی ممانعت حدیث میں آئی ہے: من تشبه بقوم فهو منهم (مشکوٰۃ شریف ص۳۷۵، کتاب اللباس، جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی اس کا شمار انہیں میں ہوگا۔

[2]...... قال العسقلانی الفرق قسمة الشعر والمفرق وسط الرأس (الی أن قال) والحاصل أن الصحیح المختار جواز السدل والفرق أفضل، (مرقاۃ ص: ۴۵۹، ج:۴ باب الترجل) مطبوعه ممبئی،

عورتوں کو بالوں کی مینڈھیاں گوندھنا

سوال:-سر کے بالوں کو ایک چوٹی گوندھنا، کلپ لگانا کہاں تک جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کلپ تو میں سمجھا نہیں کیا چیز ہے۔ ہاں سر کے بالوں کی مینڈھیاں جن کو عربی میں ضفائر کہتے ہیں گوندھنا سنت ہے جیسا کہ صحیح مسلم[۱] میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے عن ام سلمةؓ قالت قلت یا رسول اللّٰہ انی امرأة اشد ضفرا افانقضه لغسل الجنابة فقال لا انما یکفیک ان تحثی علی راسک ثلث حثیات ثم تفیضی علیک الماء فتطهرین اه شامی ج۱ص۱۵۸[۲] نیز مجمع البحار ج۱ص۲۹۲[۳] میں تفیض کے متعلق لکھا ہے کہ فی غیر الاحرام مندوب اھ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دو چوٹی رکھنا اور سرخی پاؤڈر کا حکم

سوال:-مسلمان خواتین جو دو چوٹیاں آج کل عام طور سے باندھ رہی ہیں۔اور یہ عمل فیشن میں داخل ہو گیا ہے۔لہٰذا شرعاً یہ عورتوں کا فعل جائز ہے یا نہیں اور اس سلسلہ میں سرخی، پوڈر اور اسی قسم کی زیبائش کرنا کہاں تک درست ہے اور عورتوں کو ننگے سر رہنا کیسا ہے؟

[۱]...... مسلم شریف ص: ۱۴۹، ج: ۱، (مطبع رشیدیه دهلی) کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلة،

[۲]...... شامی ص۲۸۷ ج۱، (مطبوعه زکریا دیوبند) کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل،

[۳]...... مجمع بحار الانوار ص۴۱۲ ج۳، (مکتبه دارالایمان المدینة المنورة) باب الضاد مع الفاء ای ضفر،

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو چیز کفار یا فساق کا شعار ہو اس کو اختیار کرنا گنہ ہے[1] عورتوں کو سر کی حفاظت لازم ہے۔ نامحرم کے سامنے سر یا بال کھولنا درست نہیں۔[2] فیشن کے ساتھ بناؤ سنگار کرکے نکلنا زنا کی دعوت دینا ہے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

نائلون کے بالوں کو اصلی بالوں سے ملانا

سوال:- نائلون کے بالوں کی چوٹیاں استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان بالوں کو اس طرح سر کے بالوں سے ملالینا جس سے دیکھنے پر اصلی بال سر کے معلوم ہوں یہ خداع ہے درست نہیں۔ لعن اللّٰہ الواصلة والمستوصلة والواشمة

---

[1]...... من تشبه بقوم ای من شبه بالكفار مثلاً فی اللباس وغيره اوبالفساق فهو منهم ای فی الاثم. مرقات ص ۴۳۱ ج ۴، (اصح المطابع بمبئی) كتاب اللباس، الفصل الثانی،

[2]...... بدن الحرة عورة الاوجهها وكفيها وشعر المرأة عورة الخ، عالمگیری ص ۵۸ ج ۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الاول فی الطهارة وستره العورة، نفع المفتی والساء ص ۱۱۴، كتاب الحظر والاباحة، مايتعلق بالنظر الخ، مطبوعه يوسفی لكهنؤ، بحر كوئٹه ص ۲۷۱/۱، باب شروط الصلاة،

[3]...... عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ ﷺ كل عين زانية وان المرأة اذا استعطرت فمرن بالمجلس فهی كذا وكذا يعنی زانية، مشكوة شريف ص ۹٦، باب الجماعة، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، ابوداؤد شريف ص ۵۷۵/۲، كتاب الترجل، باب فی طيب المرأة للخروج، مطبوعه سعد ديوبند،

E:\f.m.Final\Jild-27\ 25-Balon ke Ahkam

والمستوشمة (متفق علیه، مشکوٰۃ شریف ص۳۸۱)[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۴/۴/۸۹ھ

عورتوں کو بالوں میں کلپ لگانا

سوال:- کلپ ایک زیور ہوتا ہے جس کو عورتیں سر کے بالوں میں لگاتی ہیں ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کلپ بالوں میں لگانا عورتوں کو جائز ہے[۲]، بشرطیکہ وہ ناپاک نہ ہو اور کفار یا فساق کا شعار نہ ہو کہ اصل جواز ہے۔ اور ممانعت وجہ مذکورہ پر ہے[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱/۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید ۱۳/۱/۹۲ھ

---

[۱]...... مشکوۃ شریف ص ۳۸۱، باب الترجل، بخاری شریف ص ۲/۸۷۸، کتاب اللباس، باب الوصل فی الشعر، مطبوعه اشرفی دیوبند، ابوداؤد شریف ص ۲/۵۷۴، کتاب الترجل، باب فی صلة الشعر، مطبوعه سعد دیوبند،

ترجمہ:- لعنت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر جو دوسرے کے بالوں میں (لمبا کرنے کیلئے) اپنے بال ملائے اور اس عورت پر جو اپنے بالوں میں دوسرے کے بال ملائے اور جسم گودنے والی عورت پر اور گدوانے والی عورت پر۔

[۲]...... ان المختار أن الاصل الاباحة عند الجمهور الخ، شامی زکریا ص ۲۲۱ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب المختار ان الاصل فی الاشیا الاباحة، مجمع الانهر ص ۴/۲۴۴، کتاب الاشربة، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت، الاشباه والنظائر ص ۱۱۵، تحت قاعدة الثانية، هل الاصل فی الاشياء والاباحة، مطبوعه دارالعلوم دیوبند، (باقی اگلے صفحہ پر)

بالوں میں پن لگانا

سوال:- کیا سر کے بالوں کو روکنے کے لئے عورتیں ولڑکیاں بال پن لگا سکتی ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر یہ کفار وفساق کا شعار نہیں تو گنجائش ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۹/۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ

ابروں کے درمیان کے بالوں کا حکم

سوال:- بال دونوں ابروؤں کے درمیان کے کٹانا یا منڈانا جائز یا رکھنا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

دونوں ابرو کے درمیان بال منڈانا یا کتروانا بغرض حصول زینت جائز نہیں، **کذا نقل**

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[۳]...... من تشبه بقوم فهو منهم، مشكوٰة شريف ص ۳۷۵، كتاب اللباس، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم ديوبند،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱]...... أن الاصل الاباحة عندالجمهور الخ، شامى زكريا ص ۲۲۱ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب المختار أن الاصل فى الاشياء الاباحة، مجمع الانهر ص ۴/۲۴۴، كتاب الاشربة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، الاشباه والنظائر ص ۱۱۵، تحت قاعدة الثانية، هل الاصل فى الاشياء والاباحة، مطبوعه دارالعلوم ديوبند،

فی نور الضحیٰ ص۴۴[۱] عن غایة التوضیح. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی ۱۳/۳/۵۳ھ

صحیح: عبداللطیف عفا اللہ عنہ ۲۶/ربیع الاول ص۵۳ھ

ناک شریف میں بال نہیں تھے

سوال:- ناک کے بالوں کے متعلق آپ کا عمل شریف کیا تھا؟

الجواب حامداً و مصلیاً!

بال نہیں تھے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

رُخسار مبارک پر بال

سوال:- آپؐ کے رخسار پر بال تھے یا نہیں؟ آپ خط بنواتے تھے یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً!

بال تھے خط بنوانے کا معمول نہیں تھا[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

---

[۱]...... نور الضحی فیما یتعلق باللحیٰ ص۴۴، فصل در احکام موئے بینی و ابرو. مطبوعہ اشرف المطابع،

[۲]...... اجرد ای ھو اجرد ای غیر اشعر وھو من عم الشعر جمیع بدنه فالأجرد من لم یعمه الشعر فیصدق بمن فی بعض بدنه شعر کا لمسربة والساعدین والساقین وقد کان لهﷺ فی ذلک شعر فوصفهﷺ به باعتبار اکثر مواضعه الخ جمع الوسائل شرح الشمائل ص۳۲ ج۱، خصائل نبوی شرح شمائل ص۱۱/

(باقی اگلے صفحہ پر)

بغل کے بال

سوال:- اگر چالیس دن بغل کے بال نہ بنوائیں تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس میں کراہت ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ

بغل مبارک میں بال نہیں تھے

سوال:- بغل کے بالوں کے متعلق آپ ﷺ کا عمل شریف کیا تھا؟ نیز بغل میں بال تھے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بغل مبارک میں بال نہیں تھے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] ولحیة شریف وی ﷺ درحدیث ابن ابی هاله آمده کان رسول الله ﷺ کج اللحیة یعنی انبو وبسارے موئے ومژدحم، مدارج التنوة ص ۱۴/ ۱، باب اول دربیان حسن حلقت وجمال، مطبوعه نوریه رضویه سکهر پاکستان،

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱]...... وکره ترکه أی تحریما وراء الأربعین الخ شامی زکریا ص ۵۸۳ ج ۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، مجمع الانهر وسکب الانهر ص ۲۲۶/ ۴، کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۴۲۹، باب الجمعة،

[۲]...... ویمکن ان یشم رائحة الاستدلال من حدیث انس قال کان النبی ﷺ لایرفع ثم قیل لم یکن تحت ابطیه شعر البتة الخ (فتح الباری ص ۴۲۲/ ۶ مصر) باب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام، الخصائص الکبری ص ۶۳/ ۱، دارالفکر بیروت، باب الآیة فی ابطه الشریف ﷺ، شرح الزرقانی ص ۱۹۶/ ۷، الفصل الرابع ما اختص به ﷺ من الفضائل والکرامات، طبع عباس احمد الباز،

ٹانگو کے بال کٹانا

سوال:- کیا مرد اور عورتیں اپنی ٹانگوں کے بال ٹخنوں تک منڈ وا سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا کرنا بہتر نہیں مگر حرام بھی نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

موئے زیر ناف کس جگہ سے کاٹے جائیں

سوال:- انسان حد بلوغ تک پہونچنے کے بعد ناف کے نیچے جو بال ہوتے ہیں ۴۰ ؍روز کے بعد کاٹنا (منڈنا) پڑتا ہے اگر یہ ضروری ہو تو کس جگہ سے لے کر کس جگہ تک کاٹنا ضروری ہے؟ کاٹنے سے ضروری ہوگا یا منڈنا پڑے گا اور یہ فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب یا نفل؟ اگر کوئی نہ کاٹے تو اس کی عبادت قبول ہوگی یا گنہگار رہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ناف کے نیچے دائیں بائیں جو بال ہوں نیز خصیتین پر جو بال ہوں اور پھر نیچے جو بال ہوں ان سب کو صاف کر دینا چاہئے۔ خواہ ان کو منڈا جائے یا کسی دوا سے اڑا دیا جائے۔ یا قینچی سے کتر دیا جائے مونڈنا اعلیٰ بات ہے[2]۔ یہ صفائی ہر ہفتہ جمعہ کے روز مناسب ہے۔ اس

---

[1]...... (کمایستفاد) وفی حلق شعر الصدر والظهر ترک الادب. شامی زکریا ص ۵۸۳ ج ۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، طحطاوی علی المراقی ص ۴۳۱، باب الجمعة، مطبوعه مصری، بحر کوئٹه ص ۸/۲۰۴، کتاب الکرهیة،

[2]...... والسنة فی حلق العانة أن یکون بالموسی لانه یقوی وأصل السنة یتادیٰ بکل مزیل لحصول المقصود وهو النظافة ثم العانة .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کا موقع نہو تو پندرہ روز میں صفائی کردی جائے۔۴۰؍روز تک موخر نہ کریں ورنہ کراہت تحریمی کا ارتکاب[۱] ہوگا عبادت جب اپنی شرائط وفرائض کے مطابق ہوگی تو انشاء اللہ قبول ہوگی۔ یہ صفائی ہر ہفتہ سنت ہے چالیس روز پر واجب ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۸؍۳؍۹۶ھ

موئے زیرناف دوسرے سے صاف کرانا

سوال:- ایک شخص معمر بیمار ہوجاتا ہے عرصہ ۶؍۷؍ماہ بیمار رہتا ہے پورا صاحب فراش ہے کہ حرکت کی بھی طاقت نہیں اس کی اہلیہ کو بھی ضعف بصر ہے کیا اس کا بیٹا زیرناف بال استرے سے صاف کرسکتا ہے یا نہیں؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

..................ھی الشعر الذی فوق الذکر وحوالیه ویستحب ازالة شعر الدبر الخ طحطاوی علی المراقی ص ۴۳۱ (مطبوعه مصر) باب الجمعة، شامی زکریا ص۵۸۳/۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، مرقات ص۴۵۶/۴، باب الترجل، الفصل الاول، مطبوعه ممبئی، البحر الرائق کوئٹه ص۴۷/۱، کتاب الطهارة، بحث الغسل،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱]...... ویحلق عانته وینظف بدنه فی کل اسبوع مرة ویوم الجمعة افضل ثم فی خمسة عشر یوماً والزائد علی الأربعین آثم. طحطاوی ص ۴۲۹ (مطبوعه مصر) آخر باب الجمعة، شامی زکریا ص۵۸۳/۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹه ص۳۵۷/۵، کتاب الکرهیة، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، مطبوعه کوئٹه، مرقات ص۴۵۶/۴، باب الترجل، الفصل الاول، مطبوعه ممبئی، مجمع الانهر ص۲۲۶/۴، کتاب الکرهیة، فصل فی المتفرقات، مطبوعه بیروت،

الجواب حامداً ومصلیاً!

بدرجہ مجبوری جائز ہے، مس کرنے اور دیکھنے سے حتی الوسع احتیاط کرے[۱]۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ ۱۴/۴/۶۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبد اللطیف

نابینا موئے زیر ناف کس طرح صاف کرے

سوال:- نابینا شخص موئے زیر ناف کس طرح صاف کرے گا؟ صابن کے ذریعہ صاف کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

صابن کے ذریعہ صفائی کرلینا بھی درست ہے۔ قال فی الهندية ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذافى الفتاوىٰ ردالمحتار ص ۲۶۱ ج۵[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۸/۵/۱۴۰۱ھ

---

[۱]...... حلق عانته بيده وحلق الحجام جائز ان غض بصره. عالمگیری ص۳۵۸ ج۵ (مطبوعه كوئٹه) كتاب الكراهية الباب التاسع عشر فى الختان الخ. ونقل عن الفقيه أبى الليث أن هذا فى حالة الضرورة لافى غيره الخ شامى زكريا ص۱۵۳ ج۱۱، كتاب الشهادة، باب القبول وعدمه مطلب لابأس للحمامى أن يطلى عورة غيره الخ، البحر الرائق ص۲۰۵/۸، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه الماجديه كوئٹه، (باقی اگلے صفحہ پر)

بال صفا صابن کا استعمال

سوال:- بال صفا صابن کا استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

درست ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱/۹۲ھ

استرے سے بالوں کی صفائی

سوال:- موئے زیرناف آپ کس چیز سے صاف فرماتے تھے؟ سرین کے بالوں نیز ران وغیرہ کے بالوں کے متعلق آپ کا عمل شریف کیا تھا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

استرے سے موئے زیرناف صاف کرنے[۲] کا عام معمول تھا بقیہ مواقع مسئولہ میں

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۲...... شامی زکریا ص ۵۸۳ ج ۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، طحطاوی علی المراقی ص ۴۳۱، آخر باب الجمعة، مطبوعه مصری، عالمگیری ص ۵/۳۵۸، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، مطبوعه کوئٹه.

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۱...... واصل السنة یتأدی بکل مزیل لحصول المقصود وهو النظافة الخ، طحطاوی علی المراقی ص ۴۳۱، باب الجمعة، مطبوعه مصری، وعالج بالنورة یجوز، شامی زکریا ص ۹/۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، مرقاة شرح مشکوة ص ۴/۴۵۶، باب الترجل، الفصل الاول، مطبوعه بمبئی،

۲...... ورد بسند ضعیف کان ﷺ لایتنور وکان اذا کثر شعره ای شعر عانته حلقه (جمع الوسائل ص ۸۸ ج ۱، فتح الملهم ص ۴۱۹ ج ۱، مدارج النبوة ص ۱/۱۵، بیان عانة شریف الخ، باب اول، مطبوعه پاکستان)

بالوں کا ہونا منقول نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

عورت کو استرے سے صفائی کرنا

سوال:- عورت موئے زہار کے لئے استرہ استعمال کرسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کرسکتی ہے مگر مناسب نہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

موئے زیر ناف کو دفن کرنا

سوال:- کیا زیر ناف کے بال بنانے کے بعد ان بالوں کو بھی دفن کرنا چاہئے۔ یا کسی محفوظ جگہ پر ڈالنا چاہئے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

دفن کرنا بہتر ہے، کسی ایسی جگہ ڈالنا بھی درست ہے جہاں نجاست نہ ہو، غسل خانہ یا بیت

---

[1]...... اجرد ای هو اجرد ای غیر اشعر وهو من عم الشعر جمیع بدنه فالاجرد من لم یعمه الشعر فیصدق بمن فی بعض بدنه شعر کالسربه والساعدین والساقین وقدکان له ﷺ فی ذلک شعر فوصفه ﷺ به باعتبار اکثر مواضعه الخ، جمیع الوسائل شرح الشمائل ص ۳۲/۱، خصائل نبویؐ شرح شمائل ص ۱۱/

[2]...... وأصل السنة یتأدی بکل مزیل لحصول المقصود وهو النظافة وقال النوی الأولیٰ فی حقه الحلق وفی حقها النتف. طحطاوی علی المراقی ص ۴۳۱، (مکتبه مصر) باب الجمعة. والسنة فی عانة المرأة النتف. شامی زکریا ص ۹/۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

الخلاء میں نہ ڈالے، طحطاوی ص ۴۲۷[1]، نہ ایسی جگہ ڈالے جہاں کسی کی نظر پڑے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

غسل میں گرے ہوئے بالوں کو کیا کرے

سوال:-بعض عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ حالتِ حیض یا جنابت میں جو بال سر کے گر جائیں یا ٹوٹ جائیں اس کو جمع کیا جائے پھر جب جنابت سے پاک ہونے کا غسل کرتی ہیں اس وقت ان بالوں کو اپنے انگوٹھے میں باندھ کر غسل کرتی ہے۔ پھر غسل کے بعد ان کو دفنا دیتی ہے کیا اس کی کوئی اصل ہے یا محض واہیات؟

الجواب حامداً ومصلیا!

یہ بات بے اصل اور لغو ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیو بند ۳۰/۸/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ

---

[1]...... وفی الخانية ينبغي أن يدفن قلامة ظفره ومحلوق شعره وان رماه فلا بأس وكره القاءه فی كنيف ومغتسل الخ طحطاوی ص ۴۳۱، (مطبوعه مصر) اخر باب الجمعة، البحر الرائق كوئٹه ص ۸/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فی البيع، تحت قوله وحصی البهائم، عالمگيری كوئٹه ص ۵/۳۵۸، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، شامی زكريا ص ۹/۵۸۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع،

[2]...... من احدث فی امرنا هذ ماليس منه فهورد. مسلم شريف ص ۷۷ ج ۲ (مطبوعه رشيديه دهلی) كتاب الاقضية،

ترجمہ:- جو شخص ہمارے اس امر دین میں ایسی چیز ایجاد کرے جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

بدھ کے روز حجامت بنوانا

سوال: ۔حجامت یا چہرہ بنوانا بدھ کے دن منع تو نہیں بہتر دن کونسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اصلاح وبال بنوانا بدھ کے روز بھی درست ہے کوئی ممانعت نہیں، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ جمعہ کے روز اصلاح وصفائی کی تھی لہٰذا یہ دن افضل ہے[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

جن اوزاروں سے غیر مسلم کی حجامت بنائی ان سے مسلم کی حجامت بنانا

سوال: -ان اوزاروں سے جن سے غیر مسلم، مشرک کی حجامت بنائی گئی ہوان سے

---

[1]...... ان رسول اللہ ﷺ کان یقص شاربه ویأخذ من اظفاره فی کل جمعة الی قوله قال قاضیخان رجل وقت لقلم اظافیره وحلق رأسه یوم الجمعة قالوا ان کان یری جواز ذلک فی غیر یوم الجمعة وخره الی یومها تأخیرا فاحشا کان مکروها لان من کان ظفره طویلا کان رزقه ضیقا فان لم یجاوز الحد واکره تبرکا بالاختیار فهو مستحب لما روت عائشة رضی الله عنها مرفوعا من قلم اظافیره یوم الجمعة اعاذه الله من البلایا الی الجمعة الاخری وزیادة ثلاثة ایام، مرقاة شرح مشکوة ص۴/۴۵۷، کتاب اللباس، باب الترجل، فصل اول، مطبوعه اصح المطابع ممبئی، خانیه علی الهندیة ص ۳/۴۱۱، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی الختان، مطبوعه کوئٹه،

مسلم کی حجامت بغیر صاف کئے بنا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس استرے یا قینچی سے غیر مسلم کے سر کے بال مونڈے یا کاٹے ہوں اس پر خون لگا ہوا نہ ہوتو اس سے مسلم کے سر کے بال مونڈنا یا کاٹنا درست ہے۔ صفائی کرنا یعنی دھونا لازم نہیں۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۴/۸/۹۵ھ

---

[1]...... عرق كل شئ معتبر بسؤره الى قوله سؤر الآدمي طاهر. عالمگیری ص۲۳ ج ۱ الفصل الثانی فيما لا يجوز به التوضؤ، مجمع الانهر ص۵۷، ۱/۵۵، كتاب الطهارة، فصل فى البئر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، البحرالرائق ص۱۲۵، ۱/۱۲۶، كتاب الهارة، مسئلة البئر، مطبوعه الماجديه كوئٹه،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم

داڑھی اور مونچھ کے احکام

داڑھی

سوال: - ایک شخص یوں کہتا ہے کہ داڑھی رکھواؤ تو کوئی حرج نہیں اور نہ رکھواؤ تو بھی کوئی حرج نہیں واقع ہوتا اور ڈاڑھی رکھوانا سنت ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

وہ شخص غلط کہتا ہے داڑھی رکھنا واجب ہے اور اس کا منڈانا حرام ہے ایک مشت تک پہونچنے سے پہلے پہلے کٹوانا بالاتفاق ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں حضور اقدس ﷺ نے صاف طور سے ڈاڑھی رکھنے اور بڑھانے کا حکم فرمایا ہے[1]۔ **یحرم علیٰ الرجل قطع لحیتہ اھـ**

---

[1]...... قال رسول اللہ ﷺ خالفوا المشركين واوفرو اللحی واحفوا الشوارب (مشکوة ص ۳۸۰ ج ۲) باب الترجل. مسلم شریف ص ۱۲۹/۱، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، مطبوعه بلال دیوبند، بخاری شریف ص ۲/۸۷۵، کتاب اللباس، باب اعفاء اللحی الخ، مطبوعه اشرفی دیوبند،

درمختار ص ۲۸۸[۱] ج ۵/ واماالاخذ منها (ای من اللحیة) وهی دون ذٰلک ای دون القبضة کما یفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه احد واخذ کلها فعل یهود الهند ومجوس الاعاجم فتح اه درمختار ص ۱۷۴[۲] ج ۲. فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

داڑھی کی مقدار

سوال:- گذارش ہے کہ زید مسلکاً حنفی ہے اس کے چند احباب نے ایک روز بات چیت کے درمیان زید سے دلیل طلب کی کہ ایک مشت ڈاڑھی کی قید کہاں سے معلوم ہوتی ہے اس کے بارے میں صحاح ستہ کی کوئی صحیح روایت موجود ہے یا فقط صحابہ کرام کے طرز عمل پر عمل کیا جاتا ہے۔ جواب مدلل تحریر فرمائیں۔ خصوصاً ایک مشت کی قید کہاں سے ثابت ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ڈاڑھی بڑھانے کا امر صحیح حدیث میں موجود ہے[۳]۔ بڑھانے کی ضد کٹانا ہے قصر ہو یا

---

[۱]...... شامی ص ۵۸۳ ج ۹، مطبع زکریا دیوبند، ومطبوعه کراچی ص ۴۰۷ ج ۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

[۲]...... درمختار علی الشامی ص ۳۹۸ ج ۳ (مطبع زکریا دیوبند) وکراچی ص ۴۱۸ ج ۲، کتاب الصوم مطلب فی الأخذ من اللحیة، فتح القدیر ص ۲/۳۴۷، کتاب الصوم، باب مایوجب القضاء والکفارة، مطبوعه دارالفکر بیروت، مرقاة شرح مشکوة ص ۱/۳۰۲، کتاب الطهارة، باب السواک، مطبوعه اصح المطابع ممبئی، حاشیة الشلبی ص ۱/۳۳۲، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم، مطبوعه امدادیه ملتان،

[۳]...... قال رسول الله ﷺ خالفوا المشرکین واوفروا اللحی واحفوا الشوارب، مشکوة شریف ص ۲/۳۸۰، باب الترجل، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، بخاری شریف ص ۲/۸۷۵، کتاب اللباس، باب اعفاء اللحی، مطبوعه اشرفی دیوبند،

حلق۔ کسی شئی کا امر کرنا اس کی ضد سے نہی کرنا ہے۔ جیسے نماز کا امر اس کے ترک سے نہی ہے جب امر وجوب کے لئے ہوگا تو اس کی ضد سے نہی تحریم کے لئے ہوگی **کما فی تیسیر التحریر**[۱] **الجلد الثانی ص ۶۹ بخاری شریف**[۲] اور دیگر صحاح[۳] میں **اعفوا اللحیٰ. اوفروا اللحیٰ. ارخوا اللحیٰ. وفروا اللحیٰ** صیغے موجود ہیں۔ امر کے صیغے وجوب کے لئے نہ ہوتے بلکہ سنیت کے لئے ہوتے تو احیاناً امر کے خلاف بھی منقول ہوتا مگر نہ قولاً منقول ہے نہ فعلاً کبھی بھی بیان جواز کے لئے اس کی نوبت نہیں آئی یہ دوام ومواظبت بلا ترک ہی وجوب کے لئے قوی دلیل ہے۔ چہ جائیکہ اس کے ساتھ ہی اس کے خلاف کی مخالفت بھی صراحۃً وارد ہے۔ **خالفوا المجوس**[۴]۔ اس امر کے اولین مخاطب صحابہ کرام ہیں انہوں نے اس کا مطلب قولاً وعملاً یہی سمجھا اور ان کے اس فہم کو آنحضرت ﷺ نے برقرار رکھا کہ ایک مشت سے جو زائد ہو جائے اس کے کٹانے کی اجازت ہے اور اسی حدیث سے یہ عملاً ثابت ہوتا ہے۔ یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ ان کو یہ حدیث نہیں پہونچی ہو کیونکہ وہ خود اس کی راوی ہیں اگر ان کا عمل نہ ہوتا تو ایک مشت سے زائد کو بھی کٹانے کی اجازت نہ ہوتی۔

پس صحابہ کرام کے جم غفیر کے عمل کو برقرار رکھنا اور ان حضرات کا دوام واستمرار کے ساتھ اس کا اہتمام فرمانا اجتماعی توارث وتواتر ہے۔

اب اگر کوئی شخص ایک مشت سے پہلے ہی کٹانے کو جائز کہتا ہے وہ ثبوت پیش کرے

---

[۱]...... **ان الامر یقتضی کراهة الضد ولو ایجابا، والنهی کونه سنة مؤکدة ولو تحریما الی ماقال قول العامة من ان الامر بالشیء نهی عن ضده ان کان واحدا والا فعن الکل الخ، تیسر التحریر ص ۳۷۳/۱، الامر یقتضی کراهة الضد الخ، مطبوعه مصری،**

[۲]...... **بخاری شریف ص ۸۷۵ ج ۲، (مکتبه اشرفی دیوبند) کتاب اللباس باب اعفاء اللحیٰ، مسلم شریف ص ۱۲۹/۱، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، مطبوعه رشیدیه دهلی،**

[۳]...... **(ابوداؤد شریف ص ۵۷۷ ج ۲) کتاب الترجلِ باب فی اخذا الشارب،**

[۴]...... **مسلم شریف ۱۲۹ ج ۱ (مطبوعه رشیدیه دهلی) کتاب الطهارة باب خصال الفطرة،**

کہ کس حدیث سے ثابت ہے کیونکہ یہ کٹانا بڑھانے کی ضد ہے جس کی ممانعت بڑھانے کے امر اور حضور اقدس ﷺ کے دوامی عمل سے ہے۔ صحابہ کرام کے اجماع وتوارث سے ہے بلکہ یہ "ماانا علیه واصحابی[1]"، کی بناء پر شعار میں داخل ہے اس کو فقط صحابہ کرام کا طرزِ عمل کہہ کر ہلکا اور خفیف سمجھنا خطرناک ہے اسی وجہ سے فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ ایک مشت سے پہلے قطع کرنا کسی کے نزدیک بھی مباح نہیں۔ **واما الاخذ منها دون ذٰلک (ای دون القبضة) كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد واخذ كلهافعل يهود الهند ومجوس الاعاجم اه فتح القدير. درمختار[2]، والبسط فى درک المارب فى احكام اللحىٰ والشوارب. وهداية النور فى احكام الاظفار والشعور ونورالضحىٰ فى مايتعلق باللحىٰ. وبذل المجهود[3] فى شرح ابى دائود. فتح القدير[4] والعناية شرح هدايه. فقط والله تعالىٰ اعلم**

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷؍۳؍۹۰ھ

ڈاڑھی کی مقدار اور اس کا حکم مفصل

سوال:- ڈاڑھی کا رکھنا کیا فرض واجب ہے یا سنت اور کیوں؟

(۲) ڈاڑھی کی مقدار فقہاء نے چار انگشت رکھی ہے۔ آیا یہ منصوص ہے اگر ہے تو کونسی

---

[1]...... ترمذی شریف ص ۸۹ ج ۲ مكتبه رشيديه دهلى، ابواب الايمان باب افتراق هذه الامة،

[2]...... شامى ۳۹۸ ج ۳ (مطبوعه زكريا ديوبند) كتاب الصوم باب مايفسدالصوم مطلب فى الأخذ من اللحية،

[3]...... بذل المجهود ص ۹۷ ج ۵ (مطبوعه رشيده سهارنپور) كتاب الترجل باب فى اخذ الشوارب و ص ۳۳ ج ۱ كتاب الطهارة باب السواک من الفطرة،

[4]...... فتح القدير مع عنايه ص ۳۴۷ ج ۲ (مكتبه درالفكر) كتاب الصوم باب مايوجب القضاء والكفارة،

نص ہے؟

(۳) اجماع امت جوشرعی حجت ہے وہ اجماع کن لوگوں کا معتبر ہے؟

(۴) کیا اب بھی کسی مسئلہ پر امت کو اجماع کا اختیار باقی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟

(۵) اجماع کی تعریف

(۶) ایک شخص تمام احکام شرع کا پابند ہے مگر داڑھی کو مشین یا قینچی سے کٹواتا ہے اور اس فعل کو بالکل حلال سمجھتا ہے یعنی ایک فعل حرام کو حلال سمجھتا ہے کیا وہ کافر ہے یا نہیں اگر اس کو کافر کہا جائے تو وہ باوجودیکہ کلمہ گو بھی ہے اور صوم وصلوٰۃ وزکوٰۃ وجہاد وغیرہ کا پکا معتقد اور پابند ہے تو کافر کیوں؟

(۷) اگر کافر نہیں تو اس کے خلاف لازم گا کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کا اعتقاد کرنا کفر ہے برائے نوازش بحوالہ کتب معتبرہ مفصل ومدلل جواب سے نوازیں۔

(۸) داڑھی کے متعلق صرف حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ تشبہ نصاریٰ اور یہود سے بچو نہ منڈاؤ اور نہ بالکل چھوڑ دو۔ اور دوسری جگہ داڑھی کے بڑھانے کا امر اور مونچھوں کے کٹانے کا حکم فرمایا ہے مگر مقدار منصوص نہیں اور فقہاء کے قول کو ماننے کے لئے ہر ایک تیار نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) داڑھی کا رکھنا واجب ہے اور حد متعین تک پہونچنے سے پہلے منڈانا یا کٹانا حرام ہے۔ **یحرم علی الرجل قطع لحیته** اھ (درمختار[۱]) **حلق اللحیة مثلة فی حق**

---

[۱]...... در مختار ص ۵۸۳ ج ۹ مطبوعہ زکریا ص ۴۰۷ ج ۶ مطبع کراچی. كتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع،

الرجال والمثلة حرام فحلق اللحية حرام اه (هداية[1] خالفوا المشركين اوفروا اللحى واحفوا الشوارب (مشكوٰة شريف[2] قص اللحية كان من صنيع الاعاجم وهو اليوم شعار كثير من اهل الشرك وعبدة الاوثان كالافرنج والهنود ومن لاخلاق لهم فى الدين من الفرقة الموسومة بالقلندرية فى زماننا اه مرقاة[3]۔

(۲)والقص فيها سنة وهو ان يقبض الرجل لحيته فمازاد منها على قبضة قطعه كذاذكر محمد فى كتاب الأثار عن الامام قال وبه ناخذ اه. محيط السرخسى اه[4]۔

(۳)اس میں مختلف اقوال ہیں صحیح یہ ہے کہ ہر عصر کے عدول مجتہدین کا اجماع حجت ہے۔اختلف الناس فيمن ينعقدبهم الاجماع قال بعضهم لا اجماع الاللصحابة وقال بعضهم لا اجماع الا لاهل المدينة وقال بعضهم لا اجماع الالعترة النبى عليه الصحيح عندنا ان اجماع علماء كل عصر من اهل العدالة والاجتهاد حجة اهـ حسامى[5]۔

[1]...... هداية بحواله نور الضحى فى ما يتعلق باللحى ص۲۵، مطبوعه اشرف المطابع، وفى الهداية، ان حلق الشعر فى حقها مثلة كحلق اللحية فى حق الرجال، ص۲۵۵/۱، باب الاحرام، مطبوعه تهانوى ديوبند،

[2]...... مشكوٰة شريف ۳۸۰ (مكتبه ياسر ديوبند) باب الترجل الفصل الاول،

[3]...... مرقات ۳۰۲ج۱ (مكتبه اصح المطابع بمبئى) كتاب الطهارة باب السواك الفصل الاول، درمختار على الشامى زكريا ص۳۹۸/۳، كتاب الصوم، مطلب فى الاخذ من اللحية، فتح القدير ص۳۴۷/۲، كتاب الصوم، باب مايوجب القضاء والكفارة، مطبوعه دارالفكر بيروت،

[4]...... عالمگيرى ص۳۵۸ج۵ (مطبع كوئٹه) كتاب الكراهية، الباب التاسع فى الختان الخ، طحطاوى على الدر ص۲۰۳/۴، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، مطبوعه دارالمعرفة بيروت،

[5]...... حسامى ص۹۴ (مكتبه رحيميه ديوبند) باب الاجماع

(۴) علماء کی تصریح اور اہل تجربہ کے مشاہدہ سے یہ امر ثابت ہے کہ اس زمانہ میں اجتہاد مفقود ہے لہٰذا اب کسی مسئلہ فقہیہ پر شرعی اجماع دشوار ہے۔

(۵) **اتفاق مجتهدی امة محمد ﷺ بعد وفاته فی عصر من الاعصار علی امر من الامور اهـ حصول المامون**[1]

(۶، ۷) جو شئ حرام لعینہ ہو اور اس کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہو اس کو حلال اعتقاد کرنا کفر ہے اور داڑھی کٹانے کی حرمت نص قطعی سے ثابت نہیں۔ بلکہ فقہا نے اخبار آحاد سے ثابت کی ہے۔ پس شخص مذکور کی تکفیر درست نہیں البتہ ایسے شخص کو علماء نے فاسق لکھا ہے اور جو شخص ناجائز کام کو ناجائز سمجھ کر کرتا ہے اس کے فسق سے ایسے شخص کا فسق بہت بڑھا ہوا ہے جو ناجائز کو جائز سمجھتا ہے کیونکہ اس کے اعتقاد اور عمل دونوں میں خرابی ہے۔ **اذا اعتقد الحرام حلالا فان کان حرمته لعینه وقدثبت بدلیل قطعی یکفر والا فلا بان یکون حرمته لغیره اوثبت بدلیل ظنی اهـ**[2] **استحلال المعصیة کفر قال شارح القونوی کانه اراد والله اعلم بالمعصیة المعصیة الثابتة بالنص القطعی لما فی ذالک من جحود مقتضی الکتاب اما المعصیة الثابتة بدلیل الظنی کخبر الواحد فانه لا یکفر مستحلها ولکن یفسق اهـ**[3]**، شرح فقه اکبر،**

---

[1]...... الجامع لاحکام واصول الفقه، المسمی حصول المأمول من علم الاصول ص ۱۵۴، المقصد الثالث، الاجماع، البحث الاول، مطبوعه دار الفضیلة، ارشاد الفحول ص ۱/۲۵۴، المقصد الثالث، الاجماع، البحث الاول، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت،

[2]...... شرح فقه اکبر ص ۱۸۶ (مکتبه مجتبائی دهلی)

[3]...... شرح فقه اکبر ۱۹۹ (مکتبه مجتبائی دهلی) عالمگیری کوئٹه ص ۲/۲۷۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ومنها مایتعلق بالحلال والحرام الخ، کتاب السیر، سکب الانهر ص ۲/۵۱۱، کتاب السیر، باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع، الخامس فی المتفرقات، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت،

(۸) جو شخص مقلد ہے اسکو عمل کیلئے اپنے امام کا قول کافی ہے[۱]، اور جو غیر مقلد ہے اسکو کسی سے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے اسکو چاہئے کہ خود قرآن شریف واحادیث کا تتبع کرکے مسائل کا استخراج کرے جو شخص فقہاء کے قول کو نہیں مانتا تو کیا اس نے ہر ہر مسئلہ کو خود قرآن وحدیث سے سمجھا ہے، ماخذ دریافت کرنا مقلد کا منصب نہیں اور نہ مجیب اس کا مکلّف ہے البتہ تصحیح نقل کا ذمہ دار ہوتا ہے، سو نقل جواب (۲) میں پیش کردی گئی گو اس میں حوالہ ماخذ بھی موجود ہے جس کی تفصیل نہایہ شرح ہدایہ میں ہے، یعنی ایک حدیث قولی ہے جس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ایک ابن عمر کا عمل ہے جو گویا کہ اس حدیث قولی کی تفسیر ہے جس کا بذل المجہود شرح ابوداؤد[۲] جلد ۵، میں بھی امام غزالی سے نقل کیا ہے اور اس مجموعہ سے نسبت کی تحدید مستفاد ہے جس کو امام محمد نے کتاب الآثار میں فرمایا ہے وبہ ناخذ[۳]، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبد اللطیف مظاہر علوم ۲۸/ ذی الحجہ ۵۶ھ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۲۷/ ذی الحجہ ۵۶ھ

---

[۱]...... ان الواجب على المقلد العمل بقول المجتهد وان لم يظهر دليله الخ، درمختار مع الشامی کراچی ص ۲۱۰/۳، کتاب النکاح، باب الرضاع،

[۲]...... قال الغزالی اختلف السلف فيمازاد من اللحية فقيل لابأس أن يقبض عليها ويقص ماتحت القبضة كان ابن عمرؓ يفعله الخ بذل المجهود ص ۹۷ ج۵ (مكتبه رشيديه سهارنپور) كتاب الترجل باب فی أخذ الشارب.

[۳]...... محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن الهيثم عن ابن عمر رضی الله عنهما انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ماتحت القبضة، قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابی حنيفة، كتاب الآثار ص ۱۵۱، باب حف الشعر من الوجه، مطبوعه کراچی،

داڑھی کی تحقیق

سوال:-(الف) شریعت مقدسہ مطہرہ میں داڑھی رکھنے کے متعلق امر ہے یا نہیں۔ کچھ احکام صادر فرمائے ہیں یا نہیں۔ اثبات ہو یا نفی دونوں صورتیں مدلّل مستحکم بدلائل شرعیہ ہوں تاکہ عامۃ المسلمین کو کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ رہے۔

(ب) یہ بھی تحریر کریں کہ کتنی جگہ کے بالوں کو داڑھی کہا جاتا ہے یہ تحقیق بھی شرع شریف کی روشنی میں ہونا ازحد ضروری ہے۔

(ج) اگر داڑھی رکھنے کے متعلق شریعت مقدسہ کا حکم ہے تو کیا چہرے کے کسی حصہ کے بالوں کو استرے سے کٹوانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

الف:- داڑھی کا رکھنا واجب ہے اور منڈانا اور ایک قبضہ تک پہونچنے سے پہلے کٹانا ناجائز ہے، **عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ خالفوا المشرکین اوفروا اللحیٰ واحفوا الشوارب وفی روایۃ انھکوا الشوارب واعفوا الحیٰ. متفق علیہ الخ مشکوٰۃ شریف**[1]**. ولا باس ان یقبض علی لحیتہٖ فان زاد علی قبضۃ منھا شئی جزہ الخ عالمگیری**[2] **اما الاخذ منھا وھی دون ذٰلک کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ**

---

[1]..... مشکوٰۃ شریف ۳۸۰، (مکتبہ یاسر دیوبند) باب الترجل الفصل الاول، مسلم شریف ص ۱۲۹، ج ۱، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، مطبوعہ بلال دیوبند، بخاری شریف ص ۲/۸۷۵، کتاب اللباس، باب الاعفاء اللحیٰ، مطبوعہ اشرفی دیوبند،

[2]..... عالمگیری ۳۵۸ ج ۵ (مطبع کوئٹہ) کتاب الکراھیۃ الباب التاسع عشر فی الختان الخ، طحطاوی علی الدر ص ۴/۲۰۳، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، شامی زکریا ص ۹/۵۸۳، کتاب الحظر والاباحۃ الخ، فصل فی البیع،

الرجال فلم یبحه احد اه فتح القدیر[۱] قص اللحیة کان من صنیع الاعاجم وهو الیوم شعار کثیر من اهل الشرک وعبدة الاوثان کالافرنج والهنود من لاخلاق لهم فی الدین من الفرقة الموسومة بالقلندریة فی زماننا الخ مرقات[۲]

ب:-عربی میں "لحی" اس ہڈی کو کہتے ہیں جس پر دانت ہوتے ہیں اور چونکہ داڑھی اس ہڈی پر پیدا ہوتی ہے اس لئے داڑھی کو "لحیة" کہتے ہیں پس اس ہڈی پر جو بال ہوں ان کو کٹوانا یا منڈانا جائز نہیں ہے ایک قبضہ تک پہونچنے کے بعد کٹوانا درست ہے۔ اللحی العظام الذی علیه الاسنان الخ المغرب[۳]۔

ج:- خط بنوانا یعنی جو بال داڑھی کی حد سے بڑھ کر رخسار پر پیدا ہوگئے ہوں ان کو منڈانا درست ہے۔ نیچے جولب کے بال ہوتے ہیں ان کو منڈانا منع ہے حلق پر جو بال ہوتے ہیں ان کو بھی نہیں منڈوانا چاہئے، نتف الفنکبین بدعة وهما جانبا العنفقة وهی شعر الشفة السفلیٰ کذافی المغرب ولا یحلق شعر حلقه وعن ابی یوسف لا بأس بذلک الخ عالمگیری[۴] عن ابی حنیفةؒ انه یجوز قص کل شعر مانع من زینة اللحیة الخ[۵]۔ داڑھی وغیرہ کی اقسام کی زیادہ تفصیل مطلوب ہوتو: درک المآرب فی احکام اللحیٰ

[۱]...... فتح القدیر ۳۴۸ ج ۲ (مکتبه دارالفکر) کتاب الصوم باب مایوجب القضاء والکفارة،

[۲]...... مرقات ۳۰۲ ج ۱ (مکتبه اصح المطابع بمبئی) کتاب الطهارة باب السواک الفصل الاول، شامی زکریا ص ۳/۳۹۸، کتاب الصوم، مطلب فی الاخذ من الحیة، حاشیة الشلبی ص ۱/۳۳۲، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم، مطبوعه امدادیه ملتان،

[۳]...... المغرب ص ۲۴۴، ماده اللحیٰ، مطبوعه کراچی، لسان العرب ص ۱۵/۲۴۳، دارصادر بیروت، البحرالرائق ص ۱/۱۱، کتاب الطهارة، مطبوعه الماجدیه کوئٹه،

[۴]...... عالمگیری ص ۳۵۸ ج۵، (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، شامی زکریا ص ۹/۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

[۵]...... فتاوی حمیدیه بحواله نورالضحیٰ فی مایتعلق باللحیٰ ص ۳۲، مطبوعه اشرف المطابع،

والشوارب. هداية النور في احكام الاظفار والشعور. نور الضحىٰ وما يتعلق باللحى ۔ڈاڑھی کا فلسفہ، ڈاڑھی کی قدرو قیمت وغیرہ رسائل دیکھئے اس میں احکام وحکم وعلل زیادہ ملیں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

مفتی مدرسہ مظاہر علوم ۳/۹/۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ ہٰذا

یکمشت داڑھی کی تحقیق

سوال:- کچھ دنوں سے ڈاڑھی کا مسئلہ چھڑا ہوا ہے۔ معلوم کرنا یہ ہے کہ احناف کے نزدیک ڈاڑھی کی صحیح مقدار کیا ہے۔ ایک مشت سے کم کرنا جائز ہے یا نہیں حقیقی مسئلہ تحریر فرمائیں اگر ممکن ہو تو ایک مشت کے سلسلہ میں کوئی قولی حدیث اور قرآن کی آیت تحریر فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

حدیث شریف میں صاف اعفوا اللحى[1] ارخوا اللحىٰ. اوفروا اللحىٰ کے الفاظ موجود ہیں جن کا ترجمہ ہے ڈاڑھی بڑھاؤ۔ ڈاڑھی لٹکاؤ۔ ڈاڑھی زیادہ کرو ان الفاظ کا تقاضہ تھا کہ بڑھانے کی کوئی حد مقرر نہ ہوتی اور کٹانا بالکل جائز نہ ہوتا مگر حدیث کے راوی صحابی کا معمول تھا کہ ایک مشت سے جو مقدار آگے بڑھ جاتی اس کو کٹا دیتے اس حدیث کو امام

[1]...... یہ تینوں الفاظ مشکوۃ شریف میں موجود ہیں، مشکوٰۃ شریف ص: ۳۸۰، کتاب اللباس باب الترجل، مسلم شریف ص ۱۲۹/۱، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، مطبوعه بلال ديو بند،

محمدؒ نے کتاب الآثار[۱] میں روایت کیا ہے اور اس کو امام ابوحنیفہؒ کا مذہب قرار دیا ہے۔ کسی صحابی سے منقول نہیں کہ ایک مشت تک پہونچنے سے پہلے کسی نے کٹائی ہو۔ منڈانے کا تو وہاں سوال ہی نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ نے اس حدیث شریف کا وہی مطلب سمجھا ہے اور اسی پر اجماع ہے پس حدیث کا کوئی ایسا مطلب نکالنا جو سب صحابہؓ کے فہم کے خلاف ہو جائز نہیں۔ ایسا مطلب حضرت نبی اکرم ﷺ کا مطلب نہیں ہوسکتا بلکہ مطلب نکالنے والے کے خود اپنے ذہن کا مطلب ہے جس کو رسول مقبول ﷺ کی حدیث کے سر تھوپنا افتراء ہے جس پر سخت وعید ہے ایسے شخص کے لئے جہنم کی سزا بیان فرمائی گئی ہے[۲]، درمختار میں مذکور ہے کہ ایک مشت تک پہونچنے سے پہلے کٹانا کسی نے بھی جائز نہیں کیا[۳]۔ سیدھی سیدھی بات ہے کہ جب بڑھانے کا

---

[۱]...... محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم عن ابن عمر رضى الله عنهما انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ماتحت القبضة، قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابى حنيفة، كتاب الآثار ص۱۹۸، باب حف الشعر من الوجه، مطبوعه كراچى، زيلعى ص ۱/۳۳۲، كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم ومالايفسده، قبيل فصل فى العوارض، مطبوعه امداديه ملتان، والقص سنة فيها وهوان يقبض الرجل لحيته فان زاد منها على قبضة قطعه كذا ذكر محمد رحمه الله تعالىٰ فى كتاب الآثار عن ابى حنفيةؒ قال وبه نأخذ كذا فى محيط السرخى. عالمگیری ص۳۵۸ ج۵ كتاب الكراهية الباب التاسع عشر الخ. شامى زكريا ص۹/۵۸۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع،

[۲]...... فى حديث عبد الله بن عمرؓ ومن كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار، مشكوة شريف ص۳۲، كتاب العلم الفصل الاول، مطبوعه ياسرنديم ديوبند،

[۳]...... وأما الأخذ منها وهى دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومحنثة الرجال فلم يبحه أحد الخ درمختار على الشامى زكريا ص۳۹۸ ج۳ كتاب الصوم باب مايفسد الصوم مطلب فى الأخذ من اللحية، حاشية الشلبى ص ۱/۳۳۲، كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم، مطبوعه امداديه ملتان، فتح القدير ص۲/۳۴۷، كتاب الصوم، باب مايوجب القضاء، والكفارة، مطبوعه دار الفكر بيروت،

حکم ہے تو کٹانے سے وہ حکم ٹوٹے گا اور حکم کی خلاف ورزی معصیت ہے۔ جو لوگ ایک مشت تک پہونچنے سے پہلے کٹانے اور خشخشی یا اس سے کچھ زائد پر کفایت کرتے ہیں، وہ ثبوت دیں کہ کٹانے کا حکم کس حدیث سے ثابت ہے۔ واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱۱/۸۸ھ

گھنی داڑھی کا معیار

سوال:۔ گھنی داڑھی کا معیار کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جس میں کھال نظر نہ آئے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۱/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱۱/۸۸ھ

ڈاڑھی منڈانے کا حکم

سوال:۔ (۱) ایک شخص داڑھی منڈواتا ہے اور منڈانے کی ترغیب بھی کرتا ہے۔ (۲) یا منڈواتا تو ہے مگر ترغیب نہیں کرتا ہے۔ (۳) اور ایک شخص ایسا ہے جو تمام شعائر اسلام

---

[۱] ان ماستر البشرة عن الناظر فی مجلس التخاطب فهو كثيف الخ المجموعه شرح المهذب ج ۱/ ص ۴۳۶/ باب صفة الوضوء فرع فی ضبط اللحية الكثيفة والخفيفة (مطبوعه دارالفكر بيروت) سكب الانهر ص ۱/۲۲، كتاب الطهارة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، بحر كوئٹه ص ۱/۱۶، كتاب الطهارة، مطبوعه الماجديه كوئٹه،

کو پورے پورے ادا کرتا ہے مگر داڑھی منڈاتا ہے لیکن ترغیب نہیں کرتا ہے نہ اپنے منڈانے کو اچھا سمجھتا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو داڑھی رکھنے کی ترغیب کرتا ہے کیا ان تینوں شخصوں میں سے کسی کو فاسق کہہ سکتے ہیں یا نہیں اگر فاسق کا اطلاق آتا ہے تو کس کس شخص پر ان شخصوں میں سے شرع شریف میں قاضی کے یہاں اور ان کی قسم معتبر ہے یا نہیں اگر معتبر ہے تو کس کی اور اگر وہ توبہ کر لیوے ڈاڑھی منڈانے سے اور نہ منڈوائے تو کیا اللہ تعالیٰ اسکے گناہ کو داڑھی نہ منڈانے کی وجہ سے اور توبہ کرنے کی وجہ سے معاف فرمادے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

تینوں فاسق ہیں تینوں **مردود الشهادة** ہیں پہلا شخص زیادہ گنہگار ہے اس سے کم دوسرا، اس سے کم تیسرا، جو بھی صدق دل سے توبہ کرے گا اللہ پاک اس کی توبہ کو قبول فرماویں گے اور گذشتہ گناہ معاف کر دیں گے **يحرم على الرجل قطع لحيته** اھ درمختار[1] ص۴۰۲، ج۵/ حرام ہے مرد پر داڑھی کا کاٹنا۔ **حلق اللحية مثلة فى حق الرجال والمثلة حرام فحلق اللحية حرام**[2] اھ ڈاڑھی کا مونڈنا مثلہ ہے مردوں کے حق میں اور مثلہ حرام ہے پس ڈاڑھی مونڈنا حرام ہے **قال فى البحر**[3] **ص ۹۹ ج۷/ بعد بحث طويل والحاصل ان الفسق بنفسهٖ مانع شرعاً من قبولها.** نفس فسق قبول شہادت سے مانع ہے **ومن يعمل**

---

[1]...... درمختار على الشامى زكريا ص۵۸۳ ج۹ كراچى ص۴۰۷ ج۶ كتاب الحظر والاباحة فصل فى البيع

[2]...... هدايه بحواله نوالضحىٰ فى مايتعلق باللحىٰ ص۲۵، مطبوعه اشرف المطابع، وفى الهداية ان حلق الشعر فى حقها مثلة كحلق اللحية فى حق الرجال ص۲۵۵/۱، باب الاحرام، كتاب الحج، مطبوعه تهانوى ديوبند،

[3]...... البحر ص۹۱ ج۷ (مكتبه الماجدية كوئٹه) كتاب الشهادة باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل الخ،

سوءً اویظلم نفسه ثم یستغفر اللّٰه یجداللّٰه غفوراً رحیماً[۱] الآیۃ۔ جوشخص نافرمانی کرے یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ پاک سے مغفرت چاہے تو پائے گا اللہ پاک کو غفور رحیم یعنی اللہ پاک اس کی مغفرت فرمائیں گے اور رحم کریں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰/۲/۶۱ھ

داڑھی کو بالکل صاف کرنا اور ایک انگلی رکھنے میں تفاوت

سوال:- ڈاڑھی کو بالکل صاف کرانا یا ایک انگلی یا دو انگلی رکھنا ان دونوں میں کچھ تفاوت ہے یا نہیں؟ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

داڑھی کی جو مقدار ایک مشت سے زائد ہو جائے اس کو کٹانے کی اجازت ہے اس سے پہلے اجازت نہیں، جوشخص داڑھی منڈاتا ہے یا چھوٹی چھوٹی یا ایک انگل دو انگل رکھتا ہے ایک مشت کی مقدار نہیں پہونچنے دیتا اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے[۲]۔ دونوں خلاف شرع کے

---

[۱]...... سورة النساء آیت: ۱۱۰

[۲]...... ویکره امامة عبدوأعرابی وفاسق ولعل المرادبه من یرتکب الکبائر الخ درمختار علی الشامی زکریا ص: ۲۹۸، ج: ۲/ کتاب الصلاة، باب الامامة قبیل البدعة خمسة اقسام. ملتقی الابحر علی مجمع الانهر ص: ۱۶۲، ج: ۱، کتاب الصلوة، فصل فی الجماعة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیرت، زیلعی ص: ۱۳۴، ج: ۱، کتاب الصلوة، باب الامامة، مطبوعه امدادیه ملتان،

مرتکب اور گناہگار رہیں۔ ۱۹-۲۰ کا فرق ہے۔ درمختار[۱]، شامی، فتح القدیر[۲] وغیرہ میں داڑھی کے متعلق تفصیل مذکور ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۱۱/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

داڑھی کے چھوٹے بڑے بالوں کو برابر کرنا

سوال:- جس شخص کی داڑھی ایک مشت کے برابر نہ ہو اور ان بالوں میں بعض چھوٹے ہیں اور بعض بڑے ہیں تو سب کو برابر اور سیدھا کرنے کی خاطر کاٹے تو کیسا ہے؟ کیونکہ بعض چھوٹے اور بعض بڑے ہونے کی وجہ سے اچھے معلوم نہیں ہوتے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

نہیں کاٹنا چاہئے، جو بال ایک مشت سے زائد ہو جائیں انکو کاٹ سکتا ہے[۳]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۷/۹۹ھ

---

[۱]...... یحرم علی الرجل قطع لحیته والسنة فیها القبضة فمازاد منها علیٰ قبضة قطعه الخ درمختار مع الشامی ص۵۸۳ ج۹ مطبع زکریا وکراچی ص۴۰۷ ج۶ کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع

[۲]...... فتح القدیر ص۲/۳۴۷، (مکتبه دارالفکر) کتاب الصوم باب مایوجب القضاء والکفارة، حاشیة الشلبی ص۱/۳۳۲، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم، مطبوعه امدادیه ملتان، مرقاة شرح مشکوة ص۱/۳۰۲، کتاب الطاهرة، باب السواک، مطبوعه اصح المطابع ممبئی،

[۳]...... فمازاد منها علی قبضة قطعه الخ شامی زکریا ص۵۸۳ ج۹، و کراچی ص۴۰۷ ج۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۵۸، کتاب الکراهیة، الباب التاسع الخ، زیلعی ص۱/۳۳۲، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالایفسده، قبیل فصل فی العوارض، مطبوعه امدادیه ملتان،

ملازمت کی خاطر داڑھی منڈانا

سوال:- میرا ایک دوست ہے جس کا نام محمود احمد ہے اور انگریز مسلمان ہے اس کو داڑھی کا بہت شوق ہے لیکن چونکہ انگریزی فوج میں ہے لہٰذا اس کو داڑھی رکھنے کا حکم نہیں ہے۔ اس کے بارے میں وہ جاننا چاہتا ہے کہ شریعت کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اگر بال انگریزی ہوں اور کتر ادیں تو کیا حکم ہے؟ اور نماز قمیص اور پتلون سے ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اور اگر سر پر ٹوپی نہ ہو پھر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور انشورنس کرانا جائز ہے یا نہیں؟ براہِ کرم جملہ امور کے بارے میں ضروری تحریر روانہ کریں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

حق تعالیٰ آپ کو اور آپ کے دوست کو عافیت سے رکھے، اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق دے۔ داڑھی رکھنا اور اس کو بڑھانا شرعاً واجب ہے۔ حدیث شریف میں اس کا حکم آیا ہے۔ ایک مشت تک پہنچنے سے پہلے کٹانا اور ایک مشت سے کم کرالینا جائز نہیں[1]۔ انگریزی بال رکھنا مناسب نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت عطا فرمائی ہے تو صورت وشکل وضع قطع بھی اسلامی ہی چاہئے[2]۔ ایک سکھ نے فوج میں ملازمت کی درخواست کی اور شرط کی داڑھی

---

[1]...... عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ خالفوا المشرکین اوفروا اللحیٰ واحفوا الشوارب الحدیث. مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۰ (مکتبہ یاسر دیوبند) باب الترجل الفصل الاول، واما الاخذ منها (ای من اللحیة) وهی دون ذلک ای دون القبضة کما یفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلی یبحه احد الخ، درمختار علی الشامی زکریا ص۳۹۸/۳، مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۳۰۲/۱، کتاب الطهارة باب السواک، مطبوعه اصح المطابع ممبئی،

[2]...... من تشبه بقوم أی من شبه بالکفار مثلاً فی اللباس وغیره أوبالفساق أوالفجار أو باهل التصوف والصلحاء والابرار فهم منهم ای فی الاثم والخیر الخ مرقات ص ۴۳۱ ج۴ (مطبع اصح المطابع بمبئی) کتاب اللباس الفصل الثانی،

نہیں منڈاؤں گا۔ اس کی درخواست منظور ہوئی۔ آپ کے انگریز دوست بھی اس کی کوشش کرلیں۔ قمیص اور پتلون سے بھی نماز درست ہو جائے گی جبکہ سب ارکان صحیح طریقہ پر ادا ہو جائیں۔ سر پر ٹوپی کا ہونا مستحب ہے گو بلا ٹوپی بھی نماز ادا ہو جائے گی[1]۔ انشورنس جائز نہیں، لیکن اگر قانونِ ملازمت کی وجہ سے مجبوری ہو تو ایسا آدمی شرعاً معذور ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۶؍۱۱؍۸۹ھ

علاج کے لئے داڑھی صاف کرنا

سوال: ۔ ایک شخص ہے جس کی داڑھی میں روگ لگ گیا ہے، جس کا کافی علاج بھی کیا گیا، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہے، نیز ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ داڑھی صاف کرا دیجئے، اس کے بعد آپ کا علاج کامیاب ہو جائے گا، کیا ایسی صورت میں داڑھی صاف کرانا شرعاً جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

امراض کے علاج کے لئے جب کوئی جائز دوا مفید نہ ہو تو مجبوراً نجس اور حرام دوا کے استعمال کی بھی اجازت ہے، جبکہ تجربہ کار اور دیندار معالج تجویز کر دے، کہ شفا حرام چیز سے

---

[1]...... (ویکره) وصلاته حاسراً ای مکاشفاً رأسه للتکاسل ولابأس به لتذلل الخ الدر المختار علی الشامی ص۴۰۷ ج۲ (مطبع زکریا دیوبند) باب مایفسد الصلاة. عالمگیری ص۱۰۶ / ۱، کتاب الصلوة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة الخ، الباب الثانی فیما یکره فی الصلوة الخ، مطبوعه کوئٹه، بحر کوئٹه ص۲۵ / ۲، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها،

[2]...... الضرورات تبیح المحظورات الخ الاشباه ص۱۴۰ (مطبوعه دار العلوم دیوبند) تحت القاعده الخامسة. قواعد الفقه ص۸۹، رقم القاعدة: ۱۷۰، مطبوعه دار الکتاب دیوبند،

ہی ہوسکتی ہے[۱]، اسی طرح اگر بغیر داڑھی صاف کرائے صحت نہیں ہوسکتی تو مجبوراً تحصیل صحت کے لئے اس کی گنجائش ہے[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۱۱/۱۴۰۰ھ

مجاہدین کو ڈاڑھی منڈانا

سوال:- ایک شخص یا کئی ہوں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم داڑھی کیوں منڈاتے ہوتو وہ کہتے ہیں کہ ہم مجاہدین ہیں اگر تم کو یقین نہ ہوتو تم لیجا کر دیکھ لو ہم کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مجاہدین کے واسطے ڈاڑھی منڈانا جائز ہے تو کیا حضورؐ نے کسی وقت مجاہدین کو ڈاڑھی منڈانے کے لئے فرمایا تھا یا نہیں۔ اگر فرمایا تھا تو کسی خاص مصلحت سے یا عام اگر کسی خاص مصلحت سے فرمایا ہو یا کسی وجہ سے فرمایا ہوتو اگر وہ وجہ اس وقت بھی پائی جائے تو داڑھی منڈانا جائز ہوسکتا ہے یا نہیں اگر حضور نے نہیں فرمایا تو اس کی کیا اصلیت ہے وہ کیوں کہتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

انہیں سے پوچھو کہ ڈاڑھی منڈانے کی اجازت مجاہدین کے لئے کس دلیل سے ثابت

۱؎ یجوز للعليل شرب الدم والبول وأكل الميتة للتداوى اذا اخبره طبيب مسلم ان شفائه فيه ولم يجد من المباح مايقوم مقامه الخ عالمگیری ، ج۵/ص ۳۵۵/ (مطبوعه کوئٹه) كتاب الكراهية الباب الثامن عشر فى التداوى. شامی زکریا ص۹/۵۵۸ ، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، البحر الرائق كوئٹه ص ۸/۲۰۵، كتاب الكراهية، فصل فى البيع،

۲؎ الضرورات تبيح المحظورات الخ ،الاشباه والنظائر ،ص ۱۴۰/ (مطبوعه دارالعلوم ديوبند) تحت القاعدة الخامسة الضرور يزال، قواعد الفقه ص ۸۹، رقم القاعدة: ۱۷۰، الرسالة الثالثة فى قواعد الفقهية، مطبوعه دار الكتاب ديوبند،

ہے۔ حدیث شریف میں تو داڑھی منڈانے کی ممانعت عام ہے[1]۔ پھر مجاہدین کو کس دلیل سے مستثنٰی کرتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/۵/۵۶ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف ۹/ج ۱/ ۵۶ھ

داڑھی اگانے کے لئے چہرہ پر استرہ پھیرنا

سوال:- ایک صاحب ہیں جن کے داڑھی نہیں آئی ہے، فی الحال ان کا چہرہ بالکل صاف ہے۔ کئی آدمیوں نے اس بات کا مشورہ دیا ہے کہ داڑھی کی جگہ پر استرہ یا بلیٹ پھیریں تو داڑھی کی جگہ بال اُگ سکتے ہے۔ حالانکہ وہ صاحب امامت کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں جبکہ چہرہ پر بالکل بال نہ ہوں استرہ یا بلیٹ داڑھی کے بال آنے کی غرض سے پھیروا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چہرہ پر بالوں کا اگنا قدرت کی طرف سے ہے اپنی اختیاری چیز نہیں۔ اگر بالکل بال

---

[1]...... عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحیٰ واحفوا الشوارب. مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۰ کتاب اللباس باب الترجل الفصل الاول. مسلم شریف ص ۱۲۹/ ۱، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، مطبوعہ بلال دیوبند، بخاری شریف ص ۲/۸۷۵، کتاب اللباس، باب اعفاء اللحیٰ الخ، مطبوعہ اشرفی دیوبند،

ترجمہ:- حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔

نہ اگیں تو بندہ گنہگار نہیں۔ لہٰذا بال اگانے کے لئے استرہ یا بلیٹ چہرے پر پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن بال اگنے کے بعد ان کو منڈوانا گناہ ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۲/۴/۲۶ھ

عورت کی ڈاڑھی کا حکم

سوال:- عورت کے اگر داڑھی نکل آوے تو کٹوا سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کٹوا سکتی ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

داڑھی کٹانے منڈانے میں فرق

سوال:- ایک شخص کی داڑھی کٹی ہوئی ہے دوسرے شخص کی بالکل منڈی ہوئی ہے کیا

---

[1]...... وأخذ کلها فعل یهود الهند ومجوس الأعاجم الخ، درمختار علی الشامی ص ۳۸۹ ج۳، (مطبع زکریا دیوبند) وکراچی ص ۲۱۸ ج۲، کتاب الصوم، مطلب فی الأخذ من اللحیة، فتح القدیر ص ۲/۳۴۷، کتاب الصوم، باب مایوجب القضاء والکفارة، مرقاة ص ۱/۳۰۲، کتاب الطهارة، باب السواک، مطبوعه بمبئی،

[2]...... اذا نبت للمرأة لحیة او شوارب فلاتحرم ازالته بل تستحب. شامی زکریا ص ۵۳۲ ج ۹، وکراچی ص ۳۷۳ ج ۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر واللمس قبیل باب الاستبراء، نفع المفتی والسائل ص ۱۱۹، مایتعلق بالنساء من الحیض والنفاس، کتاب الحظر والاباحة، مطبوعه یوسفی لکهنؤ، مرقاة شرح مشکوة ص ۱/۳۰۲، کتاب الطهارة، باب السواک، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع ممبئی،

دونوں ایک ہی درجہ کے ہیں یا کچھ فرق ہے ایک شخص کہتا ہے کہ اگر دونوں ایک درجہ میں ہوں تو باقی ڈاڑھی صاف کرادوں گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایک مشت تک پہونچنے سے پہلے داڑھی کٹانا جائز نہیں[1] منڈانا حرام ہے[2] احکام کی وقعت ومحبت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ آدمی ناجائز چیز کو چھوڑ دے جائز کو اختیار کرے اس کا یہ کہنا کہ اگر دونوں ایک ہی درجہ میں ہوں تو بقایا ڈاڑھی صاف کرادوں گا انتہائی جہالت کی بات ہے اس کو ہرگز ایسا نہ کہنا چاہئے اس کی تو ایسی مثال ہوگی جیسے کوئی شخص دوتولہ غلاظت کھائے اور دوسرا دو چھٹانک کھائے اور پہلا شخص یہ کہے کہ اگر ہم دونوں ایک درجہ میں ہوں تو میں دو چھٹانک غلاظت کھالوں گا اس کو توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔ شرعی احکام میں اس قسم کی ضد کرنا نہایت خطرناک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ریش بچہ اوراس کے دونوں طرف کے بال کٹوانا

سوال:-(۱) ریش بچہ کے بالوں کو بالکل کتروانا کیا بدعت ہے؟

---

[1]...... أما الأخذ منها (أى اللحية) وهى دون ذٰلک کمایفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه أحد (درمختار مع الشامی کراچی ص۴۱۸ ج۲، کتاب الصوم، مطلب فی الاخذ من اللحیة) فتح القدیر ص۲/۳۴۷، کتاب الصوم، باب مایوجب القضاء والکفارة، مطبوعه دارالفکر بیروت، حاشیة الشلبی ص۱/۳۳۲، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم، مطبوعه امدادیه ملتان،

[2]...... یحرم علی الرجل قطع لحیته (درمختار مع الشامی کراچی ص۴۰۷ ج۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع)

(۲) نچلے ہونٹ کے قریب دونوں کناروں کے بال منڈوانا کیا بدعت ہے؟

(۳) جس کے ریش بچہ کے کناروں پر بال نہیں ہوتے تو رخساروں کی طرح وہاں خط بنوانا جائز ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) جی ہاں۔[۱]

(۲) ہونٹ کے قریب کے بال دونوں کناروں سے منڈوانا تاکہ کھاتے پیتے وقت منہ میں نہ جائیں درست ہے۔[۲]

(۳) جب وہاں بال ہی نہیں تو خط بنوانا کس لئے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹/۵/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

---

[۱]...... ونتف المنكبين بدعة وهما جانبا العنفقة وهى شعر الشفة السفلىٰ. عالمگیری ص۳۵۸ ج۵، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر فى الختان الخ (مطبوعه كوئٹه) ردالمحتار على درالمختار زكريا ص۹/۵۸۳، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره، فصل فى البيع، طحطاوى على المراقى الفلاح، ص ۴۳۱، آخر باب الجمعة، مطبوعه مصرى،

[۲]...... ويأخذ من شاربه حتى يصير مثل الحاجب الخ، عالمگیری ص۳۵۸ ج۵، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر فى الختان، البحرالرائق ص۸/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه الماجديه كوئٹه، خانية على الهندية ص ۳/۴۱۱، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى الختان، مطبوعه كوئٹه، طحطاوى على المراقى ص ۴۳۰، كتاب الصلوة، آخر باب الجمعة، مطبوعه مصرى،

مونچھ کا حلق کرنا

سوال:- مونچھ کا حلق کرنا کیسا ہے۔ اگر حلق جائز ہے تو قصر اولیٰ ہے یا حلق؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حلق الشارب بدعة وقيل سنة. اھ درمختار ص ۳۵۸ ج ۵[۱]۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مونچھ کا مونڈنا بدعت ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ سنت ہے۔ جو فعل سنت اور بدعت کے درمیان ہو اس کا ترک اولیٰ ہے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مونچھیں منڈانا

سوال:- مونچھوں کو استرے سے منڈانے کو علامہ شامی نے اپنی کتاب شامی میں جو جائز لکھا ہے وہ عبارت اور صفحہ وجلد صاف صاف مع ترجمہ اعراب لگا کر بھیجیں اور زیادہ بہتر ہے کہ کوئی مستند حدیث کی عبارت بھی لکھیں اس کے بارے میں یہاں پر فتنہ عظیم برپا ہے ایک مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ بدعت ہے اور دلیل پیش کرتے ہیں کہ درمختار میں ہے۔ **حلق الشارب بدعة** (مونچھ منڈانا بدعت ہے) حدیث میں ہے **احفوا الشوارب** (مونچھیں پست کراؤ)

---

[۱]...... در مختار مع الشامی ص ۴۰۷ ج ۶، (مطبع کراچی) وص ۵۸۳ ج ۹، (مطبع زکریا دیوبند) کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، طحطاوی علی المراقی ص ۴۳۰، کتاب الصلاة، آخر باب الجمعة، مطبوعه مصری

[۲]...... اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنة راجح علی فعل البدعة الخ، شامی زکریا ص ۴۰۹/۲، باب مایفسد الصلاة، ومایکره فیها الخ، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة الخ،

الجواب حامداً ومصلیاً!

حلق الشارب بدعة وقيل سنة درمختار برحاشيه ردالمحتار المعروف بالشامی ص۳۵۸ ج۵[1]۔ مونچھ کا مونڈنا بدعت ہے اور کہا گیا ہے کہ سنت ہے۔ یہ دونوں قول ایک ہی کتاب میں ایک ہی جگہ موجود ہیں حدیث شریف میں حلق کا لفظ نہیں۔ جس کے معنی مونڈنے کے ہیں۔ بلکہ لفظ ''جزوا'' آیا ہے جس کی معنی خوب کاٹنے کے ہیں۔ ایک روایت میں ''احفوا'' آیا ہے اس کے معنی بھی یہی ہیں۔ کہ اس طرح کاٹیں کہ مونڈنے کے قریب ہوجائیں۔ طحطاوی ص ۲۸۷[2] اور شامی ص ۱۵۵[3] ج ۲ ر میں وہ روایتیں مذکور ہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۱۰/۸۵ھ

الجواب صحیح سید احمد علی نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۰/۸۵ھ

مونچھیں مونڈنا

سوال:- حدیث شریف میں قص کا لفظ آیا ہے آج کل جو استرہ بلیڈ سے مونچھیں منڈائی جاتی ہیں یہ بدعت ہے بہت سے اہل علم کو بھی دیکھا جاتا ہے کیا یہ درست ہے۔

---

[1]...... شامی ۴۰۷ ج ۶ مکتبہ کراچی ص ۵۸۳ ج ۹، (مکتبہ زکریا) کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع،

[2]...... الاحفاء قريب من الحلق وأما الحلق فلم يرد بل كرهه بعض العلماء وراٰه بدعة، طحطاوی علی المراقی الفلاح ص ۴۳۰، (مطبوعہ مصر) آخر باب الجمعة،

[3]...... عن ابن عمر عن النبی ﷺ أحفوا الشوارب واعفوا اللحیٰ الشامی ص۳۹۸ ج۳، (مطبوعہ زکریا) وکراچی ص ۴۱۸ ج ۲، کتاب الصوم، مطلب فی الأخذ من اللحية. مسلم شریف ص ۱۲۹ ج ۱، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة. بخاری شریف ص۸۷۵/۲، کتاب اللباس، باب اعفاء اللحیٰ الخ، مطبوعہ اشرفی دیوبند،

الجواب حامداً ومصلیاً!

مونچھوں کے مونڈنے کے متعلق درمختار میں دو قول نقل کئے ہیں۔ حلق الشارب بدعة وقيل سنة الخ مشى عليه فى الملتقى وعبارة المجتبىٰ بعد مارمز للطحاوى حلقه سنته ونسبه الى ابى حنيفة وصاحبيه رحمة الله عليهم والقص منه حتى يوازى الحرف الاعلى من الشفة العليا سنة بالاجماع الخ شامی[۱] ص۲۶۱ ج۵/ ایک قول سنت کا بھی ہے لہٰذا مونڈانے والے پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۳/۲/۸۹ھ

جواب صحیح ہے: استرہ سے مونڈنے یا بلیڈ سے حکم میں فرق نہ ہوگا۔ فقط

فقط بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند

رخسار اور حلق کے بالوں کا حکم اور داڑھی کی مقدار

سوال:- رخسار و حلق کے بال چنوانا یا منڈانے جائز ہیں یا نہیں۔ بعض آدمی کہتے ہیں کہ یہ داڑھی میں داخل نہیں نیز ان کا یہ بھی قول ہے کہ داڑھی مطلقاً نہ کٹانا چاہئے کیونکہ اعفاء مطلق ہے لہٰذا ایسی حدیث بیان فرمادیں جس سے مشت سے زائد کا کٹانا واجب یا مسنون ہونا ثابت ہو اور حدیث بھی قوی ہو جیسے اعفاء والی۔

---

[۱]...... درمختار مع الشامی کراچی ص۴۰۷ ج۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، طحطاوى على المراقى الفلاح ص۴۳۰، آخر باب الجمعة، مطبوعه مصرى، البحرالرائق ص۲۰۴/۸، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه الماجديه كوئٹه، سكب الانهر مع مجمع الانهر ص۲۲۶/۴، كتاب الكراهية، فصل فى المتفرقات، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

E:\f.m.Fainal\Jild-27\ 26-Darhi & Moch

الجواب حامداً ومصلیاً!

رخسار اور حلق کے بالوں کا چنوانا اور منڈوانا شرعاً درست ہے، نہ منڈوانا بہتر ہے۔ **ولا یحلق شعر حلقه وعن ابی یوسفؒ لابأس بذالک ولا بأس بأخذا الحاجبین وشعر وجهه مالم یتشبه بالمخنثین** اھ عالمگیری ج۵ ص۳۵۸[1]۔ حدیث اعفاء کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا خود عمل امام محمدؒ نے کتاب الآثار ص۱۲۷ میں یہ نقل کیا ہے۔ **عن ابن عمرؓ انه کان یقبض علی لحیته ثم یقص ماتحت القبضة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفةؒ** اھ۔ اسی وجہ سے عالم گیری ج۵ ص۳۸۵[2] طحاوی[3] ص۲۸۷ بذل المجہود شرح ابی داؤد ج۵ ص۷۹[4] میں ڈاڑھی کی مسنون مقدار ایک قبضہ تحریر کی ہے۔ **وبسط المسئلة فی ردالمحتار** ج۲ ص۱۷۴[5]۔ **فی مفسدات الصوم**۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/صفر ۶۳ھ

---

[1]...... عالمگیری ص۵/۳۵۸، (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة الباب التاسع عشر فی الختان الخ، طحطاوی علی المراقی ص۴۳۰، ۴۳۱، آخر باب الجمعة، مطبوعه مصری، شامی زکریا ص۹/۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، کتاب الآثار ص۱۹۸، باب حف الشعر من الوجه، مطبوعه کراچی، زیلعی ص۱/۳۳۲، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم الخ، مطبوعه امدادیه ملتان،

[2]...... ملاحظه هو حوالۂ بالا.

[3]...... طحطاوی علی المراقی ص۴۳۰ (مطبوعه مصر) آخر باب الجمعة،

[4]...... بذل المجهود (مطبوعه یحیوی سهارنپور) کتاب الترجل،

[5]...... شامی ۳۹۸ ج۳، مطبع زکریا و کراچی ص۲۱۸ ج۲، کتاب الصوم، مطلب فی الأخذ من اللحیة، فتح القدیر ص۲/۳۴۷، کتاب الصوم، باب مایوجب القضاء والکفارة، مطبوعه دارالفکر بیروت، شلبی ص۱/۳۳۲، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم الخ، مطبوعه امدادیه ملتان،

خط بنوانا

سوال:- زید نے موئے حلقوم کو استرے سے صاف کرالیا اس کا خیال ہے کہ یہ جائز ہے اور نیز کانوں کے پاس کے بال بھی اور رخسار پر سے استرے سے صاف کرالیتا ہے لہٰذا جواب سے سرفراز فرمائیں۔ نیز کنپٹی کے بال قینچی سے کم کرالیتا ہے یہ جائز ہے یا نہیں۔

نوٹ:- زید ان تینوں جگہ کے بالوں کو صاف کرانا خط بنوانا تصور کرتا ہے اور عمر اس کے خلاف بیان کرتا ہے۔ جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ولا یحلق شعر حلقه وعن ابی یوسف رحمه اللّٰه لا بأس به اھ عالمگیری[1] **لا بأس بان یاخذ شعر الحاجبین وشعر وجهه مالم یتشبه بالمخنثین** اھ طحطاوی[2] اس سے معلوم ہوا کہ حلق کے بالوں کو نہیں مونڈنا چاہئے البتہ امام ابو یوسفؒ اجازت دیئے ہیں۔ رخسار کے بالوں کا مونڈنا یعنی خط بنوانا شرعاً درست ہے[3]۔ کان کے قریب جو ہڈی ہے اس

---

[1]...... عالمگیری ص۳۵۸ ج۵، (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، شامی زکریا ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، طحطاوی علی المراقی ص ۴۳۱، آخر باب الجمعة، مطبوعه مصری،

[2]...... طحطاوی علی المراقی ص ۴۳۱، مطبوعه مصر، باب الجمعة، البحرالرائق کوئٹه ص۸/۲۰۴، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، شامی زکریا ص۹/۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

[3]......البتہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہتر نہیں سمجھا ہے، اما الاشعار التی علی الخدین فلیست من اللحیة لغة وان کره الفقهاء اخذها لانه ان کان بالحدید فذلک یوجب الخشونة فی الخدین وان کان بالنتف فانه یضعف البصر، فیض الباری ص۴/۳۸۰، کتاب اللباس، باب قص الشارب، مطبوعه خضرراه دیوبند،

سے اوپر سر کا حصہ ہے اور نیچے ڈاڑھی کا حصہ ہے لہٰذا اوپر کا حصہ منڈوانا درست ہے اور نیچے کا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ ہذا ۲۴/۴/۶۴ھ

حلقوم کے بالوں کا حکم

سوال:- حضرت مفتی سعد اللہ صاحب کی کتاب ہدایۃ النور فارسی میں ہے اس کا ترجمہ مولانا عبد الغنی رسولوی بارہ بنکوی نے تنویر الشعور کے نام سے کیا ہے اس کتاب کے باب اول فصل دوم کے اندر جو ڈاڑھی کے مسائل میں ہے مرقوم ہے کہ ذقن یعنی ٹھوڑی اور دونوں رخساروں کے بالوں کو کہتے ہیں۔ اس ذیل میں یہ بات وضاحت طلب ہے کہ ذقن یعنی ٹھوڑی سے حلقوم تک یعنی حلق کے اٹھے ہوئے حصے تک کے بال کیا قصر کئے جا سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

محترمی زید احترامہٗ ---------------------- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حلق کے جس حصے پر بھی جو بال ہوں ان کو صاف کرنا داڑھی کا کاٹنا نہیں ہے وہ داڑھی میں داخل نہیں ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ چھتہ مسجد دار العلوم دیوبند ۷/۶/۱۴۰۶ھ

---

[1]...... ولا یحلق شعر حلقه وعن ابی یوسف لابأس به الخ شامی زکریا ص۳۹۷ ج۳ کتاب الصوم باب مایفسد الصوم مطلب فی الفرق بین قصد الجمال وقصد الزینة، شامی زکریا ص۵۸۳/۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹه ص۳۵۸، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۴۳۱، باب الجمعة،

داڑھی بڑھانے اور موئے زیر ناف کاٹنے کی وجہ

سوال:۔ موئے زیر ناف کی صفائی کا حکم اسلام دیتا ہے، اور داڑھی کے بال کو بڑھانے کا حکم دیتا ہے، اس کی علت کیا ہے؟ اور کیا حکمت پوشیدہ ہے، یہ اعتراض ایک غیر مسلم دہریہ کا ہے، جس کی نظر میں قرآن وحدیث کوئی چیز نہیں ہے، جسے مستدل بنا کر جوابدہی کی جائے، وہ سرے سے منکر ہے، لہٰذا عقل وہوش وخرد کی روشنی میں ایسا مفصل جواب دیا جائے، جس سے باطل کو خاموش کیا جا سکے، اور ناطقہ کو بند کر دیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو شخص بنیاد ہی کا منکر ہے، اس سے فروعی مسئلہ میں بحث کرنا قرین دانش مندی نہیں، بلکہ عقل وخرد کے تقاضے ہی کے خلاف ہے، ہاں اگر وہ محض اس مسئلہ کی وجہ سے قرآن وحدیث کا منکر ہے اور اسکے سمجھ میں آنے پر قرآن وحدیث کو تسلیم کرنیکا اور ایمان لانے کا وعدہ کرتا ہے، تو پھر اسکا جواب اہم ہو جائیگا، اور یہ محض فرعی نہیں رہیگا، بلکہ بنیاد کو تسلیم کرنے کیلئے اس کو بنیاد قرار دیدیا جائیگا، یعنی اس مسئلہ کی علت وحکمت تو بہت معمولی ہے، اس سے کہیں زیادہ اہم چیز یہ ہیکہ قرآن وحدیث اسکی نظر میں کوئی چیز نہیں، اگر اس مسئلہ کی حکمت اسکی سمجھ میں آ بھی گئی، تو اس کیلئے ذریعۂ نجات نہیں، اور اسکی زبان اعتراض سے بند نہیں ہوگی، وہ دس اعتراض اور بھی کر سکتا ہے، لیکن قرآن وحدیث پر ایمان لے آئے تو ایسے مسائل خود بخود حل ہو جائینگے، اور انکی حکمتوں کو سمجھنا بہت آسان ہو جائیگا، اور نجات کا دروازہ کھل جائیگا، ورنہ اعتراض کے دریا میں غوطہ لگاتے لگاتے عمر ختم ہو جائے گی، اور ساحل تک نہیں پہنچ سکے گا[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] لایحل ان یتوقف امتثا ل احکام اذا صحت بها الروایة علی معرفة تلک المصالح لعدم استقلال عقول کثیر من الناس فی معرفة کثیر من المصالح (حجة اللّٰه البالغة ص ۲/ مقدمه)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل سوم:- خضاب کے احکام

خضاب کا حکم

سوال:- خضاب لگانا کیسا ہے اگر ناجائز ہے تو بعض اکابرین امت ایسا عمل کیوں کرتے ہیں جس سے عوام دلیل پکڑتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیا!

سرخ مہندی کا خضاب بلاکراہت درست ہے۔[۱] سیاہ خضاب جس سے بالوں کی سیاہی اصلی سیاہی معلوم ہو مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ مجاہد کو بحالت جہاد ارہاب اعداء کیلئے درست ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک بیوی کے سامنے تزئیین کے لئے بھی گنجائش ہے۔ ممکن ہے کہ

[۱]...... اما بالحمرة فهو سنة الرجال وسيما المسلمين. شامی زکریا ص۴۸۷ ج۱۰، وکراچی ص۷۵۶ ج۶، کتاب الحنثیٰ فی مسائل شتیٰ، عالمگیری ص۵/۳۵۹، کتاب الكراهية، الباب العشرون فی الزينة الخ، مطبوعه کوئٹه، خانية علی الهندية کوئٹه ص۳/۴۱۲، کتاب الحظر والاباحة، باب مايكره من الثياب والحلی والزينة،

سیاہ خضاب کرنے والے حضرات اس قول کی آڑ لیتے ہوں یا اور کوئی وجہ ہو وہ خود ہی اپنے فعل کی وجہ بیان کر سکتے ہیں، **قال فی الذخیرة اما الخضاب بالسوا دللغزو لیکون اھیب فی عین العدوفھو محمود بالاتفاق وان لیزین نفسه للنساء فمکروه وعلیه عامة المشائخ وبعضھم جوزه بلاکراھة روی عن ابی یوسفؒ انه قال کما یعجبنی ان تتزین لی یعجبھا ان اتزین لھا** اھ۔ (شامی ج ۵ ص ۲۷۱[۱])۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

داڑھی اور سر پر خضاب

سوال:- داڑھی یا سر کے بالوں پر مہندی یا دیگر قسم کا خضاب کرنا کیسا ہے؟ خلفاء راشدین میں سے کسی نے کیا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مہندی کا خضاب سر پر داڑھی پر مرض کی وجہ سے درست ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے والد کو مہندی کا خضاب لگانے کا مشورہ دیا تھا۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۵/۱۱/۸۹ھ

---

[۱]...... شامی ص: ۲۰۵، ج: ۹ (مطبع زکریا دیوبند) ومطبوعه کراچی ص: ۴۲۲، ج: ۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری ص: ۳۵۹، ج: ۵، کتاب الکراھیة، الباب العشرون فی الزینة الخ، مطبوعه الماجدیه کوئٹه،

[۲]...... عن جابرؓ قال اتی بابی قحافة یوم فتح مکة ورأسه ولحیته کالثغامة بیاضاً فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر واھذا بشئ واجتنبوا السواد، مشکوٰۃ شریف ص: ۳۸۰، باب الترجل، الفصل الاول، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، مسلم شریف ص: ۱۹۹، ج: ۲، کتاب اللباس، استحباب خضاب الشیب الخ، مطبوعه بلال دیوبند،

مہندی کا خضاب

سوال:- مرد کو داڑھی میں مہندی یا خضاب یا تلوؤں میں گرمی دور کرنے کے لئے مہندی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیا!

مرد کو داڑھی میں خضاب لگانا، مہندی لگانا شرعاً درست ہے، ہاتھ پیر میں مہندی لگانا درست نہیں ہے[1]۔ گرمی دور کرنے کیلئے طبیب سے پوچھ کر کوئی اور چیز لگالے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۸/۱۵ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۸۹/۸/۱۵ھ

---

[1]...... یستحب للرجل خضاب شعره ولحیته لا یدیه ورجلیه فانه مکروه الخ درمختار مع الشامی ص ۴۰۴ ج ۹، (مطبع زکریا دیوبند) ومطبوعه کراچی ص ۴۲۲ ج ۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری ص ۵/۳۵۹، کتاب الکراهیة، الباب العشرون فی الزینة الخ، مطبوعه کوئٹه، نفع المفتی والسائل ص ۱۳۸، کتاب الحظر والاباحة، مایتعلق بالنوم الخ، مطبوعه یوسفی لکھنؤ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چهارم

ناخن کاٹنے کا بیان

تقلیم اظفار وغیرہ کی مدّت

سوال:- ایک شخص کو حاجت زیرناف بال بنانے کی ہوئی اور اس نے یہ حاجت پوری کی لیکن اسکی عقل میں یہ نہ آیا کہ یہاں تک کاٹے یعنی کل ادھر سے ادھر تک نیچے سے اوپر تک اب کاٹنے میں جان کر یعنی خود مجبور ہو کر نیچے سے کچھ بال دو چار چھوڑ دے یا انجان پنے سے خود بخود چھوٹ گئے بعد میں دیکھا ہو تو پھر کیا کر سکتا ہے جب کہ کاٹ چکا اور پاک وصاف ہو چکا۔ لہٰذا اب یہ بتانا چاہئے کہ آیا پھر کل بال کاٹے یا چھوڑ دے اور چالیس دن کے بعد کاٹے یا چالیسویں دن ضرور کاٹ لے یا نماز واقعی نہیں ہوتی۔

الجواب حامداً ومصلیا!

مستحب اور افضل یہ ہے کہ ان دو چار بالوں کو بھی صاف کردے۔

افضل یہ ہے کہ ہر ہفتہ بال صاف کرے ورنہ پندرہ روز میں صفائی کرے۔ چالیس روز تک بال صاف نہ کرنا گناہ ہے۔ ایسے شخص کی نماز بھی مکروہ ہوتی ہے۔ یستحب ان یقلم

اظفاره ويقص شاربه ويحلق عانته وينظف بدنه فى كل اسبوع مرة يوم الجمعة افضل ثم فى خمسة عشريوماً والزائد على الاربعين اثم[1] طحطاوی ص ۳۰۴۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۳/۱۱/ ۵۴ھ

صحیح: عبداللطیف ۲۴/ ذیقعدہ ۵۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

مغرب بعد ناخن کاٹنا

سوال:- کیا مغرب بعد ناخن کاٹنا مکروہ ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

مجھے کسی فقہی کتاب میں دیکھنا یاد نہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۷/۳/ ۹۷ھ

---

[1]...... طحطاوی علی المراقی ص ۴۲۸، (مکتبه مصر) کتاب الصلاة، باب الجمعة، درمختار علی الشامی زکریا ص ۹/۵۷۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، سکب الانهر ص ۴/۲۲۶، کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات،

[2]......مغرب کے بعد ناخن کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حکی ان هارون الرشید سأل ابایوسف رحمه الله تعالیٰ عن قص الاظافیر فی اللیل فقال ینبغی فقال ما الدلیل علی ذلک فقال قوله علیه السلام الخیر لا یؤخر الخ، عالمگیری ص ۵/۳۵۸، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، مطبوعه الماجدیه کوئٹه،

ناخن اور بال کا جلانا

سوال:- انسان کے ناخن اور بال وغیرہ کو جلانا جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو شہری عورتیں ان کو جو بال کنگھی سے نکلتے ہیں ان کو مکانات پختہ ہونے کی وجہ سے دفن نہیں کر سکتے ان کے لئے کیا صورت ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جلانا جائز نہیں۔ایسی عورتیں کسی کپڑے یا کاغذ میں لپیٹ کر کہیں ڈالدیں۔وفی **الخانية ينبغى ان يدفن قلامة ظفره ومحلوق شعره وان رماه فلابأس وكره القاؤه فى كنيف او مغتسل لان ذلك يورث داء وروى ان النبى ﷺ امر بدفن الشعر والظفر وقال لا تتغلب به سحرة بنى آدم اه ولا نهما من اجزاء الآدمى فتحترم اه طحطاوى**[1] ص ۲۸۷ لیکن بالوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یوپی ۱۷/ جمادی الاولیٰ ۶۷ھ

تم الجزء السابع والعشرون بحمد الله تعالىٰ

ويليه الجزء الثامن والعشرون اوله بقية كتاب الحظر والاباحة انشاء الله تعالىٰ

وصلى الله تعالىٰ

علىٰ خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين الى يوم الدين

محمد فاروق غفرله

---

[1]...... طحطاوى علىٰ المراقى ص ۴۳۱، (مطبوعه مصر) كتاب الصلاة، باب الجمعة، البحر الرائق ص ۸/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه الماجديه كوئٹه، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۳۵۸، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر فى الختان الخ،